



You Are Mine

Zeenia Sherjeel

www.urdu novels mania . com

Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania . com

قسط 1

"عائشہ مریم آئی ہے تم سے ملنے"

نزہت بجا بھی نے عائشہ کو کہا اور نہوست سے سر جھٹک کر وہاں سے چلی گئیں عائشہ جو کہ آٹھ ماہ کی دعا کو سلا رہی تھی بچی کو بیڈ پر لٹا کر سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"کیسی ہو عائشہ اور کیا حال بنا رکھی ہے تم نے" مریم آٹھ سالہ بچے کو لے کر عائشہ کے کمرے میں آئی اور حیرت سے اپنی دوست کو دیکھتے ہوئے کہا کم لایا ہوا مر جھایا ہوا روپ وہ کہی سے بھی اس کی پیاری دوست عائشہ معلوم نہیں ہو رہی تھی

"تم کیسی ہو مریم اور یہ تمہارا بیٹا ہے نہ ماشاء اللہ کتنا بڑا ہو گیا دو سال کا تھا جب دیکھا تھا"

مریم نے عائشہ سے مل کر اس کے بیٹے کو پیار کرتے ہوئے کہا جو کہ سوتی ہوئی ننھی سی گڑیا کو دیکھنے میں مصروف تھا

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا یہ کیا حالت بنالی ہے تم نے اپنی اور اسرار بھائی کہاں ہیں۔۔۔ عائشہ تم نے ذرا اچھا نہیں کیا اپنے ساتھ کتنا منع کیا تھا میں نے اپنے گھر والوں کے خلاف جا کر اس طرح شادی نہیں کرو"

مریم کو عائشہ کی حالت دیکھ کر افسوس ہو رہا تھا کیونکہ عائشہ اور مریم بچپن کی دوست تھی ایک ساتھ پلی بڑھی تھی اسکول بھی ایک ساتھ جاتی گھر بھی ایک محلے میں تھا۔۔۔ انٹر کے بعد مریم کا اچھے گھر آنے سے رشتہ آیا تو مریم کے والدین اپنی بیٹی کے فرض سے سبکدوش ہوئے جب کہ عائشہ نے اپنی تعلیم مزید جاری رکھی،، شادی کے بعد بھی مریم اور عائشہ کی دوستی میں کمی نہیں آئی

ایسے ہی ایک دن عائشہ نے اسے بتایا وہ اسرار کو پسند کرتی ہے جو کہ ان کے گھر میں کا نیا کرائے دار ہے مریم نے اسے سمجھانا۔۔۔ کہ وہ اجنبی پر کیسے اعتبار کر سکتی ہے، اس کے آگے پیچھے کا کچھ معلوم نہیں۔۔۔ کون ہے کہاں سے آیا ہے کہاں رہتا تھا پہلے۔۔۔ اس کی فیملی کہاں ہے یہاں تک کہ عائشہ کا بھائی بھی راضی نہیں ہوا مگر مسلسل عائشہ کی ضد کے آگے انوار بھائی نے عائشہ کی شادی اسرار سے کروادی

"مریم اسرار برے نہیں ہیں ان کے ساتھ کچھ کاروباری مسائل ہیں جن کی وجہ سے انہوں نے مجھے یہاں انوار بھائی کے پاس چھوڑ دیا ہے خیر یہ چھوڑو تم بتاؤ پاکستان کب آئی"

عائشہ نے مریم سے پوچھا

مریم شادی کے تین سال بعد ہی اپنے شوہر یاور کے ساتھ سعودیہ شفٹ ہو گئی تھی۔۔۔ مگر ٹیلیفون اور خط و کتابت کے ذریعے ایک دوسرے سے دوستی کا سلسلہ جاری رکھا اور اب دوبارہ یاور کا ٹرانسفر پاکستان میں ہو گیا تھا تبھی مریم عائشہ سے ملنے آئی

"یہ ننھی سی گڑیا کتنی پیاری لگ رہی ہے مجھے دوا سے پلیر"

مریم نے سوتی ہوئی گول مٹول سے دعا کو دیکھ کر کہا تو عائشہ نے مسکرا کر اپنی بیٹی مریم کی گود میں دے دی

"ماما یہ گڑیا نہیں یہ تو اسنووائٹ ہے اسے اٹھائے مجھے اس سے کھیلنا ہے اور باتیں کرنا ہے"

مریم کے بیٹے نے اپنی ماما سے آکسائیڈ ہوتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"بیٹا اسنووائٹ ابھی بہت چھوٹی ہے اور ابھی سو رہی ہے جب یہ بڑی ہو جائے گی تو آپ اس کے ساتھ کھیلنا بھی اور باتیں بھی کرنا" مریم نے اپنے آٹھ سالہ بیٹے کو سمجھایا

"آؤ آفیسر میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا کرنل فراز نے سامنے سے اپنی طرف آتے ہوئے نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"کیسے سر کیسے یاد کیا آج آپ نے" آفیسر نے کرنل فراز سے مصافحہ کر کے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا

"ایک ضروری کیس کے سلسلے میں تمہیں یاد کیا ہے پچھلے کیسز میں تمہاری پرفارمنس بہت شاندار رہی ہے اسلئے کرنل صفدر اور میں نے طے کیا کہ یہ کیس تمہیں سونپا جائے۔۔۔ مگر یہ کیس تمہارے پچھلے کیسز کی بانسبت تھوڑا مختلف نوعیت کا ہے اور کہا جاسکتا ہے۔۔۔۔ تھوڑے سے ذرا زیادہ رسکی اور خطرناک ہے"

کرنل فراز کے بتانے پر آفیسر نے مسکرا کر کرنل فراز کو دیکھا

www.urdu novelsmania.com

"سر اگر میں خطرے اور رسک کے بارے میں سوچتا تو یہ لائن کبھی بھی اپنے لیے منتخب نہ کرتا خیر آپ بتائیں کہ کیس کس نوعیت کا ہے اور کس سے ریلیٹڈ"

آفیسر نے دلچسپی لیتے ہوئے کیس کے متعلق جاننا چاہا

"یہ ہمارے لئے بڑے افسوس کا مقام ہے کہ بیرونی عناصر سے زیادہ کچھ ایسے لوگ ہمارے ملک میں ہیں۔۔۔ جو اپنے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں لگے ہوئے ہیں، میں چاہتا ہوں ان لوگوں کے چہرے بے نقاب کئے جائیں اور ان کے اصل چہرے سامنے لائے جائیں۔۔۔۔ اس میں ہمیں تمہارے تعاون کی ضرورت پڑے گی"

کرنل فراز نے کیس کے حوالے سے آفیسر کو بتایا

"سرا ایسے لوگوں کے چہرے ضرور بے نقاب ہوں گے اور سب کے سامنے آئیں گے جو اپنے ملک کے وفادار نہیں مجھے خوشی ہوگی کہ اس لوگوں کو انکے انجام پر پہنچا سکوں"

آفیسر نے ایک عظم سے کرنل فراز کو کہا

"گڈ آفیسر مجھے تم سے یہی امید تھی اور تم اپنی قابلیت کے بل بوتے پر اس کیس کو سولو کرو گے۔۔۔"

مجھے اس بات کا بھی یقین ہے"

کرنل فراز آفیسر کو سرہاتے ہوئے کہا

"کیس کے متعلق ساری ڈیٹیلیز اس فائل میں موجود ہیں"

کرنل فراز نے ٹیبل پر رکھی فائل آفیسر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔ آفیسر نے فائل تھامی اور دیکھنے لگا

آفیسر کی آنکھوں میں سب سے پہلے شناسائی کی رمک جاگی پھر حیرت کا عنصر ابھرا اس کے بعد آنکھوں میں سرد تاثر اور ماتھے پر شکنوں کا جال سجائے وہ فائل دیکھتا گیا

"یاد رہے یہ ساری معلومات ضیفہ راز رکھنا ہے میڈیا تک یہ بات پھیلنی نہیں چاہیے اور بہت زیادہ محتاط ہو کر تمہیں اس پر ورک کرنا ہوگا"

کرنل فراز نے اس کے چہرے پر اتار چڑھاؤ دیکھ کر اس کو ہدایت دی

"آپ فکر نہیں کریں ویسے اس کیس کے متعلق اور کس کس کو معلوم ہے"

آفیسر نے چہرے کے زاویے درست کر کے فائل بند کرتے ہوئے کرنل فراز سے پوچھا

"کرنل صفدر اور میجر ابراہیم اس کیس سے متعلق آگاہی رکھتے ہیں اور تمہیں گھر بلانے کا مقصد یہی تھا کہ میں اپنی اور تمہاری ملاقات بھی کچھ سینئر آفیسر سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا"

کرنل فراز نے آفیسر کو دیکھتے ہوئے کہا

"آکا کہاں ہیں آپ" مشعل نے گھر میں آتے ہی آکا کو آواز دی

"آگئی تم آج کافی دیر نہیں ہوگئی"
آکا کچن سے نکل کر مشعل کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگیں

"جی آج سیلری ملی تھی تو سوچا ہانی کے لئے دو تین سوٹ لے لوں اور آپ کی میڈیسن بھی ختم ہوگئی تھی بس انہی چکروں میں وقت کا اندازہ نہیں ہوا۔۔۔ ہانی کہاں ہے نظر نہیں آ رہا"
مشعل نے دوپٹہ اور بیگ سائیڈ پر رکھ کر دوسرے کمرے میں جھانکتے ہوئے ہانی کا پوچھا

"پڑوس میں جو نئے بچے آئے ہیں انہی کے ساتھ کھیل رہا ہے"
آکا نے مشعل کو پانی کا گلاس ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا

"آکا میں نے آپ کو منع کیا ہے اس طرح ہانی کو کہیں نہیں بھیجا کریں"
مشعل پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھ کر دوپٹہ اوڑھتی ہوئی برابر والے گھر میں چلی گئی۔۔۔ ہانی کے معاملے میں وہ حد درجہ پوزیسیو تھی وجہ یہ بھی تھی کہ ہانی ہی اس کی کل کائنات تھا یا شاید ہر ماں اپنی اولاد کے لئے ایسے ہی ہوتی ہے

"کتنی بار منع کیا ہے آپکو کہ باہر نہیں نکلا کرو اکیلے"

وہ ہانی کو گود میں اٹھائے ہوئے واپس لائی اور پیار سے سمجھانے لگی

"مما آکا ہانی کے ساتھ نہیں کھیلتی ہیں"

ساڑھے تین سالہ ہانی نے مشعل کو باہر بچوں کے ساتھ کھیلنے کی وجہ بتائی

"میری جان اکا تھک جاتی ہیں سارا دن آپ کو دیکھتے دیکھتے۔۔۔ آپ کی بہت کمپلیمنز ملتی ہیں مجھے۔۔۔"

آپ آکا کو پریشان نہیں کیا کرو یہاں بیٹھو اور دیکھو ممّا آپ کے لئے کیا لے کر آئی ہیں"

مشعل نے شاپنگ بیگ سے کپڑے نکالتے ہوئے کہا

"مما ہانی کو کار چاہیے جیسے ثوبان کے پاس ہے ریموٹ کنٹرول سے چلنے والی"

ہانی نے مشعل سے فرمائش کرتے ہوئے کہا

"اوکے نیکسٹ ٹائم وہ بھی لادو گی لیکن آپ ابھی کھیلوں روم میں جا کر شباش"

مشعل نے اس کو بہلاتے ہوئے کہا

"اکا اپنی میڈیسن لے لیں آپ اور یہ سیلری بھی"

مشعل نے دونوں چیزیں آکا تھماتے ہوئے کہا

"علیم (مکان مالک) آیا تھا آج۔۔۔ پچھلے دو مہینے کا کرایہ نہیں دیا تو کہہ رہا تھا گھر خالی کرنے کو" آکا نے اترے ہوئے چہرے کے ساتھ مشعل کو بری خبر سنائی۔۔۔ جسے سن کر ایک پل کے لئے اس کے چہرے پر بھی فکرمندی اور تفکرات کے سائے لہرائے مگر اگلے ہی پل خود کو مضبوط بناتے ہوئے بولی

"آپ ٹینشن مت لیں علیم بھائی سے میں خود بات کر لوگی" مشعل نے جھریوں زدہ ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے آکا کو اطمینان دلایا

صبح ہلکا سا ہوتا سر کا درد اب اس کے لئے ناقابل برداشت ہو گیا تھا آفس ٹائم ختم ہونے میں ابھی تین گھنٹے باقی تھے مگر ایش اپنا لپ ٹاپ بند کر کے سیکرٹری کو بتاتا ہوں آفس سے نکل گیا۔۔۔ بار بار اپنی کینیڈی دباتا ہوا وہ کارڈرائیو کرتا ہوا وہ گھر کے گیٹ پر پہنچا تو۔۔۔ واچ مین کو گیٹ پر موجود نہ پا کر اسے کوفت کا سامنا کرنا پڑا 4 سے 5 ہارن دینے کے بعد بھی جب کوئی رسپانس نہ آیا تو اس نے کار سے نکل کر خود گیٹ کھولا اور اندر آیا۔۔۔ مگر گھر کے اندر داخل ہو کر سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا غصہ ساتویں آسمان پر چڑھ جانے کے لئے کافی تھا

ہال میں موجود فل سائز ایل ای ڈی پرواچ مین نک مین اور باقی دونوں گھر کے ملازم فل والیوم کر کے کرکٹ میچ دیکھنے میں مگن تھے ٹیبل پر کھانے پینے کی اشیاء پھیلی ہوئی تھی۔۔۔ صوفے سے کشن نیچے گرے ہوئے تھے کوئی آرام سے لیٹا ہوا تھا کوئی پیر اوپر کر کے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا کوئی میچ کے ساتھ کھانے پینے میں مصروف

"کیا ہو رہا ہے یہ سب"

آریش کی گرجدار آواز پر سب نے بیک وقت گردن موڑ کر دروازے پر کھڑے آریش کو دیکھا اور سب اس کو دیکھ کر مودبانہ انداز میں کھڑے ہو گئے

"یہ میرا گھر ہے کوئی ہوٹل یا مچھلی بازار نہیں۔۔۔ جینی کہاں ہیں" آریش میں ڈپٹے ہوئے جینی کے بارے میں دریافت کیا جو کہ اپنی نگرانی میں سب سے گھر کا کام کرواتی تھی

"صاحب جینی میڈم کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لئے اپنے کواٹر میں موجود ہیں"

واچ مین تھوک نکالتے ہوئے آریش کو بتایا

"دومنٹ کے اندر اندر یہاں کا پورا نقشہ درست کرو اور جینی کو میرے روم میں بھیجو"

آریش نے گھور کر سب کو دیکھتے ہوئے کہا اور وہاں سے چلا گیا تبھی سب کی جان میں جان آئی

رات کا پہر تھا جب درخت کی آڑ میں سے ایک ہیولہ نکل کر اور دیوار پھیلا نکتا ہوا گھر کے اندر آیا۔۔
15 منٹ کے لئے اس گھر کے تمام کمرے ڈی ایکٹیویٹ کیے گئے تھے۔۔۔ اس وقت پورا گھر
اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا وہ پورے گھر کا جائزہ لیتا ہوا ایک ایک چیز دماغ میں بٹھاتا ہوا۔۔۔۔۔ آخر
میں سیڑھیاں چڑھتا ہوا اس کمرے کے سامنے آیا جہاں آنافل الحال اس کے پلان میں شامل نہیں تھا
مگر کبھی کبھی انسان اپنی خواہشات کو روک نہیں پاتا

"وہ کیسی ہوگی"

یہی سوچتا ہوا دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے بینڈل گھما کر روم کا دروازہ کھولا اور روم کے اندر داخل
ہوا ٹارچ کی روشنی سے روم کا مکمل جائزہ لیتے ہوئے وہ بیڈ کی طرف بڑھا
وہ دنیا جہاں کو بھلائے ہوئے بیڈ پر مزے سے سو رہی تھی۔۔۔۔۔ ٹارچ کی روشنی سے اس کو دودھیاں
چہرہ دیکھنے لگا

"بالکل نہیں بدلی"

اپنے آپ سے دل میں کہتا ہوا مزید اس کے مزید قریب آ کر اس کے چہرے کا ایک ایک نقش اپنی آنکھوں میں ازبر کرنے لگا۔۔۔۔

اس کی نظر تھوڑی کے خم پر چوٹ کے نشان پر گئی۔۔۔ جو انجانے میں تابی کو تکلیف دینے کا باعث بنی تھی، ہاتھ سے گلف اتار کر انگلیوں کے پورو سے وہ اس کی تھوڑی کے خم کو چھونے لگا۔۔۔

آنکھوں پر پڑنے والی ٹارچ کی روشنی اور اپنے چہرے پر کسی کے انگلیوں کے لمس سے اس کی آنکھیں کھل گئی۔۔۔ اپنے اوپر کالے لباس میں، چہرے کو ماسک سے کور کیے اس ہیولے کو دیکھ کر ایک پل کے لئے تابی کا دل دہل گیا،،، خوف کے مارے دلخراش چیخ اس کے لبوں سے نکلتی اس ہیولے نے اپنا مضبوط ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھا

"آواز نہیں نکالنا صرف یہ بتانے آیا ہوں یو آرمائن"

www.urdu novelsmania.com

اپنا چہرہ تابی کے کان کے قریب لا کر وہ سرگوشی کرتا ہوا بولا

اس سے پہلے تابی اپنے ہاتھ سے اس کے چہرے کا ماسک ہٹاتی۔۔۔ اس نے تابی کا ارادہ بھانپ کر اپنے دوسرے ہاتھ سے تابی کا ہاتھ پکڑا

"نہیں ڈارلنگ ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تم میرا چہرہ دیکھ سکو"

تبابی کے ہونٹوں سے اپنا فولادی ہاتھ ہٹا کر اس نے تابابی کی گردن کی مخصوص رگ دبائی جس سے تابابی ہوش و حواس کی دنیا سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔ اس نے تابابی کا ہاتھ چھوڑ کر اپنا چہرے سے ماسک اتارا اور لیمپ آن کر کے اسے بغور دیکھنے لگا جیسے ہی اس نے اپنے ہونٹ تابابی کے ہونٹوں کے قریب لاکر اپنے آپ کو سیراب کرنا چاہا۔۔۔۔ باہر سے، کمرے کی طرف بڑھتے قدموں کی آواز نے اس کے دماغ کو الارٹ ہو جانے کا حکم دیا حکم کی تعمیل کرنا کرتا ہوا وہ تیزی سے ٹیرس کی طرف بڑھا

"تبابی دروازہ کھولو"

وہاج نے دروازہ ناک کیا تو کوئی جواب نہ پا کر اس نے ہینڈل گھمایا دروازہ کھل گیا۔۔۔۔ روم میں آکر لائٹ آن کی تو تابابی کو بیڈ پر سوتے ہوئے پایا پورے کمرے پر ایک نظر ڈال کر وہاج دوبارہ لائٹ بند کر کے واپس چلا گیا۔۔۔

ٹیرس میں موجود ہیولا آہستہ آہستہ پائپ کے راستے سے نیچے اتر اگھر کی دیوار پھلانگ کر اندھیرے میں غائب ہو گیا

صبح آنکھ کھلتے ہی وہ اپنا شولڈر ہلکے سے دباتی ہوئی اٹھ کر بیٹھی مگر رات والا منظر یاد آنے پر طبیعت پر چھائی ہوئی سستی ایک تم بھاگ گئی۔۔۔۔ اس نے اپنے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑائی اٹھ کر واش روم اور ٹیرس کا جائزہ لیا پھر اپنے روم سے باہر نکل کر ایک نظر سیڑھیوں سے نیچے ہال پر ڈالی

"یہ کیا ہوا تھا کل رات کون آیا تھا اس طرح میرے روم میں اور کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔ کہیں یونیورسٹی میں سے کسی کی شرارت تو نہیں"

سردونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے وہ واپس روم میں آئی اور کل والا واقعہ سوچنے لگی

"کہیں میرا خواب تو نہیں تھا، نہیں خواب کیسے ہو سکتا ہے میں نے محسوس کیا ہے اسے۔۔۔ اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا"

وہ اپنے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلانے لگی

"کیا بابا کو بتانی چاہیے یہ بات۔۔۔ یہ کوئی چھوٹی بات تو نہیں اس طرح میرے کمرے میں کسی کا آنا۔۔۔ مگر بابا کو بتانے کا تو مطلب یہ کہ مزید اپنے اوپر پابندی لگوانا"

وہ خود ہی اپنی سوچ کی نفی کرتی ہوئی اٹھ کر واش روم چلی گئی

تعبیر نے جب ہوش سنبھالا تھا تو اپنے پاس باپ (وہاج صدیقی) کو ہی اکلوتے رشتے کی صورت میں پایا تھا۔۔۔ ماں اس کی تبھی فوت ہو گئی تھی جب وہ ایک سال کی تھی۔۔۔ مگر وہاج صدیقی نے اسے کبھی ماں کی کمی محسوس نہیں ہونے دی اپنی ساری زندگی اپنے بزنس اور بیٹی کے نام صرف کر دی وہ

چھ سال پہلے ہی امریکہ سے دوبارہ اپنے ملک پاکستان ہمیشہ کے لئے شفٹ ہوئے تھے اور اپنا کاروبار یہی جمایا تھا وہ ایک مشہور بزنس مین ہونے کے ساتھ ایک نرم دل انسان تھے۔۔۔

تعبیر کو بچپن سے ہی وہاج صدیقی سے پیار محبت توجہ ملی تھی مگر اس کے باوجود وہ کوئی بگڑی ہوئی نواب زادی نہیں تھی بلکہ خوش مزاج نرم دل اور حساس لڑکی تھی اور دو ماہ پہلے ہی اس کا یونیورسٹی میں ایڈمیشن ہوا تھا

"ارے عائشہ تم اندر آؤ"

مریم نے دروازہ کھولا تو اپنے سامنے عائشہ کو پاہ کر خوش ہوتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔ عائشہ اپنا چھوٹا سا بیگ اور گود میں اپنی بیٹی دعا کو لے کر اس کے گھر کے اندر آئی

"کیسی ہو تم۔۔۔ لاوا سنووائٹ مجھے دے دو، یہ ارتضیٰ نے اس کا نام رکھا ہے معلوم ہے جب سے دعا کو دیکھ کر آیا ہے تب سے ضد لگائی ہوئی ہے کہ مجھے اسنووائٹ چاہیے"

مریم نے دعا کو گود میں لپیٹے ہوئے اپنے بیٹے کی بات بتائی تو عائشہ پھیکا سا مسکرائی

"کیا ہوا عائشہ تم ٹھیک ہونا"

عائشہ کا کمر لایا ہوا چہرہ دیکھ کر مریم نے پوچھا

"نہیں میں ٹھیک نہیں ہوں مریم بلکہ اب کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو رہا میرے ساتھ" مریم کے پوچھنے کی دیر تھی عائشہ دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رکھ کر رونے لگی

"ہوا کیا ہے یہ تو بتاؤ اس طرح رو کر مجھے کیوں پریشان کر رہی ہوں" مریم نے بچی کو صوفے پر لٹاتے ہوئے عائشہ سے پوچھا

"کتنا بھروسہ کیا تھا میں نے اسرار پر اسے اچھا انسان سمجھا تھا۔۔۔ انوار بھائی کی بات نہیں مانی اس سے شادی کی،،، اور اس نے مجھے میرے بھائی کے سامنے شرمندہ کر دیا" مریم اٹھ کر اس کے لیے پانی کا گلاس لے کر آئی اور اس کو پانی پلایا

"کل جیل میں ملنے بلایا تھا اس نے بھائی کو اور بتایا کہ اس کے دوستوں نے اسے چوری کے الزام میں پھنسا دیا ہے وہ بے گناہ ہے لیکن فی الحال وہ میری اور اپنی بیٹی کی ذمہ داری نہیں سنبھال سکتا" عائشہ مریم کو بتاتے ہوئے مزید رونے لگی

"اچھا اچھا چپ ہو جاؤ پریشان مت ہو اللہ سے بہتر کرے گا" مریم نے اسے دلا سے دیتے ہوئے کہا

"کیسے پریشان نہ ہوں نزہت بھابی نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے مریم۔۔۔ بھائی بھی خاموش تھے مجھے اپنے گھر سے جاتا دیکھ کر کچھ نہیں بول مجھے تنہا کر دیا سب نے مل کر"

عائشہ روتے ہوئے بتا رہی تھی مریم کو اپنی دوست پر ترس آیا # یو آرمائن

زینبہ۔ شرجیل

قسط 2

اس طرح کیوں سوچ رہی ہوں میں ہونا تمہارے ساتھ اور سب سے بڑھ کر اللہ کی ذات ہے تم پریشان نہیں ہوں "نزہت بھابی سے میں بات کروں گی چلو تم رو نہیں دیکھو دعا کیسے پریشان ہو کر تمہیں دیکھ رہی ہے"

مریم نے اس کی توجہ دعا کی طرف دلاتے ہوئے کہا

"بد قسمت ہے یہ بھی پیدا ہوتے ہی اس کے باپ نے ہمیں چھوڑ دیا اور اس کے بعد میرے بھائی نے مجھ سے منہ موڑ لیا"

عائشہ کو اس سب میں دعا کا قصور لگنے لگا

"بس کرو عائشہ کیسی دقیقہ نویسی باتیں کر رہی ہو پڑھی لکھی ہو کر۔۔۔ غلطی تمہاری تھی تم نے اسرار کا انتخاب کیا اور بد قسمت تم اس معصوم کو کہہ رہی ہو۔۔۔ خبردار جواب تم نے دعا کیلئے اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکالے تو"

مریم نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا

"واو ماما سنو وائٹ ہمارے گھر آئی ہے" ارتضیٰ اسکول سے گھر آ کر چمکتا ہوا بولا

"ارتضیٰ جاؤ پہلے چیلنج کر کے منہ دھو کر آؤ"

مریم نے بیٹے کو سمجھایا

"ماشینی از سو کیوٹ۔۔۔۔۔ اس کی آئینہ دیکھیں ذرا"

وہ ایکسائٹڈ ہو کر دعا کو اپنے پاس بٹھاتا ہوا بولا

"عائشہ وہاں پر بیڈ روم ہے تم تھوڑی دیر جا کر ریٹ کرو مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہم

شام میں بات کرتے ہیں"

مریم نے اس کی حالت کے پیش نظر اس کو مشورہ دیا

"آئی آپ کی اسنووائٹ میں اپنے پاس رکھ لوں"
ارتضیٰ نے بڑی بجاہت سے عائشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"عائشہ تم تھوڑی دیر سو جاو دعا کو تھوڑی دیر مجھے دے دو ورنہ یہ میری اولاد تمہیں سکون نہیں لینے
دے گی"

مریم نے مسکراتے ہوئے کہا عائشہ اثبات میں سر ہلا کر روم کی طرف چلی گئی

مشعل اسکول سے گھر لوٹی تو چپ چپ تھی ہانی سے بھی زیادہ بات نہیں کی دل مار کر تھوڑا بہت دوپہر کا
کھانا کھایا اور لیٹ گئی

"کیا ہوا پریشان لگ رہی ہو"

اکا نے اسے لپیٹے ہوئے دیکھ کر پوچھا جب وہ کسی بات پر پریشان ہوتی تو اسی طرح چپ ہو جاتی تھی

www.urdu novelsmania.com

"اکا انسان ہوں کبھی کبھی تنک جاتی ہوں پریشان کیا ہونا۔۔۔ اور ویسے بھی پریشانیوں نے پیچھا چھوڑا

کہاں ہے۔۔۔ بس کبھی کبھی کم ہو جاتی ہیں"

مایوس لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ آنکھوں کے اوپر رکھا یقیناً اس نے آنکھوں میں آنی نمی کو
چھپانے کی کوشش تھی

"ہوا کیا ہے پہلے تو مجھے یہ بتاؤ۔۔۔ تم ایسی مایوسیوں کی باتیں جیسی کرتی ہوں جب پریشان ہوتی ہوں اسکول میں کوئی بات ہو گئی ہے کیا"

آکانے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا

"اسکول میں کوئی کیا کسے گا علیم بھائی کے پاس گئی تھی انہیں کرایا دینے کے لیے۔۔۔ کرایہ تو انہوں نے لے لیا مگر صاف لفظوں میں مکان خالی کرنے کے لئے کہہ دیا ہے، میری منت سماجت کرنے پر بھی وہ نہیں مانے۔۔۔ میں نے اپنے گناہوں کی اللہ سے معافی مانگی ہر رات مانگتی ہو مگر پھر بھی امتحانات ختم نہیں ہوتے۔۔۔ صرف ایک ہفتے کا وقت دیا ہے انہوں نے گھر خالی کرنے کے لئے کہاں جائیں گے ہم لوگ"

آکا کو بتاتے ہوئے اس کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو چکی تھی

www.urdu novelsmania.com

"اچھا خاصا فرید میرا خرچہ بھیج دیا کرتا تھا دو مہینے سے اس نے وہ بھی بند کر دیا ہے اس کو فون کروں گی کل۔۔۔ تم پریشان مت ہو اور مشعل یہ امتحان نہیں ہے بیٹا یہ آزمائش ہوتی ہے جو اللہ اپنے بندوں سے لیتا ہے، اس طرح گھبراؤ نہیں تم کتنی بہادر ہو کیسے کڑے وقت کا سامنا کیا ہے تم نے۔۔۔ اللہ کوئی نہ کوئی حل نکال دے گا تم پریشان مت ہو"

آکانے اسے دلاسا دیتے ہوئے کہا، فریدان کا بیٹا تھا جو کہ ہر مہینے انہیں جیب خرچ کے طور پر دہی سے چند ہزار روپے بھیج دیا کرتا تھا مشعل قریبی اسکول میں جاب کرتی تھی اس طرح کھینچ تان کر گزر بسر ہو ہی جاتی تھی۔۔۔۔۔ مگر دو مہینے سے فرید نے پیسے نہیں بھجوائے تھے جس کی وجہ سے مالک مکان نے آپ گھر خالی کرنے کا کہہ دیا

"میں بہادر نہیں ہو ہوں آکا اس کڑے وقت میں اگر آپ میرا ساتھ نہ دیتی تو۔۔۔۔۔ خیر فرید کو کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں اس بیچارے کے پاس خود کہا جاب ہے جو ہم بھی اسے پریشان کریں۔۔۔ جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا ویسے بھی در بدر کی ٹھوکروں کا راستہ میں نے خود اپنی زندگی میں اپنے لئے منتخب کیا ہے" تلخی سے کہتے ہو اس نے آنکھوں سے ہاتھ اٹھایا

"میں نے ابھی کیا کہا ہے مشعل، مایوس مت ہو خدا کی ذات سے۔۔۔۔۔ اس نے آزمائش دی ہے وہی نکالے گا اب پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔ میں ہانی کو دیکھ کر آتی ہوں کب سے ٹی وی پر کارٹون لگائے بیٹھا ہے"

آکانے بیڈ سے اٹھتے ہوئے کہا

"ایک سگریٹ تو دے یار

پان کے کھوکے پر کھڑے ہو کر منزل نے اجمل (پان والے) سے سگریٹ مانگی

"بھائی کوئی شرم ہوتی ہے کچھ لحاظ ہوتا ہے چار ماہ سے ادھار کی سگریٹ پیتے ہوئے تیری عزت نفس تجھے کچھ کے نہیں لگاتی"

اجمل نے مزمل کو گھورتے ہوئے کہا

"اگر یہ شرم دلانے کی کوشش ہے تو بالکل فضول کوشش ہے۔۔۔ زیادہ مرنے کی ضرورت نہیں ہے ادھار کی پی رہا ہوں فری کی نہیں۔۔۔ جس دن نوکری ملی تو سارا ادھار برابر کرونگا بھاگوگا نہیں تیرے پیسے لے کر"

مزمل نے خود سگریٹ کے پیسٹ سے سگریٹ نکال کر ماچس کی تیلی سے سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا

"چار ماہ ہو گئے ہیں بھائی تجھے مکھیاں مارتے ہوئے۔۔۔ یو ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھنے سے نہ تجھے کوئی نوکری ملنے والی اور نہ چھو کری"

www.urdu novelsmania.com

اجمل تپ کر بولا

"جگر سادہ سی بات ہے اپنے سے نہ کسی کے ترے منتیں ہوتے ہی نہ جی حضور۔۔۔ چاہے وہ نوکری کے لئے ہو چاہے چھو کری کے لئے"

مزمل نے اپنی شرٹ کے کالر کھڑے کرتے ہوئے شاہانہ انداز میں کہا

"حالت تیری فقیروں جیسی ہے اور انداز تیرے بادشاہوں والا کیا بات ہے"

اجمل نے اس کا اوپر سے نیچے تک جائزہ لیتے ہوئے کہا

گھٹنوں سے پھٹی ہوئی جینز بد رنگ سی شرٹ جو کہ شاید اتنی بار دھل چکی تھی کہ اپنا اصلی رنگ بھی کھو چکی

تھی اس پر بڑھی ہوئی شیواور اچھا خاصے لمبے بال۔۔۔۔۔ حلیہ سے وہ پورا الفنگا لگتا تھا

چھناکے سے کچھ ٹوٹنے کی آواز پر سوتے ہوئے ارتضیٰ کی آنکھ کھلی وہ پھرتی سے اٹھتا ہوا روم سے باہر

نکلا

"مما کیا کر رہی ہیں آپ، دکھائے ہاتھ لگی تو نہیں"

ٹوٹے ہوئے واس کے ٹکڑوں سے بچتا ہوا وہ مریم کے پاس آ کر بولا

"ارتضیٰ ایک ہفتہ ہو گیا ہے ہمیں یہاں شفٹ ہوئے ابھی تک سیننگ نہیں ہوئی گھر کی۔۔۔۔۔ کتنی بار

میں نے کہا اک میڈارٹیج کر دو مگر تم تو سنتے ہی نہیں ہوں"

مریم اور اسے اسلام آباد سے یہاں شفٹ ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا

"مما آفس کے کام میں لگا ہوا تھا آج ہی بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔۔ مگر آپ کو ضرورت ہی کیا ہے ان سب کاموں کو ہاتھ لگانے کی"

وہ کانچ کے ٹکڑے اٹھا کر کے مریم کو مخاطب کرتے ہوئے بولا

"مجھے تو تمہاری بالکل سمجھ میں نہیں آتی ارتضیٰ۔۔۔ اچھا خاصا ہمارا یہاں پر اپنا گھر ہے تو اس کرائے کے گھر میں کیوں لے کر آئے ہو آخر تم"

مریم نے جھنجھلاتے ہوئے اس سے سوال کیا

"آپ کو میں نے یہاں آنے سے پہلے اپنا پلان بتایا تو تھا گھر کو نئے سرے سے دوبارہ ریویٹ کروا رہا ہوں اور دوسری وجہ بھی آپ کو اچھی طرح معلوم ہے"

کانچ کا ٹکڑا ڈسٹن میں پھینکتا ہوا مریم کے پاس آ کر بولا

www.urdu novelsmania.com

"مس کر رہی ہیں گھر کو"

وہ مریم کے ہاتھ تھامتا ہوا اس سے پوچھنے لگا

"کیوں تمہیں اپنا گھر یاد نہیں آتا"

الٹا مریم نے اس سے سوال کیا

"مما آپ کو سب پتہ تو ہے آپ پھر بھی ایسے سوال کر رہی ہیں"

ارتضیٰ نے مریم کے ہاتھ چھوڑے، مریم اس کی آنکھوں میں شکوہ دیکھ کر مسکرائی

"اچھا بابا نہیں کر رہی ایسے سوالات جاو فرش ہو کر آو میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں"

مریم نے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا خود اٹھ کر کچن میں چلی گئی

"اریش بابا میں اندر آ سکتی ہو"

اریش ابھی آفس سے گھر لوٹا تھا جب جینی اس کے روم کا دروازہ ناک کر کے بولی

"یس کم ان"

اریش نے دروازہ دیکھتے ہوئے کہا

www.urdu novels mania.com

"اریش بابا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے"

جینی جو کہ پچاس سالہ شفیق خاتون تھی اور کافی سالوں سے اریش کے پاس نوکری کے فرائض انجام دے رہی تھی، قابل اعتبار ہونے کی وجہ سے اریش ان کی بہت عزت کرتا تھا

"پلیز جینی بیٹھیے اگر کوئی پرابلم ہے تو بتائے"

اریش نے انہیں صوفے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا

"اریش بابا روزی کا ہم نے بتایا تھا ناں آپ کو اس کو ہماری ضرورت ہے ہمیں اس کے پاس جانا ہوگا اس وجہ سے ہم یہاں پر مزید کام نہیں کر سکتے" جینی کی بیٹی روزی جو کہ ماں بننے والی تھی اور اس وقت اسے اپنی ماں کی ضرورت تھی جینی نے اپنی نوکری چھوڑنے کی وجہ اریش کو بتائی

"وہ تو ٹھیک ہے جینی لیکن اگر آپ چلے جائے گیں تو پھر گھر کو کون سنبھالے گا۔۔۔ دیکھا نہیں آپ نے ایک دن آپ کو کوئی کام ہوتا ہے یا آپ بیمار ہو جاتی ہیں تو گھر کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور مجھے گھر میں بے ترتیبی بالکل پسند نہیں، بہت پر اہم ہو جائے گی میرے لئے"

اریش سوچتے ہوئے کہنے لگا

"اریش بابا اتنے سالوں سے ہم نے آپ کے پاس کام کیا ہے آپ کو اس طرح پریشان چھوڑ کر نہیں جاسکتی۔۔۔ ہم نے اس کا بھی اربن کر لیا ہے، آکا بہت اچھی ہے میری جگہ وہ یہاں کا چارج سنبھال لیں گی اسکے لیے آپ فکر مند نہ ہوں"

جینی نے اریش کو پروہلم کا سلوشن بتاتے ہوئے کہا

"آکا۔۔۔ یہ آکا کون ہیں۔۔۔ نہیں نہیں میں ایسے کسی کو نہیں رکھ سکتا نہ بھروسہ کر سکتا ہوں خیر میں کچھ نہ کچھ سوچوں گا کیا کرنا ہے"

اریش نے فوراً انکار کر دیا

"بابا آکا میرا مطلب ہے بتول بی بی وہ میرے محلے کی ہی خاتون ہیں۔۔۔ صاف ستھری سفید پوش اور ضرورت مند بھی ہیں مگر میں ان کی ضرورت کو دیکھتے ہوئے ان کو یہاں رکھنے کے لئے نہیں کہہ رہی ہوں، آپ کو بھی ضرورت ہے اور وہ قابل اعتبار ہیں ان کی گارنٹی میں آپ کو دے سکتی ہوں باقی جیسا آپ مناسب سمجھے"

جینی نے اپنی بات مکمل کر کے آریش کے جواب کا انتظار کیا

"اگر آپ گرانٹی لے رہی ہیں تو پھر ٹھیک ہی مل لیتے ہیں پھر بتول بی بی میرا مطلب ہے آکا سے"

اریش نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے کہا کیونکہ آفس کے سو بجھیرے اس کے بعد گھر کے لیے وہ کہاں سے کوئی قابل اعتماد انسان ڈھونڈتا

"اریش بابا ایک بات اور ہے دراصل وہ آکا کا گھر کرائے کا تھا، جو وہ کل پرسوں میں خالی کر رہی ہیں اگر اپنی فیملی کے ساتھ وہ یہی کوارٹر میں رہ لیں"

جینی نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا

"ٹھیک ہے مجھے اس سے کوئی مسئلہ نہیں مگر آپ انہیں میری نیچر اور گھر کے رولز کا سمجھا دینیے گا اور آپ یہ رکھنے پلیز"

اریش نے اٹھ کر دراز سے چیک بک سے چیک نکال کر جینی کو تھماتے ہوئے کہا

"ارے نہیں اریش بابا سیلری تو ہمیں مل چکی ہے اس کی ضرورت نہیں ہے" جینی نے انکار کرتے ہوئے کہا

"یہ میں آپ کو نہیں بلکہ روزی کو دے رہا ہوں بھائی ہونے کی حیثیت سے، آپ اسے میری طرف سے دیے گا اور بھی کسی چیز کی ضرورت ہو تو بلا جھجک آپ کہہ سکتی ہیں" اریش نے مسکرا کر کہا۔۔۔ جینی نے تشکر بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے چیک لے لیا اور روم سے نکل گئی

www.urdu novelsmania.com

اریش کے ماں باپ کا انتقال دو سال پہلے اگے پیچھے ہو گیا تھا اس کی دو بہنیں بھی تھیں اور دونوں شادی شدہ اور اپنی اپنی فیملیوں میں بڑی۔۔۔ اریش ایک سنجیدہ نیچر کا انسان تھا ہائی سوسائٹی میں موو کرنے کے باوجود اس میں اس میں شوبازی یا دکھاوا ہرگز نہیں تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ 29 سال کا ہونے باوجود ابھی تک کنوارہ تھا دونوں بہنوں نے بہت چاہا اسکی شادی ہو جائے مگر اریش کو اپنے

سرکل میں ایسی کوئی لڑکی دل کو نہیں بھائی جسے شریک حیات بنایا جائے۔۔۔ اپنا اشتہار لگا دی لڑکیاں
اسے بے حد ناپسند تھی

"ہانی منہ کھولو جلدی سے"
مشعل نے اسے نوالہ بنا کر کھلانا چاہا

"پر ماما ہانی کو اسپینش پسند نہیں"
ہانی نے منہ بنا کر بولا تو مشعل نے اس کو گھور کر دیکھا

"آپ کو معلوم ہے اسپینش کتنا ضروری ہوتا ہے اس میں کتنے پروٹین اور آئرن ہوتے ہیں جن کی
ہمیں ضرورت ہوتی ہے" مشعل نے ہانی کو بہلاتے ہوئے کہا

"مما آئرن اور پروٹین چکن میں بھی ہوتے ہیں اور ہانی کو چکن کھانا ہے آپ نے کل بھی کہا تھا کہ چکن
بنائے گی"

ہانی نے معصومیت سے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہانی نیکسٹ ٹائم چکن بنا لوگی، ابھی آپ اسپینش کھاؤ شاہاش میرا بیٹا" مشعل نے ہانی کو بہلاتے ہوئے کہا ہانی کی یہ اچھی عادت تھی کہ وہ ضد نہیں کرتا تھا

"مجھے تم ہی کچھ بتانا ہے"

آکا نے جب دیکھا کہ مشعل ہانی کھانا کھلا چکی ہے تب انہوں نے مشعل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تو مشعل نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا

"وہ ہماری گلی کے آخر میں جو جینی رہتی ہے نا۔۔۔۔ اس نے ایک جاب بتائی ہے جاب بھی کیا ہے سمجھو فری میں ہماری رہائش کا مسئلہ ہی حل ہو گیا، نوکروں پر نظر رکھنی ہے اور سیلری بہت اچھی ہے"

آکا نے اپنی طرف سے مشعل کو خوشخبری دی

"اور وہ نوکری کرے گا کون"

مشعل نے اپنے دو نو ہاتھ میز پر رکھ کر پوچھا

"تم تو اسکول میں جاب کر رہی ہو اور دو مہینے بعد ہانی کا بھی ایڈیشن کروادوں گی، تو میں سارا دن گھر میں کیا کروں گی دیکھو سب سے بڑی بات یہ ہے۔۔۔ اس گھر میں صاف ستھرا کواٹر ہے سمجھو اس طرح ہماری رہائش کا مسئلہ بھی حل ہو جائے گا"

اکا نے خوشی خوشی مشعل کو ساری بات بتائی

"کیا ہو گیا ہے آپ کو اس عمر میں آپ نوکری کریں گے اور وہ بھی نوکروں والے کام اس سے تو بہتر ہے میں فرید کو کال کر دیتی ہوں وہ آپ کو آکر لے جائے"

مشعل ان کی بات سن کر متھے سے اکھڑ گئی

"ارے بیوقوف میں کونسا وہاں جھاڑو پوچھا کر رہی ہوں بس سپروائزر بن کر نوکروں پر نظر رکھنی ہے یوں سمجھو مفت کے پیسے مل رہے ہیں۔۔۔ اور یہ فرید کی دھمکی مجھے نہیں دو اگر میں وہاں چلی گئی تو اس کی بیوی ایسے ہی نہیں کھلائے گی بدلے میں وہ مجھ سے جھاڑو پوچھا ضرور کرائے گی اور ویسے بھی میں جینی سے بات کر چکی ہوں تم کچھ نہیں بولو گی اب"

اکا نے بات ختم کرنے والا انداز اختیار کیا

"مجھے نہیں اچھا لگے گا اس طرح آپ کسی کے گھر میں۔۔۔ اس سے تو بہتر ہے آپ کی جگہ میں کام کر لیتی ہوں وہاں پر"

مشعل نے بے بس ہو کر کہا پرسوں آ نہیں گھر خالی کرنا تھا دوسری جگہوں کے کرائے اور ایڈوانس دیکھ کر وہ چپ ہو گئی اور کوئی دوسرا راستہ بھی نہیں بچا تھا

"تم آرام سے اپنی جاب کرو بی بی نوکری چھوڑ کر گھر میں رہوں گی تو میری تم سے زیادہ دنوں تک نہیں بننے والی۔۔۔ صرف ہانی کے ساتھ میرا گزارا ممکن ہے اور کسی کو برداشت نہیں کرتی میں اپنے سر پر"

اکا نے مصنوعی ناراضگی دکھاتے ہوئے مشعل سے کہا جس پر مشعل اکا کے گلے لگ گئی

"کبھی کبھی سوچتی ہوں اگر مجھے آپ کا سہارا نہیں ہوتا تو میرا کیا ہوتا"

مشعل نے افسردگی سے کہا

"اچھا بس زیادہ افسردہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے، مجھے خوشی ہے اللہ پاک نے ہمارے لیے نیا راستہ کھول دیا اور رہائش کا مسئلہ حل کر دیا۔۔۔ دیکھا تم نے میں نے کہا تھا۔۔۔ اللہ ایک در بند کرتا ہے تو دوسرا کھول دیتا ہے کبھی اس کی ذات سے مایوس نہیں ہونا چاہیے"

اکا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"بے شک"

مشعل مسکرا کر برتن اٹھانے لگی

"ار ترضیٰ چھوڑو اسے مجھے دے دو دعا کو وہ گر جائے گی تمہاری گود سے"

ار ترضیٰ دعا کو گود میں اٹھاتا ہوا روم میں آیا تو مریم نے اس کو دیکھ کر بولا

"مما میں اسے کبھی گرنے نہیں دوں گا یہ میری اسنووائٹ ہے"

ار ترضیٰ نے مریم کو یقین دلاتے ہوئے کہا

"بیٹا عائشہ آنٹی ابھی گھر پر موجود نہیں ہے اگر وہ رو گئی تو اسے چپ کرانا مشکل ہو جائے گا"

مریم نے دعا کو ار ترضیٰ سے لے کر واکر میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔ #یو آر مائن

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

#زینبہ۔ شرجیل

قسط 3

عائشہ مریم کے شوہر یاور کے ساتھ اسرار سے ملاقات کے لئے پولیس اسٹیشن گئی تھی مریم اور یاور نے عائشہ کے انوار بھائی اور بھابی کو بہت سمجھانے کی کوشش کی کہ عائشہ اور دعا کا اس مشکل وقت

ہے اسے آپ کی ضرورت ہے مگر انہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا اس کو ایدھی سینٹر چھوڑ آو اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔۔۔

عائشہ ویسے بھی کافی بیمار رہنے لگی تھی اس نے بھی مریم سے یہی کہا کہ وہ ایدھی سینٹر جانا چاہتی ہے جس پر مریم نے اسے خوب سنائی اور دوسرا مریم کا شوہر یاور بھی رحمدل طبیعت کا انسان تھا اس نے عائشہ کو بہن بنا کر اپنے گھر میں جگہ دی، پچھلے چار ماہ سے وہ مریم کے پاس ہی تھی۔۔۔۔ دعا بھی اور مریم اور ارتضیٰ سے کافی ہل چکی تھی مگر سب سے زیادہ اٹیچ ہو ارتضیٰ سے تھی کیونکہ ارتضیٰ اسکول سے آنے کے بعد اپنے ساتھ اسے لگائے رکھتا۔۔۔ دروازے کی دستک پر مریم نے دروازہ کھولا گیا اور عائشہ اندر آئے

"کیا ہو عائشہ کچھ معلوم ہوا اسرار بھائی کی کب تک سزا ختم ہوگئی" مریم نے عائشہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا کہ شاید کوئی عائشہ کے لئے اچھی خبر ہو

"میں نے امید چھوڑ دی ہے کچھ بھی اچھا ہونے کی۔۔۔۔ اب کچھ بھی اچھا نہیں ہوگا" یاور اپنے روم میں جا چکا تھا عائشہ مایوس ہو کر بولی

"کیسی مایوسی کی باتیں کر رہی ہوں عائشہ سب ٹھیک ہو جائے گا"

مریم کو اس کی حالت دیکھ کر ترس آیا اسے دلاسا دیتے ہوئے بولی

"مریم میری ایک بات مانو گی"

عائشہ نے کھوئے ہوئے لہجے میں مریم سے کہا

"یہاں سے جانے کے علاوہ کچھ بھی کہو گی تو میں مانو گی"

مریم اس کو دیکھ کر بولی عائشہ نے مریم کا ہاتھ تھام لیا

"میری بیٹی کا بہت خیال رکھنا مریم" عائشہ ایک دم رونے لگی

"پاگل ہو جو اس طرح رو رہی ہو۔۔۔ کیوں دل چھوٹا کر رہی ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا"

مریم کو اپنی دوست پر ترس آیا اسے تسلی دیتے ہوئے بولی

"تم پہلے بتاؤں تم رکھوں گی میری بیٹی کا خیال"

عائشہ نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دوبارہ پوچھا

"اپنی جان سے بھی زیادہ آج سے یہ تمہاری نہیں میری بیٹی ہے"

ارتضیٰ دعا کو گود میں اٹھاتا ہوا لایا تو مریم نے دعا کو اپنی گود میں لیتے ہوئے عائشہ سے کہا

"نہیں ماما اسنو وائٹ میری ہے"
ارتضیٰ مریم کا جملہ سن کر فوراً بولا

"ہاں میری جان یہ اسنو وائٹ تمہاری ہے اور ہمیشہ تمہاری رہے گی"
مریم نے اپنے بیٹے کو پیار کرتے ہوئے کہا پھر عائشہ کو مسکرا کر دیکھا تو عائشہ کے چہرے پر اطمینان
اترنے لگا

"ہر وقت اپنے کام میں مگن رہنا یہ نہیں کہ ماں کے لئے بھی ٹائم نکال لیا کرو"
مریم دودھ کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے ارتضیٰ سے شکوہ کرنے لگی

"اوکے یہ ٹائم میری ماما کے نام۔۔۔ نہیں کرتا میں کوئی اور کام"
ارتضیٰ جو کہ اپنا لپ ٹاپ پر کسی کام میں بزی تھا مریم کے شکوے پر مسکرا کر لپ ٹاپ بند کرتے
ہوئے بولا

"اب کریں کیا بات کرنی ہے آپ کو" مریم کو بیڈ پر بٹھا کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر پوچھنے لگا

"اپنے شہر میں آنے کے بعد میں اپنے گھر کو مس کر رہی ہوں ار ترضی۔۔۔ تمہیں اندازہ ہے ناکتنی پیاری یادیں جڑی ہوئی ہیں ہماری اپنے گھر سے"

مریم افسردہ ہوتے ہوئے بولی

"اداس کیوں ہو رہی ہیں آپ۔۔۔ لے چلوں گا آپ کو تھوڑی دیر کے لئے گھر، اپنا گھر میں بھی مس کرتا ہوں مگر ماما کچھ وجوہات ہیں جس کی بنا پر میں فی الحال یہاں شفٹ ہوا ہوں بہت جلد ہم اپنے گھر میں ہوں گے"

ار ترضی نے مریم کو یقین دلاتے ہوئے کہا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"آپ بابا کو مس کر رہی ہیں"

مریم کی کیفیت دیکھتے ہوئے ار ترضی نے مریم سے پوچھا

یاور جس کا چار سال پہلے دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو چکا تھا بہت مشکل وقت تھا جس میں مریم اور ار ترضی نے ایک دوسرے کو سنبھالا۔۔۔۔۔ مریم کو جب بھی یاور کی یاد آتی تو اداس ہو جاتی ہے پھر ڈھیر ساری باتیں ار ترضی اور مریم یاور کی کرتے

"تمہارے بابا کی تو کب یاد نہیں آتی وہ ہم سے دور ہیں لیکن ہماری باتوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے مگر جو زندہ ہو کر بھی دور ہے۔۔۔۔۔ تم سے اور مجھ سے آج مجھے اس کی یاد آ رہی ہے تم مس نہیں کرتے اسے"

مریم نے بات کا رخ پلٹا

"یاد تو انھیں کیا جاتا ہے جن کو بھلایا جائے۔۔۔ وہ بھی بہت جلد آپ کے پاس ہوگی اور ہم تینوں اپنے گھر میں"

مریم نے ارتضیٰ کی آنکھیں اور لہجہ دیکھا اسے یقین ہو گیا وہ اپنا کہا جلد پورا کرے گا

"پتہ نہیں اسے ہم یاد بھی ہوں گے کہ نہیں۔۔۔ اسے ہمارے بارے میں معلوم بھی ہوگا کہ نہیں کہیں یہ تو نہیں اسے کچھ بتایا ہی نہ گیا ہو"

مریم نے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا

"اگر اسے علم نہیں ہوگا تو معلوم ہو جائے گا اور اگر وہ سب بھول گئی ہوگی تو یاد کرنا بھی مشکل نہیں اور جو حقیقت ہے اسے تو جاننا پڑے گا جاننا تو کیا ماننا بھی پڑے گا۔۔۔۔۔ آپ یقین رکھیں مناسب ٹھیک ہو جائے گا"

ارتضیٰ نے مریم سے کہا اور دودھ کا گلاس ہاتھ میں تھا مریم سر ہلا کر رہ گئی

تباہی سوکر اٹھی بالوں کی اونچے پونی بنا کر جیسے ہی اس کی نظر دائیں طرف ڈریسر پر پڑی تو خوف سے اس کی آنکھیں پھیل گئی

"یو آرمائن"

ڈریسر پر بڑا بڑا لپ اسٹک سے لکھا ہوا تھا

"یعنی کل رات میرے کمرے میں کوئی آیا تھا۔۔۔ مطلب وہی دوبارہ آیا تھا"

اسے تین دن پہلے رات والا منظر یاد آیا جب وہ اس کے اوپر جھکا ہوا تھا اور کانوں میں یہی لفظ کہہ رہا تھا خوف سے اس نے جھر جھر می لی

"نہیں مجھے بابا کو بتانا چاہیے"

وہ فیصلہ کرتے ہوئے اٹھی

"وہاں صاحب آپ کو خبر دینی تھی کل رات جو اسلحہ آنے والا تھا"

فضل کے بولنے پر وہاں نے قہر آلود نظروں سے گھور کر فضل کو دیکھا

"کتنی بار کہا ہے گھر میں ایسی باتوں سے گریز کیا کرو جاو یہاں سے"

وہاج نے ڈپٹنے والے انداز میں فضل سے کہا تو فضل وہاں سے چلا گیا۔۔۔ وہاج نہیں چاہتا تھا کہ تابی کے کان میں کوئی بھی ایسی بات پڑے اس وجہ سے وہ بہت احتیاط برتتا تھا اور اس نے ملازموں کو بھی خاص ہدایت دی ہوئی تھی

"گڈ مارنگ بابا کیسے ہیں آپ۔۔۔ کب واپس آئے"

تابی نے صوفے پر بیٹھے ہوئے وہاج سے کہا اور اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی

"گڈ مارنگ بیٹا۔۔۔ آج صبح ہی واپسی ہوئی ہے، پہلے آپ یہ بتاؤ کہ آپ نشاء کے گھر کیوں نہیں رکی رات میں"

وہاج کو اسلحہ کی خرید کے لیے شہر سے باہر جانا تھا اور جب بھی ایسا ہوتا تھا تو وہ تعبیر کو احتیاط کے طور پر اس کی دوست نشاء کے گھر بھجوا دیتا۔۔۔ نشاء کے باپ سے بھی اس کی اچھی علیک سلیک تھی

"نشاء کا خود اپنی کزن کے ساتھ اسٹے کا پروگرام تھا اس وجہ سے میں نے اس کو نہیں بتایا کہ میرا بھی تمہارے گھر آنے کا پروگرام ہے۔۔۔۔۔ آپ بہت بڑی رہنے لگے ہیں بابا اپنی بیٹی کو تو بھول ہی گئے ہیں"

تعبیر نے شکوہ کرتے ہوئے کہا

"بیٹا پتہ تو ہے تمہیں اپنے بابا کی کاروباری مصروفیت کا، مگر نیکسٹ سنڈے کا دن پورا میری بیٹی کے نام پر امس"

وہاج نے تعبیر کے شولڈر کے گرد ہاتھ رکھتے ہوئے وعدہ کیا

"بابا مجھے ایک اور بات کرنی تھی"

تعبیر نے وہاج کو بتانے کا ارادہ کیا

"ارے ہاں آج شام کو ہی آپ کے اکاؤنٹ میں آپ کی پاکٹ منی آجائے گی"

وہاج نے اپنا اہم فریضہ یاد کرتے ہوئے کہا

"بابا مجھے پاکٹ منی کی ضرورت نہیں ہے مجھے دوسری بات کرنی تھی آپ سے، دراصل ہفتے دس دن سے یونیورسٹی کے آنے اور جانے کے ٹائم پر مجھے احساس ہوتا ہے جیسے کوئی کار کو واپس کر رہا ہے جسے میں نے اپنا وہم تصور کر کے جھٹک دیا مگر پھر رات کو مجھے فیل ہوا کہ کوئی میرے بیڈروم میں آیا ہو"

تعبیر نے تین دن پہلے والی بات کو گول کر کے وہاج کو باقی ساری بات بتائی جس سے وہاج ایک لمحے کو سکتے میں آگیا

"تباہی اتنی بڑی بات اور تم مجھے اب بتا رہی ہوں۔۔۔ اتنی سیکیورٹی کے باوجود کوئی گھر کیسے پہنچ سکتا ہے"

وہاج کے لئے یہ واقعی تشویش والی بات تھی

"اسی وجہ سے نہیں بتا رہی تھی ہو گئے نا آپ پریشان"

تعبیر نے جھنجھلاتے ہوئے کہا

"تباہی بچوں جیسی باتیں نہیں کرو۔۔۔ آج سے تم ڈرائیور کے ساتھ نہیں بلکہ فضل کے ساتھ یونیورسٹی جاؤ گی"

وہاج نے تعبیر پر حکم صادر کیا اور باقی گھر کے ملازموں اور واپس مین سے بھی پوچھ گچھ کا ارادہ رکھا

"بابا آپ کو پتہ ہے نا اس بڑی بڑی مونچھوں والے فضل سے مجھے کتنی چڑ ہے میں اس کے ساتھ بالکل نہیں جاؤنگی"

تعبیر چڑتے ہوئے کہا

"بیٹا احتیاط کے لئے کہہ رہا ہوں آج ایڈجسٹ کر لو پھر میں آپ کے لئے باڈی گارڈ کا انتظام کر دوں گا"

وہاج کے کہنے پر وہ منہ بنا کر اٹھ گئی اور یونیورسٹی جانے کے لیے گھر سے باہر نکل گئی

"اوبھیا آج صبح کیسے دیدار کروادیے تو نے"

اجمل نے مزمل کو دیکھتے ہوئے کہا

"بس جانی ایک حسین پری خواب میں آئی تو صبح صبح آنکھ لگی۔۔۔ سوچا آج ناشتہ تیرے ساتھ ہی کرلو"

مزمل نے بڑی سی انگڑائی لیتے ہوئے اجمل کو رواداد سنائی

"بھیا غریب اور بے روزگار آدمی کا خوابوں میں ہی پریاں دیکھنے کا حق ہے لہذا کوئی کام کاج ڈھونڈ اور اگر جوتے نہیں گھسے جاتے۔۔۔ تو میرا مشورہ مان اور ایک پان کا اسٹال تو بھی کھول لے۔۔۔۔۔ پری ناسی گلی کے نٹپر جو زگس رہتی ہے قدوس صاحب کی بیٹی وہ تول ہی جائے گی"

اجمل نے اپنی طرف سے بھلا مشورہ دیا اور اس کے مشورے پر مزمل کا منہ کڑوا ہو گیا

"زگس، وہ غریبوں کی راکھی ساون۔۔۔۔۔ خدا کو مان یا راب اتنے بھی برے دن نہیں ہیں۔۔۔۔۔ اور پان کے اسٹال کی بھی تو نے خوب کہی۔۔۔۔۔ یہ پنواڑی والا کام تجھے ہی مبارک ہو۔۔۔۔۔ ناشتہ کروانا ہے تو کرا نہیں تو دل مت جلا"

مزمل نے جلتے ہوئے کہا

"میں نے تو نیک مشورہ دیا تھا بھیا۔۔۔۔۔ اب تجھے کوئی میڈم شیڈم تولنے سے رہی،، چھوٹے دو گرما گرم چائے لے آ"

اجمل نے سامنے ہی ہوٹل پر آواز لگاتے ہوئے کہا

صبح کا وقت ہونے کی وجہ سے معمول سے کم ٹریفک تھا ایسے میں اچانک فائر کی آواز آئی منزل اور اجمال فوراً نیچے بیٹھ گئے ایک دم بھگدڑ مچ گئی۔۔۔ مین روڈ پر ایک گاڑی سے دو آدمی نکلے اور اپنے سامنے والی گاڑی کے اوپر اس میں سے ایک آدمی نے ڈرائیور پر فائر کیا۔۔۔ گاڑی کا ڈرائیور خوں خان اور زخمی ہو گیا گاڑی کے شیشے ٹوٹ گئے

وہ دونوں آدمی گاڑی کے سامنے آئے گاڑی کا دروازہ کھول کر کار میں چھپی ہوئی لڑکی کو بالوں سے کھینچ کر باہر نکالا، سب لوگ ساری کاروائی دیکھ رہے تھے مگر آگے بڑھنے کی ہمت کسی میں نہیں ہوئی کیونکہ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں اسلحہ تھا اور اپنی جان کا رسک لینے کے لیے کوئی بھی تیار نہ تھا "چھوڑو مجھے پلیز کوئی ہلپ کرو میری"

تعبیر روتے ہوئے چلا رہی تھی اور ان میں سے ایک آدمی اس کو بازو سے کھینچتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف لے جا رہا تھا دوسرا آدمی ہاتھ میں ہتھیار پکڑا ہوا اس کے پیچھے چل رہا تھا "کیا کر رہا ہے منزل، پاگل ہو گیا ہے کیا" منزل کو اٹھتا دیکھ کر اجمل گھبرا کر بولا

"تو دیکھتا جا بس" منزل چائے کا کپ لے کر ان کی طرف بڑھا

"آوے وہی رک جا"

پسٹل پکڑے شخص نے منزل کو سامنے سے آتا دیکھ کر وارن کیا

"لڑکی کہہ رہی ہے اس کو چھوڑ دو"

مزل چائے کا سپ لیتے ہوئے باری باری ان دونوں کو دیکھ کر ایسے کہنے لگا جیسے لڑکی کی بات ان دونوں نے نہیں سنی ہو

"کیوں بہن ہے یہ تیری۔۔۔ یا باب لگتا ہے تو اس کا"

تعبیر کا ہاتھ پکڑا ہوا آدمی مزل کو دیکھ کر بولا

"میں نے اس سے جو رشتہ بنانا ہو گا وہ میں طے کر لوں گا۔۔۔ تو ہاتھ چھوڑ اس کا"

تعبیر کا بازو پکڑے ہوئے آدمی سے کہنے کے ساتھ ہی مزل نے، اس کے برابر والے آدمی پر گرم چائے کپ سمیت اچھالی۔۔۔ گرم چائے اچانک منہ پر پڑنے سے وہ ایک دم بلبلا اٹھا تو مزل نے اس کو زوردارلات ماری جس سے پسٹل اس کے ہاتھ سے دور جا گری۔۔۔۔۔ مزل نے ایک لمحہ ضائع کئے بناء دوسرے شخص کے منہ پر پوری طاقت سے زوردار مکا مارا وہ آدمی اپنی گاڑی سے ٹکرایا

"میڈم آب شکل نہیں دیکھیے بھاگیں"

مزل تعبیر کا ہاتھ پکڑتا ہوا بولا تو تعبیر کو ہوش آیا ہوں زور سے سر ہلا کر مزل کے ساتھ بھاگنے لگی

پہلے آدمی نے اپنا پسٹل اٹھایا اور ان کا نشانہ لینا چاہا دوسرے ساتھی نے اس کی پسٹل کروہ نیچے کیا

"کیا کر رہے ہو لڑکی زندہ چاہئے پکڑو ان دونوں کو"

وہ دونوں بھی ان کے پیچھے بھاگے

مزمل تعبیر کا ہاتھ پکڑے بہت تیز بھاگ رہا تھا، تھوڑی دور جا کر تعبیر نے اس سے اپنا ہاتھ چڑھایا اور مختلف سمت بھاگنے لگی

"کیا کر رہی ہو وہاں آگے راستہ بند ہے وہ لوگ آسانی سے پکڑ لے گے"

مزمل نے چیختے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"کردمی نہ مدد بہت بہت شکریہ، اب اپنے راستے جاو"

تابی نے اپنی من مانی کرتے ہوئے کہا اور گلی میں بھاگنے لگی

"بیوقوف لڑکی"

مزمل کو تعبیر کے اوپر بہت غصہ آیا اور وہ بھی اس کے پیچھے بھاگنے لگا

"ادھر مڑے ہیں وہ دونوں جلدی آؤ"
وہ دونوں آدمی بھی منزل اور تعبیر کے پیچھے بھاگے

گلی کے آخر میں پہنچ کر جب تعبیر کو راستہ سمجھ میں نہ آیا تو سامنے بڑے سے گیٹ کو عبور کر کے اندر داخل ہو گئی۔۔۔۔۔ منزل اس کی عقل پر ماتم کرتا ہوا اس کے پیچھے بھاگا وہ ایک قبرستان تھا۔۔۔

تعبیر نے چاروں طرف نظر دوڑائی واپس کہاں جاتی وہ مزید آگے بھاگی ایک گہرا گڑھا گدا ہوا تھا تعبیر وہی پر رک گئی اور لمبے لمبے سانس لینے لگی

"لوگوں سے سنا تھا لیکن آج دیکھ بھی لیا واقعی خوبصورت لڑکیوں کی عقل انکے گھٹنوں میں ہوتی ہے"

مزمل تعبیر کو دیکھ کر افسوس کرتے ہوئے بولا

"کیا مطلب ہے تمہارا یعنی تم نے مجھے بے وقوف کہاں"

"خوبصورت بھی تو کہا ہے وہ آپ نے نوٹ نہیں کیا"

مزل نے اس کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا

"شٹ اپ اپنا راستہ ناپو جاویاں سے"
تعبیر اسکا تھوڑی دیر پہلے کیا ہوا احسان بھول کر غصے میں بولی

"میڈم وہ دونوں آپ کو اور مجھے اوپر پہنچانے کے لئے یہاں پر آتے ہوں گے۔۔۔ آپ نے یہاں پر
آکر ان کا کام اور بھی آسان کر دیا ہے اب جیسا میں کہہ رہا ہوں ویسا کریں"
مزل نے اس کی بات کو انور کرتے ہوئے کہا

"تمہیں کس حکیم نے مشورہ دیا کہ یہاں میرے پیچھے آؤ مرنے کے لیے، جو مجھے کرنا ہوگا میں کر لوگی
دماغ مت کھاؤ زیادہ"
تعبیر نے بدحاطی کی انتہا کرتے ہوئے بولا

"موت سے تو ہر ایک کو ڈر لگتا ہے۔۔۔ اب بندہ حسن کے ساتھ ایسا سلوک دیکھے تو تھوڑا جذباتی ہو ہی
جاتا ہے"

مزل نے تعبیر کو دیکھتے ہوئے کہا اس کی نظر اس گڑھے پر گئی جو تعبیر کے بالکل پیچھے تھا

گیٹ کھلنے کی آواز پر مزمل تعبیر کے پاس کھڑا ہو گیا۔۔۔ وہ دونوں آدمی اندر داخل ہوئے، تو تعبیر کو ایک دفعہ پھر موت اپنی آنکھوں کے سامنے منڈلاتی ہوئی نظر آئی جبکہ مزمل نے سر نہڑ کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ اوپر کر لیے۔۔۔ مگر اس آدمی نے پھر بھی پستل اوپر کر کے نشانہ لیا تو مزمل نے تعبیر کے سامنے دیوار بن کر اسے باہوں کے حصار میں لیا جس سے گولی مزمل کے کندھے پر لگی۔۔۔ گولی لگنے پر وہ مزید تعبیر پر جھکا، تعبیر کا بیلنس بگڑا وہ دونوں گڑھے میں جا گرے

مزمل تعبیر کے اوپر گرا ہوا تھا اس کے کندھے سے خون نکل کر تعبیر کے کپڑوں میں جذب ہو رہا تھا۔۔۔ خوف کے مارے تعبیر کی سسکیاں نکلنے لگی

"گھبرائیے نہیں میڈم آپ کو کچھ نہیں ہوگا"

اس کی اپنی جان پر مبنی ہوئی تھی لیکن تعبیر کو روتا دیکھ کر وہ اسے دلاسا دینے لگا

www.urdu novelsmania.com

مزید دو گولیاں چلنے کی آواز آئی اور اس کے بعد قدموں کی آواز قریب آنے لگی

"تاہی۔۔۔ تاہی بیٹا کہاں ہو تم"

وہاج کی آواز تعبیر کے کانوں میں پڑی

"بابا پلیر: ہمیں یہاں سے نکالیں"
تعبیر نے روتے ہوئے کہا

وہاج کے ساتھ دو گارڈز گڑھے کے پاس پہنچے انہوں نے منزل کو نکالا اس کے بعد وہاج نے آگے ہاتھ بڑھا کر تعبیر کو نکالا

"تابی ٹھیک ہے میرا بچہ"
وہاج نے تعبیر کے رنگے ہوئے خون کے کپڑوں کو دیکھ کر گھبراتے ہوئے کہا

"بابا میں ٹھیک ہوں"
تابی روتے ہوئے وہاج کے گلے لگ گئی
www.urdu novels mania.com

"یو باسٹر ڈگولی مار دو اس کو بھی"
وہاج نے منزل کے گریبان پکڑتے ہوئے کہا

دونوں گارڈز نے منزل کو پکڑا ہوا تھا منزل کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی

"نہیں بابا اس نے تو میری جان بچائی ہے بلکہ میری وجہ سے اس کو گولی لگی ہے"

ایک دم تابی نے آگے بڑھ کر بولا۔۔۔۔۔ تابی کی آواز پر مزمل نے ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس کو دیکھا اور پھر اس کی آنکھیں دھندلانے لگی

"اسپتال لے جاو اسے جلد سے جلد اور فوری ٹریٹمنٹ کرو اس کا"

وہاج نے اپنے گارڈ سے کہا اور تابی کو لے کر وہاں سے چلا گیا وہ تو شکر ہے فضل کا کہ اس نے زخمی ہونے کے باوجود وہاج کو فوراً کال کر کے ساری صورتحال کا بتا دیا تھا #یو آرمائن

#زینبہ۔ شرجیل

قسط 4

کل رات ہی وہ لوگ اس عالی شان کوٹھی میں موجود کوارٹر میں شفٹ ہوئے تھے کوارٹر دو کمروں کے ساتھ اٹیچ باتھ اور کچن پر مشتمل تھا کمرے چھوٹے مگر صاف ستھرے تھے۔۔۔ رات کا کھانا بھی ایک سرونٹ آکر انہیں دے گیا تھا،، شاید جگہ تبدیل ہونے کی وجہ سے مشعل کی آنکھ رات کو کافی دیر سے لگی اور ابھی بھی طلوع آفتاب سے پہلے کا وقت تھا تب اس کی آنکھ کھلی۔۔۔ وہ اٹھ کر کوارٹر کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئی سامنے لان پر گھاس دیکھ کر اس پر چہل قدمی کرنے لگی سامنے بڑی کوٹھی کو دیکھ کر وہ اندر رہنے والے مکینوں کا سوچنے لگی

"بڑے بڑے گھروں میں بسنے والے بڑے بڑے لوگ، جن کو نوکروں پر نظر رکھنے کے لیے بھی ایک نوکر چاہیے وقت کی رفتار سے بھی زیادہ تیز بڑھنے والے یہ لوگ، انکا تو اپنوں سے منسلک رشتوں کے لئے وقت نکالنا بھی مشکل ہوتا ہوگا پتہ نہیں یہ لوگ رشتے کیسے نبھاتے ہونگے"

مشعل نے چہل قدمی کرتے ہوئے تلخی سے سوچا اور سر جھٹکا

"مگر ولی تو امیر نہیں تھا وہ کیوں مجھ کو بیچ راستے میں چھوڑ گیا، اسے تو میرا ساتھ نبھانا چاہیے تھا۔۔۔"

خود سے بھی زیادہ اعتبار کیا تھا میں نے اس پر۔۔۔ کیا کیا خواب دکھائے تھے اس نے۔۔۔ کیا کیا وعدے کئے تھے مجھ سے بے شک کوئی خواب پورا نہ کرتا کوئی وعدہ وفا نہ کرتا مگر مجھے اس طرح چھوڑ کر تو نہ جاتا"

سوچوں کا دھارا اچانک ماضی کی طرف چلا گیا اپنی سوچوں میں گم وہ اس کوٹھی کے قریب آگئی ایک دم سے چونکی اور دوبارہ مڑی اور جلدی جلدی قدم بڑھا کر کواٹر کی طرف جانے لگی کہیں کوئی دیکھ کر سوال جواب ہی نہ شروع کر دے

مشعل کو واپس جاتے دیکھ کر آرایش نے پردہ ساند پر کیا اور اس لڑکی کو دیکھنے لگا جو کہ کواٹر کی طرف جا رہی تھی۔۔۔۔۔ اچانک نیند سے اس کی آنکھ کھولی تھی تو گھڑی میں اس نے ٹائم دیکھا اجالا ہونے ہی والا تھا اب سونا بیکار تھا کیونکہ آج میٹنگ میں دی جانے والی پریزنٹیشن پر ایک نظر ڈال لے یہی سوچ کر

وہ بیڈ سے اٹھ کر ٹیبل سے اپنا لیپ ٹاپ اٹھانے لگا مگر کھڑکی سے باہر لان میں نظر پڑی تو اس کو کوئی لڑکی لان میں چل قدمی کرتی ہوئی نظر آئی تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ کھڑکی کی طرف بڑھا مگر کسی لڑکی کو یوں کھڑکی میں کھڑے ہو کر دیکھنا بھی معیوب لگتا تھا یہی سوچ کر وہ پردے کی آڑ سے اسے دیکھنے لگا

"کون ہو سکتی ہے یہ لڑکی جو کل رات کو اڑ میں شفٹ ہوئی ہے خاتون آکا ان کی بیٹی مگر یہ لڑکی کہیں سے بھی نوکر ٹاپ تو نہیں لگ رہی"

وہ ملگجے اندھیرے میں غور سے اس کا جائزہ لیتے ہوئے سوچنے لگا گورا رنگ، خوبصورت نقوش، مناسب قد، اسمارٹ فیگر، کمر تک آتے بال۔۔۔ مگر وہ اسے اپنے آپ میں نہیں لگ رہی تھی کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی چلتے چلتے وہ مزید اس کے کمرے کے قریب آئی اپنے خیالات سے باہر نکلی تو جانے کے لئے واپس مڑ گئی

"ایسی بھی کیا سوچیں لاحق ہو گئی ان محترمہ کو"

اریش نے مشعل کے بارے میں سوچا

"وہ جو بھی سوچ رہی ہو مگر میں کیوں اس کے بارے میں سوچ رہا ہوں لاحول ولا قوۃ"

اپنے اوپر لا حول پڑھ کر، اس نے سر جھٹکا اور لیپ ٹاپ اٹھا کر واپس بیڈ پر بیٹھ گیا

کل والے واقعے کے بعد تعبیر کافی سم گئی تھی اس لیے وہ آج یونیورسٹی بھی نہیں جاسکی دوسرا وہاج نے بھی اس کو منع کر دیا کہ جب تک کوئی بوڈی گارڈ کا رینج نہیں ہو جاتا اس کو باہر نکلنے کی ضرورت نہیں ہے تاہی کورہ رہ کر کل والا واقعہ یاد آئے جا رہا تھا کیسے اس کی گاڑی پر فائرنگ ہوئی، کیسے اس کو وہ آدمی گھسیٹ کر اپنی گاڑی میں لے جا رہے تھے، کیسے اس اجنبی نے اس کی جان بچائی اور کیسے اس اجنبی نے اس کے لئے گولی کھائی۔۔۔ تاہی واش روم کی طرف گئی اور باسکٹ میں رکھی اپنی شرٹ دیکھنے لگے جس پر اس اجنبی کا خون لگا ہوا تھا

"اور اگر وہ مجھے نہ بچاتا تو آج میرا کیا حشر ہو رہا ہوتا۔۔۔ پتہ بھی نہیں کہ میں آج زندہ بھی ہونی کہ نہیں۔۔۔ وہ خود اب پتہ نہیں کیسا ہو گا کتنا خون بہہ رہا تھا اس کے کندھے سے"

تباہی منزل کو یاد کرتے ہوئے سوچنے لگی

"حلیہ سے تو پورا موالی جیسا لگتا تھا مگر کام hero والا کر گیا"

سوچوں کا ارتکاز موبائل کی بیل نے توڑا۔۔۔ موبائل پر نظر ڈالی تو پراسٹیوٹ کوننگ لکھا ہوا نظر آیا

"پرائیویٹ کالنگ یہ کیسا عجیب نمبر ہے"

وہ کال ریسیو کرتے ہوئے سوچنے لگی

"ہیلو کون"

تابی نے پوچھا

"ایک رات نہیں آسکا تمہارے پاس تو تم ایک دن میں ہی مجھے بھول گئی۔۔۔ تم تو بہت ہی بے وفا ہو اسنو وائٹ"

موبائل میں سے جو آواز ابھری اس کی آواز سن کر تابی کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔۔۔ اسے چند دن پہلے والا وہ ہیولایڈ آیا جو رات کو اس کے کمرے میں موجود تھا مگر تابی کا دماغ اس کی بات پر الجھ گیا

"تم وہی ہونا جو اس رات میرے بیڈروم میں موجود تھے۔۔۔ کیوں آئے تھے تم اور کیا چاہتے ہو" تابی نے اس سے اپنی بات کی تصدیق چاہی اور ساتھ ہی سوال کیا

"اس رات تو تم نے مجھے دیکھ لیا تھا۔۔۔ اس رات ہی نہیں میں تو ہر رات تمہارے بیڈروم میں آتا ہوں۔۔۔ تاکہ تمہاری صورت دیکھ کر میرے پورے دن کا آغاز اچھا ہو سکے۔۔۔ کل رات سے میں شہر سے باہر ہو یقیناً مانو صبح کا آغاز بالکل اچھا نہیں ہوا، اس لئے آج کال کر رہا ہوں۔۔۔ دیدار نہ سہی کم از کم یار کی آواز سن کر ہی گزارا کر لو"

اس کے لہجے میں ہلکی ہلکی شوخی کی رمت موجود تھی جیسے وہ تابانی سے بات کر کے بہت انجوائے کر رہا ہو

"کیا بجو اس کر رہے ہو تم، ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ تم ہر رات کیسے آسکتے ہو میرے بیڈروم میں" خوف سے تابانی کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد لہر دوڑ گئی اس نے بے یقینی کی کیفیت میں اس سے پوچھا

"یقین نہیں آ رہا تمہیں میری بات کا اسنووائٹ،، ویسے تمہیں یقین بھی کیسے آئے گا تم تو سوتی کی اتنی گہری نیند میں ہوں کہ تمہیں کچھ بھی پتہ ہی نہیں چلتا۔۔۔ ورنہ میں تو ہر رات تمہارے پاس آ کر کافی دیر تک تمہیں دیکھتا ہوں اور جانے سے پہلے تمہاری سانسوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں منتقل کر کے جاتا ہوں یہی ڈوس تو میرے لیے پورے دن انرجی کا کام کرتی ہے"

خمار آلود لہجے میں بولتا ہوا وہ تابانی کے چاروں طباق روشن کر گیا

"شٹ اپ تمہیں شرم آنی چاہیے کسی لڑکی سے اس طرح فضول گفتگو کرتے ہوئے"

تعبیر کو اس کی بات پر ایک پرسنٹ بھی یقین نہیں آیا اس کی نیند اتنی بھی پکی نہیں دی کہ کوئی اتنی بڑی جسارت کرے اور اس کی آنکھ نہ کھلے

"شرم کیسی میری جان، کسی غیر سے تھوڑی ایسی باتیں کر رہا ہوں جو شرم آئے۔۔۔ تم تو میری ہو

نا اس دن باور کروا کر تو گیا تھا تمہیں یو آرمائن"

تعبیر کو چند دن پہلے اپنے کان میں کی جانے والی سرگوشی یاد آئی اس نے فوراً کال کاٹ دی

پسینے سے نم ہوتی ہوئی ہاتھ کی ہتھیلیوں کو اپنی شرٹ سے رگڑا ریوٹ اٹھا کر ایل ای ڈی پر سیکورٹی کیمرہ آن کیا

ہفتے پہلے کی رات کے 12 بجے کے بعد ویڈیو لگائی۔۔۔ وہ اسکرین پر نظریں جماتے ہوئے مسلسل ناخن چبائے جا رہی تھی اور بے چینی سے جہاں جہاں کیمرے نصب تھے اسکرین پر ان جگہوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ ٹھیک رات کے تین بجے کے ٹائم کے بعد تین بج کے بیس منٹ کا ٹائم شوہر ہاتھ یعنی بیس منٹ کے لیے سارے کیمرے بن کئے گئے تھے

"یعنی وہ پورے بیس منٹ میرے روم میں موجود تھا"

یہ سوچ آتے ہی تابی کا دل زور سے دھڑکنے لگا کانپتے ہوئے ہاتھوں سے ریوٹ اٹھا کر اس نے اگلے دن رات کے تین بجے کی ویڈیو لگائیں مگر 2.55 کے بعد سوا تین بجے کا ٹائم شوہر ہاتھ خوف سے اس کا وجود کانپنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"کوئی اتنی سیکورٹی کے باوجود میرے روم میں اس طرح کیسے آ سکتا ہے اور وہ یہاں آ کر کیا کرتا ہے" وہ یہ سوچ کر مزید خوفزدہ ہو گئی

"اور بھئی کیا حال ہے تمہارا طبیعت کیسی ہے اب"

کل وہاج کے دو آدمی منزل کو زخمی حالت میں اسپتال لے کر آئے تھے

تابی نے وہاج کو پورا قصہ بتایا کہ کیسے اس اجنبی نے ان دو آدمیوں سے اس کو بچایا تو وہاج نے ہی اسپتال کا پورا خرچہ اٹھایا اور اچھے سے اس کا ٹریٹمنٹ کروایا اور آج اسپیشلی اس سے خولنے آیا

"اللہ کا کرم ہے سر آپ بتائے میڈم کیسی ہیں اب"

منزل نے وہاج کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"کیا تم ہمیں۔۔۔ میرا مطلب ہے تابی یا مجھے جانتے ہو"

وہاج سمجھ گیا وہ میڈم تابی کو کہہ رہا تھا اور اسی کی خیریت پوچھ رہا تھا۔۔۔ تعارف کرائے بناء اسکا تابی کے لیے وہاج سے پوچھنا،،، وہاج کو کنفیوز کر گیا

www.urdu novelsmania.com

"جاننے کے لئے تو ایک لمحہ لگتا ہے سر۔۔۔ ویسے بھی میں کل تکلیف میں ضرور تھا مگر ہوش و حواس قائم تھے میرے۔۔۔ میڈم نے آپ کو بابا کہا اس وجہ سے آپ سے میڈم کی خیریت پوچھی"

منزل وضاحت دیتے ہوئے بولا

"اوہ اچھا اچھا ہاں تباہی بھی ٹھیک ہے۔۔ اس نے مجھے بتایا کہ تم نے کیسے اس کی جان بچائی اسی کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں میں"

وہاج کو وہ کافی تیز لگا

"بچانے والی ذات تو اوپر والے کی ہے۔۔۔ بس وہی کوئی نہ کوئی وسیلہ بنا دیتا ہے"

مزمل نے وہاج کو دیکھتے ہوئے کہا

"بے شک، تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔ ویسے کام کیا کرتے ہو تم"

وہاج نے کچھ سوچتے ہوئے مزمل سے پوچھا

4 مہینے پہلے قمر سومرو (سیاستدان) کے خاص ملازموں سے تھا مگر کچھ وجوہات کے بناء وہاں سے نوکری چھوڑی۔۔۔ فلاں حال جاب کی تلاش میں ہوں"

مزمل نے وہاج کو بتایا

"ٹھیک ہے مزمل ایسا ہے کہ ابھی تم ریسٹ کرو، میرا یہ کارڈ ہے اسے رکھ لو جب مکمل صحت یاب ہو جاؤ تو تم مجھ سے ضرور ملنا"

وہاں نے اس کو اپنے والٹ سے کارڈ نکال کر دیا جو منزل نے سر ہلا کر تھام لیا اور وہاں جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا

"تم گھر کب اور کہاں تھے اتنے دنوں سے"

مریم کو ارتضیٰ کے روم میں لائٹ جلتی ہوئی دکھی تو روم میں آ کر پوچھا

"ضروری کام کی وجہ سے جانا پڑا تھا ماما، ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی آیا ہوں آپ سو رہی تھی اس لیے آپ کو ڈسٹرب نہیں کیا"

ارتضیٰ نے وارڈ روب سے اپنی ڈریس نکالتے ہوئے مریم سے کہا

"کیا حلیہ بنا رکھا ہے ارتضیٰ تم نے، اپنے اوپر بالکل دھیان نہیں دیتے۔۔۔ جتنے بڑے ہوتے جارہے ہوتا ہی پریشان کرنے لگے ہو تم مجھے"

مریم نے ملا متی نظروں سے ارتضیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا

"مما آپ کو میری جاب کا پتہ تو ہے ایک ضروری اسائنمنٹ پر کام کر رہا ہوں اس لئے خود پر دھیان نہیں دے پا رہا ورنہ میں آپ سے یا اپنے آپ سے بالکل لا پروا نہیں"

ارتضیٰ نے مریم کے کندھوں پر اپنے ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"ایک رشتہ اور بھی ہے جس سے تم لا پرواہی برت رہے ہو"
مریم نے اسے کچھ یاد دلایا

"میں اپنے سے منسلک رشتوں سے نہ ہی لا پرواہی برتتا سکتا ہوں اور نہ ہی انہیں اپنے آپ سے لا پرواہ
ہونے دیتا ہوں صرف مناسب وقت کا انتظار کر رہا ہوں"
ارتضیٰ نے مریم کو یقین دہانی کرائی

"اور وہ مناسب وقت کب آئے گا" مریم نے اس سے جاننا چاہا

"دعا کریں میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ۔۔۔ بہت جلد اپنی دعا سے، اپنی دعا اچکے اور میرے
پاس ہوگی"
ارتضیٰ نے مسکرا کر مریم کو یقین دلایا

"دعا تو وہ میری ہے، تمہاری تو وہ اسنووائٹ ہے"
مریم کے کہنے پر ارتضیٰ نے زوردار قہقہہ لگایا

"آپکوا بھی تک یاد ہے"

ارتضیٰ نے مسکرتے ہوئے پوچھا

"یاد کیوں نہیں ہوگا، یہ بتاؤ تم نے اسے دیکھا، کیسی لگتی ہے وہ دیکھنے میں"
مریم کے لہجے میں اشتیاق دیکھ کر وہ مسکرایا

"بہت خوبصورت،، اسنوائٹ ایسے ہی تو نہیں کہتا تھا میں"
ارتضیٰ نے مریم کو دیکھ کر کہا

"اسے ہمارے بارے میں علم کی"
مریم نے بڑی امید سے ارتضیٰ سے پوچھا

"مجھے نہیں لگتا کہ اسے کچھ پتہ ہوگا، اسے لا علم رکھا گیا ہے"
ارتضیٰ نے کچھ سوچتے ہوئے مریم سے کہا

"مگر آپ فکر نہ کریں میں اپنا کہا پورا کروں گا بہت جلد دعا ہمارے پاس ہوگی"
ارتضیٰ نے مریم کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے یقین دلایا

"اور میں اس وقت کا انتظار کروں گی چلو بیٹھو میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں"

مریم نے اس کا گال تھپتھپا کر کہا

"اور میں نے اتنے دن آپ کے ہاتھ کا ناشتہ کو بہت مس کیا"

ارتضیٰ نے مریم سے کہا تو وہ مسکرا کر کچن میں چلی گئی

"کیسے ہیں آپ آریش بیٹا جلدی آ گئے آفس سے"

آریش گھر آیا تو آکا نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"جی اکا آج جو میٹنگ ہونے والی تھی وہ کینسل ہو گئی اس لیے سوچا گھر آ جاؤ۔۔۔ آپ بتائیں کیسی ہی کسی چیز کی ضرورت تو نہیں آپ کو"

آریش نے اپنا بریف کیس ایک طرف رکھتے ہوئے اکا سے پوچھا

www.urdu novelsmania.com

اسے جینی کا فیصلہ بالکل ٹھیک لگا آکا کو گھر کا چارج سنبھالے ہوئے ہفتہ بھر ہو گیا تھا۔۔۔ اکا اسے مل کر اسے اندازہ ہو گیا وہ اچھی خاتون ہیں گھر کو بہت اچھے طریقے سے مینٹین کر کے رکھا ہوا ہے، ان خاتون کے اٹھنے بیٹھنے اور بات کرنے سے ذرا بھی اندازہ نہیں ہوتا تھا کہ وہ کم ذات یا پھر نچلے طبقے سے تعلق رکھتی ہیں بلکہ انہیں دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ کسی اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہیں یا کسی مشکل کی

وجہ سے یا کرائس میں آکر انہیں ان حالات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔۔۔ اکا کی بیٹی کو بھی اس نے اس دن کے بعد سے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس نے اکا سے اس کے متعلق پوچھنا مناسب سمجھا

"پاک پروردگار کا احسان ہے بیٹا کسی چیز کی ضرورت نہیں آپ بتاؤ رات کے کھانے میں تو ٹائم ہے۔۔۔ آپ کے روم میں چائے بھیجو ادوں یا پھر یہی پیو گے"

آکا کے پوچھنے پر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا

"موسم اچھا ہو رہا ہے آپ ایسا کریں باہر لان میں چائے ارتیج کروادیں میں فریش ہو کر آتا ہوں" وہ آکا سے بولتا ہوا روم میں چلا گیا

تھوڑی دیر بعد لان میں پہنچا تو ٹیبل پر چائے اور دوسرے لوازمات سجے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ ایش نے کیٹل سے اپنے لیے کپ میں چائے نکالی اور وہ کپ ہاتھ میں اٹھانے والا تھا جب ہوا میں اڑتی ہوئی بال آئی اور زور سے چائے سے بھرے کپ پر لگی۔۔۔ وہ ایک دم پیچھے نہ ہوتا تو پوری چائے اس کے اوپر ہوتی،،، احتیاط کے باوجود چائے کے چند چھٹیے اس کے اوپر آئے

"واٹ دا ہیل کس نے کی ہے یہ فضول حرکت"

وہ غصے میں کھڑا ہو کر چیخا تو سامنے سے ایک تین سالہ بچہ آتا دکھائی دیا

"یہ حرکت تمہاری ہے"

اپنے سامنے سلکی بالوں والے معصوم شکل کے بچے کو دیکھ کر اس نے تیوری پر بل چڑھا کر پوچھا

"نہیں وہ بال میری ہے کیا ہانی اسے لے سکتا ہے"

ہانی نے بول کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"پہلے بتاؤ یہ کیا کیا ہے"

اپنے کپڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اریش نے کہا۔۔۔ چائے کہ چھیٹے اس کے نفاست طبیعت پر گراں گزر رہے تھے

"انگل یہ تو آپ کے کپڑے ہیں"

ہانی نے اپنے سامنے اتنے بڑے انگل کو دیکھ کر معصومیت سا جواب دیا جنہوں نے ایک بیوقوفانہ سوال اس سے پوچھا تھا

"مجھے معلوم ہے یہ کپڑے ہیں ان کپڑوں کے اوپر یہ کیا ہے"

اریش ہانی کے جواب پر جربز ہو کر اپنی شرٹ پر موجود چائے کے دھبے کے اوپر انگلی رکھ کر بولا

"اوووویہ۔۔۔ یہ تو داغ ہے مگر داغ تو اچھے ہوتے ہیں" ہانی نے چٹکی بجا کر کہا۔۔۔۔۔ ہانی کے اس اسٹائل پر ایش کے ماتھے پر پڑے ہوئے بل غائب ہو گئے

"آپ کے بال پھینکنے کی وجہ سے چائے میرے کپڑوں پر گرمی اور میرے کپڑے خراب ہوئے کیا یہ اچھی بات ہے"

ایش نے اب کی بار نرمی سے اسے اس کی غلطی بتانی چاہیے

"کیا آپ کو برا لگا" ہانی نے سیریس ہوتے ہوئے اس سے پوچھا

"ہاں مجھے برا لگا" ایش نے اسے دیکھ کر صاف گوئی سے کہا
تو ہانی اس کے پاس چل کر آیا اور اشارے سے اسے نیچے بیٹھنے کے لئے کہا اور اس کی بات مانتے ہوئے گھٹنوں کے بل بیٹھا تو ہانی نے اس کے گال پر کس کی

"کیا اب بھی آپ ہانی سے ناراض ہیں"

ہانی نے دوبارہ معصومیت سے پوچھا

"نہیں اب میں ہانی سے بالکل ناراض نہیں ہو"
اریش کو وہ بچہ کیوٹ لگا اور اس کے پوچھنے پر مسکرا کر نفی میں سر ہلایا

"یعنی آپ ہانی کے فرینڈ ہیں اور ہانی کے ساتھ فٹ بال کھیلے گے"
ہانی نے دوستی کے ساتھ ساتھ اس سے اپنے مطلب کی بات کی #یو آرمائن

#زینبہ شرجیل

قسط 5

ہانی یہاں آئیے "اس سے پہلے اریش ہانی کی بات کا جواب دیتا ایک نسوانی آواز نے اریش کی توجہ اپنی طرف مندل کی، تو اس نے گردن موڑ کر دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اس دن لان میں ٹہلنے والی لڑکی سامنے سے آتی ہوئی دکھائی دی

"ہانی آ رہا ہے ویٹ کریں پلیز"
ہانی نے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ پھر اریش کا ہاتھ تھام کر بولا

"بولیے آپ ہانی کے فرینڈ ہیں اور ہانی کے ساتھ بال کھیلیں گے"

ہانی نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا تو ایش نے مسکرا کر اسے دیکھا

"اوکے میں ہانی کا فرینڈ ہوں اور ہانی کے ساتھ سنڈے کو پکا فٹبال کھیلو گا ابھی آپ جاو آپ کی سسٹر بلا رہی ہیں"

ایش نے مشعل کو دیکھ کر ہانی سے کہا جو کہ 7 سے 8 قدم کے فاصلے پر وہی رہی تھی

"ہا ہا ہا انکل وہ ہانی کی سسٹر نہیں ہانی کی ماما ہیں"

ہانی کے حیرت زدہ انکشاف پر وہ چونکا اور دوبارہ مشعل کی طرف دیکھا جو آنکھوں میں ناگواری لیے ہانی سے مخاطب تھی

"ہانی آپ آرہے ہیں یا نہیں"

مشعل نے اب کی ہانی کو ڈپٹے ہوئے کہا

"ہانی آ رہا ہے ماما" ہانی سر پر ہاتھ مارتا ہوا مشعل کے پاس آیا اور مشعل نے ایک نظر گھور کر اپنے سامنے کھڑے اس فضول شخص کو دیکھا جو ہونقوں کی طرح اس کو گھور کر دیکھ رہا تھا۔۔۔ ہانی کا ہاتھ تھام کر وہ چلی گئی

"یہ لڑکی ماما پپ چیز کہاں سے لگتی ہے۔۔۔۔۔ ماما کا اتنا پرفیکٹ فگر"

اریش کو یقین نہیں آیا وہ حیرت کرتا ہوا گھر کے اندر چلا گیا

"صاحب کوئی منزل نامی شخص آپ سے ملنا چاہتا ہے"

وہاج لان میں بیٹھا ہوا اخبار پڑھ رہا تھا جب واج مین نے آکر اس کو اطلاع دی

"کون منزل بھیجوا سے"

فہن پر زور ڈالتے ہوئے وہاج کو مزمل یاد آیا تو اس کو بلایا

"السلام علیکم سہر کیسے ہیں آپ"

مزل نے لان میں انبار پڑھتے ہوئے وہاں کو دیکھ کر سلام کیا

"وعلیکم سلام ہم تو ٹھیک ہے تم سناؤ کیسی طبیعت ہے تمہاری"

وہاج نے اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے مرزل کو بیٹھنے کی لئے کہا

"اللہ کا کرم ہے سہرا، اب تو بہتر ہے طبیعت، آپ کی مہربانی، آپ نے اسپتال کا خرچہ اٹھایا اور میرا

علاج کروایا اسی کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں"

مزل نے اپنے آنے کا مقصد بتایا

"اس کے لیے شکریہ کہہ کر ہمیں شرمندہ نہیں کرو یہ تو میرا فرض تھا کیونکہ تم نے میری جان بچائی،
اپنی جان خطرے میں ڈال کر۔۔۔ میری بیٹی میری جان ہے"
وہاج نے اس کو مشکور ہوتے ہوئے کہا

"انسانیت کے ناتے۔۔۔ یہ تو ہر انسان کا فرض ہوتا کہ وہ کسی دوسرے کو مشکل میں دیکھ کر اس کی
مدد کریں"
مزل نے وہاج کو جواب دیا

"تمہاری باتوں سے اندازہ ہو رہا ہے تم کافی اچھے انسان ہو۔۔۔۔ اس دن اسپتال میں تم نے بتایا تھا
کہ تم چار ماہ سے بے روزگار ہو، کیا تم میرے پاس جاب کرو گے مزل" وہاج نے فوراً اپنے کام کی
بات کرتے ہوئے اسے جاب کی آفر کی

"جاب۔۔۔۔ کس نوعیت کی جاب"
مزل نے سوالیہ نظروں سے وہاج کو دیکھتے ہوئے کہا تو وہ اس نے گارڈ کو اشارے سے اپنے پاس
بلایا اور اس سے ریو الو رمانگی

"تمہیں یہ تو پتہ ہو گا کہ یہ کیا چیز ہے۔۔۔ کیا اس کے استعمال جانتے ہو" وہاج نے ریوالور ٹیبل پر رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ جبے منزل نے اٹھایا مسکرا کر ایک نظر پورے لان کا جائزہ لیا اور اپنے والے جانب سیور بلب پر فوکس کیا، وہاج کی طرف دیکھتے ہوئے بلب کا نشانہ پر فار کیا۔۔۔ فار کی آواز آئی بلب پھٹ کر نیچے گرا۔۔۔۔۔ وہاج نے ایمپریس ہونے والے انداز میں منزل کو دیکھا

"منہ سے اگر بولتا کہ اس کا استعمال جانتا ہوں۔۔۔۔۔ تو شاید آپ کو اتنا یقین نہیں آتا، سوری آپ کے لان کا ایک بلب کا نقصان میرے ہاتھوں ہوا۔۔۔۔۔ تو کس قسم کی جاب آفر کر رہے ہیں آپ مجھے"

منزل نے ریوالور ٹیبل پر واپس رکھتے ہوئے وہاج سے پوچھا

"بڑا آدمی بننے کا یہ بڑا نقصان ہے کہ بڑے آدمی کے دشمن بہت بڑے بڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ جیسے کہ میں نے بتایا کہ میری بیٹی میں میری جان ہے تو میں چاہتا ہوں تم اس کو پروٹیکٹ کرو ہر جگہ اس کے ساتھ آؤ جاؤ تباہی پر نظر رکھنے والوں کے اوپر نظر رکھو اور اس کی ضرورت پڑے تو اس کا استعمال بھی کر لو لائنس میرے آدمی تمہیں اس کا بنوا کر دے دیں گے ایک دو دن میں اور تنخواہ جو تمہاری ڈیمانڈ ہو وہ بتا دو"

وہاج نے بغیر لگی لپٹی رکھے اس کو بتایا

"کیا میں جان سکتا ہوں کہ میڈم کو اس دن کون لوگ اپنے ساتھ لے جانا چاہتے تھے یعنی انہیں کس سے خطرہ ہے"

مزمل نے وہاج سے پوچھا

"وہ ستار میمن کے آدمی تھے۔۔۔ دشمن ہے وہ بہت بڑا میرا، کسی بھی طرح مجھے نقصان پہنچانا چاہتا ہے"

وہاج نے مزمل کو دیکھتے ہوئے بتایا

"اور وہ آپ کو کیوں نقصان پہنچانا چاہتا ہے"

مزمل نے تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر سوال کیا

"یہ تم ہمارے ساتھ رہو گے تو جان جاؤ گے"

وہاج نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔ اتنی جلدی نئے بندے پر اعتبار کرنا ٹھیک نہیں تھا یہی سوچتے ہوئے وہاج نے اس کو جواب دیا

"بابا یہ گولی کی آواز کہاں سے آئی ہے"

تابی ایک دم آئی گھبراتے ہوئے پوچھا۔۔۔ سامنے منزل کو دیکھ کر ایک دم رک گئی منزل نے اس کی طرف دیکھا اور سر کے اشارے سے اسے سلام کیا

"ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے بیٹا اس سے ملو یہ منزل ہے، آج سے تمہارے قید ختم۔۔۔ جہاں چاہے گھوم سکتی ہوں مگر منزل کے ساتھ۔۔۔ یہ تمہیں پروٹیک کرے گا"

وہاج بتا رہا تھا اور تابی اپنے سامنے کھڑے لمبے چوڑے شخص کو دیکھ رہی تھی، جس نے اس کے لئے اپنے اوپر گولی کھائی۔۔۔ اور جو ایک ہفتے سے اس کے دماغ پر چپک سا گیا تھا۔۔۔ منزل بھی سامنے کھڑی میڈم کو سنجیدگی سے دیکھنے لگا

"صحیح ہے پھر منزل، پرسونو بجے تابی یونیورسٹی جائے گی تم پرسوں صبح آ جانا"

وہاج نے پاکٹ سے بچتا ہوا موبائل نکالا اور وہاں سے چلا گیا

www.urdu novelsmania.com

"شکریہ اس دن میری جان بچانے کے لئے اب کیسا ہے تمہارا زخم"

وہاج کے جانے کے بعد تعبیر نے منزل کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"آپ کی جان بچا کر میں نے کسی اور کی بھی جان پر احسان کیا ہے اور احسان اتارنے کا بھی اب وقت آگیا ہے زخم کا کیا ہے وہ تو وقت کے ساتھ ساتھ بھر ہی جاتے ہیں پرسوں آوگا یونیورسٹی کے ٹائم پر"

مزل جانے کے لئے مڑا

"کل کیوں نہیں آؤ گے"

تابی کے منہ سے بے ساختہ نکلا مزل نے مڑ کر اس کو دیکھا

"میڈم آپ کی یونیورسٹی چھٹی والے دن بھی کھلی رہتی ہے کیا"

مزل نے تابی کی اجلی رنگت کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ دھوپ میں اور بھی چمک رہی تھی

"نہیں پرسوں لیٹ ہو جائے گا، تم کل آ جاؤ کل مجھے ضروری کام سے جانا ہے"

تعبیر نے مزل کو دیکھتے ہوئے کہا وہاں سے چلی گئی مزل دور تک اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا اور خود بھی

وہاج کے گھر سے باہر نکل گیا

www.urdu novelsmania.com

"ستار صاحب مزل بات کر رہا ہوں" مزل نے وہاج کے گھر سے نکلتے ہی موبائل پر کال ملائی

"آپ کو مبارکباد دینے کے لئے کال کی ہے آپ کے دشمن کے گھر نوکری مل گئی ہے۔۔۔ گوٹ

اب آپ کے ہاتھ آنے والی ہے" مزل نے سنجیدگی سے اہم خبر ستار میمن کو پہنچائی وہاں سے کچھ کہا

گیا جس پر وہ مسکرایا

"اس کا اعتبار جیتنا کوئی مشکل کام نہیں بس اب آپ آم کھانے کی تیاریاں کریں"
کال ڈسکھٹ کر کے منزل وہاں سے چلا گیا

تعبیر منزل سے بات کر کے اپنے روم میں آئی تو بیڈ پر پڑا ہوا اس کا موبائل کافی دیر سے بچ رہا تھا تعبیر
نے کال ریسرو کی

"کہاں پر تھی اتنی دیر سے، میں کب سے کال کر رہا ہوں"
وہ تعبیر سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے ہمیشہ سے بہت فرینک ہو

"تم آخر کال ہی کیوں کر رہے تھے"
فون پر سننے والی آواز سے تعبیر کا موڈ خراب ہوا

www.urdu novelsmania.com

"اپنے دل سے مجبور ہوں کراسنوائٹ"
ارتضیٰ مسکرا کر بولا

"دیکھو تم جو بھی کوئی ہو مجھے تم پسند نہیں، تعبیر صدیقی تم جیسے گلی کے عاشقوں کو میں اپنی جوتی کی نوک پر
رکھنا پسند نہیں کرتی اور اپنے دل کا بھی علاج کراؤ یہ نہ ہو اس دل سے ہی ہاتھ دھو بیٹھو"

تعبیر نے سوچا آج اسے اس کی اوقات یاد دلادے

"دل سے میں ابھی سے نہیں بچپن سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو،، یہ گلی کا عاشق اب تعبیر صدیقی کی جوتی سے کیسے اس کے سر کا تاج اور پھر سر تاج بنتا ہے اس کا اندازہ بہت جلد تمہیں ہو جائے گا اسنوٹ۔۔۔ تم صرف میری ہو اس لئے پسند تو اب تمہیں اپنی بدلنی پڑے گی،، خوشی خوشی مان جاو گی تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہوگا نہیں تو تمہیں آگے بہت مشکل ہوگی" ار ترضی نے اس کو سمجھانے والا انداز اختیار کیا

"نہ ہی میں کوئی اسنوٹ ہوں اور نہ ہی تمہاری ہوں اور میرے سر کا تاج کم از کم تم نہیں بن سکتے۔۔۔ وہ جو بھی کوئی ہے میں اسے خود چن چکی ہوں" تعبیر کو اس کی باتیں سن کر غصہ آیا تھا اس لئے نڈر انداز میں وہ اس سے بولی

www.urdu novelsmania.com

"تم میری اسنوٹ ہی ہو۔۔۔ کسی کو بھی اپنے سر کا تاج بنانے سے پہلے اس کی زندگی کے بارے میں ضرور سوچنا بے چارہ بے موت مارا جائے گا میرے ہاتھوں" ار ترضی نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا

"مجھے دھمکی دینا اور اپنا حق جتنا بند کرو"

تعبیر نے غصے میں کہا

"ابھی اپنا حق کہا جتایا ہے، جس دن اپنا حق جتایا نہ تو اس دن لال ہو جاؤں گی شرم سے بھی اور۔۔۔"

تعبیر اس کی معنی خیز بات سن کر لال ہی ہو گئی تھی اس لئے فوراً کال کاٹ دی

.....

"مایہ دیکھے اب اسنوائٹ چلنے لگ گئی ہے"

ارتضیٰ نے خوش ہو کر مریم کو بتایا۔۔ اپنے چھوٹے چھوٹے پاؤں سے دعا اب چھوٹے چھوٹے قدم اٹھانے لگ گئی تھی

urdu
novels
mania
www.urdu novels mania.com

"بڑی جو ہو رہی ہے ماشاء اللہ"

مریم نے چھوٹی سی دعا کو پاؤں پاؤں چلتے دیکھ کر کہا

عائشہ کو مریم کے پاس آئے ہوئے چھ مہینے ہو گئے تھے اور دعا سو سال کی ہو چکی تھی وہ اب عائشہ سے زیادہ ارتضیٰ اور مریم سے اچھ ہو گئی تھی وجہ یہ تھی کہ ان چھ ماہ میں عائشہ کی صحت دن بدن گرتی جا رہی تھی اور طبیعت زیادہ تر خراب رہتی۔۔۔ اس لیے دعا کی دیکھ بھال مریم ہی کرتی اور اسکول سے آنے کے بعد دعا ارتضیٰ کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔۔۔۔ مریم کا شوہر یاور نرم دل اور رحمدل انسان تھا اس

نے نہ صرف عائشہ کو اپنے گھر میں جگہ دی بلکہ اس کا علاج بھی کروا رہا تھا چند دنوں پہلے جو امپورٹنٹ ٹیسٹ کروائے تھے آج ان کی رپورٹ آنی تھی مگر یاور نے جو بھیانک خبر مریم کو سنائی اس سے نہ صرف مریم کا دل دہل گیا بلکہ روم باہر دروازے پر کھڑی عائشہ کے قدم بھی لڑکھڑا گئے۔۔۔ مریم اور یاور نے دروازے کی طرف عائشہ کو دیکھا تو وہ دونوں بھی ایک پل کے لئے چپ ہو گئے

"عائشہ میں نے آپ کو اپنی بہن مانا ہے آپ پریشان مت ہوں حوصلہ رکھیے کینسر کا علاج ممکن ہے اور ابھی تو اس کی ابتداء ہے خطرے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔۔ میں ہر ممکن آپ کا علاج کراؤں گا بس آپ کو ہمت سے کام لینا ہے"

یاور نے عائشہ کو روتے ہوئے دیکھ کر کہا تو مریم بھی آنسو صاف کر کے اس کے پاس آئی

"یاور بالکل ٹھیک ہے رہی عائشہ تم بالکل فکر نہیں کرو ہم ہر ممکن تمہارا علاج کرائے گے اور تم دیکھنا بہت جلد صحت یاب ہو جاؤں گی مجھے یقین ہے" مریم نے آگے بڑھ کر عائشہ کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"میں دن رات خدا سے شکوہ کرتی رہتی تھی میرے بھائی نے مجھے چھوڑ دیا، شوہر نے قدر نہیں کی مگر میں کتنی خوش نصیب ہوں تم نے اپنی دوستی سے بڑھ کر حق ادا کیا ہے یاور بھائی آپ تو میرے سگے بھائی سے بھی زیادہ میرا خیال رکھتے ہیں"

عائشہ رونے لگی

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ عائشہ دل چھوٹا مت کریں انشا اللہ اللہ پاک سب بہتر کرے گا" یاور نے عائشہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر اسے تسلی دیتے ہوئے کہا

"آپ دونوں سے ایک التجا ہے پلیز میری بات مانیں گے" عائشہ نے بڑی امید سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم التجا کیوں کر رہی ہو، بولو کیا چاہتی ہوں اسرار بھائی سے ملنے جانا ہے یا انوار بھائی کے پاس" مریم نے عائشہ کا ہاتھ تھام کر پوچھا

"نہیں مجھے ان دونوں میں سے کسی سے نہیں ملنا ہی انکو کچھ کہنا ہے میں بس یہی چاہتی ہوں آج میری آنکھوں کے سامنے ارتضیٰ اور دعا کا نکاح کر دیا جائے، بولے یاور بھائی آپ مانیں گی میری بات"

عائشہ نے ایک بار پھر آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے یاور سے پوچھا

"عائشہ آپ یقین مانئے ارتضیٰ کے لیے میں نے دعا کا ہی سوچا ہے اور یہ میرے بھی دل کی خواہش ہے کہ دعا ہمیشہ ہمارے پاس رہے ہماری بیٹی بن کر مگر ابھی دونوں ہی چھوٹے ہیں بلکہ بہت چھوٹے ہیں آپ دعا کی طرف سے بالکل بے فکر رہے یہ میرے ارتضیٰ کی دلہن بنے گی"

یاور نے عائشہ کو یقین دلاتے ہوئے کہا

"آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور بھائی مگر پلیز اسے میری آخری خواہش سمجھ لیں۔۔۔ میں آج ہی اپنی آنکھوں کے سامنے ان دونوں کو ایک بندھن میں بندھا دیکھنا چاہتی ہوں"

عائشہ نے بہت امید سے دوبارہ یاور سے کہا

"ٹھیک ہے یاور مان لیں گے تمہاری بات مگر تم آخری خواہش کہہ کر ہمیں اس طرح پریشان مت کرو ورنہ میں تم سے ناراض ہو جاؤں گی عائشہ"

مریم اور عائشہ دونوں ایک دوسرے کے گلے رکھ کر دوبارہ رونے لگی

"مریم تم تو اس طرح مت رو۔۔۔ ٹھیک ہے ارتضیٰ اور دعا کا نکاح کر دیتے ہیں مگر آج ممکن نہیں۔۔۔ میں اپنے والدین اور مریم کے والدین اور آپ کے بھائی کو کل کی دعوت دے دیتا ہوں نکاح کی اب آپ دونوں خواتین بالکل رونا بند کریں"

یاور نے ان دونوں کو دیکھ کر کہا

"ناظرین آج کی اہم خبر سے ہم آپ کو آگاہ کرتے ہیں۔۔۔۔ آج پولیس کی وین سے چار قیدی فرار۔۔۔۔ پولیس کی وین جس میں سوار 12 قیدیوں کو دوسری جیل میں منتقل کیا جا رہا تھا اچانک وین کی خرابی پر۔۔۔ وین میں موجود تمام قیدیوں نے بھاگنے کی کوشش کی جس میں سے 8 قیدی پکڑے گئے ہیں جبکہ چار قیدی فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے"

"ارتضیٰ ٹی وی کی آواز آہستہ کرو بیٹا۔۔۔ ٹھیک ہے مریم میں نماز پڑھنے جا رہا ہوں کل نکاح کے لئے قاری صاحب کو بھی کہہ دوں گا"

یاور مریم سے کہتا ہوا گھر سے باہر چلا گیا

آج عائشہ بہت خوش تھی۔۔۔ کل بیشک اس کی دعا اس کے لئے پرائی ہو جائے گی مگر وہ مطمئن تھی اگر وہ دنیا سے چلی بھی جائے گی تو کم از کم وہ اپنی بیٹی کو ایسے ہاتھوں میں دے کر جائے گی جو اس کی قدر کرے اور اس سے محبت کریں عائشہ نے ارتضیٰ کو اپنے پاس بلایا

"میں نے اپنی اسنووائٹ ہمیشہ کے لئے آپ کو دے دی ہے اب وہ آپ کی اسنووائٹ ہے پروم کرو اپنی اسنووائٹ کا ہمیشہ خیال رکھو گے اور اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھو گے"

عائشہ نے ارتضیٰ کا ہاتھ تھام کر کہا

"میں پروس کرتا ہوں آنٹی اپنی اسنووائٹ کا ہمیشہ خیال رکھوں گا اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا اس کے ساتھ کھیلوں گا بھی اسے اسکول بھی لے کر جاؤں گا اور چاکلیٹز بھی کھلاؤں گا۔۔۔ آپ روئے مت آنٹی ممانے منع کیا ہے آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی"

ارتضیٰ نے اپنے ہاتھوں سے عائشہ کی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"نہیں اب میں بالکل نہیں روگی تھینکیو بیٹا، آپ بہت پیارے بیٹے ہیں"

عائشہ نے ارتضیٰ کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا

"ارتضیٰ آپ یہاں بیٹھے ہو چلو جاوا اپنے روم میں، صبح اسکول جانا ہے آپ کو"

مریم سوتی ہوئی دعا کو گود میں اٹھائے عائشہ کے روم میں آئی

www.urdu novelsmania.com

"تم بھی سو جاؤ اب"

ارتضیٰ کو بھیج کر مریم نے عائشہ کو دوا دی اور دعا کو لے جانے لگی

"مریم آج دعا کو میں سلامتی ہوں اپنے پاس"

عائشہ کی طبیعت خرابی کی وجہ سے مریم دعا کو اپنے پاس ہی سلامتی تھی

"تم پھر سکون سے نہیں سو گئی اسے میرے پاس ہی رہنے دو"
مریم نے اسے سمجھایا

"نہیں آج ہی تو مجھے سکون کی نیند آئے گی کیونکہ میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔ مجھے پتہ ہے میری دعا کا نصیب جس سے بندھا گا وہ اسے بہت خوش رکھے گا کبھی اس کا ساتھ نہیں چھوڑے گا"
عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کی بات پر مریم بھی مسکرا دی

"اس بات کی تو میں تمہیں لائف ٹائم گرانٹی دیتی ہوں۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے یا اور اسے سمجھا رہے تھے، کہ کل ہمارے وہ گھر بہت سارے مہمان آئے گیں اور آپ کی اسنووائٹ ہمیشہ کے لئے آپ کی ہو جائے گی۔۔۔ یقین مانو میرے جذباتی بیٹے نے اتنے سوالات پوچھ ڈالے کہ ہم دونوں خود پریشان ہو گئے"

مریم کے بتانے پر عائشہ اور مریم ایک دفعہ پھر ہنس دیں۔۔۔ مریم نے دعا کو عائشہ کے برابر میں لٹایا اور روم سے جانے لگی

"مریم تم نے دوستی سے بڑھ کر حق ادا کیا ہے میں ساری زندگی تمہاری شکر گزار رہوں گی"
عائشہ نے مریم کو جاتا دیکھ کر کہا

"تم آج شام سے مجھے رلائے جا رہی ہوں اگر اب نے الٹی سیدھی اور یہ جذباتی باتیں بند نہیں تو میں تمہیں تھپڑ لگاؤ گی چپ کر کے سو جاؤ"

مریم اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے لائٹ بند کر کے روم سے باہر چلی گئی

مزید اچھے اچھے ناول پڑھنے کے لئے پیج لائک کریں

UrduNovelNagri# یو آرمائن

#زینبیہ شرجیل



قسط 6

آج اتوار کا دن تھا مشعل نے ہانی کو ناشتے سے فارغ کر کر نہلا دھلا کر مشین لگالی۔۔۔ وہ ہانی کو اپنے ہی اسکول میں ایڈیشن کرانے کا سوچ رہی تھی اور گھر میں اسے کافی کچھ سکھاتی رہتی تھی۔۔۔ ایک وقت تھا جب اسے کپڑے پریس کرنے سے چڑھتی اکثر اپنے کپڑے فوزیہ بھابی سے پریس کرواتی۔۔۔ اب وہ کپڑے دھونے سے لے کر پریس کرنا اور گھر کا سارا کام بغیر ماتھے پر شکن لائے آرام سے کر لیتی تھی آخر وقت سب کچھ سکھا ہی دیتا ہے۔۔۔ اکا نے مشعل کا اس وقت ساتھ دیا جب اس کا ساتھ اپنوں نے چھوڑ دیا تب اکا نے خالہ ہوتے ہوئے بھی ماں کا کردار نبھایا۔۔۔ ولی کے

جانے کے بعد وہ بکھر ہی تو گئی تھی آکا نے اسے اپنے بازو میں سمیٹتے ہوئے سہارا دیا۔ ہانی کو جنم تو اس نے دیا تھا مگر اس کو آکا نے پالا تھا۔۔۔ اکثر وہ کام میں مشغول ہو کر ماضی میں گم ہو جاتی تھی سر جھٹک کر وہ دوبارہ کپڑے دھونے لگی

آکا آج بھی اریش کی طرف اپنی ڈیوٹی سنبھالے ہوئی تھی۔۔ گھر آکر وہ اکثر مشعل کے سامنے اریش کا جن لفظوں میں ذکر کرتی مشعل کو حیرت ہی ہوتی آکا کے لئے اریش شریف فرما بردار اور سعادت مند بچہ تھا شکل سے تو وہ مشعل کو بھی شریف لگا، مگر اس دن وہ جس طرح سے مشعل کو دیکھ رہا تھا مشعل کو اس پر کافی غصہ آیا

ہانی بال لے کر گھر کے اندر داخل ہو اسامنے سے آتے ملازم سے اریش کا روم پوچھا

"بچے اگر تمہیں صاحب نے دیکھ لیا تو غصہ ہوں گے چلو یہ بال لے کر باہر کھیلو"

ملازم نے ہانی کو سمجھاتے ہوئے کہا

"وہ ہانی پر غصہ نہیں ہونگے انہوں نے ہانی سے فرینڈشپ کی ہے اور پراس کیا ہے کہ سنڈے کے دن ہانی کے ساتھ فٹ بال کھیلے گے۔۔ آپ ہانی کو ان کا روم بتا دیں پلیز"

ہانی نے ملازم سے کہا

"ارے بچے تمہیں ایسے نہیں سمجھ آئے گی رکومیں ابھی اکا کو بلا کر لاتا ہوں"

ملازم نے ہانی کو ڈانٹتے ہوئے کہا

"کیا ہو رہا ہے یہاں پر۔۔۔ ارے ہانی آپ یہاں پر"

اریش اپنے کمرے سے آوازیں سن کر باہر آیا اور سامنے ہانی کو دیکھا تو مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا

"انگل یہ والے انگل ہانی کو منع کر رہے تھے آپ سے ملنے کو اور یہ بھی کہہ رہے تھے کہ آپ ہانی پر غصہ ہوں گے۔۔۔ آپ انہیں بتا دیں کہ آپ ہانی کی فرینڈ ہیں اور آپ ہانی پر غصہ نہیں کر سکتے"

ہانی نے فوراً اپنی بات کی تصدیق چاہی

"ہانی بالکل ٹھیک کہہ رہا ہے آئندہ کوئی بھی ہانی کو یہاں آنے سے منع نہیں کرے گا اور تم جاؤ اپنا کام کرو" اریش ملازم سے کہتا ہوا ہانی کی طرف دیکھ کر بولا

"تو بولیںے جناب۔۔۔ اریش کے کیوٹ سے فرینڈ کا کیا پروگرام ہے۔۔۔ فرسٹ ٹائم ہانی میرے گھر پر آیا ہے تو ہانی کیا کھانا پسند کرے گا" اریش نے دلچسپی سے ہانی کو دیکھتے ہوئے کہا

"ہانی ابھی بریک فاسٹ کر کے آیا ہے اس کو بھوک نہیں لگی ہے۔۔ آپ اس کے ساتھ فٹبال کھیلے نا آپ نے ہانی سے پرامس کیا تھا یاد کریں"

ہانی نے معصومیت سے اپنا پرامس اریش کو یاد دلایا

"چلو یار بچپن کی یاد تازہ ہو جائے گی کھیلتے ہیں فٹبال"

اریش ہانی کا ہاتھ تھام کر لان میں آگیا اور ہانی کے ساتھ فٹبال کھیلنے لگا۔۔۔ پہلے تو اسے خود کی بچکانہ حرکت پر ہنسی آئی مگر تھوڑی دیر بعد وہ خود بھی انجوائے کرنے لگا۔۔۔۔

سارا وقت آفس آفس سے گھر فیملی والی زندگی، نہ کوئی دوست۔۔ نہ کسی سے گپ شپ۔۔۔ کھیلنے میں اتنا لگن ہوا اس نے بال پر زور سے کک ماری بال ہوا میں اڑتی ہوئی دور تک گئی اور کوارٹر کا دروازہ کھول کر باہر منگلتی مشعل کے ماتھے پر زور سے لگی جس سے اس کا جوڑا کھل گیا اور بال کمر پر بکھر گئے جوڑے کے ساتھ ساتھ ہی حیرت اور صدمے سے اس کا منہ بھی کھل گیا۔۔۔ مشعل نے دور کھڑے آریش کو گھور کر دیکھا، جو O شپ میں منہ کھولے اسی کو دیکھ رہا تھا اور ہانی پہلے افسوس سے دیکھتے ہوئے بعد میں منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھی کھی کرنے میں مصروف تھا

مشعل نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کپڑوں سے بھری بالٹی کو نیچے رکھا،،، کندھے سے کمر تک آتے دوپٹے کی گھٹا کھول کر اسے اوڑھا اور چلتی ہوئی اریش کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی

"یہ کوئی جگہ ہے فٹبال کھیلنے کی" اس نے غصے میں اریش کو دیکھ کر پوچھا

"میرے خیال میں فٹبال کھیلنے کی یہی جگہ ہوتی ہے اب بندہ فٹبال کچن یا باتھ روم میں تو کھیلنے سے رہا" اریش نے غصہ کرتی مشعل کو اپنی ہنسی روکتے ہوئے جواب دیا مگر ہانی اس کی بات سن کر زور سے ہنسنے لگا

"اتنے بڑے گھوڑے ہو کر آپ کو یوں بچوں والی حرکتیں کرنا زیب نہیں دیتی۔۔ ہانی ہنسا بند کرو" اریش کو جواب دینے کے ساتھ ساتھ اس نے ہانی کو بھی گرا

"میرے خیال میں اگر میں بڑوں والی حرکتیں کروں گا تو آپ تب بھی یہی کہیے گئی کہ یہ حرکت آپ کو زیب نہیں دیتی اور مس آپ مجھے گھوڑا کہہ کر میری انسلٹ کر رہی ہیں میں ایک اچھا خاصہ انسان ہوں"

اریش کو اس سے بات کر کے ابھی بھی ہنسی آرہی تھی مگر وہ ہنسی کنٹرول کرتا ہوا بولا۔۔۔ یہ اور بات ہے اتنی باتیں وہ کسی کی بھی نہیں سنتا کہ جتنی وہ لڑکی اسے سنا رہی تھی مگر مشعل کی باتیں بری لگنے کی بجائے اسے مزہ دے رہی تھی

"شکل سے تو آپ کافی سوبر اور ڈیسنٹ انسان لگتے ہیں"

مشعل کو صاف اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہونے کی بجائے باتوں ہی باتوں میں اس کے ساتھ انجوائے کر رہا ہے

”میم میں سوبر اور ڈیسنٹ لگتا ہی نہیں بلکہ سوبر اور ڈیسنٹ ہو آزمائش شرط ہے“
 ایش نے آبرو اوپر کر کے بولا

"مما آپ ہانی کے فرینڈ پر غصہ نہیں کر سکتی انکل آپ مما کو کس کر لے۔۔۔ ماغصہ بھول کر خوش ہو جائیں گیں ہانی بھی یہی کرتا ہے"

ہانی نے اپنے فریڈک کی ماما کے ہاتھوں عزت افزائی ہوتے دیکھی تو فوراً اپنے فریڈک کو مشورہ دیا۔۔۔۔۔

ہانی کا مشورہ سن کر جہاں پر ایش ایک دم سے سٹیٹیا وہی مشعل نے جھینپ مٹانے کو ہانی کا ہاتھ پکڑا

"اندر چلو آپ،، اب بالکل فٹ بال نہیں کھیلو گے بہت بد تمیز ہوتے جا رہے ہو"

مشعل ایسے رمی ایکٹ کرنے لگی جیسے اس نے ہانی کی بات سنی ہی نہ ہو اور ہانی کو ڈانٹتے ہوئے کواریٹر کی طرف لے کر جانے لگی ہانی نے مشعل کے ساتھ چلتے ہوئے پیچھے مڑ کر ایش کو دیکھا اور ہاتھ ہلا کر بائے کیا جس پر ایش نے بھی مسکرا کر اپنا ہاتھ ہلایا اور گھر کی طرف چل دیا

"میڈم کو اندر سے بلاوانہیں کہیں جانا ہے"

مزل نے وہاج کے ملازم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا وہ سر بلا کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا تھا تاہی کو بلانے چلا گیا۔۔۔۔

تھوڑی دیر میں تاہی سیڑھیاں اترتی ہوئی نظر آئی، لیمن کلر کی شارٹ شرٹ پراف وائٹ ٹراؤزر اور ہم رنگ دوپٹہ گلے میں ڈالے کندھے پر ہینڈ بیگ لٹکائے وہ مزل کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی تو مزل نے فوراً اپنی نظروں کا زاویہ بدلا

"میں کافی دیر سے ویٹ کر رہی تھی تمہارا"

تعبیر نے مسکرا کر اسے بتایا

"مگر میں تو وقت سے آیا ہوں۔۔۔ صبح 9 بجے کا ٹائم ہی تو دیا تھا آپ نے"

مزل نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھ کر کہا

"ہاں شاید میں ہی وقت سے پہلے تیار ہو گئی چلو چلتے ہیں"

تعبیر کہتے ہوئے گھر سے باہر نکلی

"کہاں جانا ہے آپ کو"

مزمل گاڑی کے پاس پہنچ کر تابی سے پوچھنے لگا

"شاپنگ کرنا ہے ایٹریم مال لے چلو" تعبیر نے گاڑی کی کیز منزل کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"میں آپ کا بوڈی گارڈ ہو ڈرا سہ نہیں"

مزل نے تابانی کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کر اس سے کہا جس میں گاڑی کی کیز تھی

"او میں سمجھی تمہیں ڈرائیونگ آتی ہوگی"

تو ابی نے اپنا ہاتھ پیچھے کرنا چاہا تبھی منزل نے اس کے ہاتھ سے گاڑی کی کیزلی

"ایسا کوئی کام نہیں جو منزل کو کرنا نہ آتا ہو"

مزل نے گاڑی کے پیچھے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ تو تباہی نے اس کا کھولا ہوا دروازہ بند کر دیا

"تم میرے باڈی گارڈ ہو ڈرائیور نہیں" منزل کو جتاتے ہوئے وہ گاڑی کے فرنٹ ڈور کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔ منزل نے غور سے اس کو دیکھا،، پھر خود بھی کار میں آکر بیٹھ گیا اور کار اسٹارٹ کی

"کیا کا لیفیکیشن ہے تمہاری"

مزل نے چونک کر تابی کو دیکھا تو وہ موبائل میں کچھ ٹائپ کر رہی تھی

"بارہ جماعتیں پڑھ رکھی ہیں"
مزل نے سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا

"کون کون ہوتا ہے تمہاری فیملی میں"
تابی کے دوسرے سوال پر مزل نے کارڈ رائیو کرتے ہوئے ایک نظر پھر اس کو دیکھا مگر وہ کھڑکی
سے باہر دیکھ رہی تھی

"اباحیات نہیں ہیں اماں بڑی بہن کے ساتھ رہتی ہیں، بڑی بہن شادی ہو کر وہ خالہ کے گھر شادی گئی
ہے۔۔۔ چھوٹی بہن اسی شہر میں ہے اپنے خاوند کے ساتھ"
مزل نے کارڈ رائیو کرتے ہوئے تعبیر کو جواب دیا

"اوی یعنی تم اکیلے رہتے ہو ایسا کرو آج رات ہی تم ہمارے گھر میں شفٹ ہو جاؤ سرونٹ کو اڑیں"
تابی کی بات پر مزل نے پھر ایک دفعہ اس کی طرف دیکھا تو وہ اپنے ہینڈ بیگ میں کچھ ڈھونڈنے میں
مصروف نظر آئی

"آپ کو جب بھی میری ضرورت ہوگی میں حاضر ہو جاؤں گا۔۔۔ آپ کو اپنا موبائل نمبر دے دوں گا، مجھے اگاہ کر دیئے گا"

مزل نے گاڑی کا گیسر چنچ کرتے ہوئے کہا وہ مہارت سے ڈرائیونگ کر رہا تھا

"مجھے تو ہر وقت تمہاری ضرورت ہوگی"

تابی کے بولنے پر مزل نے دوبارہ اس کو دیکھا مگر وہ چہرے پر سنجیدگی لائے اسی کو دیکھ رہی تھی

"ایز آ سیکیورٹی پر پز تمس ہمارے گھر شفٹ ہو جانا چاہیے، تمہیں بابا نے میری پروٹیکشن کے لیے رکھا ہے یہ تمہاری جواب کا حصہ ہے"

تابی نے اس کو دیکھتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔ کار ایک جھٹکے سے رکی تابی نے فوراً ڈیش بورڈ پر ہاتھ رکھا ورنہ اس کا سر لگتا ہے

www.urdu novelsmania.com

"دھیان سے بھی کیا ایکسیڈنٹ کرنے کا ارادہ ہے"

تعبیر نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا

"لگ رہا ہے، دھیان دینے کے باوجود ایکسیڈنٹ ہو ہی جائے گا"

مزل نے اس کو دیکھ کر کہا اور کار سے نیچے اتر گیا سامنے مال دیکھ کر تابی بھی کار سے اتر کر باہر آئی۔
تعبیر مال کے اندر داخل ہوئی اس کے پیچھے مزل تھا تعبیر نے جینٹس کی ایک شاپ میں قدم رکھا۔۔۔
4 سے 5 شرٹز سلیکٹ کر کے مزل کی طرف بڑھائی۔۔۔ تو اس نے سوالیہ نظروں سے تعبیر کو دیکھا

"دیکھ کیا رہے ہو جاؤ ڈریسنگ روم میں ٹرائی کرو" مزل کی سوالیہ نظریں دیکھتے ہوئے تعبیر نے کہا

"آپ اس لئے لے کر آئی ہیں مجھے یہاں پر"

مزل نے تعبیر کو گھور کر دیکھا اور سنجیدگی سے پوچھا

"تو کیا اب تم ہر جگہ میرے ساتھ ان کپڑوں میں جاؤ گے" تابی نے اس کی گھسی ہوئی پینٹ اور بدرنگ
شرٹ کی طرف اشارہ کیا

www.urdu novels mania.com

"معاف کیجئے گا میڈم، مگر مزل بھیگ لینے کا عادی نہیں"

مزل کی پیشانی پر ہلکی سی شکن نمایاں ہوئی جیسے اسے یہ بات پسند نہ آئی ہو

"میں کیوں بھیک دینے لگی تم جیسے ہٹے کٹے انسان کو، یہ تمہاری جاب کی ریکوائرنٹ ہے۔۔۔ جاو چیک کرو ٹرائل روم میں جا کر"

اب کے تابی آرڈر دینے والے انداز میں مزمل کو دیکھ کر کہا مزمل سنجیدہ نظروں سے اپنی چھوٹی سی میڈم کو دیکھے گیا کچھ سوچ کر اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔۔۔ پورے دو گھنٹے لگا کر تابی نے صرف اور صرف مزمل کے لئے شاپنگ کی۔۔۔ پینٹ شرٹز، سیلٹ والٹ پرفیوم ڈیوڈرنٹس شیونگ کٹ جوتے وغیرہ شاپنگ کے بعد اب تابی کے کہنے کے مطابق گاڑی سے سلون کے پاس روکی

تعبیر کے کہنے کے مطابق گاڑی سلون کے پاس رکی

"چلو اترو نیچے"

تعبیر نے مزمل کو اطمینان سے بیٹھے دیکھ کر کہا

www.urdu novelsmania.com

"کیوں اب کیا ہوا" مزمل نے اس کو دیکھ کر پوچھا

"تمہارا یہ حلیہ ڈھنک کا کرنا ہے"

تعبیر نے اس کی بڑھی ہوئی شیو اور لمبے بال دیکھ کر کہا

"مجھے ڈھنگ کا انسان بنا کر آپ کو میرا کیا کرنا ہے" مرزل نے تعبیر کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے سوال کیا

"اچار ڈالنا ہے تمہارا ترور کار سے جلدی" تعبیر نے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا

"میڈم پلیز میری بات سنیں، آپ کیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں میرے ساتھ" مرزل کو خطرے کی گھنٹی بجتی ہوئی محسوس ہوئی تبھی اس نے تعبیر کو دیکھ کر پوچھا

"ڈرو نہیں کچھ زیادہ نہیں کرنا، بس یہ تمہاری یہ حسین زلفوں کو کٹوانا ہے اور پھرے پر جو یہ جنگل تم نے اگر رکھا ہے اس کو صاف کروانا ہے تاکہ تمہاری شکل تو سامنے آئے" تعبیر نے بات کو مذاق کا رنگ دیتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"میڈم مجھے اپنی مونچھوں سے بہت محبت ہے۔۔۔ معذرت کے ساتھ، میں انہیں ہرگز نہیں کٹوا سکتا" مرزل نے اس کے خطرناک عزائم سن کر صاف انکار کیا

"اف منچھے کٹوانے سے کون سا تمہاری مردانگی میں کمی آجائے گی۔۔۔۔ یہ مجھڑ ٹاپنگ آدمی زہر لگتے ہیں مجھے،، چلو جلدی سے گاڑی سے اترو"

تعبیر اسکو حکم دیتی ہوئی خود بھی گاڑی سے اتر کر سلون میں چلی گئی۔۔۔ منزل بھی آج اپنی قسمت پر افسوس کرتا ہوا تعبیر کے پیچھے سیلون کے اندر داخل ہوا۔۔۔ وہ کوئی بہت بڑا سلون تھا جس میں چاروں طرف شیشے لگے ہوئے تھے،،، وہاں پر سب برگر قسم کے لڑکے آئے ہوئے تھے منزل ان برگر لڑکوں کے درمیان خود کو بن کباب فیل کر رہا تھا۔۔۔ تھوڑا اور آگے چل کر اسے اپنی میڈم دکھائی دی جو کسی لڑکی سے بات کر رہی تھی مگر کچھ قریب جا کر دیکھا تو وہ لڑکی نہیں لڑکا تھا۔۔۔ غور سے دیکھنے پر پتہ چلا نا وہ لڑکی تھی نہ وہ لڑکا۔۔۔ منزل کو سمجھ میں نہیں آیا میڈم کی ساتھ کھڑی ہوئی مخلوق کو باجی کہہ کر مخاطب کرے یا بھیا۔۔۔ وہ کنفیوز ہوتا ہوا تعبیر کے پاس آیا

"کہاں رہ گئے تھے تم، چلو اس کے ساتھ جاو"

تعبیر نے منزل کو دیکھتے ہوئے کہا

"آئیے سراپ اس روم میں چلیں۔۔۔ میم آپ یہی ویٹ کریں"

اس باجی پلس بھیا نے بڑے اسٹائل سے منزل کو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔۔۔ منزل نے مدد طلب نظروں سے ایک دفعہ تابی کو دیکھا۔۔۔ تو تابی نے اپنی مسکراہٹ دبا کر منزل کو گھورا اور اسے جانے کا اشارہ کیا۔۔۔ وہی سامنے چنیر پر بیٹھ گئی اور سامنے رکھا ہوا میگزین دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر گزرنے کے بعد جب منزل سامنے آیا تو اس نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں کے نیچے رکھ کر

اپنا آدھا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔۔۔ اسے اس طرح کھڑے دیکھ کر شرارتی بھری مسکراہٹ تعبیر کے لبوں پر ریٹکی جیسے ہی منزل نے خونخوار نظروں سے تعبیر کو گھورا تو تعبیر فوراً سنجیدہ ہو گئی "تم تو ایسے اپنا منہ چھپا رہے ہو جیسے منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ہو۔۔۔ ہاتھ ہٹاوا اپنے چہرے سے"

تعبیر نے سنجیدہ لہجہ اپناتے ہوئے منزل سے کہا

منزل نے آہستہ سے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹائے۔۔۔ جیسے ہی تعبیر کی نظر منزل کے چھلے ہوئے چہرے پر پڑی تو اس کا قہقہہ بلند ہوا، جس سے اس پاس کے لوگ بھی متوجہ ہوئے

"میڈم یہ آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔"

منزل نے شکایتی انداز میں تعبیر کو دیکھ کر کہا۔۔۔ لمبی زلفوں کی بجائے اس کے بال اب ترتیب سے کٹے ہوئے تھے اور چہرے سے داڑھی مونچھوں کا صفایا کر دیا گیا تھا

"ارے نہیں سیریز تم تو اچھے خاصے انسان لگ رہے ہو، ایک دم ہیرو کی طرح"

تعبیر نے اپنی آنکھیں زور مچ کر کھولیں شاید یہ منزل کو اپنی بات پر یقین دلانے کا انداز تھا جس پر وہ منزل کو کیوٹ لگی تو منزل کے دل کو تھوڑی ڈھارس ہوئی

"تو پھر آپ ایسے ہنسی کیو تھی "مزل نے کنفیوز ہو کر پوچھا

"یہ میں تمہیں کبھی بھی نہیں بتانے والی چلو اب لیٹ ہو رہی ہیں ہم"

تعبیر نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے مزل سے کہا اور باہر کی طرف چل دی

"ایسا کرو گاڑی اب اپنے گھر کی طرف لے لو"

تعبیر کی نئی فرمائش پر ایک وہ ایک دم بھناٹھا آج پہلا ہی دن تھا اور اسکی میڈم اسے بری طرح زچ کر چکی تھی

"میڈم آپ میرے گھر جا کر کیا کریں گی"

مزل نے ضبط کرتے ہوئے اس سے پوچھا

"تمہارا ضروری سامان لے کر آ جاتے ہیں نہ تاکہ تمہیں کوئی مسئلہ نہ ہو شفنگ میں"

تعبیر نے اس کی طرف دیکھا اور اسمائل دے کر کہا

www.urdu novelsmania.com

"وہاج سر کی اجازت کے بغیر مجھے اس طرح شفٹ ہونا معقول نہیں لگ رہا۔۔۔ آپ پہلے اپنے والد

محترم سے اجازت لے لیں "مزل نے کارڈ رائیو کرتے ہوئے کہا

"بابا میری کسی بھی بات کو نہیں ٹالتے، چلو اپنے گھر کی طرف گاڑی لو" تعبیر کے دوبارہ حکم دینے پر

مزل نے لمبی سانس خارج کہ گاڑی کا رخ اپنے گھر کی طرف کر لیا

"اس سے آگے نہیں جاسکتی کار، گلی چھوٹی ہے آپ یہی بیٹھے میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں، اپنا ضروری سامان لے کر"

مزل نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا
 "نہیں میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں"
 تعبیر گاڑی سے اترنے لگی #یو آرمائن

#زینبہ۔ شرجیل

قسط 7

میڈم آپ سمجھ کیونہیں رہی ہیں، میں گھر میں اکیلا رہتا ہوں اس طرح آپ کو لے کر جانا۔۔۔ پتہ نہیں
 لوگ کس نظر سے دیکھیں۔۔۔ پلیز آپ یہی رکیں"
 مزل نے اس کو کھل کر سمجھایا

"تو تم لوگوں کو بتا دینا میں تمہاری گرل فرینڈ نہیں، میڈم ہو"
 تابی نے ہینڈ بیگ شوڈر پر لٹکاتے ہوئے کہا

اس کا مطلب صاف تھا اب وہ نہیں روکے گی، ناچار مزمل کو تعبیر کو بھی اپنے ساتھ لے کر جانا پڑا مگر واقعی یہ کوئی غریب علاقہ تھا یہاں کی گلیاں چھوٹی چھوٹی تھی جگہ جگہ کچرے کا ڈھیر اور پانی پڑا ہوا تھا روڈ ٹوٹا ہوا تھا۔۔۔ اونچی ہیل کی وجہ سے تابانی کو چلنے میں پر اہلم ہو رہی تھی وہ یہاں آکر واقعی پچھتا رہی تھی

"آرام سے میڈم لائے اپنا ہاتھ دے"

تعبیر جیسے ہی لڑکھڑائی اور گرنے سے بچنے کے لیے اس نے گرل تھا تا تو مزمل نے مڑ تعبیر کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔۔ تعبیر نے اس کے ہاتھ کو دیکھا اور پھر مزمل کی طرف نظر اٹھائی۔۔۔ تو مزمل تعبیر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔ تعبیر نے مزمل کو دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا۔۔۔۔۔ مزمل تعبیر کا نازک ہاتھ تھام کر چلنے لگا

"ارے مزمل بھائی یہ کیا کروایا قسم سے بالکل چھلے ہوئے آلو لگ رہے ہو" ایک 12 سالہ بچہ سامنے سے بھاگتا ہوا آیا مزمل کو دیکھ کر بولا، جس پر اس بچے کے ساتھ ساتھ تابانی بھی ہنسنے لگی مزمل نے گھور کر اس بچے کو دیکھا

"مزمل بھائی کون ہے"

بچے نے تعبیر کی طرف دیکھ کر آنکھوں میں شرارت لیے بڑے اسٹائل سے پوچھا

"نگلیہاں سے فوراً نہیں تو ابھی تمہارے ابا کو بتاتا ہوں کہ رات بھر تم کہاں آوارہ گردی کرتے ہو" مزمل کی دی ہوئی دھمکی سے بچہ ایک دم سیدھا ہو گیا

"ہاں ہاں جا رہا ہوں، غصہ کیوں کرتے ہو۔۔۔ ویسے مال ٹائیٹ ہے" بچہ لب کشائی کرتا ہوا وہاں سے رفوچکر ہو گیا

مزمل نے جتنی ہوئی نظر سے تعبیر کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو اور شریف لاو میرے محلے۔۔۔ مگر اس بات کا تعبیر پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا وہ نیچے منہ کر کے مسکرا دی

مزمل نے گھر کا دروازہ کھولا پھوٹے سے برآمدے کے بعد ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔۔۔ جس میں دیوار پر اچھی خاصی سیلن تھی وہ جگہ جگہ سے پیٹ اکھڑا ہوا تھا۔۔۔ کمرے کے کونے میں ایک طرف پلنگ بچھا ہوا تھا، سائڈ پر ایک الماری اور دو کرسیاں موجود تھیں

"آپ کے بیٹھنے کے لئے میرے غریب خانے میں کوئی جگہ نہیں ہے فی الحال اسی سے کام چلائیں" مزمل نے کونے میں رکھی ہوئی کرسی تاہی کی طرف رکھتے ہوئے کہا جس پر تعبیر بیٹھ گئی

مزل کچن میں گیا اور چائے کا پانی چڑھایا اور موبائل نکال کر میسج ٹائپ کرنے لگا

"مبارک ہوسٹار صاحب آپ کے دشمن کے گھر جاب میری پہلی کامیابی تھی اور آج میں نے اس کے گھر تک رسائی حاصل کر لی۔۔۔ وقفے وقفے سے ساری معلومات آپ تک فراہم کرتا رہوں گا" مزل نے ستار میمن کو میسج ٹائپ کیا

"ستار میمن ایک بہت ہی کرپٹ آدمی مشہور تھا غیر قانونی طور پر اسلحہ کے کاروبار میں ملوث تھا۔۔۔ اسلحہ کا کاروبار وہاج صدیقی بھی کرتا تھا مگر اس کا نام وائٹ کالر میں آتا تھا۔۔۔ ان دونوں کی آپس میں کبھی نہیں بنی۔۔۔ وجہ یہ تھی کہ پچھلے ایک سال سے وہاج صدیقی کو اسلحہ کاروبار دن بدن فائدہ ہو رہا تھا اس کے پاس جدید قسم کے آلات اور اسلحہ تھا جن کو وہ دوسرے ممالک میں اسمگل کرتا تھا، اس طرح ستار میمن کا کاروبار ٹھپ ہو گیا تھا۔۔۔ ستار میمن کو اندازہ تھا کہ وہاج صدیقی کی جان اس کے بیٹی میں ہے اسی وجہ سے اس نے تابی کو اٹھوانے کا پلان بنایا جو کہ اتفاق سے مزل کی وجہ سے ناکام ہوا۔۔۔ معلومات حاصل کرنے پر جب ستار میمن کو مزل کے بارے میں معلوم ہوا تو ستار میمن نے مزل کو اپنے پاس کام کرنے کے لئے کہا۔۔۔ چند دن بعد مزل نے ستار میمن کو بتایا کہ وہاج صدیقی اسے اپنے پاس جاب پر رکھنا کا ارادہ رکھتا ہے تو ستار میمن نے اس کو وہاں پر جاب کرنے کے لئے کہا اور یہ بھی کہا کہ وہ اس کے پاس رہ کر ستار میمن کے لئے کام کرے"

"کیا کر رہے ہو"

کافی دیر گزر گئی تو تابی نے مزمل کے پاس آکر پوچھا

"چائے بنا رہا تھا آپ کے لئے مزمل نے اپنا موبائل رکھتے ہوئے دو کپوں میں چائے نکالی اور ایک کپ تابی کو تھمایا

"تھینکس چائے اچھی بنائی ہے تم نے"

تابی نے چائے کا سپ لیتے ہوئے کہا

"میرے بارے میں تو کار میں آپ نے سب جان لیا اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا"
مزمل نے چائے پیتے ہوئے تابی کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔ بوڈی گارڈ ہوتے ہوئے بھی اتنی ہمت کہ وہ
تابی سے اس طرح بات کرے، تابی کی صبح سے فرینک نیچر کی ہی عطا کردہ تھی

"تم نے پوچھا ہی نہیں"

تعبیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"حلئے اب پوچھ رہا ہوں آپ بتادیں"

مرزل نے اس کی آنکھوں میں جھانگتے ہوئے کہا

"میرا نام تعبیر صدیقی ہے بابا مجھے پیار سے تابانی کہتے ہیں عمر 19 سال، یو نیورسٹی میں پہلا سال ہے سبجکٹ ماس کمیونیکیشن، بہن بھائی کوئی ہے نہیں، ماما کی ڈیوٹی میرے بچپن میں ہو گئی۔۔۔ اکلوتی ہونے کی وجہ سے اپنے بابا کی لاڈلی،، اور خوبصورت ہونے کے ساتھ تھوڑی شرارتی ہو۔۔۔ ہر ایک سے فری ہونا میری عادت نہیں ہے، بس جودل کو اچھا لگے اس سے بات کرنا پسند کرتی ہوں" تابانی نے مسکراتے ہوئے سادہ انداز میں اپنا تعارف کرایا اور چیدہ چیدہ خصوصیات بتائیں اس کے تعارف کروانے پر مرزل اسے خاموشی سے سن رہا تھا مگر آنکھیں اس کی مسکراہی تھی

"یعنی میں آپ کو میں اچھا لگا ہو"

مرزل نے تعبیر کو دیکھتے ہوئے پوچھا

www.urdu novels mania.com

"یہ تمہیں کس نے کہا"

تعبیر نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگایا

"ابھی آپ ہی نے تو کہا ہے کہ جو آپ کو اچھا لگے آپ اس سے بات کرنا پسند کرتی ہیں"

مرزل نے اس کی کسی ہوئی بات اسے یاد دلانی

"اچھا ایسا کہا میں نے"

تاہی چائے کا کپ رکھ کر ہینڈ بیگ شولڈر پر لٹکا کر کھڑی ہو گئی

"تو آپ نہیں بتائیں گی"

مزل بھی اس کو دیکھ کر کھڑا ہو گیا

"کبھی بھی نہیں" تعبیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔ مزل اس کو غور سے دیکھے گیا

"چلیں گھر" منزل نے تابی کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو اس نے سر ہلایا

"تباہی کہاں ہو بیٹا آپ، شام ہونے والی ہے"

گھر میں داخل ہوتے ہی وہاں نے تابی سے پوچھا

"بابا منزل کے ساتھ گئی تھی بتایا تو تھا آپ کو"

تباہی میں صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ ہال میں مزمل کو آتا دیکھ کر وہاں صدیقی چونکا کپڑے تو اس

کے صبح والے تھے مگر حلیہ کافی حد تک چلیج

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں بابا، اس کا گیٹ اپ میں نے چیخ کرایا ہے"
تبابی نے مسکرا کر اپنا کارنامہ بتایا جس پر وہاج مسکرایا

"اچھے لگ رہے ہو"

تن پر اگر کپڑے ڈھنگ کے ہو تو واقعی اس کی کلاس بدل جائے۔۔۔ وہاج نے ایسا دل میں سوچا

"فضل منزل کے لیے کوارٹر کی صفائی کرادو یہ آج سے یہی رہیں گے ٹھیک ہے نا بابا"
تعبیر نے فضل کو ہدایت دی اور پھر وہاج سے پوچھا

"ہاں میرے خیال میں ایسا ہی ٹھیک رہے گا ویسے بھی کل مجھے کچھ ضروری کام کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا ہے۔۔۔۔۔ منزل تم گھر کا اور تبابی کا دھیان رکھنا"
وہاج نے اپنا پراگرم بتا کر منزل کو ضروری ہدایت دی

"آپ فکر نہ کریں سر"

منزل نے تبابی کو ایک نظر دیکھا اور بولا

مشعل اسکول سے تھکی ہوئی گھر آئی تو ہانی منہ پھلائے ہوئے سیڑھیوں پر ہی بیٹھا تھا

"کیا ہو گیا۔۔۔ ماما کا بیٹا چپ چپ کیوں ہے"

مشعل نے پیار سے اس کے سلکی بالوں کو بکھیرتے ہوئے کہا

آپ نے ہانی کو منع کر دیا اس کے فرینڈ سے ملنے سے۔۔۔ آکا سارے دن وہی ہوتی ہیں آپ کے آنے کے ٹائم پر ہانی کو گھر جانے کا کہتی ہیں۔۔۔ ہانی بور ہو جاتا ہے اب وہ کس کے ساتھ کھیلے"

ہانی نے اپنی لائف کی سب سے بڑی پرابلم مشعل کو بتائی

"اس میں اتنا سیڈ ہونے والی کون سی بات ہے ماما کھیلے گئی اپنے ہانی کے ساتھ۔۔۔ اچھا بتاؤ کونسا گیم کھیلے"

مشعل نے ہینڈ بیگ اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے ہانی سے پوچھا

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔ اب ماما اور ہانی ہائیڈ اینڈ سیک کھیلے گے۔۔۔ آپ کا وٹمنگ کریں ہانی چھپے گا"

ہانی نے آنیڈ یاد دیتے ہوئے کہا

"او کے ہانی زیادہ دور چھپنے کی نہیں ہو رہی"

مشعل نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گنتی گننا شروع کری

”آئی ایم کاہنگ“ مشعل نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

کھلے ہوئے دروازے سے باہر نظر پڑی تو وہ دور سے ہی ہانی کو ایش کی طرف جاتا ہوا دیکھ چکی تھی

"یہ نہیں سدھرے گا"

مشعل ہانی کے پیچھے پیچھے بھاگی اور گھر کے اندر داخل ہوئی ہانی کو پکارنے لگی مگر ہانی اسے کہیں نہیں دیکھا۔۔۔ سامنے روم پر اس کی نظر پڑی تو وہ دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

اریش جو تھوڑی دیر پہلے آفس سے آیا تھا شور لینے کے غرض سے واش روم گیا ہوا تھا۔۔۔ بغیر شرٹ کے، ٹراؤزر پہنا ہوا، وہ ٹاول سے بال رگڑتا ہوا واش روم سے باہر نکلا اپنے سامنے کھڑی مشعل کو دیکھا، اور مشعل نے اریش کا حلیہ دیکھا دونوں نے بیک وقت چیخ ماری اور اپنا اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا

"اف میرے خدا آپ میں تو ذرا بھی میسر زنا م کی چیز نہیں ہے۔۔۔۔ آپ کیا اپنے پورے گھر میں ایسے ہی گھومتے رہتے ہیں"

مشعل کی بات پر اریش نے مڑ کر مشعل کو دیکھا وہ ابھی بھی دیوار کی طرف اپنا رخ کیے کھڑی تھی۔۔۔ اریش نے جلدی سے بیڈ سے اٹھا کر اپنی شرٹ پہنی اور شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اس کے سامنے آیا

"ایکسیکوزمی میم آپ میں بھی اتنے ایٹیکٹس ہونے چاہیے کسی کے روم میں آنے سے پہلے ڈور ناک کریں اور جب کہ روم ایک مرد کا ہو تو دس بار سوچنا چاہیے"

اریش نے اس کو جتاتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر مشعل ایک دم چپ ہو گئی کیونکہ بات وہ صحیح کہہ رہا تھا اس لئے مشعل چپ کر کے جانے لگی

"کہاں جا رہی ہیں اب آپ"

اریش کو لگا کہ شاید وہ کچھ زیادہ بول گیا ہے اس لیے مشعل کو جاتا دیکھ کر پوچھ بیٹھا مگر غلطی کی

www.urdu novelsmania.com

"آپ سے مطلب آپ ابا ہیں میرے جو میں آپ کو بتاؤں اپنے کام سے کام رکھا کریں"

بلاوجہ کی بے عزتی پر اریش حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔۔۔ جبکہ مشعل باہر جانے کے ارادے سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی

"ایک تو آپ بلا اجازت کے میرے روم میں آئی اوپر سے اس طرح بد تمیزی کر رہی ہیں۔۔۔ جب تک آپ اپنے آنے کا مقصد نہیں بتائیں گی تب تک آپ میرے روم سے واپس نہیں جاسکتی اور آخری بات میں عمر میں آپ سے چار یا پانچ سال بڑا ہی ہو اس لئے میں آپ کا اباہر گز نہیں ہوسکتا" ایش نے دروازے کے سامنے آکر حساب کتاب برابر کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مشعل اس کی بات بہت اطمینان سے اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر سنتی

"مسٹر ایش بجا فرمایا آپ نے چار پانچ سال بڑے ہونے سے اب یقیناً میرے ابا نہیں ہوسکتے۔۔۔ مگر چار پانچ سال بڑا بھائی ضرور ہوتا ہے تو ایک اچھے بھائی ہونے کے ناطے آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اپنی بہن کی عزت کریں اور اسے عزت سے اپنے روم سے جانے دیجئے" مشعل کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا وہ اسی طرح بغیر گھبرائے ہاتھ باندھتے ہوئے ایش سے کہہ رہی تھی،، اس کی باتیں سن کر ایش کو ہنسی آئی

www.urdu novelsmania.com

"آپ کو میرے روم سے جانے کے لئے مجھے بھائی بنانے کی ضرورت نہیں ہے مس مشعل، الحمد للہ میری دو بہنیں پہلے ہی موجود ہیں اور تیسری کی مجھے ضرورت نہیں۔۔۔ آپ میرے روم سے جاسکتی ہیں اور میں آپ کو اپنے روم سے اس لئے جانے دے رہا ہوں کیونکہ میں ایک سو براور ڈیسنٹ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شریف انسان بھی ہو"

اریش نے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو مشعل ایک سیکنڈ لگانے بغیر اس کے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔ اریش نے روم کا دروازہ دوبارہ بند کیا

"ہانی بیڈ کے نیچے سے باہر آ جاؤ آپ کی ماما چلی گئی ہیں"

اریش جب بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھا رہا تھا تب اس نے ہانی کو بیڈ کے نیچے چھپا ہوا دیکھ لیا تھا اور مشعل کا اپنے روم میں آنے کا مقصد بھی سمجھ گیا تھا

"ہانی کی ماما کو آپ اپنے روم سے جانے کیوں نہیں دے رہے تھے"

ہانی بیڈ سے نکلنے ہوئے اریش سے پوچھنے لگا

"لوجی اب ماما کے بیٹے کو وضاحتیں دو"

اریش نے دل میں سوچا

www.urdu novelsmania.com

"کیونکہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں ہانی کی ماما سے باتیں کرو"

اریش نے ہانی کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے سچی بات بتائی

"ہانی کی ماما پیاری بھی تو بہت ہیں، آپ کو ہانی کی ماما چھی لگتی ہیں"

ہانی نے معصومیت سے سوال کیا۔۔۔۔۔ ایش نے اس کی بات سن کر غور سے ہانی کو دیکھا اور مسکرایا

"جی مجھے ہانی کی مپاسند ہے مگر ان سے بھی زیادہ مجھے ہانی اچھا لگتا ہے"

ایش نے ہانی کو گدگداتے ہوئے کہا تو ہانی زور سے ہنسنے لگا

"پتہ ہے ہانی کی ماما کو پاسٹا بہت مزے کا بنانا آتا ہے اور ہانی کی ماما کو بہت ساری اسٹوریز بھی آتی ہیں۔۔۔ ہانی کی ماما ہانی کو اپنے اسکول بھی لے کر جائے گی۔۔۔ ویسے اگر آپ کو ہانی اچھا لگتا ہے تو آپ ہانی کو اپنی کار میں بٹھا کر آئس کریم کھلا سکتے ہیں"

ہانی نے فخریہ ماما کی خصوصیات بیان کر کے آخر میں اپنے مطلب کی بات کی جس پر ایش مسکرایا

"اوکے ایسا کرو ماما سے پریشن لے کر آؤ پھر ہانی اور انگل کار میں ڈھیر سارا گھومیں گے بھی اور آئس کریم بھی کھائے گے"

www.urdu novels mania.com

آفس سے آنے کے بعد ایش اکثر اپنے آفس کے کام میں لیپ ٹاپ میں بزمی رہتا۔۔۔ مگر آج اس کا بھی دل چاہا کہ وہ اپنی بورروٹین سے ہٹ کر اس معصوم سے بچے کے ساتھ اپنا ٹائم اسپینڈ کرے

"ہانی ماما سے پوچھ کر ابھی آیا"

ہانی بھاگتا ہوا روم سے گیا اور ایش اس کو دیکھ کر مسکرانے لگا

آج صبح تابانی کی آنکھ دیر سے کھلی امپورٹنٹ لیکچر ہونے کی وجہ سے وہ آج کی کلاس مس بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اس لئے سستی کو بائے بائے کہہ کر وہ یونیورسٹی کے لئے جلدی جلدی تیار ہونے لگی۔۔۔ موبائل اٹھا کر بیگ میں رکھنے لگی تو موبائل پر 7 مسیڈ کالز پر ایسیٹ نمبر سے شوہر ہی تھی ٹائم دیکھ کر اندازہ ہوا وہ کال رات کے 12 بجے کے بعد آئی تھی کال کرنے والے پر لعنت بھیج کر اس نے موبائل اپنا بیگ میں ڈالا اور دوپٹہ گلے میں ڈال کر روم سے باہر نکلی۔۔۔ سامنے سے منزل آتا ہوا دکھائی دیا جو اس کے دلائے ہوئے کپڑے زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔ بالوں کو ترتیب سے سیٹ کیے ہوئے کلین شیو،،، تابانی اس کو دیکھ کر مسکرا دی

"ضرورت رشتہ میں اگر تمہاری تصویر دی جائے تو لائن لگ جائے گی رشتوں کی" تابانی نے آنکھوں میں ستائش لئے ہوئے مسکرا کر بولا

"یہ تعریف تھی یا مذاق"

مزل نے سنجیدگی سے اس کو دیکھ کر پوچھا جبکہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے ستائش وہ دیکھ چکا تھا

"تمہیں مذاق لگ رہا ہے"

تابی نے اس سے سوال کیا

"تو یعنی آپ میری تعریف کر رہی ہیں" منزل نے تابی کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کافی سمجھدار ہو" تابی نے مسکراتے ہوئے کہا

"میرے خیال میں آپ کو بھی سمجھ داری سے کام لینا چاہیے میڈم۔۔۔ چلے یو نیورسٹی کا ٹائم ہو گیا ہے"

منزل سنجیدگی سے کہتا ہوا باہر نکل گیا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"میرے خیال میں آپ کو پیچھے بیٹھنا چاہیے"

منزل نے کار کے پاس آکر پیچھے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

"اور مجھے کیوں ایسا کرنا چاہیے" تعبیر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"تاکہ ہم دونوں کی حیثیت میں فرق واضح رہے"

اپنی طرف سے منزل نے اس ایک جملے میں تابی کو بہت کچھ سمجھنا چاہا تھا اور شاید تابی سمجھ بھی گئی۔۔۔ تبھی اس نے منزل کو غصہ سے دیکھا اور گاڑی کے دروازے سے اس کا ہاتھ ہٹا کر پیچھے کا دروازہ بند کیا اور جتنی ہوئی نظروں سے دیکھ کر فرنٹ ڈور کھول کر، وہ گاڑی میں بیٹھ گئی جس پر منزل تاسف سے سر ہلاتا ہوا رہ گیا یعنی اس کا سمجھنا بے کار تھا۔۔۔ منزل نے کار میں بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر دی راستے میں دونوں کے درمیان خاموشی رہی یونیورسٹی آنے پر منزل نے کار روکی

"صرف چند منٹ کا کھیل ہوتا ہے چند منٹ میں حیثیت بھی بدل سکتی ہے اور رشتہ بھی۔۔۔ اور محبت ہونے کے لیے تو ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے"

تعبیر اس کو بول کر گاڑی سے اتر گئی اور منزل حیرانگی سے اس کو دور جاتا دیکھتا رہا

"ار ترضی کھانا لے کر آؤ"

مریم نے ار ترضی پوچھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آیا تھا

www.urdu novelsmania.com

"نہیں ماما خاص بھوک نہیں لگی"

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اپنا لیپ ٹاپ کھول کر مصروف ہو گیا

جس دن اسرار اسکے گھر سے دعا کو لے گیا تھا۔۔۔ اس دن سے ارتضیٰ نے تہیہ کر لیا تھا وہ اپنی اسنووائٹ ان انگل سے واپس لے آئے گا۔۔۔ وہ بڑا ہوا کافی وقت گزرا مگر اسے دعا کا پتہ نہیں چل سکا پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اس جاب کا اپنے لیے انتخاب کیا تو زندگی کو نیا مقصد ملا۔۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ بن کر اس نے پچھلے دو اسائنمنٹ مہارت سے پورے کیے مگر دل کے کونے میں ایک خلش ابھی بھی باقی تھی۔۔۔

جب کرنل فراز نے اس کے سامنے وہاج صدیقی کا کیس رکھا جو کہ دنیا والوں کی نظر میں ایک شریف انسان تھا مگر اندر سے اس کا شمار ضمیر فروش انسانوں کی فہرست میں ہوتا تھا۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اپنے مفاد کے لئے اپنے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔۔۔ وہاج صدیقی اسلحے کا کاروبار کرتا اور غیر قانونی طور پر باہر ممالک میں اسلحہ فروخت کرتا۔۔۔ جب ارتضیٰ نے وہ فائل پر وہاج صدیقی کی تصویر دیکھی تو اس کو ایک لمحہ نہیں لگا وہاج صدیقی کو پہچاننے میں وہ اس شکل کو کیسے بھول سکتا تھا جو کہ ارتضیٰ سے اسکی اسنووائٹ چھین کر لے گیا تھا۔۔۔

جب ارتضیٰ نے اس کیس کو پوری طرح اسٹیڈی کیا تو ساری کڑیاں خود بخود جڑ گئی۔۔۔۔

اسرار نامی قیدی جو کہ 18 سال پہلے جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اچانک کہاں روپوش ہو گیا کبھی کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔۔۔ یقیناً وہ اپنا اور دعا کا نام اور شناخت بدل کر امریکا شفٹ ہو گیا تھا

چار سال پہلے امریکہ سے وہاج صدیقی اپنی اکلوتی بیٹی تعبیر صدیقی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہوا۔۔۔

ارتضیٰ کو یقین نہیں آیا کہ جس کی اتنے سالوں سے تلاش تھی وہ اس کے سامنے یوں اچانک کا جائے گا۔۔۔

جواس کوڈیٹیلزدی گئی تھی اس کے مطابق وہاج صدیقی اسلحہ اپنے گھر میں ہی کسی خفیہ جگہ پر رکھتا تھا اور وہ معلوم کرنے کے لئے ارتضیٰ کو اس کے گھر جانا تھا، مگر وہ یہ کام صرف رات میں ہی کر سکتا تھا اس لیے گھر میں موجود کلیمروں کی تعداد اور لوکیشن نوٹ کر کے انہیں 20 منٹ کے لئے ڈی ایکٹیویٹ کیا اور اس رات وہ وہاج صدیقی کے گھر پہنچا ایک کمرے کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اسے خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کو واپس جانے کے لئے روم سے نکلا مگر دل میں خواہش جاگی کہ ایک نظر اپنی اسنووائٹ کو دیکھے کہ وہ کیسی ہے۔۔۔۔۔ اپنے دل کی خواہش کا احترام کرتا ہوا وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا تعبیر کے کمرے میں پہنچا،،،،، مارچ کی روشنی میں جب اس نے تعبیر کا چہرہ دیکھا تو اسے لگا ایک پل کے لئے اس کے دل کی دھڑکنیں تھم سی گئی ہیں۔۔۔۔۔ کتنے


سالوں بات ہو اپنی اسنووائٹ کو دیکھ رہا تھا،، وہ بالکل ویسی ہی دکھتی تھی جیسی بچپن میں تھی۔۔۔
اسکی اسنووائٹ

جب تابانی نے اس کے چہرے پر موجود ماسک اتارنا چاہا۔۔۔ تب ار ترضیٰ نے فیصلہ کیا جب تک اس کا مشن مکمل نہیں ہو جاتا تب تک وہ تعبیر یا وہاج صدیقی کے سامنے نہ تو آئے گا نہ اپنی شناخت ظاہر کرے گا۔۔۔۔ مگر وہ اس دن تعبیر کو یہ باور کرانا نہیں بھولا کہ وہ صرف اس کی ہے۔۔۔

ہفتے بعد جب وہ وہاج صدیقی کے گھر دوبارہ آیا تو تعبیر کے ڈریسر پر اس کی لپ اسٹک سے یو آرمائن لکھ کر گیا تاکہ تعبیر کی یادداشت میں یہ بات اچھی طرح محفوظ رہے۔۔۔۔ مگر شاید وہ یہ بات بھول چکی تھی یا پھر اس نے ار ترضیٰ کو سیریز نہیں لیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے وہ دو دن سے تعبیر کو مزمل کے ساتھ دیکھ رہا تھا اسے تابانی پر غصہ آ رہا تھا وہ اسے بتا چکا تھا کہ وہ صرف اسی کی ہے پھر بھی وہ کیسے کسی دوسرے کے ساتھ گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہنس کر شاپنگ مال میں گھوم رہی تھی

اس کو خبر ملی تھی کہ وہ آج رات وہاج صدیقی کو شہر سے باہر جا رہا ہے اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ار ترضیٰ نے آج رات وہاج صدیقی کے گھر جانا کا پلان بنایا ساتھ ہی اس نے یہ بھی سوچا تھا کہ آج رات روبرو مکمل ہوش و ہواس میں اچھی طرح وہ تعبیر کو اپنے انداز سے سمجھائے گا بلکہ اس کے ہوش و حواس بھی مکمل ٹھکانے لگائے گا

#یو آرمائن

#زینبہ۔ شرجیل 

قسط 8

مشعل اسکول سے تھکی ہوئی گھر آئی تو ہانی منہ پھلائے ہوئے سیڑھیوں پر ہی بیٹھا تھا

"کیا ہو گیا۔۔۔ ماما کا بیٹا چپ چپ کیوں ہے"

مشعل نے پیار سے اس کے سلکی بالوں کو بکھیرتے ہوئے کہا

آپ نے ہانی کو منع کر دیا اس کے فرینڈ سے ملنے سے۔۔۔ آکا سارے دن وہی ہوتی ہیں آپ کے

آنے کے ٹائم پر ہانی کو گھر جانے کا کہتی ہیں۔۔۔ ہانی بور ہو جاتا ہے اب وہ کس کے ساتھ کھیلے"

ہانی نے اپنی لائف کی سب سے بڑی پرابلم مشعل کو بتائی

"اس میں اتنا سیڈھونے والی کون سی بات ہے ماما کھیلے گئی اپنے ہانی کے ساتھ۔۔۔ اچھا بتاؤ کونسا گیم

کھیلے" مشعل نے ہینڈ بیگ اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے ہانی سے پوچھا

"یہ ہوتی نابات۔۔۔ اب ماما اور ہانی ہائیڈ اینڈ سیک کھیلے گے۔۔۔ آپ کا وٹنگ کریں ہانی چھپے گا" ہانی نے آئیڈیا دیتے ہوئے کہا

"او کے ہانی زیادہ دور چھپنے کی نہیں ہو رہی" مشعل نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گنتی گننا شروع کری

"آئی ایم کاہنگ" مشعل نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

کھلے ہوئے دروازے سے باہر نظر پڑی تو وہ دور سے ہی ہانی کو اریش کی طرف جاتا ہوا دیکھ چکی تھی

"یہ نہیں سدھرے گا" مشعل ہانی کے پیچھے پیچھے بھاگی اور گھر کے اندر داخل ہوئی ہانی کو پکارنے لگی مگر ہانی اسے کہیں نہیں دکھا۔۔۔ سامنے روم پر اس کی نظر پڑی تو وہ دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

اریش جو تھوڑی دیر پہلے آفس سے آیا تھا شور لینے کے غرض سے واش روم گیا ہوا تھا۔۔۔ بغیر شرٹ کے، ٹراؤزر پہنا ہوا، وہ ٹاول سے بال رگڑتا ہوا واش روم سے باہر نکلا اپنے سامنے کھڑی

مشعل کو دیکھا، اور مشعل نے اریش کا حلیہ دیکھا دونوں نے بیک وقت جھجھکاری اور اپنا اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا

"اف میرے خدا آپ میں تو ذرا بھی میسر نام کی چیز نہیں ہے۔۔۔ آپ کیا اپنے پورے گھر میں ایسے ہی گھومتے رہتے ہیں"

مشعل کی بات پر اریش نے مڑ کر مشعل کو دیکھا وہ ابھی بھی دیوار کی طرف اپنا رخ کیے کھڑی تھی۔۔۔ اریش نے جلدی سے بیڈ سے اٹھا کر اپنی شرٹ پہنی اور شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اس کے سامنے آیا

"ایکسیکوزمی میم آپ میں بھی اتنے اٹیکیٹس ہونے چاہیے کہ کسی کے روم میں آنے سے پہلے ڈور ناک کریں اور جب کہ روم ایک مرد کا ہو تو دس بار سوچنا چاہیے"

اریش نے اس کو جتاتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر مشعل ایک دم چپ ہو گئی کیونکہ بات وہ صحیح کہہ رہا تھا اس لئے مشعل چپ کر کے جانے لگی

"کہاں جا رہی ہیں اب آپ"

اریش کو لگا کہ شاید وہ کچھ زیادہ بول گیا ہے اس لیے مشعل کو جاتا دیکھ کر پوچھ بیٹھا مگر غلطی کی

"آپ سے مطلب آپ اباہیں میرے جومیں آپ کو بتاؤں اپنے کام سے کام رکھا کریں"

بلا وجہ کی بے عزتی پر ایش حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔۔۔ جبکہ مشعل باہر جانے کے ارادے سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی

"ایک تو آپ بلا اجازت کے میرے روم میں آئی اوپر سے اس طرح بد تمیزی کر رہی ہیں۔۔۔ جب تک آپ اپنے آنے کا مقصد نہیں بتائیں گی تب تک آپ میرے روم سے واپس نہیں جاسکتی اور آخری بات میں عمر میں آپ سے چار پانچ سال بڑا ہی ہو اس لئے میں آپ کا ابا ہرگز نہیں ہو سکتا"

ایش نے دروازے کے سامنے آکر حساب کتاب برابر کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مشعل اس کی بات بہت اطمینان سے اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر سنتی

"مسٹر آیش بجا فرمایا آپ نے چار پانچ سال بڑے ہونے سے اب یقیناً میرے ابا نہیں ہو سکتے۔۔۔ مگر چار پانچ سال بڑا بھائی ضرور ہوتا ہے تو ایک اچھے بھائی ہونے کے ناطے آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اپنی بہن کی عزت کریں اور اسے عزت سے اپنے روم سے جانے دیجئے" مشعل کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا وہ اسی طرح بغیر گھبرائے ہاتھ باندھتے ہوئے آیش سے کہہ رہی تھی،، اس کی باتیں سن کر آیش کو ہنسی آئی

"آپ کو میرے روم سے جانے کے لئے مجھے بھائی بنانے کی ضرورت نہیں ہے مس مشعل، الحمد للہ میری دو بہنیں پہلے ہی موجود ہیں اور تیسری کی مجھے ضرورت نہیں۔۔۔ آپ میرے روم سے جاسکتی ہیں اور میں آپ کو اپنے روم سے اس لئے جانے دے رہا ہوں کیونکہ میں ایک سوبر اور ڈیسنٹ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شریف انسان بھی ہو"

اریش نے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو مشعل ایک سیکنڈ لگائے بغیر اس کے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔ اریش نے روم کا دروازہ دوبارہ بند کیا

"ہانی بیڈ کے نیچے سے باہر آ جاؤ آپ کی ماما چلی گئی ہیں"

اریش جب بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھا رہا تھا تب اس نے ہانی کو بیڈ کے نیچے چھپا ہوا دیکھ لیا تھا اور مشعل کا اپنے روم میں آنے کا مقصد بھی سمجھ گیا تھا

"ہانی کی ماما کو آپ اپنے روم سے جانے کیوں نہیں دے رہے تھے"

ہانی بیڈ سے نکلے ہوئے اریش سے پوچھنے لگا

"لوجی اب ماما کے بیٹے کو وضاحتیں دو"

اریش نے دل میں سوچا

"کیونکہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں ہانی کی ماسے باتیں کرو"
اریش نے ہانی کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے سچی بات بتائی

"ہانی کی ماما پیاری بھی تو بہت ہیں، آپ کو ہانی کی ماما چھی لگتی ہیں"
ہانی نے معصومیت سے سوال کیا۔۔۔۔۔ اریش نے اس کی بات سن کر غور سے ہانی کو دیکھا اور مسکرایا

"جی مجھے ہانی کی ماما پسند ہے مگر ان سے بھی زیادہ مجھے ہانی اچھا لگتا ہے"
اریش نے ہانی کو گدگداتے ہوئے کہا تو ہانی زور سے ہنسنے لگا

"پتہ ہے ہانی کی ماما کو پاسٹا بہت مزے کا بنانا آتا ہے اور ہانی کی ماما کو بہت ساری اسٹوریز بھی آتی
ہیں۔۔۔۔۔ ہانی کی ماما ہانی کو اپنے اسکول بھی لے کر جائے گی۔۔۔۔۔ ویسے اگر آپ کو ہانی اچھا لگتا ہے تو
آپ ہانی کو اپنی کار میں بٹھا کر آئس کریم کھلا سکتے ہیں"

ہانی نے فخریہ ماما کی خصوصیات بیان کر کے آخر میں اپنے مطلب کی بات کی جس پر اریش مسکرایا

"اوکے ایسا کرو ماما سے پریشن لے کر آؤ پھر ہانی اور انکل کار میں ڈھیر سارا گھومیں گے بھی اور
آئس کریم بھی کھائے گے"

آفس سے آنے کے بعد ایش اکثر اپنے آفس کے کام میں لپٹاپ میں بڑی رہتا۔۔۔ مگر آج اس کا بھی دل چاہا کہ وہ اپنی بورروٹین سے ہٹ کر اس معصوم سے بچے کے ساتھ اپنا ٹائم اسپینڈ کرے

"ہانی ماسے پوچھ کر ابھی آیا"

ہانی بھاگتا ہوا روم سے گیا اور ایش اس کو دیکھ کر مسکرا کر لگا

آج صبح تابی کی آنکھ دیر سے کھلی امپورٹنٹ لیکچر ہونے کی وجہ سے وہ آج کی کلاس مس بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اس لئے سستی کو بائے بائے کہہ کر وہ یونیورسٹی کے لئے جلدی جلدی تیار ہونے لگی۔۔۔۔۔ موبائل اٹھا کر بیگ میں رکھنے لگی تو موبائل پر 7 مسیڈ کالز پر ایویٹ نمبر سے شوہر ہی تھی ٹائم دیکھ کر اندازہ ہوا وہ کال رات کے 12 بجے کے بعد آئی تھی کال کرنے والے پر لعنت بھیج کر اس نے موبائل اپنا بیگ میں ڈالا اور دوپٹہ گلے میں ڈال کر روم سے باہر نکلی۔۔۔ سامنے سے منزل آتا ہوا دکھائی دیا جو اس کے دلائے ہوئے کپڑے زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔ بالوں کو ترتیب سے سیٹ کیے ہوئے کلین شیو،، تابی اس کو دیکھ کر مسکرا دی

"ضرورت رشتہ میں اگر تمہاری تصویر دی جائے تو لائن لگ جائے گی رشتوں کی"

تابی نے آنکھوں میں ستائش لئے ہوئے مسکرا کر بولا

"یہ تعریف تھی یا مذاق"

مزل نے سنجیدگی سے اس کو دیکھ کر پوچھا جبکہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے ستائش وہ دیکھ چکا تھا

"تمہیں مذاق لگ رہا ہے"

متابی نے اس سے سوال کیا

"تو یعنی آپ میری تعریف کر رہی ہیں" منزل نے تاباں کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کافی سمجھا رہا ہوں" تباہی نے مسکراتے ہوئے کہا

"میرے خیال میں آپ کو بھی سمجھ داری سے کام لینا چاہیے میڈم۔۔۔ چلے یونیورسٹی کا ٹائم ہو گیا ہے"

مزل سنجیدگی سے کہتا ہوا باہر نکل گیا

"میرے خیال میں آپ کو سچھے بیٹھنا چاہیے"

مزل نے کار کے پاس آ کر پیچھے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

"اور مجھے کیوں ایسا کرنا چاہیے" تعبیر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"تاکہ ہم دونوں کی حیثیت میں فرق واضح رہے"

اپنی طرف سے منزل نے اس ایک جملے میں تابا کو بہت کچھ سمجھانا چاہا تھا اور شاید تابا سمجھ بھی گئی۔۔۔ تبھی اس نے منزل کو غصہ سے دیکھا اور گاڑی کے دروازے سے اس کا ہاتھ ہٹا کر پیچھے کا دروازہ بند کیا اور جتنی ہوئی نظروں سے دیکھ کر فرنٹ ڈور کھول کر، وہ گاڑی میں بیٹھ گئی جس پر منزل تا ساف سے سر ہلاتا ہوا رہ گیا یعنی اس کا سمجھنا بے کار تھا۔۔۔ منزل نے کار میں بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر دی راستے میں دونوں کے درمیان خاموشی رہی یونیورسٹی آنے پر منزل نے کار روکی

"صرف چند منٹ کا کھیل ہوتا ہے چند منٹ میں حیثیت بھی بدل سکتی ہے اور رشتہ بھی۔۔۔ اور محبت ہونے کے لیے تو ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے"

تعبیر اس کو بول کر گاڑی سے اتر گئی اور منزل حیرانگی سے اس کو دور جاتا دیکھتا رہا

"ارتضیٰ کھانا لے کر آؤ"

مریم نے ارتضیٰ پوچھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آیا تھا

"نہیں ماما خاص بھوک نہیں لگی"

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اپنا لپٹا پ کھول کر مصروف ہو گیا

جس دن اسرار اسکے گھر سے دعا کو لے گیا تھا۔۔۔ اس دن سے ارتضیٰ نے تہیہ کر لیا تھا وہ اپنی اسنووائٹ ان انگل سے واپس لے آئے گا۔۔۔ وہ بڑا ہوا کافی وقت گزرا مگر اسے دعا کا پتہ نہیں چل سکا پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اس جاب کا اپنے لیے انتخاب کیا تو زندگی کو نیا مقصد ملا۔۔۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ بن کر اس نے پچھلے دو اسائنمنٹ مہارت سے پورے کیے مگر دل کے کونے میں ایک خلش ابھی بھی باقی تھی۔۔۔

جب کرنل فراز نے اس کے سامنے وہاج صدیقی کا کیس رکھا جو کہ دنیا والوں کی نظر میں ایک شریف انسان تھا مگر اندر سے اس کا شمار ضمیر فروش انسانوں کی فہرست میں ہوتا تھا۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اپنے مفاد کے لئے اپنے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔۔۔ وہاج صدیقی اسلحے کا کاروبار کرتا اور غیر قانونی طور پر باہر ممالک میں اسلحہ فروخت کرتا۔۔۔ جب ارتضیٰ نے وہ فائل پر وہاج صدیقی کی تصویر دیکھی تو اس کو ایک لمحہ نہیں لگا وہاج صدیقی کو پہچاننے میں وہ اس شکل کو کیسے بھول سکتا تھا جو کہ ارتضیٰ سے اسکی اسنووائٹ چھین کر لے گیا تھا۔۔۔

جب ارتضیٰ نے اس کیس کو پوری طرح اسٹیڈی کیا تو ساری کڑیاں خود بخود جڑ گئی۔۔۔۔

اسرار نامی قیدی جو کہ 18 سال پہلے جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اچانک کہاں روپوش ہو گیا کبھی کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔۔۔ یقیناً وہ اپنا اور دعا کا نام اور شناخت بدل کر امریکا شفٹ ہو گیا تھا

چار سال پہلے امریکہ سے وہاج صدیقی اپنی اکلوتی بیٹی تعبیر صدیقی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہوا۔۔۔

ارتضیٰ کو یقین نہیں آیا کہ جس کی اتنے سالوں سے تلاش تھی وہ اس کے سامنے یوں اچانک کا جائے گا۔۔۔

جواس کوڈیٹیلز دی گئی تھی اس کے مطابق وہاں صدیقی اسلحہ اپنے گھر میں ہی کسی خفیہ جگہ پر رکھتا تھا اور وہ معلوم کرنے کے لئے ارتضیٰ کو اس کے گھر جانا تھا، مگر وہ یہ کام صرف رات میں ہی کر سکتا تھا اس لیے گھر میں موجود کل یکمروں کی تعداد اور لوکیشن نوٹ کر کے انہیں 20 منٹ کے لئے ڈی ایکٹیوٹ کیا اور اس رات وہ وہاں صدیقی کے گھر پہنچا ایک کمرے کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اسے خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کو واپس جانے کے لئے روم سے نکلا مگر دل میں خواہش جاگی کہ ایک نظر اپنی اسنووائٹ کو دیکھے کہ وہ کیسی ہے۔۔۔۔ اپنے دل کی خواہش کا احترام کرتا ہوا وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا تعبیر کے کمرے میں پہنچا،،،، مارچ کی روشنی میں جب اس نے تعبیر کا چہرہ دیکھا تو اسے لگا ایک پل کے لئے اس کے دل کی دھڑکنیں تھم سی گئی ہیں۔۔۔۔۔ کتنے

سالوں بات ہو اپنی اسنووائٹ کو دیکھ رہا تھا،، وہ بالکل ویسی ہی دکھتی تھی جیسی بچپن میں تھی۔۔۔
اسکی اسنووائٹ

جب تابانی نے اس کے چہرے پر موجود ماسک اتارنا چاہا۔۔۔ تب ار ترضیٰ نے فیصلہ کیا جب تک اس کا مشن مکمل نہیں ہو جاتا تب تک وہ تعبیر یا وہاج صدیقی کے سامنے نہ تو آئے گا نہ اپنی شناخت ظاہر کرے گا۔۔۔۔ مگر وہ اس دن تعبیر کو یہ باور کرانا نہیں بھولا کہ وہ صرف اس کی ہے۔۔۔

ہفتے بعد جب وہ وہاج صدیقی کے گھر دوبارہ آیا تو تعبیر کے ڈریسر پر اس کی لپ اسٹک سے یو آرمائن لکھ کر گیا تاکہ تعبیر کی یادداشت میں یہ بات اچھی طرح محفوظ رہے۔۔۔۔ مگر شاید وہ یہ بات بھول چکی تھی یا پھر اس نے ار ترضیٰ کو سیریز نہیں لیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے وہ دو دن سے تعبیر کو منزل کے ساتھ دیکھ رہا تھا اسے تابانی پر غصہ آ رہا تھا وہ اسے بتا چکا تھا کہ وہ صرف اسی کی ہے پھر بھی وہ کیسے کسی دوسرے کے ساتھ گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہنس کر شاپنگ مال میں گھوم رہی تھی

اس کو خبر ملی تھی کہ وہ آج رات وہاج صدیقی کو شہر سے باہر جا رہا ہے اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ار ترضیٰ نے آج رات وہاج صدیقی کے گھر جانا کا پلان بنایا ساتھ ہی اس نے یہ بھی سوچا تھا کہ آج رات روبرو مکمل ہوش و ہواس میں اچھی طرح وہ تعبیر کو اپنے انداز سے سمجھائے گا بلکہ اس کے ہوش و حواس بھی مکمل ٹھکانے لگائے گا

مشعل اسکول سے تھکی ہوئی گھر آئی تو ہانی منہ پھلائے ہوئے سیڑھیوں پر ہی بیٹھا تھا

"کیا ہو گیا۔۔۔ ماما کا بیٹا چپ چپ کیوں ہے"

مشعل نے پیار سے اس کے سلکی بالوں کو بکھیرتے ہوئے کہا

آپ نے ہانی کو منع کر دیا اس کے فرینڈ سے ملنے سے۔۔۔ آکا سارے دن وہی ہوتی ہیں آپ کے آنے کے ٹائم پر ہانی کو گھر جانے کا کہتی ہیں۔۔۔ ہانی بور ہو جاتا ہے اب وہ کس کے ساتھ کھیلے"

ہانی نے اپنی لائف کی سب سے بڑی پرابلم مشعل کو بتائی

"اس میں اتنا سیڈھونے والی کون سی بات ہے ماما کھیلے گئی اپنے ہانی کے ساتھ۔۔۔ اچھا بتاؤ کونسا گیم کھیلے"

مشعل نے ہینڈ بیگ اتار کر ایک طرف رکھتے ہوئے ہانی سے پوچھا

"یہ ہونی نا بات۔۔۔ اب ماما اور ہانی ہائیڈ اینڈ سیک کھیلے گے۔۔۔ آپ کاؤنٹنگ کریں ہانی چھپے گا"

ہانی نے آنیڈیا دیتے ہوئے کہا

"اوکے ہانی زیادہ دور چھپنے کی نہیں ہو رہی"

مشعل نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر گنتی گننا شروع کر دی

"آئی ایم کاینگ" مشعل نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا

کھلے ہوئے دروازے سے باہر نظر پڑی تو وہ دور سے ہی ہانی کو ایش کی طرف جاتا ہوا دیکھ چکی تھی

"یہ نہیں سدھرے گا"

مشعل ہانی کے پیچھے پیچھے بھاگی اور گھر کے اندر داخل ہوئی ہانی کو پکارنے لگی مگر ہانی اسے کہیں نہیں دکھا۔۔۔ سامنے روم پر اس کی نظر پڑی تو وہ دروازہ کھول کر روم کے اندر داخل ہوئی۔۔۔

ایش جو تھوڑی دیر پہلے آفس سے آیا تھا شور لینے کے غرض سے واش روم گیا ہوا تھا۔۔۔ بغیر شرٹ کے، ٹراؤزر پہنا ہوا، وہ ٹاول سے بال رگڑتا ہوا واش روم سے باہر نکلا اپنے سامنے کھڑی مشعل کو دیکھا، اور مشعل نے ایش کا حلیہ دیکھا دونوں نے بیک وقت چیخ ماری اور اپنا اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا

"اف میرے خدا آپ میں تو ذرا بھی میگز نام کی چیز نہیں ہے۔۔۔ آپ کیا اپنے پورے گھر میں ایسے ہی گھومتے رہتے ہیں"

مشعل کی بات پر اریش نے مڑ کر مشعل کو دیکھا وہ ابھی بھی دیوار کی طرف اپنا رخ کیے کھڑی تھی۔۔۔ اریش نے جلدی سے بیڈ سے اٹھا کر اپنی شرٹ پہنی اور شرٹ کے بٹن بند کرتا ہوا اس کے سامنے آیا

"ایکسیکوزمی میم آپ میں بھی اتنے اٹیکٹس ہونے چاہیے کسی کے روم میں آنے سے پہلے ڈور ناک کریں اور جب کہ روم ایک مرد کا ہو تو دس بار سوچنا چاہیے"

اریش نے اس کو جتاتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر مشعل ایک دم چپ ہو گئی کیونکہ بات وہ صحیح کہہ رہا تھا اس لئے مشعل چپ کر کے جانے لگی

"کہاں جا رہی ہیں اب آپ"

اریش کو لگا کہ شاید وہ کچھ زیادہ بول گیا ہے اس لیے مشعل کو جاتا دیکھ کر پوچھ بیٹھا مگر غلطی کی

www.urdu novelsmania.com

"آپ سے مطلب آپ ابا ہیں میرے جویں آپ کو بتاؤں اپنے کام سے کام رکھا کریں"

بلاوجہ کی بے عزتی پر اریش حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔۔۔ جبکہ مشعل باہر جانے کے ارادے سے دروازے کی طرف بڑھنے لگی

"ایک تو آپ بلا اجازت کے میرے روم میں آئی اوپر سے اس طرح بد تمیزی کر رہی ہیں۔۔۔ جب تک آپ اپنے آنے کا مقصد نہیں بتائیں گی تب تک آپ میرے روم سے واپس نہیں جاسکتی اور آخری بات میں عمر میں آپ سے چار یا پانچ سال بڑا ہی ہو اس لئے میں آپ کا اباہر گز نہیں ہوسکتا" اریش نے دروازے کے سامنے آکر حساب کتاب برابر کرتے ہوئے کہا۔۔۔ مشعل اس کی بات بہت اطمینان سے اپنے دونوں ہاتھ باندھ کر سنتی

"مسٹر اریش بجا فرمایا آپ نے چار پانچ سال بڑے ہونے سے اب یقیناً میرے ابا نہیں ہو سکتے۔۔۔ مگر چار پانچ سال بڑا بھائی ضرور ہوتا ہے تو ایک اچھے بھائی ہونے کے ناطے آپ کا فرض بنتا ہے کہ آپ اپنی بہن کی عزت کریں اور اسے عزت سے اپنے روم سے جانے دیجئے" مشعل کے اطمینان میں کوئی فرق نہیں آیا وہ اسی طرح بغیر گھبرائے ہاتھ باندھتے ہوئے اریش سے کہہ رہی تھی،، اس کی باتیں سن کر اریش کو ہنسی آئی

www.urdu novelsmania.com

"آپ کو میرے روم سے جانے کے لئے مجھے بھائی بنانے کی ضرورت نہیں ہے مس مشعل، الحمد للہ میری دو بہنیں پہلے ہی موجود ہیں اور تیسری کی مجھے ضرورت نہیں۔۔۔ آپ میرے روم سے جاسکتی ہیں اور میں آپ کو اپنے روم سے اس لئے جانے دے رہا ہوں کیونکہ میں ایک سوبر اور ڈیسنٹ انسان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک شریف انسان بھی ہو"

اریش نے روم کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو مشعل ایک سیکنڈ لگانے بغیر اس کے روم سے باہر نکل گئی۔۔۔ اریش نے روم کا دروازہ دوبارہ بند کیا

"ہانی بیڈ کے نیچے سے باہر آ جاؤ آپ کی ماما چلی گئی ہیں"

اریش جب بیڈ سے اپنی شرٹ اٹھا رہا تھا تب اس نے ہانی کو بیڈ کے نیچے چھپا ہوا دیکھ لیا تھا اور مشعل کا اپنے روم میں آنے کا مقصد بھی سمجھ گیا تھا

"ہانی کی ماما کو آپ اپنے روم سے جانے کیوں نہیں دے رہے تھے"

ہانی بیڈ سے نکلنے ہوئے اریش سے پوچھنے لگا

"لوجی اب ماما کے بیٹے کو وضاحتیں دو"

اریش نے دل میں سوچا

www.urdu novelsmania.com

"کیونکہ میرا دل چاہ رہا تھا کہ میں ہانی کی ماما سے باتیں کرو"

اریش نے ہانی کو گود میں اٹھا کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے سچی بات بتائی

"ہانی کی ماما پیاری بھی تو بہت ہیں، آپ کو ہانی کی ماما چھی لگتی ہیں"

ہانی نے معصومیت سے سوال کیا۔۔۔۔۔ اریش نے اس کی بات سن کر غور سے ہانی کو دیکھا اور مسکرایا

"جی مجھے ہانی کی مہاسند ہے مگر ان سے بھی زیادہ مجھے ہانی اچھا لگتا ہے"

اریش نے ہانی کو گدگداتے ہوئے کہا تو ہانی زور سے ہنسنے لگا

"پتہ ہے ہانی کی مہاسند بہت مزے کا بنانا آتا ہے اور ہانی کی مہاسند بہت ساری اسٹوریز بھی آتی ہیں۔۔۔۔۔ ہانی کی مہاسند کو اپنے اسکول بھی لے کر جائے گی۔۔۔۔۔ ویسے اگر آپ کو ہانی اچھا لگتا ہے تو آپ ہانی کو اپنی کار میں بٹھا کر آئیں گے"

ہانی نے فخریہ مہاسند کی خصوصیات بیان کر کے آخر میں اپنے مطلب کی بات کی جس پر اریش مسکرایا

"اوکے ایسا کرو مہاسند پریشن لے کر آؤ پھر ہانی اور انکل کار میں ڈھیر سارا گھومیں گے بھی اور آئیں گے"

www.urdu novelsmania.com

آفس سے آنے کے بعد اریش اکثر اپنے آفس کے کام میں لپٹا پ میں بڑی رہتا۔۔۔۔۔ مگر آج اس کا بھی دل چاہا کہ وہ اپنی بورروٹین سے ہٹ کر اس معصوم سے بچے کے ساتھ اپنا ٹائم اسپینڈ کرے

"ہانی مہاسند سے پوچھ کر ابھی آیا"

ہانی بھاگتا ہوا روم سے گیا اور ایش اس کو دیکھ کر مسکرانے لگا

آج صبح تابانی کی آنکھ دیر سے کھلی امپورٹنٹ لیکچر ہونے کی وجہ سے وہ آج کی کلاس مس بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ اس لئے سستی کو بائے بائے کہہ کر وہ یونیورسٹی کے لئے جلدی جلدی تیار ہونے لگی۔۔۔۔ موبائل اٹھا کر بیگ میں رکھنے لگی تو موبائل پر 7 مسیڈ کالز پر ایسیٹ نمبر سے شوہر ہی تھی ٹائم دیکھ کر اندازہ ہوا وہ کال رات کے 12 بجے کے بعد آئی تھی کال کرنے والے پر لعنت بھیج کر اس نے موبائل اپنا بیگ میں ڈالا اور دوپٹے گلے میں ڈال کر روم سے باہر نکلی۔۔۔ سامنے سے منزل آتا ہوا دکھائی دیا جو اس کے دلائے ہوئے کپڑے زیب تن کیا ہوا تھا۔۔۔ بالوں کو ترتیب سے سیدٹ کیے ہوئے کلین شیو،،، تابانی اس کو دیکھ کر مسکرا دی

"ضرورت رشتہ میں اگر تمہاری تصویر دی جائے تو لائن لگ جائے گی رشتوں کی" تابی نے آنکھوں میں ستائش لئے ہوئے مسکرا کر بولا

"یہ تعریف تھی یا مذاق"

مزل نے سنجیدگی سے اس کو دیکھ کر پوچھا جبکہ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے ستائش وہ دیکھ چکا تھا

"تمہیں مذاق لگ رہا ہے"

متابی نے اس سے سوال کیا

"تو یعنی آپ میری تعریف کر رہی ہیں" مزمل نے تابا کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کافی سمجھدار ہو" تبابی نے مسکراتے ہوئے کہا

"میرے خیال میں آپ کو بھی سمجھ داری سے کام لینا چاہیے میڈم۔۔۔ چلئے یونیورسٹی کا ٹائم ہو گیا ہے"

مزمل سنجیدگی سے کہتا ہوا باہر نکل گیا

"میرے خیال میں آپ کو سچھے بیٹھنا چاہیے"

مزل نے کار کے پاس آ کر پیچھے کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا

"اور مجھے کیوں ایسا کرنا چاہیے" تعبیر نے اس کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"تاکہ ہم دونوں کی حیثیت میں فرق واضح رہے"

اپنی طرف سے منزل نے اس ایک جملے میں تابی کو بہت کچھ سمجھنا چاہا تھا اور شاید تابی سمجھ بھی گئی۔۔۔ تبھی اس نے منزل کو غصہ سے دیکھا اور گاڑی کے دروازے سے اس کا ہاتھ ہٹا کر پیچھے کا دروازہ بند کیا اور جتنی ہوئی نظروں سے دیکھ کر فرنٹ ڈور کھول کر، وہ گاڑی میں بیٹھ گئی جس پر منزل تاسف سے سر ہلاتا ہوا رہ گیا یعنی اس کا سمجھنا بے کار تھا۔۔۔ منزل نے کار میں بیٹھ کر کار اسٹارٹ کر دی راستے میں دونوں کے درمیان خاموشی رہی یونیورسٹی آنے پر منزل نے کار روکی

"صرف چند منٹ کا کھیل ہوتا ہے چند منٹ میں حیثیت بھی بدل سکتی ہے اور رشتہ بھی۔۔۔ اور محبت ہونے کے لیے تو ایک لمحہ ہی کافی ہوتا ہے"

تعبیر اس کو بول کر گاڑی سے اتر گئی اور منزل حیرانگی سے اس کو دور جاتا دیکھتا رہا # یو آرمائن

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

زینبہ شرجیل

قسط 9

ارتضیٰ کھانا لے کر آؤ

مریم نے ارتضیٰ پوچھا وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر آیا تھا

"نہیں ماما خاص بھوک نہیں لگی"

وہ سنجیدگی سے کہتا ہوا اپنا لپ ٹاپ کھول کر مصروف ہو گیا

جس دن اسرار اسکے گھر سے دعا کو لے گیا تھا۔۔۔ اس دن سے ارتضیٰ نے تہیہ کر لیا تھا وہ اپنی اسنووائٹ ان انکل سے واپس لے آئے گا۔۔۔ وہ بڑا ہوا کافی وقت گزرا مگر اسے دعا کا پتہ نہیں چل سکا پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اس جاب کا اپنے لیے انتخاب کیا تو زندگی کو نیا مقصد ملا۔۔۔ ایک سیکرٹ ایجنٹ بن کر اس نے پچھلے دو اسائنمنٹ مہارت سے پورے کیے مگر دل کے کونے میں ایک خلش ابھی بھی باقی تھی۔۔۔

جب کرنل فراز نے اس کے سامنے وہاج صدیقی کا کیس رکھا جو کہ دنیا والوں کی نظر میں ایک شریف انسان تھا مگر اندر سے اس کا شمار ضمیر فروش انسانوں کی فہرست میں ہوتا تھا۔۔۔ وہ ان لوگوں میں سے تھا جو اپنے مفاد کے لئے اپنے ہی ملک کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔۔۔ وہاج صدیقی اسلحے کا کاروبار کرتا اور غیر قانونی طور پر باہر ممالک میں اسلحہ فروخت کرتا۔۔۔ جب ارتضیٰ نے وہ فائل پر وہاج صدیقی کی تصویر دیکھی تو اس کو ایک لمحہ نہیں لگا وہاج صدیقی کو پہچاننے میں وہ اس شکل کو کیسے بھول سکتا تھا جو کہ ارتضیٰ سے اسکی اسنووائٹ چھین کر لے گیا تھا۔۔۔

جب ارتضیٰ نے اس کیس کو پوری طرح اسٹیڈی کیا تو ساری کڑیاں خود بخود جڑ گئی۔۔۔۔

اسرار نامی قیدی جو کہ 18 سال پہلے جیل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تھا اچانک کہاں روپوش ہو گیا کبھی کسی کو کچھ معلوم نہ ہو سکا۔۔۔ یقیناً وہ اپنا اور دعا کا نام اور شناخت بدل کر امریکا شفٹ ہو گیا تھا

چار سال پہلے امریکہ سے وہاج صدیقی اپنی اکلوتی بیٹی تعبیر صدیقی کے ساتھ پاکستان شفٹ ہوا۔۔۔

ارتضیٰ کو یقین نہیں آیا کہ جس کی اتنے سالوں سے تلاش تھی وہ اس کے سامنے یوں اچانک کا جائے گا۔۔۔

جواس کوڈیٹیلرزدی گئی تھی اس کے مطابق وہاج صدیقی اسلحہ اپنے گھر میں ہی کسی خفیہ جگہ پر رکھتا تھا اور وہ معلوم کرنے کے لئے ارتضیٰ کو اس کے گھر جانا تھا، مگر وہ یہ کام صرف رات میں ہی کر سکتا تھا اس لیے گھر میں موجود کلیمروں کی تعداد اور لوکیشن نوٹ کر کے انہیں 20 منٹ کے لئے ڈی ایکٹیویٹ کیا اور اس رات وہ وہاج صدیقی کے گھر پہنچا ایک کمرے کا اچھی طرح جائزہ لینے کے بعد اسے خاص کامیابی حاصل نہیں ہوئی وقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کو واپس جانے کے لئے روم سے نکلا مگر دل میں خواہش جاگی کہ ایک نظر اپنی اسنووائٹ کو دیکھے کہ وہ کیسی ہے۔۔۔۔ اپنے دل کی خواہش کا احترام کرتا ہوا وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا تعبیر کے کمرے میں پہنچا،،، ٹارچ کی روشنی میں جب اس نے تعبیر کا چہرہ دیکھا تو اسے لگا ایک پل کے لئے اس کے دل کی دھڑکنیں تھم سی گئی ہیں۔۔۔۔۔ کتنے

سالوں بات ہو اپنی اسنووائٹ کو دیکھ رہا تھا،، وہ بالکل ویسی ہی دکھتی تھی جیسی بچپن میں تھی۔۔۔
اسکی اسنووائٹ

جب تابانی نے اس کے چہرے پر موجود ماسک اتارنا چاہا۔۔۔ تب ار ترضیٰ نے فیصلہ کیا جب تک اس کا مشن مکمل نہیں ہو جاتا تب تک وہ تعبیر یا وہاج صدیقی کے سامنے نہ تو آئے گا نہ اپنی شناخت ظاہر کرے گا۔۔۔۔ مگر وہ اس دن تعبیر کو یہ باور کرانا نہیں بھولا کہ وہ صرف اس کی ہے۔۔۔

ہفتے بعد جب وہ وہاج صدیقی کے گھر دوبارہ آیا تو تعبیر کے ڈریسر پر اس کی لپ اسٹک سے یو آرمائن لکھ کر گیا تاکہ تعبیر کی یادداشت میں یہ بات اچھی طرح محفوظ رہے۔۔۔۔ مگر شاید وہ یہ بات بھول چکی تھی یا پھر اس نے ار ترضیٰ کو سیریز نہیں لیا تھا۔۔۔ اسی وجہ سے وہ دو دن سے تعبیر کو منزل کے ساتھ دیکھ رہا تھا اسے تابانی پر غصہ آ رہا تھا وہ اسے بتا چکا تھا کہ وہ صرف اسی کی ہے پھر بھی وہ کیسے کسی دوسرے کے ساتھ گاڑی کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر ہنس کر شاپنگ مال میں گھوم رہی تھی

اس کو خبر ملی تھی کہ وہ آج رات وہاج صدیقی کو شہر سے باہر جا رہا ہے اس بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ار ترضیٰ نے آج رات وہاج صدیقی کے گھر جانا کا پلان بنایا ساتھ ہی اس نے یہ بھی سوچا تھا کہ آج رات روبرو مکمل ہوش و ہواس میں اچھی طرح وہ تعبیر کو اپنے انداز سے سمجھائے گا بلکہ اس کے ہوش و حواس بھی مکمل ٹھکانے لگائے گا

رات کا پہر تھا جب ارتضیٰ و ہاج صدیقی کے گھر میں داخل ہوا پورا گھر سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا وہ گھر میں موجود اس کمرے میں داخل ہوا جو کہ سب سے کونے میں موجود تھا اس کمرے میں کافی ساری بکس ترتیب دے کر شیلف میں رکھی گئی تھی، کہا جاسکتا ہے کہ اس کمرے کو لائبریری کی شکل دی گئی تھی۔۔۔ کمرے کا دروازہ اندر سے لاک کر کے وہ کمرے کی ایک ایک چیز کا جائزہ لینے لگا کمرے میں بچھا ہوا رگ کو ہٹا کر اس نے یقین کیا کہ یہاں کوئی تنہا نہ نہیں، پھر اس نے دیواروں کو چھو کر محسوس کیا سب سے آخری والی دیوار کا تھوڑا حصہ جس پر دیوار کی طرح رنگ کر کے دیوار کی ہی شکل بھی دی تھی، آہستہ آہستہ دبا کر اس نے محسوس کیا کہ یہ کوئی دروازہ ہے جس کے پیچھے کوئی کمرہ وغیرہ ہوگا مگر یہ کھلے گا کیسے وہ سوچ میں پڑ گیا۔۔۔ اس کی نظر برابر دیوار پر لگی پینٹنگ پر گئی ذہن میں کچھ کلک کیا دیوار سے پینٹنگ ہٹائی،، اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری دیوار میں نسب بٹن کو اس نے دبایا دیوار کھل گئی اور اس میں اندر جانے کا خوف یہ راستہ نمودار ہوا

ارتضیٰ پستل ہاتھ میں لے کر دیوار تک پہنچا تو ایک پتلی سی گلی تھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ہوا وہ گلی کے اندر داخل ہوا گلی کے اختتام پر ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں چاروں طرف لکڑی کی پیٹیاں رکھی ہوئی تھی اور بیچ میں ایک بڑا سا ٹیبل کمرے میں موجود تھا۔۔۔ پورے کمرے میں چاروں طرف نظر دوڑا کر دیکھا اور کمرے میں قدم رکھا ایک ایک کر کے ساری پیٹیاں چیک کی توقع کے مطابق ساری ہی ہتھیاروں سے لیس تھیں۔۔۔ بہت آسانی سے وہ پولیس کو انظار م کر کے وہاں پر ریڈ دلواسکتا تھا مگر اس نے کچھ اور سوچا ہوا تھا، اس لئے ٹیبل کے نیچے ایک منی مائیکروفون لگا کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔

لائبریری میں واپس آکر اس نے پرہیزگار واپس ہی لگائی اور کمرے سے نکل گیا سیڑھیوں کو دیکھتا ہوا سوچنے لگا

"کیونکہ اپنی اسنووائٹ کو بھی ملاقات کا شرف بخش دیا جائے"

یہ سوچ آتے ہی اس نے اپنا موبائل نکال کر ایک کال ملائی اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔
تعبیر بڑے مزے سے بیڈ پر لیٹی ہوئی ہارر مووی دیکھ رہی تھی مگر اب اسے ہلکی ہلکی نیند آنے لگی،
دماغ بھٹک کر منزل کی طرف چلا گیا۔۔۔۔

جب سے منزل نے اس کو بچانے کے لئے اپنے اوپر گولی کھائی تھی تب ہی اس نے بچا لیا مگر تب ہی
اپنا دل نہیں بچا پائی تھی جو بری طرح اسے خود سے بغاوت کرنے پر اکسارہا تھا۔۔۔۔ بار بار دماغ اس
اجنبی کی طرف جاتا تو تب ہی کو لگا وقت کی طور پر وہ منزل کے لئے ایسی فیلنگ رکھ رہی ہے، ظاہر سی باتیں
اس نے جان بچائی تھی۔۔۔۔ مگر ہفتے بعد جب اس کو یقین ہو گیا کہ وہ اب نہ اس کے دماغ سے نکلنے
والا ہے اور نہ ہی دل سے تب اس نے ارادہ کیا کہ وہ اب صدیقی سے اس اسپتال کا پتہ پوچھے گی جہاں

وہ ایڈمٹ ہے۔۔۔ مگر دوسرے دن ہی اسے خود اپنے گھر میں روبرو دیکھ کر تابی کو پختہ یقین ہو گیا
تقدیر بھی اس کو مزمل سے ملانا چاہتی ہے

"تو مسٹر باڈی گاڑڈ تمھاری یہ میڈم تم پر اپنے پیار کا جادو چلا ہی دی گئی"
تعبیر نے مسکراتے ہوئے سوچا ویسے ہی کمرے کی لائٹ بند ہوئی

"یہ لائٹ کیسے بند ہو گئی"

تابی بیڈ سے اٹھی اچانک کمرے میں اندھیرا ہونے سے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ دیوار پر ہاتھ مار
کر سوچ بچ بورڈ کو ٹٹولا تو اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور بند ہوا

"کون ہے"

کھڑکی سے اندر آتی چاند کی روشنی،، کمرے کا اندھیرا ختم کرنے کے لیے ناکافی تھی۔۔۔۔ تابی کو
کمرے کے اندر آنے والا شخص دکھائی نہیں دیا البتہ کمرے میں کوئی دوسرا موجود تھا اس کی موجودگی کا
احساس وہ کر سکتی تھی۔۔۔ تابی نے اندازے سے اپنے قدم بیڈ کی طرف بڑھائے تاکہ موبائل اٹھا کر
ٹارچ آن کر سکے مگر اس سے پہلے ہی اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔۔

تابی نے پیچھے مڑ کر دیکھا ہی تھا کسی نے اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالا

"کون ہو تم چھوڑو مجھے"

تبابی کا دل بری طرح دہل گیا وہ اپنے ہاتھ پاؤں چلاتی ہوئی چیخ کر بولی۔۔۔۔۔ ار ترضیٰ نے اسے بیڈ پر لا کر پھینکا تبابی خوف کے مارے بیڈ کی دوسری سائیڈ سے اترنے لگی ار ترضیٰ نے اس کا ارادہ بھانپ کر تبابی کے دونوں پاؤں پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔ تبابی نے مضبوطی سے بیڈ شیڈ پکڑ لی۔۔۔۔۔

ارترضیٰ کے اپنی طرف کھینچنے پر وہ بیڈ شیڈ سمیت کھینچتی ہوئی ار ترضیٰ کی طرف آئی

"نہیں۔۔۔ کون ہو تم"

ارتضى اسے اپنی طرف لہیچ کر اس پر جھک چکا۔۔۔ تابی کے دونوں ہاتھ ارتضى کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے تھے۔۔۔۔ تابی کے پاؤں کو اس نے اپنے پیر سے قابو میں کیا ہوا تھا

"یہی بتانے آیا ہوں کون ہوں میں"

ارتضى

تاہیر کا ارتضیٰ۔۔۔۔۔!!!!

تاہی اس کی آواز اچھی طرح پہچان گئی تھی اس کا دل سوکھے پتے کی طرح لرز نے لگا

"آئندہ میری کال کو یا مجھے انور کرنے کی ہرگز غلطی مت کرنا۔۔۔ اور اپنے اس نئے بوڈی گارڈ سے دور رہو۔۔۔ بتایا تھا تمہیں کہ تم میری ہو سمجھ نہیں آیا تمہیں"

ارتضیٰ تابانی کے اوپر جھکا ہوا اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب لائے اس سے باتیں کر رہا تھا۔۔۔ خوف کے مارے تابانی کا خون خشک ہونے لگا۔۔۔ اس نے اپنی آنکھیں زور سے بند کی ہوئی تھی

"پلیز مجھے چھوڑ دو"

فرار کے راستے بند ہونے کی وجہ سے مزاحمت کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اس لئے تابانی روتے ہوئے کہنے لگی

"تمہیں چھوڑنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب سب کچھ چھوڑ کر تمہیں میرے پاس آنا ہوگا" وہ کہتا ہوا تابانی کی گردن پر جھکا، ارتضیٰ کے ہونٹوں نے تابانی کی گردن کو چھوا ہی تھا۔۔۔ تابانی کو اپنی گردن پر اس کے ہونٹوں کے لمس اور بڑی ہوئی شیو کی چھن کا احساس مزید خوفزدہ کر گیا

"مزل۔۔۔ مزل" تعبیر زور زور سے چیخنے لگی۔۔۔ ارتضیٰ نے اپنا سر اٹھایا اور تعبیر کے چہرے کے قریب لایا

"کیا بولا۔۔ پھر سے بولوزرا"

ارتضیٰ نے غراتے ہوئے کہا اور اپنے ہاتھوں کی گرفت تابی کلائیوں پر اور بھی سخت کر دی

"سوری پلیز میرے ساتھ ایسا نہیں کرو"

تعبیر نے سسکتے ہوئے کہا۔۔۔ اس کو روتا ہوا، خوف زدہ دیکھ کر ارتضیٰ تابی کے ہاتھ چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ اس کا مقصد اسے سمجھانا تھا اور وہ اسے اچھی طرح سمجھا چکا تھا

"آئندہ کے لیے احتیاط برتنا اور نہ میں احتیاط ہرگز نہیں کروں گا"

تابی کو مزید دھمکا تا ہوا وہ اس کے کمرے سے نکل گیا

تابی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اٹھ کر بیٹھے وہ خوفزدہ سی ہو کر بیڈ پر لیٹی رہی، چند منٹ گزرنے کے بعد جب اسے محسوس ہوا جیسے وہاں منزل کی آواز آئی ہو۔۔۔۔۔ ویسے ہی لائٹ کی روشنی سے پورا کمرہ نہا گیا

"میڈم"

مزل نے دوبارہ پکارا تابی بیڈ سے اٹھی اور بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔۔۔ مزل سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر آ رہا تھا تب تابی اسے نانٹ ڈریس میں روتی ہوئی تیزی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی نظر آئی۔۔۔ وہ مزل کی سینے پر سر ٹکا کر زور زور سے رونے لگی

"میڈم کیا ہوا آپ کو"

تابی کو اس طرح روتا دیکھ کر وہ پریشان ہو کر پوچھنے لگا

"تم وہاں پر کیوں نہیں تھے مزل، وہ آج پھر آیا تھا میرے روم میں"

تابی نے رونے کے درمیان مزل سے کہا

"کون آیا تھا آپ کے روم میں، یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ"

مزل نے حیران ہو کر اس سے پوچھا

"اس نے میرے ساتھ"

تابی روتے ہوئے ادھورا جملہ بولا۔۔۔ تو مزل نے اس کو کندھوں سے تھام کر اسے اپنے سے الگ کیا

"کیا کیا اس نے، آپ کیا بول رہی ہے مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا" منزل نے سنجیدگی سے تابی کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"اس نے مجھے دھمکایا، مجھے خوفزدہ کیا میں بہت ڈر گئی تھی منزل"

تابی نے اپنے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونا شروع کر دیا اب وہ اسے کیا بتاتی کہ اپنی گردن پر کسی دوسرے کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر کے وہ کتنی خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔ منزل کی نظر تابی کی سرخ کلائیوں پر پڑی جس پر انگلیوں کے نشان واضح تھے

"میڈم یہاں بیٹھیے" منزل نے تابی کا ہاتھ پکڑ کر اسے صوفے پر بٹھایا اور خود وہاں سے جانے لگا، تو تابی نے اس کا ہاتھ تھام لیا جیسے اسے ڈر ہو وہ کہیں جا رہا ہو

"کہیں نہیں جا رہا یہی ہوں" www.urdu novelsmania.com

تابی کو خوف زدہ دیکھ کر اپنا ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال کر وہ نرمی سے بولا اور کچن کی طرف چلا گیا ڈسپنسر سے ایک گلاس میں پانی نکالا اور اپنی پاکٹ سے ایک شیشی نکال کر اس میں سے دو گولیاں پانی میں ڈالی۔۔۔ گولیاں پانی میں تحلیل ہوئی تو وہ کچن سے نکلا اور تابی کے پاس آیا

"یہ لیجیے پانی پی لیں"

مزل نے اس کی طرف پانی کا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔ تابی اس کے ہاتھ سے گلاس لے کر پانی پینے لگی۔۔۔ مزل اسی کو دیکھ رہا تھا، دو گھونٹ پانی پینے کے بعد اس نے گلاس ٹیبل پر رکھ دیا، مزل نے گلاس اٹھایا

"تھوڑا اور پیئے میڈم"

مزل بولتا ہوا گلاس اس کے لبوں تک لے گیا اور خود اسے پانی پلانے لگا کہیں وہ دوبارہ دو گھونٹ پی کر واپس نہ رکھ دے۔۔۔ مزل کے ہاتھوں سے پانی پیتے ہوئے تابی اسی کو دیکھ رہی تھی، مزل کی نگاہیں بھی تابی پر تھی۔۔۔ آدھے سے زیادہ گلاس پانی پینے کے بعد تابی نے اپنا منہ پیچھے کیا

"اب بتائیے کیا ہوا تھا"

مزل نے گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے اس سے پوچھا

www.urdu novelsmania.com

"ایک دم کمرے کی لائٹ بند ہوئی اور وہ میرے روم میں آیا"

تعبیر دوبارہ بولی

"کون"

مزل نے اس کا جملہ کاٹا

"میں نہیں جانتی وہ کون ہے وہ مجھے کال کرتا ہے اور کہتا ہے"
تعبیر رکی

"کیا کہتا ہے"
مرزل نے تجسس سے پوچھا

"وہ کہتا ہے، یو آرمائن"
تابی نے نیچی نظر کر کے اسے بتایا تو مرزل اس کو دیکھتا رہا

"یعنی وہ جو بھی کوئی ہے آپ کو پسند کرتا ہے، اپکو اپنا مانتا ہے"
مرزل نے تابی سے کہا

"مگر میں نہ ہی تو اسے پسند کرتی ہوں اور نہ ہی اپنا مانتی ہو"
تابی نے سنجیدگی سے مرزل کو دیکھتے ہوئے بولا

"جکمہ پیار کرنے والوں کی قدر کرنی چاہیے، خوش نصیب ہے آپ، جو آپ کو کوئی اتنا پیار کرتا ہے"

مرزل نے تابی کو جتاتے ہوئے کہا تو تابی صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آئی

"اپنے بارے میں کیا خیال ہے تم بھی تو خوش نصیب ہو، خوش نصیبی تمہارے دروازے پر بھی تو کھڑی دستک دے رہی ہے کھول دو اپنے دل کے دروازے"

تابی نے مرزل کو دیکھتے ہوئے کہا

"میرے خیال میں آپ کو اپنے بیڈ روم میں جا کر سو جانا چاہیے"

مرزل تابی کو غور سے دیکھتا ہوا بولا

"بس اتنی ویلیو ہے میری، تمہاری نظر میں"

تابی نے تاسف سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

آپ ویلیو کی بات نہیں کریں۔۔۔ آپ مرزل سوچ تک کبھی نہیں جاسکتی مگر مرزل اپنی اوقات اور حدود سے واقف ہے پلزمیڈم رات کافی ہو گئی ہے آپ اپنے بیڈ روم میں جائے"

مرزل نے بات ختم کرتے ہوئے کہا

"مجھے اکیلے اپنے بیڈ روم میں ڈر لگے گا"

تانی ایک دفعہ پھر اکیلے بیڈروم جانے کا سوچ کر، اس سے کہنے لگی

"اب کوئی بھی آپ کے بیڈروم میں نہیں آئے گا میں یہی موجود ہوں، آپ بے خوف ہو کر سو جائیں" مزمل نے دوبارہ اس کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر اس کو اطمینان دلایا

"نہیں بابا گھر پر نہیں ہے میں اکیلے بیڈروم میں نہیں جانے والی تم میرے ساتھ چلو پلیز" تعبیر نے اپنے آپ سے اکجھتے ہوئے مزمل سے کہا

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں آپ کو میرے ساتھ ڈر نہیں لگے گا، ایک نامحرم کو اپنے بیڈروم میں لے جانے کے لئے کہہ رہی ہیں آپ"

مزمل نے حیرت سے اس کو یاد دلاتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"کیونکہ مجھے معلوم ہے یہ نامحرم میرا نگہبان ہے، تمہاری ذات سے مجھے کبھی خطرہ نہیں ہو سکتا۔۔۔"

تمہارے ساتھ میں اپنے آپ کو محفوظ فیل کرتی ہوں"

تانی نے پر یقین لہجے میں کہا

"اتنا اعتبار ہے آپ کو مزمل پر"

مزل نے اس کو غور سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا

"اعتبار بھی ہے اور پیار بھی"
تانی نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں جب کہ آپ"
مزل نے گھور کر اسکو دیکھا اور اپنے آپ کو کچھ بھی کہنے سے باز رکھا

"کیوں تمہیں پیار نہیں ہے مجھ سے"
تعبیر نے اس کا گریبان پکڑتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھا

"کمرے میں جائے آپ اپنے"
نگاہیں پھیرتے ہوئے مزل نے کہا

"جواب دو پہلے"
تعبیر نے اس کا گریبان جھنجھوڑا

"نہیں ہے پیار، آپ کو کس نے کہا کہ مجھے آپ سے پیار ہے"

مزل نے اس کے ہاتھ اپنے گریبان سے جھٹکتے ہوئے پوچھا

"پیار نہیں ہے کیا ہر ایک کے لیے یوں ہی گولی کھا لیتے ہو،، بولو۔۔۔ جو تم منہ سے نہیں بولتے وہ تمہاری آنکھیں صاف بولتی ہیں ابھی سے نہیں پہلے دن سے۔۔۔ مزل میرے پاس بابا کے علاوہ دوسرا کوئی رشتہ نہیں جو کے میرا اپنا ہو، جس سے میں اپنی ہر بات، ہر خوشی، غم شیر کر سکو پلیر میرے ساتھ ایسے مت کرو"

یہ کہنے کے ساتھ ہی تابی کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا اس سے پہلے وہ بات کرتے ہوئے نیچے گرتی مزل نے اس کو تھام لیا


urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

"شاید گولیوں کا اثر ہو گیا ہے"

مزل نے سوچا اور اسے بانہوں میں اٹھا کر سیرٹھیاں چڑھنے لگا

تابی کو اس کے بیڈروم میں لاکر بیڈ پر لیٹا یا چہرے پر آئے ہوئے بال اپنے ہاتھوں سے پیچھے کرتے ہوئے اس کا چہرہ غور سے دیکھنے لگا،، تابی کا ہاتھ تمام کر اس کی کلائی پر موجود نشانات پر اپنی انگلیاں پھیرنے لگا جو کہ اب مدھم پڑ گئے تھے

"سوری میڈم مگر اس وقت آپ کو سکون کی نیند لینا ضروری ہے تاکہ میں اپنا کام سکون سے کر سکوں" منزل تابی کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا # یو آرمائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 10

"سوری میڈم اس وقت آپ کو سکون کی نیند لینا ضروری ہے، تاکہ میں اپنا کام سکون سے کر سکوں" منزل تعبیر کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔۔۔ اسے سینے تک کمفرٹرا کر کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل گیا اور پاکٹ سے موبائل نکال کر ستار میمن کا نمبر ملانے لگا

سیڑھیاں اترتا ہوا وہ نیچے ہال میں آیا۔۔۔ ہال میں موجود لائبریری کا رخ کیا اور دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔۔۔ پیننگ کو نیچے رکھتا ہوا وہاں موجود مخصوص بٹن دبایا تو خفیہ دیوار نماد دروازہ کھل گیا،،، منزل کا موبائل بجنے لگا

"سانیں میرے آدمی پہنچ گئے ہیں، دوڑک میں اپنی نگرانی میں مال لوڈ کرو تمہیں تمہارا انعام صبح مل جائے گا"

ستار میمن کی آواز ابھری

"جو حکم"

کال کا ٹٹا ہوا وہ پتلی سی گلی طے کر کے گودام میں آیا جہاں تعداد میں پیٹیاں موجود تھی گودام میں موجود ایک دروازہ جو کہ گھر سے باہر کھلتا تھا۔۔۔ مزمل نے دروازہ کھولا تو وہاں پہ دوڑک موجود تھے مزمل کا اشارہ پا کر ان میں سے آدمی نکلے اور پیٹیوں میں موجود اسلحہ ٹرک میں رکھنے لگے

"احتیاط سے رکھو اور جلدی ہاتھ چلاؤ"

مزمل نے کلانی پر بندھی ریسٹ واپس میں ٹائم دیکھ کر کہا، کیونکہ ایک گھنٹے بعد شفٹ چلج ہو جاتی اور گھر کے گیٹ پر دوسرے چوکیدار آتا جو کہ وہاں صدیقی کا خاص وفادار تھا اور مزمل نہیں چاہتا تھا کہ اس پر کوئی کسی قسم کا شک کرے۔۔۔ اس نے جلدی سے ان دونوں کو وہاں سے فارغ کیا کام مکمل کر کے وہ پیننگ سیٹ کرتا ہوا لائبریری سے نکلا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا تابی کے روم میں آیا۔۔۔ جہاں تابی گہری نیند میں بے خبر سو رہی تھی

رات کا پہرہوں، حسن ایسا کہ چونکا دینے کی صلاحیت رکھتا ہوا اور جب وہ آپ کی توجہ کا طالب ہو۔۔۔ ہوش و خروش سے بیگانہ،،، شیطان تو پھر آہی جاتا ہے

"کیا، کیا جائے پھر"

مزل نے کمفرٹ تابی کے اوپر سے ہٹا کے اس کے سر اپنے پر بھرپور نظر ڈال کر خود سے سوال کیا۔۔۔

تابی کے چہرے پر انگلیاں پھیرتا ہوا وہ تھوڑی تک لایا تھوڑی کے نیچے انگلی ٹکا کر اس کا چہرہ اوپر کیا۔۔۔ اپنے ہونٹ تابی کے ہونٹوں کے قریب لا کر پورے استحقاق سے مہر ثبت کی۔۔۔ تھوڑی سے انگلی ہٹا کر وہ اپنی شہادت کی انگلی گردن تک لایا۔۔۔ گردن سے نیچے، اس کی شرٹ میں انگلی اٹکا دی

"تمہاری ذات سے مجھے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا، تمہارے ساتھ میں اپنا آپ محفوظ فیل کرتی ہو" تابی کی آواز مزل کے کانوں میں ابھری مزل نے تابی کی بند آنکھوں کو دیکھا یہ وہ جملے تھے جو اس نے چند گھنٹے پہلے تعبیر نے اپنے ہوش و حواس میں اس سے کہے تھے

www.urdu novelsmania.com

"بہت نادان ہے آپ میڈم۔۔۔ غلط جگہ محبت کر کے برا پھنسا یا خود کو اتنی محبت کر لی وہ بھی بغیر جانے کہ مزل ہے کون۔۔۔ آپ کی اس نادانی کی سزا آپ کو ملے گی ضرور، مگر آج نہیں، پھر کبھی سہی۔۔۔ آج کے لیے معاف کیا مزل نے آپ کو"

وہ تابی سے کہتا ہوں اٹھا تابی کو دوبارہ کمفرٹ اڑھایا۔۔۔ کمرے کی لائٹ بند کر کے کمرے میں موجود صوفے پر لیٹ گیا نظر بھٹک بھٹک کر تعبیر اوپر جا رہی تھی لمبا سانس کھینچتا ہوا اپنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگا

آج شام افس سے آنے کے بعد ایش کی ٹی وی دیکھتے ہوئے آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔ اس لئے آدھی رات کو اس کی آنکھ کھل گئی کھڑی میں ٹائم دیکھا تو ساڑھے چار ہو رہے تھے۔۔۔ کافی دن ہو گئے تھے ماہرہ (ہن) کی طرف چکر لگائے ہوئے ساحرہ سے بھی فون پر ہفتے بعد بات ہو جاتی تھی۔۔۔ اچانک ایش کا دماغ اپنے دوست کی طرف گیا اس کا اکلوتا دوست۔۔۔ اس سے بھی ملاقات ہوئے مہینہ ہو گیا تھا اس عجیب و غریب مخلوق سے توقع کی جاسکتی ہے کہ اس ٹائم جاگ رہا ہو، یہ سوچ آتے ایش نے موبائل اٹھا کر کل ملائی عین توقع کے مطابق کال ریسیو کر لی گئی

"کیسے یاد کریا بے وفا قوم کے سردار نے آج"

کال ریسیو کرتے ہی طنز بھرا تیر اڑھتا ہوا آیا۔۔۔ ایش کے ہونٹ مسکرائے

"میں نے تو یاد بھی کریا تم بتاؤ آج کل کہا گم ہو"

ایش نے اس کی خبر لیتے ہوئے پوچھا

"کہاں گم ہونا ہے یا مجھ غریب کو ابھی سونے لیٹا تھا، یہ بتاؤ تم کس کی یاد میں جاگ رہے ہو۔۔۔۔۔
 کہیں کوئی حسین حادثہ تو نہیں ہو گیا، جس نے میرے یار کی نیندیں اڑ دی"
 دوست نے معنی خیزی سے اریش سے کہا

"فل الحال تو روٹین آوٹ ہونے کی وجہ سے نیند آڑی ہے۔۔۔۔۔ مگر حادثہ بھی شاید ہو گیا ہے امکان
 یہی ہیں"

اریش نے دھیے لہجے میں خود سے ہار مانتے ہوئے کہا

"شکر ہے خدا کا تم بھی نارمل انسانوں کی طرح کا بی بیو کیا۔۔۔۔۔ ورنہ مجھے تو لگا تم نے کنورہ ہی کوچ کر
 جانا ہے۔۔۔۔۔ ویسے اس حسین حادثہ کا نام کیا ہے"
 دوست نے جاننا چاہا

www.urdu novelsmania.com

"ہانی کی ماما"

اریش نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا تو پردوں کے پیچھے مشعل کا عکس لہرایا

"ابے یہ تم کس کی ماں سے دل لگا بیٹھا ہے۔۔۔۔۔ واقعی تجھ سے تو نارمل کام کی توقع کرنا ہی بے کار
 ہے"

دوست اسکی بات سن کر ایک دم اریش کی عزت افزائی پر اتر آیا جس کا اریش کو برا نہیں لگا،،، کیونکہ اکثر وہ دونوں ایک دوسرے سے اسی انداز میں مخاطب ہوتے

"زیادہ بھواس کرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔ تھوڑے دن میں آکر مجھ سے مل،،،، فون رکھ رہا ہو شاید وہ باہر آگئی ہے"

اریش کی کھڑکی سے مشعل پر نظر پڑی جو کواٹر سے نکل کر لان کی طرف آرہی تھی

"کیا بول رہا ہے کون باہر آگئی ہے"

دوست نے حیرت سے پوچھا

"یار بتایا تو تھا ہانی کی ماما۔۔ بعد میں بات کرتے ہیں اللہ حافظ"

مشعل کو دیکھ کر اریش کو مال رکھنے کی جلدی ہونے لگی

"بیٹا تیرا تو اللہ ہی حافظ"

دوست نے افسوس کرتے ہوئے کال کاٹی تو اریش کمرے سے نکل کر لان کی طرف گیا

مشعل کی برے خواب سے آنکھ کھلی تو واپس اسے نیند نہیں آئی وہ لان میں چھل قدمی کے غرض سے آگئی مگر ایش کو بھی لان میں آتا دیکھ کر وہ واپس کوارٹر میں جانے لگی

"مشعل میری بات سنئے"

ایش نے مشعل کو جاتا دیکھا تو پکار بیٹھا ہوں

"فرمانیے کوئی کام تھا" مشعل کر سنجیدہ انداز میں اس سے پوچھنے لگی رک

"آپ اس وقت جاگ رہی ہیں ہے خیریت"

اس کا روکھا انداز دیکھ کر ایش کو سمجھ میں نہیں آیا کہ اس سے کیا بولے

"جی اس وقت میرا فٹبال کھیلنے کا دل چاہ رہا تھا اس لئے لان میں آگئی"

بغیر مذاق کا تاثر دیئے مشعل نے سیریز انداز اختیار کرتے ہوئے ایش کو بولا

"آپ شاید ابھی تک اس دن کی بات کا برامانی ہوئی ہے آئی ایم ویری سوری اس دن کے لئے۔۔۔"

اب تو ہماری دوستی کپی نہ

ایش نے معذرت کر کے دوستانہ انداز اختیار کرتے ہوئے مشکل کو دیکھ کر کہا

"آکا میری ماں جیسی ہیں جو کہ آپ کے گھر جاب کرتی ہیں۔۔۔۔ مالک اور نوکر کے درمیان فرق ہوتا ہے آپ پلیز اس گھر کو سمجھنے کی کوشش کریں اور بلاوجہ میں فرینک ہونے سے گریز کریں"

مشعل نے آرائش کو اپنے اور اس کے درمیان کا فرق واضح طور پر سمجھایا تو ایش کی مسکراہٹ تھم گئی مشعل اس کو کچھ بھی بولنے کا موقع دینے بغیر واپس کوارٹ میں چلی گئی۔۔۔۔۔ ایش اسے سنجیدگی سے جانتا ہوا دیکھنے لگا

وہاں تھوڑی دیر پہلے ہی گھر لوٹا تھا وہ گیا بھی نئے اسلحے کی خریداری کے سلسلے میں تھا

"صدیقی صاحب نیا مال گودام سیٹ کروادیا ہے مگر پرانے مال میں سے کافی پیٹیاں کم ہے"

غلام بخش کی اطلاع دینے پر وہاں جو ریلیکس انداز میں صوفے پر برجمان تھا ایک دم اٹھ کھڑا ہوا

"پیٹیاں کم ہیں یہ کیا کہ رہے ہو تم کتنی پیٹیاں کم ہیں"

وہاں نے حیرت سے غلام بخش سے پوچھا

"کم سے کم دوڑک کا مال صاحب" غلام بخش کی بات سن کر وہاں غصے میں آگیا

"کیا بجواس کر رہے ہو تم، دوڑک کا مال غائب ہو گیا ہے جانتے ہو اس کا مطلب، مجھے لاکھوں کا نقصان ہوا ہے جا کر گنتی کرو دوبارہ اور فضل کو میرے پاس بھیجو"
وہاج کے لیے یہ خبر کسی بڑے دھچکے سے کم نہیں تھی

"جی وہاج صاحب آپ نے بلایا"
فضل نے آتے ہی وہاج سے پوچھا

"میرے پیچھے کون آیا تھا گھر میں"
وہاج نے فضل سے پوچھا

"نہیں صاحب گھر پر تو کوئی نہیں آیا تھا نہ ہی گھر سے باہر تابی بی بی یا منزل میں سے کوئی گیا تھا"
فضل نے وہاج کو پریشان دیکھ کر کہا

"منزل کہا ہے اسے بھیجو میرے پاس" منزل کے نام پر وہاج چونکہ وہی ایک نیا بندہ تھا باقی سب پرانے ملازم تھے اور پہلے کبھی اس طرح کی واردات بھی سامنے نہیں آئی وہاج سوچنے لگا

"صاحب منزل اپنے کواٹر میں موجود نہیں ہے"

فضل نے تھوڑی دیر میں آکر بتایا یہ بات وہاں کو مزید شک میں مبتلا کر گئی

تباہی کی صبح آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی دونوں بازو کھول کر اوپر کرتے ہوئے اس نے انگڑائی لی تو سامنے صوفے پر سوتے ہوئے مزمل پر نظر گئی تعبیر کے چہرے پر حسین مسکراہٹ آئی اسے رات خبر ہی نہیں ہوئی کہ کب مزمل سے باتیں کرتے کرتے وہ سو گئی مگر دماغ پر زور ڈالے بناء وہ بیڈ سے اٹھ کر وہ صوفے کے پاس آئی اور فرش پر بیٹھ گئی مزمل کا چہرہ دیکھنے لگی

"آخر کیوں اتنے اچھے لگنے لگے ہو تم"
تباہی نے دل ہی دل میں مزمل کو مخاطب کیا

"کیا دیکھ رہی ہیں آپ میڈم، وہ بھی اتنے غور سے"
مزمل نے آنکھیں کھولے بناء تعبیر سے کہا۔۔۔ تو تعبیر کی مسکراہٹ اور گہری ہو گئی

www.urdu novelsmania.com

"تمہیں جاننے کا شوق ہے کہ میں کیا دیکھ رہی ہوں"
تباہی نے مسکراتے ہوئے سوال کیا

"اپنے بارے میں جاننے کا تجسس کسی نہیں ہوتا ہر انسان چاہتا ہے کہ اسے معلوم ہو کہ سامنے والا اس کے متعلق کیا سوچ رہا ہے"

مزمل نے آنکھیں کھول کر تعبیر سے سوال کیا

"ایسے تو پھر مجھے بھی تجسس ہے کہ تم میرے بارے میں کیا سوچتے ہو"

تابی نے اس کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے وہ اپنے بارے میں پوچھنا چاہ رہی ہو

"مزمل تو آپ کو دیکھ کر صرف اپنے بارے میں سوچتا ہے کہ کتنا خوش نصیب ہے وہ، جس کو اس کی پریوں جیسی میڈم اپنا نازک سادل دیئے بیٹھی ہیں"

مزمل نے اس کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا، تعبیر نیچی نظریں کر کے مسکرائی

"اب آپ کیا سوچ رہی ہے مزمل کے بارے میں"

مزمل نے اس کو مسکراتا ہوا دیکھ کر پوچھا

"میں جو بھی سوچ رہی ہوں وہ تمہیں میں کبھی بھی نہیں بتانے والی" تابی نے شرارت سے مسکراتے ہوئے مزمل کو کہا تو اس کی بات سن کر مزمل بھی مسکرا دیا یہ جملہ اسکی میڈم اسے شروع دن سے بول

رہی تھی اور جب جب وہ آنکھوں میں شرارت لیے منزل کو اس طرح بولتی تھی تو وہ منزل کو اور زیادہ اچھی لگتی تھی مگر یہ بات بھی منزل اس کو فل الحال نہیں بتانے والا تھا

"کب سے جاگے ہوئے ہو"

منزل صوفے سے اٹھ کر بیٹھا تو تابی نے پوچھا

"جب آپ ہاتھ اوپر کر کے انگڑائی لے رہی تھی تب سے"

منزل نے اس کو دیکھتے ہوئے نارمل انداز میں شرارت بھرا جواب دیا جس کو سن کر وہ جھینپ گئی

"کل رات تمہیں نیند آگئی تھی"

تابی نے منزل کی بات سن کر اپنی جھینپ مٹانے کو سوال کیا

www.urdu novelsmania.com

"نہیں کل رات میرا سونا اور بھی زیادہ مشکل ہو گیا تھا"

وہ تابی کو غور سے دیکھتے ہوئے بولا

"جگہ چینج ہونے کی وجہ سے"

تابی نے اندازہ لگاتے ہوئے پوچھا

"نہیں وجہ یہ نہیں تھی"

مزل نے تابی کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا

"پھر کیا وجہ تھی" تابی نے ویسے ہی بیٹھے بیٹھے پوچھا تو مزل اس کے پاس آیا اور اس کے چہرے پر آئے ہوئے بال کان کے پیچھے کیے

"یہ میں بھی آپ کو کبھی نہیں بتانے والا"

وہ بولتا ہوا روم سے چلا گیا تو تابی اس کی بات سن کر مسکرا دی

وہاج ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ مزل کہا گیا ہوگا اس کی نظر مزل پر پڑی جو کہ بال ہاتھ سے سنوارتا ہوا تابی کے روم سے نکل رہا تھا۔۔۔ وہاج کی سوچوں کا دھارا کہیں اور ہی چلا گیا اس کا مزل کو دیکھ کر مزید خون کھول گیا

"مزل"

وہاج دھاڑتا ہوا سیڑھیاں چڑھ کر مزل کی طرف میں آیا مزل وہاج کو دیکھ کر وہی رک گیا

"کیا کر رہے تھے تم اس وقت تابی کے روم میں، میں نے تمہیں اپنی بیٹی کی رکھوالی کے لئے رکھا تھا نہ کہ"

وہاج منزل کا گریبان پکڑتا ہوا بولا۔۔۔ مگر اس سے پہلے منزل وہاج کی بات کا جواب دیتا یا اپنا گریبان اسے چھڑاتا تابی اپنی روم سے نکل آئی

"کیا ہو گیا ہے بابا آپ کو، یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔ آپ نے اسے میری رکھوالی کے لئے رکھا تھا تو وہ اپنی ڈیوٹی انجام دے رہا تھا، میرے کہنے پر وہ میرے بیڈ روم میں آیا تھا میں نے کہا تھا اسے"

تابی نے وہاج کا ہاتھ منزل کے گریبان سے ہٹاتے ہوئے کہا

"اپنے باپ کے سامنے ایسی بجواس کرتے ہوئے شرم نہیں آئی تمہیں" وہاج کا ہاتھ تابی کے گال پڑنے والا تھا مگر منزل نے تھام لیا

"معاف کرے گا سر مگر آپ پوری بات جانے بناء اس طرح نہ مجھ پر الزام لگا سکتے ہیں اور نہ ہی میڈم پر ہاتھ اٹھا سکتے ہیں۔۔۔ کل رات کو کوئی میڈم کے کمرے میں آ گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے میڈم کافی خوفزدہ تھی اور یہی وجہ تھی کہ رات میں نے میڈم کے کمرے میں گزاری میڈم کی عزت اور جان کی حفاظت کرنا میری جاب ہے اور میں نے اپنی جاب ایمانداری سے کی ہے مگر یہ بات میں

آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ میں کہیں گر کر جاب نہیں کرتا اس لئے میں اسی وقت یہ جاب چھوڑتا ہوں اللہ حافظ"

مزمل کہتا ہوا سیڑھیاں اتر کر وہاں سے چلا گیا جہاں وہاں اس کی بات سن کر سانپ سوگ گیا وہی مزمل کی جاب چھوڑنے کی بات پر تابانی مزمل کو پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھنے لگی

"کیا بول کر آئے ہو تم وہاں پر مزمل، تم ایسا سوچ بھی کیسے ہو تم یہ جواب چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والے میں بتا رہی ہوں"

تعبیر کو اڑکا دروازہ کھول کر اندر آئی اور مزمل کو دیکھ کر بونا شروع ہو گئی

"میڈم پلیز مجھے اپنی عزت نفس بہت عزیز ہے اس لیے میں یہ جاب مزید نہیں کر سکتا"

مزمل بیک میں اپنے کپڑے ڈالتا ہوا بولا

"تم مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہے ہو مزمل، ایسا کر کے تم مجھے ہرٹ کرو گے"

تابانی مزمل کے ڈالے ہوئے کپڑے بیک سے نکالتے ہوئے بولی

"آپ اپنے بابا کے خیالات جان کر بھی مجھ سے ایسی باتیں کر رہی ہیں، حقیقت کی دنیا میں قدم رکھیں اور اسے تسلیم کریں ہم دونوں کے درمیان فرق بہت معنی رکھتا ہے"

مزل تابی کے ہاتھ سے اپنی شرٹ لیتے ہوئے بولا

"بابا کے خیالات کو چھوڑو تم اپنے خیالات بتاؤ مجھے تمہیں میں پسند نہیں"
تعبیر مزل کو دیکھتے ہوئے سوال کیا تو نظریں چرا گیا

"میڈم پلیز"

مزل نے بولا دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔ جس پر وہ دونوں مڑے وہاں وہی کھڑا تھا

"بابا رو کیے اسے یہ جاب چھوڑ کر جا رہا ہے"
تعبیر نے وہاں کو دیکھ کر کہا

"مزل کہیں نہیں جا رہا ہے آپ اپنے کمرے میں جائے"
وہاں نے تعبیر کو دیکھ کر کہا۔۔۔ تعبیر نے ایک نظر مزل کی طرف دیکھا قدم اٹھاتی ہوئی کوارٹر سے
باہر چلی گئی

جس طرح تم صبح کے وقت تابی کے رو سے باہر نکلے۔۔۔ تو ایک باپ ہونے کے ناطے میرا یہی
ری ایکشن ہونا چاہیے تھا اس لئے میں غلط بالکل نہیں ہوں۔۔۔ تم نے اپنی جاب ایمانداری سے

نبھائی میری بیٹی کی اس انجان دشمن سے حفاظت کی۔۔۔۔۔ اس کے لئے میں تمہارا مشکور ہوں،
 تابی کی یونیورسٹی کا ٹائم ہو جائے گا تو اسے باحفاظت یونیورسٹی لیکر جانا اور واپس لے کر آنا"
 وہاج بولتا ہوا رٹر سے چلا گیا

وہاج کو یقین ہو گیا اس انجان آنے والے دشمن نے اس کا نہ صرف اسلحہ غائب کیا ہے۔۔۔ بلکہ اس
 کی بیٹی کی بھی جان اور عزت خطرے میں ہے ایسی صورتحال میں وہ منزل کو بالکل نہیں نکال سکتا تھا
 اب اسے پتہ لگانا تھا۔۔۔ یہ دشمن ستار میمن ہے یا پھر کوئی آدمی۔۔۔ #یو آرمائن

#زینبہ شرجیل

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

قسط 11

"کیسا لگا آپ کو اپنا بیڈروم"
 مریم اپنے اوریاور کا مشترکہ بیڈروم میں کھڑی تھی تب ارتضیٰ روم میں آیا اور مریم کے کندھے تھام
 کر پوچھا

"بہت پیارا پورے گھر کا تم نے نقشہ بدل دیا مگر اس گھر کے ایک ایک کونے سے میری بہت
 ساری یادیں جڑی ہیں، جو یہاں آتے ہیں دماغ میں تازہ ہو گئی"

مریم نے آنکھوں میں آنی ہوئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولا

"آپ کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میں کیا سمجھو آپ کو پسند نہیں آئی یہ چیلنگ"
مریم کو آنسو صاف کرتے دیکھ کر ارتضیٰ نے سوال کیا

"کیوں نہیں پسند آیا سب کچھ بہت اچھا ہے۔۔۔ بس تمہارے بابا، عائشہ اور تمہاری اسنووائٹ کی یاد
آگئی تو اس لیے آنکھ بھر آئی"

مریم کے تعبیر کو اسنووائٹ کہنے پر ارتضیٰ کے لبوں پر مسکراہٹ آئی

"آپ کو یہ نام ابھی تک یاد ہے"
ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے مریم سے پوچھا

www.urdu novelsmania.com

"اس میں بھولنے والی کون سی بات ہے، ہر وقت تو تم میری اسنووائٹ میری اسنووائٹ کہہ کر اسے
پورے گھر میں گھومتے تھے"

مریم کی بات پر وہ ایک دفعہ پھر مسکرایا

"اب کیسی لگتی ہے بڑی ہو کر"

مریم نے ارتضیٰ سے سوال کیا

"آپ خود چل کر دیکھ لیے گا"
ارتضیٰ نے مریم سے بولا

"کیا مطلب"

مریم نے نہ سمجھنے والے انداز میں ارتضیٰ کی طرف دیکھا

"مطلب یہ کہ اب وقت قریب آگیا ہے کہ ہم اسرار صاحب سے اپنی امانت واپس لے کر آئے"
ارتضیٰ نے آنکھوں میں سنجیدگی لیے مریم کو دیکھ کر کہا

ارتضیٰ نے اپنا گھر جو کہ یاور کے زمانے میں پرانے طرز کا بنا ہوا تھا، کراچی شفٹ ہونے کے بعد دوبارہ سے نئے طرز کا بنوایا اور اب رنگ و روغن سے فارغ ہو کر اسے فرنیچر خریدنا تھا اس کے بعد ہی مریم کو یہاں شفٹ کرنا تھا اور اس کے بعد وہ تعبیر کو بھی لانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ تعبیر کو کل اچھی طرح اپنے انداز میں سمجھا کر آیا تھا۔۔۔ اس وقت وہ ارتضیٰ سے بری طرح خوفزدہ بھی ہو گئی تھی۔۔۔ مگر وہ خوف وقتی تھا یا پھر منزل سے اس کی محبت گہری۔۔۔ خیر جو بھی تھا یہ تو پکا

تھا کہ تعبیر کو ارتضیٰ کے پاس ہی آنا تھا۔۔۔ اب ارتضیٰ کو اپنے دماغ میں سوچے ہوئے پلان پر عمل کرنا تھا

"ہانی کہاں ہیں آپ" دونوں کمرے چیک کرنے کے بعد مشعل نے اریش کے گھر کا رخ کیا

اسکول سے آنے بعد اسے ٹیوشن بھی مل گئی تھی اس لئے چار بجے تک اس کا گھر واپس آنا ہوتا۔۔۔ ویسے تو جب سے وہ کوارٹر میں شفٹ ہوئے تھے حالات پہلے سے کافی بہتر ہو گئے تھے اور اریش نے جو سیلری اکا کے لئے مقرر کی تھی اس کے بعد مشعل کو جاب کرنے کی ضرورت بھی نہیں تھی مگر اس کے باوجود وہ کوشش کرتی تھی کہ کم از کم ہانی کا خرچہ خود اٹھائے

"اکا، ہانی نہیں دیکھ رہا۔۔۔ کہاں ہے وہ، میں نے آپ سے کہا ہے اریش کے آنے سے پہلے، میرے آنے کے بعد ہانی کو کوارٹر بھیج دیا کریں"

مشعل نے آکا کو کچن سے نکلتے دیکھ کر بولا

"مشعل سانس لو بیٹا آجائے گا ہانی تھوڑی دیر میں پھر بھیج دیتی ہوں اسے گھر"

اکا نے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"کیا مطلب آجائے گا کہا گیا ہے ہانی" مشعل نے پریشان ہو کر اکا سے پوچھا

"آریش آج جلدی آفس سے آگیا تھا تو ہانی ضد کرنے لگا آس کریم کھانے کی،،، تین دن پہلے بھی تم نے جانے نہیں دیا تھا اسے، تو آریش مجھ سے پوچھ کر ہانی کو اپنے ساتھ لے کر گیا"

اکا نے تحمل سے مشعل کو بتایا اور مشعل اکا کے تحمل کو دیکھ کر حیران رہ گئی

"اکا آپ ایسا کیسے کر سکتی ہیں، ہانی کو آپ نے کسی اجنبی کے ساتھ بھیج دیا اور اتنے سکون سے مجھے بتا رہی ہیں"

مشعل نے حیرانگی سے اکا کو دیکھا

"کیا ہو گیا ہے مشعل آریش کو نسا اجنبی ہے اور زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ہانی صرف تمہارا ہی بیٹا نہیں ہے، جاو گھر جا کر آرام کرو۔۔۔ ہانی آجائے گا تھوڑی دیر میں تو بھیج دوں گی اسے"

اکا نے بات ختم کرتے ہوئے کہا تو مشعل گھر سے باہر نکل گئی

سامنے گیٹ سے گاڑی آتی دکھائی دی جس میں آریش اور ہانی بیٹھے ہوئے تھے مشعل اپنا غصہ ضبط کرتی ہوئی کار کی طرف بڑھی

"اما دیکھیں انکل نے ہانی کو کتنے سارے ٹواؤز دلانے اور آئی سکریم بھی کھلائی ہے"

ہانی مشعل کو دیکھ کر چمکتا ہوا بتا رہا تھا اور بہت خوش لگ رہا تھا۔۔۔ ایش کار سے اتر کر مسکراتا ہوا مشعل کے پاس آیا۔۔۔ اس کی مسکراہٹ مشعل کو احساس کمتری میں مبتلا کر گئی جیسے وہ جتا رہا ہوں کہ دیکھو تم یہ سب افورڈ نہیں کر سکتی جو تمہارا بچہ چاہتا ہے، مشعل کو مزید غصہ آنے لگا

"کیسی ہیں آپ" ایش مشعل کے پاس آ کر پوچھنے لگا

"کس کی پریشن سے لے کر گئے آپ ہانی کو"

مشعل نے ایش کے سوال کو انکور کرتے ہوئے سنجیدگی سے اس سے پوچھا

"ہانی تین دن پہلے بھی کہہ رہا تھا پھراج اس نے اصرار کیا تو مجھے اچھا نہیں لگا اسے منغ کرنا اور سچ

پوچھیں تو مجھے ہانی کے ساتھ وقت گزارنا بہت اچھا لگتا ہے، آپ دیکھیں کتنا خوش ہو گیا ہے"

ایش نے اس کے چہرے پر سخت تاثرات کو انکور کرتے ہوئے نرمی سے جواب دیا

"آئندہ میرے بیٹے کو مجھ سے پوچھے بغیر آپ کہیں نہیں لے کر جائے گے اور یہ چیزیں دلا کر آپ

کیا ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں یہ مہنگے ٹواؤز افورڈ نہیں کر سکتی۔۔۔ نہیں چاہیے مجھے اپنے بیٹے کے

لئے آپ سے بھیک"

مشعل نے غصے میں اریش کو سنائی

"مشعل میں ہانی کو اکا کی اجازت سے لے کر گیا تھا اور رہی بات ان کھلونوں کی مجھے آپ کی سوچ پر بہت افسوس ہو رہا ہے اب یہ سمجھ رہی ہیں کہ یہ چیزیں میں نے ہانی کو ترس کھا کر دلائی ہیں، ایسا سوچتی ہیں آپ میرے بارے میں"

اریش نے مشعل سے شکوہ کیا

"اگر ترس کھا کر نہیں دلائی تو مجھے اپنے بیٹے کے لئے کسی زکوۃ یا خیرات کی بھی ضرورت نہیں ہے"

مشعل کی بات پر اب اریش کو غصہ آیا

"آپ مسلسل غلط بیانی کر رہی ہیں مشعل"

اپنے لہجے میں غصہ سموئے ہوئے اریش نے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

"میرے بیٹے سے آپ دور رہیں،،، ہانی انکل کو ان کی چیزیں واپس کرو"

مشعل اپنے اریش کو تنبیہ کرنے کے بعد ہانی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"مما یہ ہانی کے ٹوائز ہیں،،، ہانی ان سے کھیلے گا"

ہانی نے مشعل کو صاف انکار کر دیا

"بیٹا آپ یہ ٹوائز انکل کو واپس کریں مگر آپ کو ایسے ہی کو ٹوائز لا کر دیں گی" آپ کے مشعل نے ضبط کرنے کے باوجود سختی سے بولا۔۔۔ اریش حیران ہو کر مشعل کا غصہ دیکھ رہا تھا جو اس کی سمجھ سے باہر تھا

"ہانی ٹوائز واپس نہیں دے گا آپ گندی ہو، انکل سے لڑ رہی ہو" ہانی نے ضدی لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا

"مشعل میں ہانی کو آپ کچھ نہیں دلاؤں گا مگر آپ پلیز یہ ٹوائز اس سے نہیں لیں۔۔۔۔۔ یہ سب ہانی نے اپنی پسند سے لیے ہیں اور میں نے بہت دل سے اسے خوش ہو کر دلانے ہیں۔۔۔ آپ اس طرح کریں گی تو ہم دونوں ہی ہرٹ ہو گے" اریش جو اتنی دیر سے مشعل اور ہانی کی باتیں سن رہا تھا بیچ میں بولا

"یہاں دو یہ ٹوائز" مشعل نے اریش کی بات انکور کرتے ہوئے آگے ہاتھ بڑھا کر ہانی سے ٹوائز لیے

"یہ ہانی کے ٹوائز ہیں مگر پلیز ہانی کو دیجئے"

ہانی روتا ہوا مشعل سے شاہر واپس لینے لگا تو مشعل نے زوردار تھپڑ ہانی کو لگا دیا

"کیا آپ کا دماغ خراب ہو گیا آپ کس طرح کا بیو کر رہی ہیں اتنے چھوٹے بچے کے ساتھ "اریش کو مشعل کی حرکت پر غصہ آیا تو اس نے چیخ کر مشعل سے کہا

"اس طرح ری ایکٹ کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو، باپ نہیں ہیں آپ اس کے اور میرے بیٹے سے دور رہے آپ"

مشعل نے ٹو اوز کا شاہر اریش کے آگے پھینکتے ہوئے کہا اور روتے ہوئے ہانی کا ہاتھ پکڑ کر کوارٹر کی طرف چلی گئی۔۔۔ جبکہ اریش لب بلیچ کر اس کو دور جاتا ہوا دیکھتا رہا

مزل لان میں ٹہلتا ہوا تابی کا ویٹ کر رہا تھا اسے کسی فرینڈ کے برتھ ڈے پارٹی میں جانا تھا

اس دن کے بعد سے مزل وہاج کے کہنے پر جاب چھوڑ کر تو نہیں گیا مگر تعبیر اس سے ناراض تھی کوئی بات نہیں کر رہی تھی، مزل نے ایک دو دفعہ خود سے بات کرنے کی کوشش کی مگر تابی نے ہاں ہوں کر کے جواب دیا تو مزل نے بھی خاموشی میں عافیت جانی

ہیل آواز پر منزل چونکا سامنے سے آتی ہوئی تعبیر پر اس کی نظر پڑی تو منزل نے ناگوار نظروں سے تابی کا جائزہ لیا۔۔۔ ٹائٹ جینز کے اوپر ریڈ کلر کا ٹاپ جس سلویوز نہ ہونے کے برابر تھی گلا گہرا نہ ہونے کے باوجود منزل کی نظریں۔۔۔

"کوئی اور ڈھنگ کے کپڑے نہیں ہیں آپ کے پاس"
منزل نے سنجیدگی سے تعبیر کو دیکھ کر کہا، منزل نے اس کو ابھی تک ایسی ڈریسنگ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا

"کیوان میں کیا برائی ہے"
تعبیر کو دل میں خوشی ہوئی منزل کا اس طرح ٹوٹنا اسے اپنے پن کا احساس دلایا گیا، وہ تابی کو چھوڑ کر جا رہا تھا اس لئے تابی بھی اس سے ناراض تھی مگر آج اس کے ایک جملے نے اس کی ناراضگی کو بھی ختم کر دیا

"بتاؤ نہ کیا برائی ہے"
منزل اس کے جواب میں خاموشی سے اسے دیکھنے لگا تابی نے دوبارہ پوچھا تو منزل چلتا ہوا اس کے قریب آیا اور اس کا بازو تھام کر اسے لان کے عقبی سائڈ پر لے گیا جہاں شیشہ لگا ہوا تھا شیشے کے سامنے تابی کو کھڑا کیا اور خود تابی کے پشت پر کھڑا ہوا

"کیا اچھائی لگ رہی ہے آپ کو ان کپڑوں میں"
مزل شیشے میں دیکھتا ہوا تھا تابی سے بولا تعبیر نے مڑ کر مزل کو دیکھا

"یعنی تمہیں میں اچھی نہیں لگ رہی جواب دو"
تعبیر نے منہ بناتے ہوئے مزل سے کہا

"وہاں میرے علاوہ بھی اور لوگ ہوں گے جو آپ کو دیکھیں گے اور ان کا دیکھنا مجھے اچھا نہیں لگے
گا" مزل نے صاف گوئی سے جواب دیا تو تابی مسکرائی

"مزل آج سب لڑکیوں نے پارٹی میں ایسی ہی ڈریسنگ کی ہوگی وہاں میں کمیز شلوار پہن کر نمونہ لگوگی"
تعبیر اپنی ڈریسنگ کی وضاحت دی۔۔۔۔۔ پر سنلی اسے بھی اس طرح کے ڈریسنگ کچھ خاص پسند نہیں
تھی پارٹیز یا پنک کی حد تک وہ جمیز وغیرہ پہن لیا کرتی تھی

"ان سب نمونوں میں آپ ہی منفرد لگیں گی۔۔۔۔۔ میری بات مان لیں آپ،،، ورنہ ایسے تو میں آپ
کو نہیں لے کر جانے والا"

مزل نے کندھے اچکا کر کہا تو تابی بیچارگی سے اسے دیکھنے لگی

"ٹھیک ہے تمہاری بات ایک شرط پر مانو گی تمہاری پسند کی ڈریسنگ میں تمہیں میری تعریف کرنی ہوگی" تعبیر نے اپنی شرط بتائی

"واپسی میں ہمیں دیر ہو جائے گی، آپ دس منٹ کے اندر واپس آئے" منزل نے ریسٹ واچ میں ٹائم دیکھتے ہوئے تابی سے کہا تو تابی چلی گئی

منزل کار سے ٹیک لگائے کھڑا تھا تو تابی تھوڑی دیر میں واپس آئی۔۔۔ منزل کی نظر اس پر ٹھہر گئی،، انگریزی رنگ کی شارٹ شرٹ جس پر ڈل گولڈن کلر کا نفیس کام ہوا تھا ہم رنگ دوپٹے اور ٹراؤزر میں، وہ بے حد حسین لگ رہی تھی

تعبیر نے اس کو اسمائل دے کر سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔ وہ منزل کی آنکھوں میں اپنے لیے ستائش محسوس کر چکی تھی،، مگر لفظوں میں بھی سننا چاہتی تھی

"کیا ہوا آج پیاری لگ رہی ہو"

تعبیر نے اس کا دیکھنا محسوس کیا تو خود ہی مسکراہٹ دبا کر پوچھا،، منزل اس کے قریب آیا

"پیاری نہیں بہت پیاری"

مزل نے اس کے کچھڑ میں قید بالوں کو آزاد کرتے ہوئے کہا اس طرح کرنے سے تابی کی کمر بالوں سے ڈھک گئی مزل کی اس حرکت پر اور اس کی نظروں کی تپش سے تابی نظریں جھکی

"چلتیے چلتے ہیں" مزل نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھولا تو تابی کار میں بیٹھ گئی مزل نے سیٹ سنبھال کر کار اسٹارٹ کر دی

یہ پارٹی تابی کے یونیورسٹی فیلو نے دی تھی وہاں پر سارے ہائی کلاس کے بگڑے ہوئے بچے موجود تھے لڑکیاں اوٹ پٹانگ ڈریسنگ میں لڑکوں سے فری ہو کر تایاں مار کر باتیں کرتی ہوئی مزل کو فل چھچھوری محسوس ہو رہی تھی

"ارے یار تعبیر تھینکس تم آگئی، ورنہ مجھے لگا ہر پارٹی کی طرح شاید یہاں بھی نہ آؤ"

ثاقب تعبیر کے پاس آکر بولا

"تم نے اتنا انسٹ کیا اس لئے آنا پڑا، باقی سب لوگ کہاں پر ہیں"

تیز میوزک کی آواز میں تعبیر نے تھوڑا زور سے ثاقب سے پوچھا

"اس سائڈ پر تمہارا گروپ موجود ہے،، میں اور بھی لوگوں سے ملنے کے اتا ہوں" ثاقب کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"آؤ میں تمہیں اپنے فرینڈز سے ملواؤں" تابی نے منزل کو دیکھتے ہوئے کہا

"نہیں آپ جائیں اپنے فرینڈز کے پاس میں یہی بیٹھا ہوں" منزل چمیر پر بیٹھتا ہوا بولا، تو تابی وہاں سے چلی گئی۔۔۔ اتنا تو تعبیر کو اندازہ ہو گیا تھا کہ ایک بار اس نے منع کر دیا وہ نہیں آئے گا،، منزل وہی سامنے چمیر پر بیٹھ گیا اور ناپسندیدہ نظروں سے وہاں پر موجود لوگوں کو دیکھنے لگا۔۔۔ لڑکیوں کی ڈریسنگ ایسی کے بند کانوں کو ہاتھ لگائے،، لڑکوں سے چپک چپک کر ٹیڑھے منہ بنا کر سیلفیاں لیتی ہوئی لڑکیاں اسے کوفت میں مبتلا کر رہی تھی

ہائی کلاس سے تعلق رکھنے کے باوجود تعبیر ان سب لڑکیوں سے کتنی مختلف تھی 'شکر ہے میڈم ایسی بالکل نہیں' منزل سوچنے لگا

اس کی نظر دور کھڑی تعبیر پر گئی جو اپنی دوستوں میں موجود بار بار اسی کو دیکھ رہی تھی کہ وہ یہاں آ کر بور تو نہیں ہو رہا۔۔۔ منزل نے دور سے اس کو دیکھ کر اسمائل دی جس سے وہ ریلیکس ہو گئی اور خود بھی اسمائل دے کر اپنی دوستوں کی طرف متوجہ ہو گئی

اب تو آپ کو اپنی زندگی میں جلد شامل کرنا پڑے گا بہت ضروری ہوتی جا رہی ہیں آپ دن بدن میرے لئے "مزل تعبیر کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگا

"ہیلو مزل کیسے ہو تم نے مجھے نہیں پہچانا۔۔۔ میں شبنم ہوں،، نشا باجی (تابی کی دوست) کے گھر کام کرتی ہو۔۔۔ میں نے تمہیں دیکھا تھا تعبیر باجی کے ساتھ۔۔۔ کیا تم مجھ سے دوستی کرو گے"

شبنم شکل سے اچھی خاصی لڑکی تھی کام کرنے والی نہیں لگ رہی تھی مگر منہ کھولنے پر اس کا پروفیشن سمجھ آ رہا تھا

"سوری شبنم مگر مجھے نسوار کا سستا نشہ پسند نہیں" مزل نے سنجیدگی سے اس کو دیکھ کر بولا جس پر شبنم سلگ گئی

"ہیرو نہیں ہو، باڈی گارڈ ہو تم تعبیر باجی کے سمجھے" شبنم نے جل کر بولا

"سمجھ گیا اب پھوٹوہاں سے فوراً"

مزل نے اس کی مزید عزت افزائی کرتے ہوئے کہا۔۔۔ شبنم تپ کر وہاں سے چلی گئی۔۔۔

ویٹر سب کو ڈرنک سرو کرتا ہوا منزل کے آگے بھی گلاس رکھ کر چلا گیا منزل نے جیسے ہی ایک گھونٹ لیا مگر اگلے ہی لمحے اس نے کلی کر دی

"لاحول ولایہ تو شراب ہے، توبہ آخر کیوں آئی ہے میڈم ایسی یہودہ پارٹی میں " منزل کے ماتھے پر شکنیں واضح ہونے لگی

تابی اپنی دوستوں کے ساتھ کھڑی باتیں کرنے میں مصروف تھی تبھی اس کا موبائل بجا، اس کا دھیان منزل کی طرف تھا شاید وہی بلارہا ہوں وہ بیگ سے موبائل نکال کر سامنے کر سی پر دیکھنے لگیں مگر وہاں پر منزل موجود نہیں تھا

"ہیلو کہاں ہو تم" تابی نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا، جب کہ نظریں مسلسل منزل کو ڈھونڈ رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

"تمہاری نگاہوں سے بہت دور ہو، اسنووائٹ مگر کبھی میرے پاس آ کر دیکھو، میرے دل میں جھانک کر۔۔۔ وہاں صرف تم اپنے آپ کو ہی پاؤ گی" ارتضیٰ کی آواز سے تابی کی ہتھیلیاں پسینے سے گیلی ہونے لگی

"کیوں پریشان کرتے ہو تم مجھے، آخر کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا" تعبیر اپنی دوستوں کے سے اٹھی اور منزل کو چاروں طرف دیکھ رہی تھی

"غلط بول رہی ہو پریشان میں نہیں، تم نے مجھے کیا ہے۔۔۔ ابھی سے نہیں بچپن سے۔۔۔ اب وقت قریب آ گیا ہے کہ تمہارے اور اپنے درمیان سارے فاصلے ختم کر کے تمہاری قربت سے اپنے اندر کی تشنگی مٹاؤ۔۔۔ بہت جلد تمہارے بابا کے پاس آؤں گا تمہیں مانگنے۔۔۔۔۔ اپنے دماغ میں یہ بات اچھی طرح بٹھالو، یو آرمائن"

ارتضیٰ بول کر موبائل بند کر چکا تھا جبکہ تابا بھی ابھی بھی موبائل کان پر رکھے اسٹیجو بنی کھڑی تھی

"کسے ڈھونڈ رہی ہے میڈم، میں یہاں ہوں"

اپنے پیچھے سے منزل کی آواز سنائی دی تو تابا نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔۔۔ اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمایاں تھے

www.urdu novelsmania.com

"کیا ہوا آپ کو، آپ ٹھیک ہیں"

تابا کے چہرے پر ہوائیاں اڑھتی ہوئی دیکھ کر منزل نے تشویش سے پوچھا

"وہ اسی کی کال آئی تھی وہ کہہ رہا تھا وہ مجھے لے جائے گا، منزل وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائے گا"

تعبیر غائب دماغی کے ساتھ بولی منزل کو وہ کسی ڈرے میں بچے کی طرح لگی۔۔۔ منزل نے اس کا ہاتھ پکڑا اور کرسی پر بٹھایا

"کوئی ایسے ہی لے جائے گا آپ کو، میں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔ ریلکس ہو جائے اور پلیر چلیں یہاں سے مجھے تو یہاں پر وحشت ہو رہی ہے"

منزل نے اس کو دیکھ کر کہا

ہاں اب چلنا چاہیے ثاقب کو بول کر آ جاؤ"

تعبیر اپنے آپ کو نارمل کرتے ہوئے بولا ویسے بھی منزل اس کے ساتھ تھا کوئی اس کا کیا کر سکتا تھا یہ سوچ اسے مزید ریلکس کر گئی # یو آرمائن

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

زینبیہ۔ شرجیل

قسط 12

"یار پارٹی تو زبردست دی ہے اگر آج شراب کے ساتھ شباب بھی مل جائے تو رات رنگین ہو جائے اور پارٹی کا مزاد وبالا ہو جائے" نبیل نے شراب پیتے ہوئے خباثت سے ثاقب کو آنکھ ماری

"ثاقب او کے اب میں چلتی ہوں، تمہیں بائے کہنے کے لئے آئی تھی"

ثاقب کو اپنی پشت سے تعبیر کی آواز آئی

"اتنی جلدی، ابھی تو ڈز بھی اسٹارٹ نہیں ہوا یا ر"

ثاقب نے تعبیر کو دیکھ کر کہا

"نہیں دیر ہو رہی ہے پھر کبھی سہی" تعبیر جانے کے لئے مڑی نبیل نے ثاقب کے ہاتھ سے جوس کا گلاس لے کر، جو کہ ادھا ثاقب پی چکا تھا اس میں اپنے گلاس سے وائن جوس اس میں ڈالی

"تعبیر کچھ کھا نہیں کم از کم جوس تو پیتی جاو"

نبیل تعبیر کو جاتا دیکھ کر جلدی سے بولا،،، تو ثاقب نے گھور کر نبیل کو دیکھا

www.urdu novels mania.com

"نو تھینکس ابھی موڈ نہیں ہے"

تعبیر نے مسکرا کر نبیل کو جواب دیا

"بہت بری بات ہے تعبیر اگر تم ہمارے ساتھ ڈز نہیں کر رہی تو ایٹلیز جوس تو پی لو، ثاقب خوش ہو جائے گا" نبیل دوبارہ مسکرا کر بولا

"رہنے دو نبیل اگر وہ نہیں پینا چاہ رہی اس کا موڈ نہیں ہوگا"
 ثاقب نے نبیل کو تنبیہ کرتے ہوئے منع کیا

"مانڈ نہیں کرنا ثاقب ڈنر کے لیے بہت لیٹ ہو جائے گا، یہ جوس میں پی لیتی ہوں"
 تعبیر نے ثاقب کا دل رکھنے کے لئے جوس کا گلاس ہاتھ میں تھا اور پینے لگی۔۔۔ اس کو ٹیسٹ تھوڑا
 عجیب لگا مگر وہ چپ کر کے پی گئی۔۔۔ جس پر ثاقب نے نبیل کو ملامت بھری نظروں سے دیکھا، تو
 نبیل کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ آئی

"آؤ کے اب میں چلتی ہوں"
 جوس کا گلاس خالی کرنے کے بعد تعبیر کہنے لگی
 www.urdu novels mania.com

"تعبیر تم ثاقب کی مدر سے نہیں ملی" نبیل نے تعبیر سے پوچھا

"کیا آنٹی آئی ہیں۔۔۔ مجھے نہیں دکھی"

"ہاں وہ اوپر روم میں ہے تمہارا پوچھ رہی تھی مل لو ان سے"

نبیل نے اوپر روم کی طرف اشارہ کیا تو تعبیر کو چکر آنے لگے

"کیا ہوا تم ٹھیک ہو تمہیں اب گھر جانا چاہیے"
ثاقب نے تعبیر کو دیکھ کر کہا اور گھور کر نبیل کو دیکھا

"تعبیر میں تمہیں آنٹی سے ملو دیتا ہوں۔۔۔ ثاقب تم اپنے دوسرے گیسٹ دیکھو پلیز"
نبیل نے آنکھ مارتے ہوئے ثاقب سے کہا

"کیا کر رہے ہو یا ریہ اس ٹائپ کی لڑکی نہیں"
ثاقب نہ آستہ آواز میں اسے منع کرنا چاہا

"چپ کر بس آدھے گھنٹے میں واپس آتا ہوں۔۔۔ جب تک تو یہاں سنبھال"
نبیل کہتا ہوا تعبیر کا ہاتھ تھام کر اسے اوپر لے گیا۔۔۔۔۔ دور سے منزل کی نظر کسی لڑکے کے ساتھ
سیڑھیاں چڑھتی ہوئی تعبیر پر پڑی تو وہ وہی رک کر اس کے واپس آنے کا ویٹ کرنے لگا تب اسے
ثاقب نظر آیا۔۔۔۔۔

ثاقب نے مزمل کو دیکھا تو اس کے چہرے کی گھبراہٹ کے آثار نمایاں ہوئے جو کہ مزمل کی نظروں سے چھپ نہیں سکے،،،، ثاقب زبردستی مسکرا کر ٹائی کی نوب ٹھیک کرنے لگا۔۔۔۔۔ مزمل کچھ سوچتا ہوا ثاقب کے قریب آیا

"میڈم کہاں ہے" مزمل سنجیدگی سے ثاقب کو دیکھ کر پوچھنے لگا

"تعبیر یہی کہی ہوگی اپنی دوستوں کے پاس، مجھے دکھی نہیں"

اس کے لہجے میں لڑکھڑاہٹ واضح تھی مزمل نے لب بچ کر اسے دیکھا مزمل کا دل چاہا اس کو زمین میں گاڑ دے کیونکہ وہ دور سے ہی ثاقب نبیل اور تابی کو باتیں کرتا ہوا دیکھ رہا تھا مگر یہ ٹائم اس کو مارنے میں ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وہ بھاگتا ہوا سیڑھیوں کے پاس آیا دو تین سرٹھیاں اکٹھی چڑھ کر وہ روم تک پہنچا اور دروازے کو زور زور سے کھٹکھٹانے لگا

www.urdu novelsmania.com

"کیا پر اہلم ہے"

نبیل نے دروازے سے تھوڑا سا سر باہر نکال کر مزمل سے پوچھا

"میڈم کہاں ہے بلاوائیں"

مزمل ضبط کرتا ہوا نبیل سے بولا

"باہر ویٹ کرو آرہی ہیں تمہاری میڈم تھوڑی دیر میں"
 نبیل نے تحکمانہ لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا۔۔۔ جس پر مزمل نے مٹھی بند کر کے پوری شدت سے
 کھینچ کر مکا اس کی ناک پر جڑ دیا جس پر نبیل بلبلاتا اٹھا

دروازہ کھول کر مزمل روم کے اندر داخل ہوا تو سامنے بیڈ پر تعبیر بیٹھی ہوئی ہوش و حواس سے بیگانہ
 لگ رہی تھی، اس کی گردن کبھی ایک سائیڈ پر لڑھک رہی تھی کبھی دوسری سائیڈ پر

"تعبیر تم ٹھیک ہو" مزمل نے بے اختیار اس کا نام پکارتا ہوا اسکی طرف بڑھا اس کا چہرہ تمام کر اس
 سے پوچھنے لگا تعبیر نے نشیلی آنکھوں سے مزمل کو دیکھا

"اوی اللہ، ایک دو تین چار۔۔۔ تم چار کیسے ہو گئے"
 تعبیر تالیاں بجا کر بچوں کی طرح ہنسنے لگی مزمل کو ایک سیکنڈ نہیں لگا یہ سمجھنے میں کہ تعبیر کی یہ حالت کس
 چیز سے ہوئی ہے

"یو باسٹرڈ تو نے میری ناک توڑ دی" نبیل ناک سے خون صاف کرتا ہوا غصے میں مزمل کی طرف بڑھا تو
 مزمل نے نبیل کو دیکھا اور سامنے پڑی ہوئی کرسی اٹھا کر نبیل کو ماری جس سے وہ نیچے گر پڑا وہ ابھی

نیچے ہی پڑا درمیں کر رہا تھا منزل نے زوردارلات اس کے پیٹ میں ماری اور گریبان پکڑ کر اسے کھڑا کیا اور اس کے چہرے پر دو زوردار مکے رسید کیے

"واہ میرے شیر، چاڈال، آج اسے کچا" تابی بیڈ سے اٹھتی ہوئی منزل کو بولی اور خود بھی ہوا میں ملے چلانے لگی

"یہ کیا کر رہے ہو بھائی، پلیز چھوڑ دو اس کو"

ثاقب نے کمرے میں آ کر منزل کو روکنا چاہا منزل نے نبیل کو چھوڑ کر ایک تھپڑ اس کو بھی رسید کیا اور گریبان پکڑ کر بولا

"تف ہے تم جیسے لوگوں پر، جانوروں سے بھی بدتر ہو تم لوگ"

منزل نے ایک نظر تعبیر کو دیکھا جس کا دوپٹے نیچے گرا ہوا تھا اور وہ ابھی بھی ڈشم ڈشم کی آواز منہ سے نکال کر ہوا میں ملے چلا رہی تھی۔۔۔ ثاقب کا گریبان چھوڑ کر وہ تابی کی طرف بڑھا اور اس کا دوپٹہ نیچے سے اٹھا کر تعبیر کے گلے میں ڈالا۔۔۔ تعبیر شرماتی ہوئی دوپٹہ منہ میں لے کر منزل کو دیکھنے لگی

"تعبیر کو پیچھے کے راستے سے لے جاؤ، یہ دروازہ باہر کی طرف کھلتا ہے" ثاقب نے بے سود پڑے نبیل کو اٹھا کر کہا اور روم سے اسے لے کر باہر نکل گیا

مزل بھی نہیں چاہتا تھا کہ وہ سب لوگوں کے سامنے سے تعبیر کو اس حالت میں لے کر جائے بلا وجہ میں لوگ متوجہ ہوں۔۔۔ ثاقب اور نبیل کے جانے کے بعد اس نے دروازہ بند کیا پلٹ کر تعبیر کو دیکھا تو وہ گلے میں دوپٹہ ڈالے دوپٹے کے دونوں سرے ہاتھ سے پکڑ کر جہاز اڑانے میں مصروف تھی۔۔۔ مزل دونوں ہاتھ باندھ کر اس کی اوٹ پٹانگ حرکتیں دیکھنے لگا

"اُوئے یہاں آؤ میرے پاس"

تابی نے بڑی مشکلوں سے اپنے قدم زمین پر جمائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ جھومتے ہوئے اس نے مزل کو دیکھ کر کہا

"فرمائیے"

مزل قدم بڑھاتا ہوا اس کے قریب آیا۔۔۔ اس کی حالت دیکھ کر اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ نشے سے فل ٹن ہو چکی ہے

"اور قریب آؤ یا تمہیں کھا تھوڑی جاؤں گی"

تابی نے لڑکھڑاتی زبان کے ساتھ خود ہی بے ہنگم قہقہہ لگا کر کہا تو مزل نے اس کو گھور کر دیکھا

"اور قریب آیا تو پھر دور جانا مشکل ہو جائے گا میڈم۔۔۔ آئیے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے"

مزل نے اس کی حالت کے مد نظر، اسے سہارا دینے کے غرض سے اس کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

"مطلب کیا ہے تمہارا اوقات میں رہو، ڈرائیور ہو تم میرے"

تابی مشکل سے قدم اٹھاتی ہوئی مزل کے پاس آئی اور اس کے آگے بڑھے ہوئے ہاتھ پر تالی مارتے ہوئے بولی۔۔۔ تالی مار کر وہ خود بھی گرنے لگی تو مزل نے اسے دونوں بازوؤں سے پکڑ کر سہارا دیا

"مس تعبیر صدیقی میں آپ کا ڈرائیور ہرگز نہیں ہوں"

مزل نے اس کو باور کراتے ہوئے کہا اور اسکے بازوؤں سے ہاتھ ہٹائے تو تابی نے مزل کا کالر پکڑ لیا

"ڈرائیور نہیں ہو تو کیا ہوا، باڈی گارڈ تو ہونا۔۔۔ اے ہیرو صرف ڈشمن ڈشمن کرنا آتا ہے یا پھر

رومانس بھی ہاں"

وہ مزل کا کالر پکڑے، بمشکل اپنی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتے ہوئے مزل سے پوچھ رہی تھی، وہ چھوٹی صرف دیکھنے میں لگتی مگر اندر سے پوری تھی، مزل نے اس کی بات پر اپنی مسکراہٹ دبائی

"میڈم لگتا ہے شراب آپ کے دماغ پر چڑھ گئی ہے،، چلیں آپ کو گاڑی تک لے چلو"

وہ اپنے گریبان سے تابی کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا

"میڈم کے بچے میڈم گاڑی تک خود کیسے جانگی، چلو اپنی میڈم کو گود میں اٹھاؤ"

آنکھیں بند کر کے وہ مزمل کے سینے پر سر ٹکاتے ہوئے بولی۔۔۔ اس کی انوکھی سی فرمائش پر مزمل نے پوری آنکھیں کھول کر اپنی چھوٹی سی میڈم کو دیکھا

"ایسا کرنے کے علاوہ کوئی چارہ بھی نہیں ہے"

مزمل نے جھک کر اس کے کان میں کہا اور دونوں ہاتھوں سے اسکی کمر کو تھاما۔۔۔ تو تعبیر نے سر اونچا کر کے اپنی بند آنکھیں کھول کر مزمل کو دیکھا۔۔۔ وہ مزمل کے سینے سے لگی ہوئی بے حد اس کے نزدیک کھڑی تھی،، اس کے سر اونچا کرنے سے مزمل کی نگاہیں بھٹک کر اسکے ہونٹوں پر گئی

www.urdu novelsmania.com

"کیا تمہیں کس کرنا ہے"

تابی اس کی نظروں کا زاویہ دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔۔۔ مزمل اس کی بات سن کر زور سے

ہنسا

"ہاں ایسا کرنے کو میرا دل چاہ رہا ہے" منزل نے پوری سچائی سے حقیقت بیان کی۔۔۔ اور تعبیر کو پوری طرح اپنے حصار میں لیا کیونکہ تعبیر نے اپنا پورا وزن منزل پر ڈالا ہوا تھا اگر منزل اسے نہ تھامتا تو وہ نیچے گری ہوئی ہوتی

"تو کرا کیوں نہیں رہے"

تابی نے نشیلی آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا

"کرو"

منزل نے سنجیدگی سے اجازت لی تو تابی نے دائیں گال پر انگلی رکھ کر جگہ منتخب کی

"نہیں یہاں نہیں کرنا"

منزل نے اس کی کمر سے ہاتھ ہٹا کر تابی کے ہونٹوں پر رکھا اور سنجیدگی سے تابی کو دیکھا

"پھر ہم بے بی کا نام کیا رکھیں گے"

تابی نے کنفیوز ہوتے ہوئے منزل سے پوچھا

"بے بی کس کا بے بی"

مزل نے الجھن بھری نظروں سے اس کو دیکھ کر پوچھا

"ہمارا بے بی ڈفر، تمہیں تو کچھ نہیں معلوم"

تابی نے غصے میں اسے دیکھا

"اور مجھے آپ کے ناخذ علم کے بارے میں جان کر، اب خود پر ترس آ رہا ہے چلے گھر چلتے ہیں" مزل نے اس کو بانہوں میں اٹھایا اور پچھلے راستے سے دروازہ کھول کر باہر نکلا

"تمہیں معلوم ہے تم مجھے بہت اچھے لگتے ہو، مگر میں یہ تم کو کبھی بھی نہیں بتانے والی۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرتی ہوں، مگر میں تم کو یہ کبھی بھی نہیں بتانے والی۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ گزارا ہوا وقت بہت اچھا لگتا ہے،، مگر میں تم کو یہ کبھی بھی نہیں بتانے والی۔۔۔ آج میں یہاں پر آئی اس لئے کہ تم میرے ساتھ رہو،، مگر میں تم کو یہ کبھی بھی نہیں بتانے والی"

وہ مسلسل نشے میں بڑبڑائے جا رہی تھی

مزل ڈرائیونگ کے دوران مسلسل اسکی بڑبڑاہٹ سن رہا تھا گھر آیا تو مزل نے گاڑی روکی۔۔۔ تابی اب خاموش ہو چکی تھی اس کی آنکھیں بند تھی

"کیا ہوا منزل بھائی بی بی ٹھیک ہیں" منزل نے تابی کو گود میں اٹھایا ہوا تھا تو گارڈ نے آکر پوچھا

"ہاں طبیعت خراب ہو گئی تھی،، نیند لے گئی تو صبح تک ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ وہاں سرکہاں ہے" منزل نے گارڈ کو دیکھ کر پوچھا

"وہ تھوڑی دیر پہلے آئے تھے۔۔۔ بی بی جی اور آپ کا پوچھ رہے تھے،، ابھی روم میں گئے ہیں" گارڈ نے منزل کو جواب دیا

"ٹھیک ہے میں مل لیتا ہوں ان سے بھی"

منزل کہتا ہوا تابی کو اس کے روم لایا اور اسے بیڈ پر لٹایا۔۔۔ ہیل سے اس کے پاؤں آزاد کئے اور دوپٹہ ساند پر رکھا تو اس کی نظر دوبارہ تابی کے گلابی ہونٹوں پر گئی

www.urdu novelsmania.com

"پھر بے بی کا نام کیا رکھے گے"

تابی کی بات یاد آئی تو اس کے چہرے پر ایک بار پھر مسکراہٹ دوڑ گئی وہ تابی کو کمفرٹ اڑاتا اس کے روم سے باہر نکل گیا

"کیا قسم کھا رکھی ہے آپ نے اور ہانی نے کہ مجھ سے بات نہیں کریں گے آپ دونوں۔۔۔ آخر ایسا کیا ہو گیا ہے جو آپ دونوں ہی مجھ سے خفا ہیں"

آکا بی پی لو ہونے کی وجہ سے صبح سے ہی اپنی طبیعت بہتر فیل نہیں کر رہی تھیں، تو مشعل نے اسکول سے چھٹی لے لی۔۔۔ مگر کل والے واقعے کے بعد ہانی تو مشعل سے ناراض تھا ہی اکا بھی اس سے بات نہیں کر رہی تھی اور مشعل کا مسئلہ یہ تھا کہ وہ زیادہ دیر تک اکا اور ہانی کی ناراضگی برداشت نہیں کر سکتی تھی اس لیے بول اٹھی

"کیا تمہیں خبر نہیں ہے کہ کس وجہ سے میں اور ہانی تم سے ناراض ہیں۔۔۔ تم نے بلا وجہ میں کتنی باتیں اریش کو سنائی ہیں،،، وہ مجھ سے پوچھ کر ہانی کو لے کر گیا تھا۔۔۔ کل وہ افس سے جلدی، آرام کرنے کی غرض سے آگیا تھا، اس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی پھر بھی اس بچے نے ہانی کے اصرار پر اپنی طبیعت کا نہ سوچتے ہوئے اسے باہر گھمانے لے گیا کہ ہانی احساس نہ کرے اور تم نے الٹا اسی کو باتیں سنا دی اور ہانی پر کیسے ہاتھ اٹھا تمہارا، تم نے آج تک کبھی ایسی حرکت نہیں کی مجھے رہ رہ کر افسوس ہو رہا ہے"

آکا کی بات پر وہ شرمندہ تو ہوئی مگر ترنت بولی

"اور آپ کے اس معصوم بچے (اریش) کے پیٹ میں ایک بات نہیں رکی۔۔۔ فوراً آپ کے کان بھر دیے اس معصوم نے میرے خلاف"

کل شام والے واقعہ کے وقت اکا وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔ یقیناً ان کو اریش نے گھر جا کر بتایا ہوگا مشعل نے سوچ کر سر جھٹکا

"اسی بات کا تو افسوس مشعل، یہ باتیں میرے معصوم بچے (اریش) نے مجھے نہیں بتائی وہ تو گھر میں داخل ہو کر چپ کر کے اپنے بیڈروم میں چلا گیا، کچھ بھی کہے بناء۔۔۔ یہ باتیں مجھے تمہارے معصوم بچے نے بتائی"

آکا کے جتانے پر مشعل چپ ہو گئی

"اب کہاں جا رہی ہیں صبح سے بی پی لو ہے آپ کا"

اکا کو باہر جاتا دیکھ کر مشعل نے پوچھا

"اریش کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں۔۔۔ کاڑی اسکی باہر کھڑی ہے یقیناً وہ افس نہیں گیا ہو گا ذرا دیکھ کر تو آؤ"

اکا مشعل کو بتا کر جانے لگیں

"اکا رہنے دیں آپ، میں دیکھ لیتی ہو جا کر آپ کی خود کون سی طبیعت ٹھیک ہے"

مشعل نے دوپٹہ اوڑھتے ہوئے کہا

"پھر نوکروں سے بھی اپنے سامنے کھڑے ہو کر کام کرو لینا، بہت ہی ہڈ حرام ہیں سب کے سب،

میں تھوڑی دیر لیٹ جاتی ہوں" آکا رووم میں جاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔ مشعل بیڈروم میں آئی اور

سوتے ہوئے ہانی کو پیار کیا، اس نے پہلی دفعہ ہانی پر ہاتھ اٹھایا تھا مشعل کو افسوس ہونے لگا

"مما کی جان آج کتنا سونے لگیں آپ۔۔۔ اٹھنا نہیں ہے کیا"

مشعل نے ہانی کا سر اپنی گود میں رکھتے ہوئے کہا

"ہانی آپ سے ناراض ہے آپ نے ہانی کو مارا اور ہانی کے فرینڈ سے بھی لڑائی کی"

ہانی نیند سے بیدار ہوا تو کل والا واقعہ یاد کر کے بولا
"تو پھر معافی نہیں ملے گی ماما کو"

مشعل نے اس کے گال چومتے ہوئے پوچھا
"ہانی نے انکل کو بتایا تھا ہانی کی مافیہ کی طرح ہیں لیکن آپ ان کے سامنے وچ بن گئی"
ہانی کے شکوہ کرنے پر مشعل کو ہنسی آئی

"او کے ماما اپنے بیٹے سے سوری کر لیتی ہیں اور اس کی پسند کا پاسٹا بھی بنائے گی"
مشعل نے ہانی کو مناتے ہوئے کہا

"آپ ہانی کے فرینڈ کو بھی سوری کر لیں ورنہ وہ آپ کو وچ سمجھے گے"
ہانی نے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

"او کے چلیں آپ کی فرینڈ کو بھی سوری کر لیتی ہیں ماما۔۔۔ لیکن آپ پہلے ٹیٹھ برش کریں جب تک
ماما آپ کے لئے ناشتہ بنا کے لاتی ہیں"
مشعل نے روم سے نکلتے ہوئے کہا

"میں نے منع کیا تھا تاکہ کمرے میں بار بار آنے سے، اب مجھے کوئی بھی ڈسٹرب نہ کرے" مشعل ہانی کو
لے کر اریش کے بیڈ روم کی طرف بڑھ رہی تھی تب اس کے کانوں میں اریش کی آواز پڑی اور منہ
لٹکاتا ہوا خانساں کھانے کی ٹرے لے کر روم سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا
"کیا ہوا"

مشعل نے خانساں کا اتر اہوا منہ دیکھ کر سوال کیا

"اریش صاحب کی کل سے طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اوپر سے چڑچڑے اتنے ہو رہے ہیں کھڑے کھڑے بے عزتی کر دی نہ ہی کچھ کھا رہے ہیں"

خانسامہ منہ لٹکاتا ہوا واپس کچن میں چلا گیا

"ہانی ہم بعد میں مل لے گے آپ کے فرینڈ سے"

مشعل کو لگا کہیں اس کی بھی عزت افزائی نہ ہو جائے اس لئے اس نے واپسی کی راہ لینے کا سوچا

"مما ہانی اپنے فرینڈ سے ابھی ملے گا" ہانی دوڑتا ہوا روم کے اندر چلا گیا مشعل اس کو پیچھے سے پکارتی رہ گئی مگر جب تک وہ اندر جا چکا تھا مشعل بیڈ روم کے باہر ہی رک گئی

"ہانی آگیا اپنے فرینڈ کے پاس"

اریش آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا۔۔ ہانی کی چمکتی ہوئی آواز اس کے کانوں میں پڑی اور دھب کر کے وہ اس کے سینے پر آگرا

"ہانی یہ کیا طریقہ ہے اس طرح ملتا ہے کوئی اپنے فرینڈ سے"

اس سے پہلے اریش ہانی کو اپنی بانہوں میں سماتا دروازہ کھول کر مشعل اندر آ کر بولی

"ہر چیز سے ہی آپ کو پروہم ہوتی ہے مشعل مجھے یہ سمجھ نہیں آتا آخر آپ کی پرابلم کیا ہے آپ نے کبھی غور کیا ہے آپ کتنی نمک چڑی ٹائپ خاتون ہیں"

ہانی کا اس طرح سینے سے لگنا اریش کو اچھا لگا، بری تو اسے مشعل بھی نہیں لگی۔۔۔ مگر اس طرح ہانی کو ٹوکنا اسے چڑ میں مبتلا کر گیا

"کیا کہا آپ نے مجھے، نک چڑی خاتون"

مشعل کو اپنا یہ نام کچھ خاص پسند نہیں آیا اس لئے اس نے غصے سے پوچھا

"مشعل پلیز میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور اس وقت بھوکے پیٹ میرے اندر اتنا اسٹینا نہیں کہ میں آپ کی گولا باری کا مقابلہ کر سکوں۔۔۔ میری آدھی طبیعت ہانی کو دیکھ کر ٹھیک ہو گئی ہے، کیا آپ مجھے اور ہانی کو کچھ دیر کے لیے اکیلا چھوڑ سکتی ہیں"

اریش نے عاجزی سے مشعل سے پوچھا #یو آرمائن

#زینبہ۔ شرجیل

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

قسط 13

اچھا طریقہ ہے گیٹ آؤٹ کہنے کا، مجھے یہاں پر رکنے کا شوق بھی نہیں ہے۔۔۔ اکا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی تبھی آپ کے گھر آئی ہو آکا کے کہنے پر۔۔۔ اپنے کل کے روپے پر آپ سے سوری کہنے" مشعل بول کر بنا سوری بولے روم سے چلی گئی۔۔۔ اریش نے سیریز ہو کر ہانی کو دیکھا پھر وہ دونوں زور سے ہنس پڑے

"اپنے صاحب کو بریک فاسٹ میں کیا دیا آپ نے"
مشعل نے کچن میں آکر خانساں سے پوچھا

"جی بریک فاسٹ میں چائے اور بریڈ دی تھی مگر انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا۔۔۔ کل رات
سے کچھ نہیں کھایا صاحب نے"
خانساں نے مشعل کو بتایا

"اچھا دلیہ موجود ہے گھر میں"
مشعل نے خانساں سے پوچھا

"رہنے دیں مشعل بی بی۔۔۔ صاحب کو دلیہ کچھ خاص پسند نہیں وہ غصہ کریں گے"
خانساں نے مشعل کو مشورہ دیا

"جو میں پوچھ رہی ہوں آپ وہ بتائے بلکہ ایسا کریں ساری چیزیں نکال کر مجھے دیں، میں خود بناتی ہوں
اور جا کر بوا سے کہہ دیں دو گھنٹے کے اندر گھر کی صفائی مکمل ہو جانی چاہیے میں آکر چیک کرتی ہوں"
مشعل نے کھانے کے برتن میں پانی چڑھاتے ہوئے بولا

دلہ تیار ہوا تو مشعل نے ٹرائی میں پلیٹ، اسپون، ٹشو کے ساتھ تمام لوازمات رکھ کر ایش کے بیڈروم کا دروازہ ناک کیا۔۔۔

کمٹ ان کی آواز پر وہ روم میں داخل ہوئی۔۔۔ ہانی ایش کو کوئی قصہ سنانے میں مصروف تھا

"ہانی آپ اکا کے پاس جائے اب۔۔۔ ما آ رہی ہیں تھوڑی دیر میں"
مشعل نے ہانی کو بغیر دیکھے مخاطب کیا

"مشعل کیا مجھ میں کانٹے لگے ہیں، جو ہانی کو چھ جائے گے۔۔۔ آپ اپنا مسئلہ آج بتا ہی دیں"
ایش نے سنجیدگی سے پوچھا

"وہ آپ کو کھانا کھاتے ہوئے ڈسٹرب کرے گا میں آپ ہی کے خیال سے کہہ رہی ہوں"
مشعل نے ایش کو دیکھ کر جواب دیا

"میرا خیال رکھنے کا شکریہ اچھا لگا سن کر، آدھی طبیعت میری ہانی کو دیکھ کر ٹھیک ہو گئی تھی اور اب
پوری طبیعت آپ کی بات سن کر"

ایش نے مسکرا کر مشعل کو دیکھا تو وہ سیریز ہو کر ایش کو دیکھنے لگی

"مما ہانی بھی انکل کے ساتھ بیٹھ انکے روم میں کھانا کھائے گا"
ہانی مشعل کو دیکھتے ہوئے بولا

"مشعل پلیز ایکسٹرا پلیٹ اور اسپون منگوائے"
اس سے پہلے مشعل ہانی کو منع کرتی اریش بولا

"وہ خود نہیں کھا سکے گا مجھے کھلانا پڑے گا"
مشعل نے ہچکچاتے ہوئے کہا

"آپ کو ہانی کو کھانا کھلانے میں پروہلم ہے یا میرے روم میں میرے سامنے کھانا کھلانے میں"
اریش نے کل کا بدلا لیتے ہوئے پوری کسر نکالی۔۔۔ مشعل اکا کی ناراضگی کی وجہ سے برداشت کر
رہی تھی بغیر جواب دیے کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی اور دوسری پلیٹ میں ہانی کو دلیہ کھلانے لگی

"یہ آپ نے بنایا ہے" اریش نے دلیہ ٹیسٹ کرتے ہوئے پوچھا تو مشعل نے کنفیوز ہو کر اثبات میں
سر ہلایا

"مرچیں دیکھ کر اندازہ ہو رہا ہے" آریش نے اسے مزید مرچیں لگائی جو کہ اسے لگ بھی گئی۔۔۔ مگر وہ کچھ بولنے کے لئے منہ کھولتی

"نہیں نہیں میرا مطلب ہے بہت اچھا ہے مجھے اس وقت چٹ پٹا ہی کچھ کھانے کا دل چاہ رہا تھا مگر غصے کے علاوہ"

اریش اسکے غضب ناک تیور دیکھ کر بولا اور وہ مشعل کا دل چاہیہ پورا دلیہ وہ اس کے سر پر الٹ دے

تعبیر کی آنکھ کھلی تو کافی دیر تک اس کا دماغ سن رہا چھت کو گھور کر دیکھتے ہوئے وہ کل رات کے بارے میں سوچنے لگی

میں گھر کیسے آئی یاد کیوں نہیں آ رہا میں تو ثاقب کو بائے کہنے کے لئے گئی تھی اس کے بعد وہ دماغ پر زور ڈالتے ہوئے سوچنے لگی مگر جیسے جیسے اس کو باتیں یاد آنے لگی اور جو جو اسے یاد آ رہا تھا اس کو گھبراہٹ شروع ہوگی اس کا جھومنا، مزمل کا گریبان پکڑنا، مزمل سے اوٹ پٹانگ باتیں، مزمل کو گود میں اٹھانے کا کہنا اور کس کرنے کا کہنا۔۔۔ یہ سوچ آنے کے بعد تعبیر فوراً اپنے دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپا لیا

"او میرے خدا منزل کیا سوچ رہا ہوگا میرے بارے میں کتنی چھچھوری لڑکی سمجھ رہا ہوگا وہ مجھے۔۔۔ کس طرح اس کی غلط فہمی دور کرو گی میں،، بلکہ اس کے سامنے کون سامنے لے کر جاؤں گی اب"

ابھی تاہی یہ سب سوچ ہی رہی تھی کہ اسکا موبائل بجنے لگا

"کیا ضرورت تھی کل ایسی واہیات قسم کی پارٹی میں جانے کی" کال ریسو کرتے ہی ارتضیٰ کی آواز سنائی دی تو تعبیر کو کال ریسو کرنے پر افسوس ہونے لگا مگر اس نے کال بھی ڈر کی وجہ سے ہی ریسو کی تھی۔۔۔ اندر سے کہیں اسے اس سے کھڑوس شخص سے ڈر لگتا تھا جو بلا وجہ اس کے پیچھے پڑ چکا تھا

urdu
novels
mania
www.urdu novels mania.com

"تو کیا ہر جگہ اب میں تمہاری پریشانی لے کر آؤں گی جاؤنگی" تاہی نے اپنے ڈر کو دباتے ہوئے ارتضیٰ سے کہا

"ویسے اس میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے اسنووائٹ تم اچھے بچوں کی طرح بی ہیو کرو گی،، تو میں بھی تمہیں بہت پیار سے ڈیل کروں گا" ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا

"پیار نہیں تمہیں صرف خوفزدہ کرنا آتا ہے"

تابی کو اسکا اپنے بیڈروم میں آنا یاد آیا تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا

"نہیں مجھے پیار بھی بہت اچھے طریقے سے کرنا آتا ہے، ابھی تم میری شدتوں سے واقف ہی کہاں ہوئی ہو۔۔۔ جس دن میری شدتوں کا ادراک ہو گیا تو اپنے آپ کو دنیا کی خوش نصیب لڑکی سمجھو گی" ار ترضیٰ نے چاہا وہ اس کی محبت کا یقین کرے

"دیکھو مجھے تمہاری ان بے ہودہ باتوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے، جو سامنے آکر اپنا چہرہ نہیں دیکھا سکتا اس کو اتنے بڑے بڑے دعوے نہیں کرنے چاہیے" تعبیر نے اس کو اس لئے اکسایا تاکہ وہ سامنے آئے اور وہ منزل سے اس کی اچھی طرح دھلائی کر اسکے

"ہا ہا ہا اچھی کوشش ہے اسنو انٹ مجھے سامنے بلانے کی۔۔۔ لگتا ہے اب سامنے آنا ہی پڑے گا۔۔۔ اپنے دل کو بس تھوڑا مضبوط کر لینا میری جان کیونکہ جس دن میں تمہارے سامنے آیا گرا نہی ہے اس بات کی وہ دن تمہارے لیے یادگار دنوں میں سے ایک ہوگا" ار ترضیٰ کی بکواس سن کر اس نے کال کاٹی اور موبائل کو بیڈ پر پھینکا

"یہ لازمی یو نیورسٹی کا ہی کوئی گھٹیا انسان ہے۔۔۔ اس کا دن تو میں منزل سے کہہ کر یادگار بناواؤ گی"

تعبیر نے سوچا اور اپنا موڈ بحال کرنے لگی جو کہ ارتضیٰ کی کال سے خراب ہو گیا تھا

"آوسائیں یہاں بیٹھو"

ستار میمن نے صوفے کی طرف اشارہ کیا

"شکریہ ستار صاحب آپ نے یاد کیا"

دو دن سے ستار میمن منزل کو کال کر کے ملنے کیلئے بلارہا تھا۔۔۔ آج تعبیر نے یونیورسٹی نہ جانے کے لیے میج کر کے منع کر دیا تھا۔۔۔ منزل وہاں سے اپنے گھر والوں سے ملنے کا کہہ کر ستار کے پاس آ گیا

"تم تو بھول ہی گئے ہو وہاں کے پاس جا کر ہمیں کہیں دل دل تو نہیں لگ گیا۔۔۔ ویسے دل لگانے والی چیز بھی تو موجود ہے وہاں" اپنی بات پر ستار نے خود ہی بے باک قہقہہ لگا یا منزل کو تابی کا اس کے منہ سے ذکر اچھا نہیں لگا

www.urdu novelsmania.com

"اگر میں وہاں کے پاس جا کر آپ کو بھولا ہوتا تو یوں آپ کے فون کرنے پر نہ اتا اور اگر آپ کو میری وفاداری کا ثبوت چاہئے تو وہ میں چند دن پہلے اسلمہ کی صورت آپ کو دے چکا ہوں"

منزل نے بغیر لگی لپٹی رکھے ستار کو بولا

"ناراض نہ ہوسائیں، تم نے تو سمجھو میدان مار لیا اس کا انعام ستار تمہیں ضرور دے گا ابھی سمجھو بابا میں نے تمہیں دوسرے کام کے لئے بلایا ہے"

ستار میمن کام کی بات پر آتے ہوئے بولا

"آپ کام بتائے" منزل نے ستار کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"وہاج صدیقی کی چھو کرمی چاہیے ستار میمن کو، اس کو اٹھا لاؤ نہ بابا ہمارے غریب خانے میں"

ستار میمن کی بات پر منزل نے صوفے ہتہ مضبوطی سے تھام کر اپنا غصہ کنٹرول کیا ورنہ سامنے دیوار پر لگی ہوئی میان میں موجود تلوار کو دیکھ کر، منزل کا دل چاہا اس تلوار سے ستار میمن کی گردن اتار دے

urdu
novels mania

"ستار صاحب ایسا فحشال ممکن نہیں ہے اور آپ ایسا سوچے گا بھی نہیں۔۔۔ صرف دوڑک اسلحہ سے کیا ہوتا ہے، آپ وہاج کا مال قبضے میں کریں لڑکی کے چکر میں پڑ گئے تو آپ مال سے بھی جائیں گے۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے وہاج کو کہیں شک نہ ہو جائے اجازت"

منزل نے اس کا دماغ تابی کی طرف سے ہٹانے کی کوشش کی مگر وہ اس کی غلیظ خصلت سے بھی واقف تھا

"کچھ انتظام کرنا پڑے گا"

وہ باہر نکلتے ہوئے سوچنے لگا

"اکا ہانی کو بھیجا نہیں آپ نے"

اکا ایش کی طرف تھیں مشعل ٹیوشن کے بعد گھر آئی ہانی کونہ پا کر ایش کی طرف آئی اور اکا سے پوچھنے لگی

"ایش آفس سے آگیا تھا تو ہانی اس کے ساتھ کرکٹ کھیل رہا تھا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی دونوں روم میں گئے ہیں"

اکا نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے مشعل کو بتایا

"اکا آپ کے کہنے پر میں نے ایش سے معافی مانگی مگر اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ اب ہانی ہر وقت اس کے ساتھ چکا رہے، آپ کو میری نیچر کا پتہ ہے میں ہانی کے معاملے میں کتنی پوزیٹو ہو"

مشعل نے مائنڈ کرتے ہوئے کہا

"مشعل میری ایک بات سنو اب ہانی بڑا ہو رہا ہے اسے میرے یا تمہارے علاوہ بھی کسی اور کی ضرورت ہے وہ بھی چاہتا ہوگا جیسے سب کے دوست ہیں اس کے پاس بھی دوست ہو، اگر وہ ایش کے ساتھ وقت گزار لیتا ہے تو اس میں برا کیا ہے"

اکا نے مشعل کو سمجھانے کی کوشش کی

"اکا برا یہ ہے کہ ہانی آہستہ آہستہ ایش سے اٹھ رہا ہے وہ اب مجھ سے بھی ایش کی باتیں کرتا ہے اور یہ بات ہانی یا میرے لئے اچھی نہیں۔۔۔ ایش ابھی ہانی کو ٹائم دے رہا ہے اس کے ساتھ کھیلتا ہے مگر کل کو جب اس کی اپنی فیملی ہوگی یا پھر چند دنوں بعد ہی اس کا ہانی سے دل بھر جائے گا تو وہ اسے انکڑ کرے گا۔۔۔ تو میرے لئے پروہلم ہوگی اور ویسے بھی اکا آپ کو نہیں لگتا کہ نوکر اور مالک کے بیچ میں ایک لمٹ ہونی چاہیے کیونکہ اگر کل کو ہانی سے کوئی غلطی ہوگئی اور آیش نے ہانی کو برا بھلا کہا تو مجھے برا لگے گا"

مشعل یہ ساری باتیں اکا سے کہہ رہی تھی مگر اسے اندازہ نہیں تھا اس کے پیچھے ایش کھڑا اسکی ساری گفتگو سن رہا تھا۔۔۔ اکا نے دو دفعہ آنکھوں سے مشعل کو اشارہ بھی کیا مگر وہ اپنی رو میں بولتی ہی چلی جا رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

"اکا آکر کھانے میں نمک چیک کر لیں"

خانساں کچن سے نکل کر بولا۔۔۔ تو اکا اٹھ کر تاسف سے سر ہلاتی ہوئی کچن میں چلی گئی۔۔۔ مشعل کی نظر ایش پر پڑی تو وہ ٹھٹک گئی جس انداز میں وہ مشعل کو دیکھ رہا تھا مشعل سمجھ گئی کہ ایش نے اکا اور اس کی ساری گفتگو سن لی

"ہانی کہاں ہے"

خفگی مٹاتے ہوئے مشعل نے آریش کو دیکھ کر پوچھا

"مشعل میں نے آپ کی ساری باتیں سنی ہیں پہلی بات تو میں آپ کو یہ بتا دوں کہ میں کوئی ام مچور پرسن نہیں ہوں کہ آج میں کسی سے دل لگاؤ یا جو میرے دل کے قریب ہوں کل کو اس سے میرا دل بھر جائے یہ میری نیچر میں شامل نہیں ہے۔۔۔ جو مجھے اچھا لگتا ہے تا عمر میرے دل کے قریب رہتا ہے ہانی کے ساتھ میرا دوسرا معاملہ ہے ان چند دنوں میں وہ مجھے عزیز ہو گیا ہے اور دوسری بات مشعل پلیر آپ اپنے اندر سے احساس کمتری نکال دیں، میرے کون سے سلوک سے یا بات کرنے سے آپ کو یہ لگا کہ میرے گھر میں آپ کے آکا کے یا پھر ہانی کے ساتھ مالک نوکروالا معاملہ ہے"

اریش نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے مشعل سے پوچھا

"یہ آپ کی اعلیٰ طرفی ہے کہ آپ ایسا نہیں سمجھتے مگر حقیقت یہی اریش کہ ہم اس گھر میں نوکر ہیں بے شک آپ ایسا نہیں سمجھتے نہ ہی آپ نے اپنے سلوک یا رویے سے اس بات کا احساس دلایا مگر حقیقت کو آپ جھٹلا نہیں سکتے۔۔۔ ہانی بہت چھوٹا ہے وہ جس طرح آپ سے اٹچ ہو رہا ہے آگے جا کر میرے لئے مسئلہ ہوگا۔۔۔ پلیر آپ خود اس بات کو realize کریں کل کو آپ کی بچے ہو گے آپ کی فیملی ہوگی کیا ہانی کو اس طرح ٹائم دے سکیں گے جس طرح ابھی دے رہے ہیں۔۔۔ آپ مچور ہیں میری باتوں پر غور کریں"

مشعل نے نرمی سے اریش کو اپنا نظریہ سمجھایا

"یہ بات آپ کی مناسب لگ رہی ہے مشعل، ہانی مجھ سے اٹچ ہے بلکہ میں خود بھی ہانی سے اٹچ ہو گیا ہو کل کو واقعی میری فیملی ہوگی تو میں نہیں چاہوں گا کہ ہانی کو کسی کے لیے بھی انکوری کیا جائے ان سب پر اہلم کا ایک سلوشن ہے میرے پاس"

اریش نے سنجیدگی سے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

"تین دن پہلے آپ نے ہانی پر ہاتھ اٹھایا جس پر مجھے غصہ آیا آپ نے کہا۔۔۔ آپ ہانی کے باپ نہیں ہے جو اس طرح ری ایکٹ کر رہے ہیں۔۔۔ اگر واقعی باپ کا ریشن ایسے ہی ہوتا ہے تو میں ہانی کا فادر بننا چاہتا ہوں"

اریش نے مشعل کو دیکھ کر کہا

"آپ ایسا فضول مذاق کیسے کر سکتے ہیں"

مشعل نے بے یقینی سے اریش کو دیکھ کر کہا کیونکہ اتنی بڑی بات کوئی سنجیدگی میں تو نہیں بول سکتا تھا

"میں آپ کو اتنا گھٹیا انسان لگتا ہوں کہ کسی لڑکی کو مذاق میں پرپوز کروں گا میں سیریس ہو مشعل،،، میں آپکو اور ہانی کو اپنی فیملی کی طرح دیکھنا چاہتا ہوں"

اریش نے اپنے چہرے پر سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے کہا

"چپ ہو جائیں۔۔۔ اب آگے ایک لفظ نہیں بولیں گے آپ"

مشعل نے ایک دم ڈپٹنے والے انداز میں کہا اور وہاں سے چلی گئی۔۔۔ اریش اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا اپنے کمرے میں جانے لگا تو اس کی نظر اکا پر پڑی جو اریش کو ہی دیکھ رہی تھیں

"آپ نے بلایا سر"

مزل وہاج کے روم میں آیا تو وہ کہیں جانے کی تیاری کر رہا تھا

'ہاں میں نے تمہیں یہ بتانے کے لئے بلایا ہے میرے کچھ گیسٹ آرہے ہیں باہر سے میں ابھی ان کو ریسو کرنے جا رہا ہوں اور رات دیر تک واپسی ہوگی۔۔۔ تابی کا خیال رکھنا اور کوارٹر کی بجائے نیچے گیسٹ روم میں رہنا پسٹل کہاں ہے تمہاری"

وہاج نے مزل کو ہدایت دیتے ہوئے سوال کیا

"جی سر وہ کوارٹر میں ہی موجود ہے"

مزل نے جواب دیا

"وہ پستل میں نے کوارٹر میں رکھنے کیلئے نہیں دی ہے اپنے ساتھ رکھو پستل کو، پچھلی دفعہ کی طرح کوئی بھی واقعہ نہیں ہونا چاہیے۔۔ کوئی گڑبڑ لگے تو پستل کا استعمال بلا جھجک کر لینا"

وہاج کو پچھلی دفعہ اپنے غائب ہوئے اصلحہ سے زیادہ غصہ یہ تھا کہ کوئی تباہی کے روم میں کیسے آسکتا ہے اسی وجہ سے اس نے پرانے واچ مین اور دونوں نوکرو کی بھی چھٹی کر دی تھی اس وقت وہ منزل پر بھروسہ کر سکتا تھا، فضل اس کے ساتھ ہی جا رہا تھا

"سر آپ فکر ہو جائیں تعبیر میڈم کی فکر مت کریں میں یہی موجود ہو، اور الرٹ ہو ہر حرکت پر میری نظر ہوگی آپ ٹینشن نہیں لیں"

منزل نے وہاج کو اطمینان دلایا

"ہیلو انسپکٹر عماد، ارتضیٰ اسپیکنگ"

ارتضیٰ نے عماد کو کال ملائی

www.urdu novels mania.com

"بولیں سر میرے لائق کیا خدمت ہے"

عماد ارتضیٰ کی کال دیکھ کر سمجھ گیا ضرور کوئی ٹاسک آگیا ہے تبھی فوراً پوچھا

"سمجھو خدمت لینے کے لیے ہی کال کی ہے عماد ابھی تازہ انفارمیشن ملی ہے جس کے مطابق ہائی وے کے قریب وہاج صدیقی کے فارم ہاؤس پر آج رات اسلحہ کی نمائش ہے۔۔۔ اسلحہ خریدنے والی اور غیر ملکی لوگ وہاں موجود ہوں گے۔۔۔ فارم ہاؤس کی ایکوریٹ لوکیشن میں تمہیں واٹس اپ کر دیتا ہوں۔۔۔ تم اپنے ساتھ چند اعتماد والے ساتھی شامل کرو اور اپنے سارے پلان سے مجھے آگاہ کرو۔۔۔ پھر آگے بات کرتے ہیں"

ارتضیٰ نے عماد کو اس کی ایمانداری اور بہادری کی وجہ سے چنا تھا بات مکمل کر کے اس نے فون رکھا

"تو اسنو واٹس آج رات اکیلی ہوگی گھر پر، مگر آج رات تمہارے بابا سے دو دو ہاتھ کرنے کا وقت ہے تم سے پھر کبھی سہی"

ارتضیٰ نے موبائل میں موجود تصویر کی تصویر کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

وہاج کے گھر سے نکلنے کے بعد منزل نے اپنے کو ارٹ جانے کے بجائے، گیسٹ روم پر ایک نظر ڈال کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا تابی کے بیڈ روم کا رخ کیا

"تعبیر ابھی شاور لے کر نکلی تھی ٹاول سے بالوں کو باندھا ہوا دوپٹے سے بے نیاز وہ ڈریسر کے آگے موجود ہاتھوں پر روشن لگا رہی تھی تبھی اس کے روم کا دروازہ کھلا اور منزل اندر آیا اس کی نظریں منزل پر پڑی تو ہاتھوں کی حرکت وہی تھم گئی

"تم میرے بیڈروم میں"

کل رات والے قصے کے بعد تابی منزل کا سامنا کرنے سے کترار ہی تھی اس لئے اچانک اسے بیڈروم میں آتا دیکھ کر بے ساختہ بولی

"کیوں نہیں آسکتا آپ کے بیڈروم میں یہ جرت بھی تو آپ کی ہی فراہم کردہ ہے تو پھر اب اعتراض کیسا"

منزل قدم بڑھاتا ہوا تابی کے پاس آ کر بولا

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا"


تابی نظریں جھکا کر بولی

"تو پھر کیا مطلب تھا۔۔ سمجھا دیں آج، فرصت ہی فرصت اچکے باڈی گارڈ کے پاس"

منزل نے اس کے بالوں سے بندھا ٹاول ہٹا کر سائیڈ پر رکھا

تابی کے گیلے بال لٹوں کی صورت بکھر گئے، وہ چپ رہی

_# یو۔ آر مائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 14

"آج آپ نے صبح سے اپنے دیدار کا شرف نہیں بخشا، آپ کو دیکھنے کا دل کیا تو اس لیے آگیا آپ کے بیڈروم میں۔۔ اور تھوڑی دیر ہو جاتی تو مزمل کی جان پر بن آنی تھی"

مزمل نے کیلے بالوں کی لٹیں تابی کے چہرے سے ہٹائی اور اس کو اپنے آنے کی وجہ بتائی

"میری ڈرنگ میں شاید کسی نے مذاق میں یا شرارت میں کچھ ملا دیا تھا"

تابی نے نیچے نگاہیں کر کے اسے بتانا چاہا

"وہ مذاق میں یا شرارت میں نہیں بلکہ زلالت میں کی گئی حرکت تھی، جس کا خیادہ وہ ابھی اور بھکتے گے جس نے یہ حرکت آپ کے ساتھ کی۔۔۔ ایسے گھٹیا دوستو سے دور رہے پلیز، میں آپ پر کسی کی بھی بری نظر برداشت نہیں کر سکتا آپ کو اس بات کا احساس بھی نہیں کہ آپ کسی کے لئے کتنی قیمتی ہیں"

بلیک مگر کے کپڑوں میں اس کی دمکتی

رنگت مزمل کے دل کو کوئی گستاخی کرنے پر اکسا رہی تھی مزمل نے غور سے اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لیا

"مزمل وہ کل رات"

تابی کو آگے سمجھ میں نہیں آیا وہ کیا بولے تابی کے منہ سے کل رات الفاظ سن کر مزمل کے چہرے پر اسمائل آگئی۔۔۔ مزمل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے تابی کا چہرہ تھام کر اونچا کیا

"کل رات تو آپ کے بریک فیل ہو گئے تھے۔۔۔ نان اسٹاپ شروع تھی آپ، آج کیوں بریک لگی ہوئی ہے"

مزمل کی بات سن کر تابی کی نگاہیں دوبارہ جھک گئی
 "کل رات مجھے بالکل بھی نہیں پتہ چلا کہ وہ سب میں نے کیسے بولا اور کس طرح بولا"
 مزمل کو وضاحت دیتے ہوئے تابی کا حلق خشک ہونے لگا

"جو بھی بولا تھا مگر بولا تو سچ تھا نہ سب"

مزمل نے غور سے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا آج پہلی بار اس نے اپنی میڈم کو اتنا زور دیکھا اس کو مزید تنگ کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے کہا
 "کیا سچ بولا تھا"

تابی نے گھبراتے ہوئے مزمل سے پوچھا
 "کل رات واپسی پر کار میں بیٹھتے ہوئے آپ نے مجھے وہ ساری باتیں بتائی جو آپ مجھے کبھی بھی بتانے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی"

مزمل ابھی بھی اس کا چہرہ تھامے ہوئے کھڑا تھا۔۔۔ اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے بولا جبکہ آنکھیں اس کی مسلسل مسکراہٹ ہی تھیں۔۔۔ تابی اس کی بات سن کر چور سی بن گئی
 "ویسے کل رات آپ نے مجھے ایک افر بھی کی تھی میں نے سوچا اس آفر کا فائدہ آپ کے ہوش و حواس میں اٹھایا جائے"

مزل نے تعبیر کے ہونٹوں کو دیکھ کر کہا تعبیر کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا کیونکہ مزل نے اب اسکا چہرہ اپنے چہرے کے اور بھی قریب کر لیا تھا

"اس وقت میں اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھی مزل، مجھے اس وقت بالکل احساس نہیں تھا کہ میں کیا بول رہی ہو"

دھڑکتے دل کے ساتھ تابی نے اپنی صفائی پیش کی

"آپ اس وقت ہوش و حواس میں نہیں تھی تو میں نے بھی آپ کی بھی بے ہوشی کا فائدہ نہیں اٹھایا مگر اب مزل ہوش و حواس میں نہیں رہنا چاہتا"

مزل نے ایک ہاتھ سے تعبیر کا چہرے تھا مادو سہرا ہاتھ اس کی کمر کے گرد باندھ کر اسے مزید خود سے قریب کیا تو تعبیر نے مزل کی شرٹ اپنے ہاتھوں سے دبوچی

"مزل پلیز"

www.urdu novelsmania.com

تابی احتجاج کرتی ہوئی بولی

"کیوں مزل کی جان لینے پر تلی ہوئی ہیں آپ، پر اس بے بی نہیں ہوگا"

مزل نے مدہوشی کے عالم میں کہتے ہوئے اپنے ہونٹوں کو تعبیر کے ہونٹوں پر رکھا اس سے پہلے وہ اس کی سانسوں کی خوشبوؤں اپنی سانسوں میں اتار تا تعبیر نے جھٹکے سے مزل خود سے دور کیا اور بیڈ کی طرف رخ کیا اپنا دوپٹہ اوڑھا

"مزل نہیں پلیز"

تابی اس کی طرف سے اپنا رخ پھیر کر کھڑی ہو گئی تو مزل اس کو غور سے دیکھتا رہا کچھ بولے بناء اس کے بیڈ روم سے چلا گیا

مشعل کو رہ رہ کر ایش پر غصہ آ رہا تھا وہ اتنی بڑی بات اس سے کیسے کہہ سکتا ہے۔۔۔ اس سے بھی زیادہ غصہ اسے خود پر آ رہا تھا اس نے کیسے اس کی بکو اس چپ کر کے سن لی

urdu
novels mania

"اکا آپ جاگ رہی ہیں"

مشعل نے برابر میں دوسری کروٹ پر لیٹی ہوئی آکا سے پوچھا ہانی جبکہ مشعل کے دوسری سائیڈ پر سوچکا تھا

"تمہاری نیند یقیناً ایش کی بات سن کر اڑ گئی ہوگی" اکا نے کروٹ لیتے ہوئے مشعل سے کہا

"یعنی آپ نے ساری بات سنی اور مجھے اتنی دیر سے بتا نہیں رہی آپ" مشعل اٹھکر بیٹھتے ہوئے حیرانگی سے کہنے لگی

"میں نے آدھی بات سنی تھی پوری بات مجھے آریش نے بتائی"
اکا بھی اٹھ کر بیٹھ چکی تھیں

"کیسے آپ اسے بھلا بچہ، شریف بچہ کہہ کر مخاطب کرتی تھی اور کیا نکلا وہ، آپ کو تو اسے خوب ذلیل کرنا چاہیے تھا مجھے تو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا ہے کیسے میں نے اس کے منہ پر تھپڑ رسید نہیں کیا" مشعل نے جذباتی ہو کر اکا سے کہا

"عقل سے بھی کام لیا کرو مشعل، میں کیوں بھلا اسے ذلیل کرتی اور تم نے اسے کچھ نہیں کیا تو یہ تم نے عقل مندی کا ثبوت دیا ہے، ایسی کوئی گستاخی نہیں کی اس نے جس پر ہم اس کے ساتھ اس طرح کا سلوک کریں"

اکا نے آرام سے مشعل کی بات کا جواب دیا

"کوئی گستاخی نہیں کی اس نے، وہ مجھ سے ہانی کا باپ بننے کی فرمائش کر رہا ہے سمجھتی ہیں آپ۔۔۔
وہ ایک شادی شدہ لڑکی سے شادی کرنے کی بات کر رہا ہے"

آج اکا مشعل کو حیران کرنے پر تلی ہوئی تھیں

"سب سے پہلے تو تم اپنا جملہ درست کر لو تم شادی شدہ نہیں ہو ولی تمہیں طلاق دے چکا ہے، اگر ایش نے تم سے شادی کی خواہشمند ہے تو اس میں کونسی انوکھی بات ہے، کیا دوسری شادیاں نہیں ہوتی۔۔۔ کبھی سوچا ہے کب تک ایسی زندگی گزارو گی"

اکا نے مشعل کو سمجھانا شروع کیا

"مجھے کسی سے شادی کی ضرورت نہیں ہے ایک تجربہ ہی کافی ہے میرے لیے اور میں ہانی کے اور آپ کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتی ہوں"

مشعل نے بات ختم کی اور لیٹ گئی

"بات ختم نہیں ہوئی ابھی اٹھ کر بیٹھو، ضروری نہیں ہے کہ ایک تجربہ اگر ناکام ہوا ہو تو آدمی ڈر کے پیچھے ہٹ جائے، کہ اب یہ کام کرنا ہی نہیں ہے ہانی اب بڑا ہو رہا ہے اس کو بھی باپ کی ضرورت ہے کل کو وہ تم سے باپ کے بارے میں پوچھے گا تو کیا کہوں گی چھوڑ کر چلا گیا تمہارا باپ، دیکھو مشعل یہ کہنا بہت آسان ہے مگر ساری عمر تم ہانی یا میرے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتی بیٹا، میں آج ہوں کل نہیں اب حیات پی کر نہیں آئی نہ میں۔۔۔ کل کو ہانی بڑا ہو جائے گا اس کی اپنی زندگی اپنی بیوی بچے ہوں گے تم کیا سارے زندگی ایسے ہی گزار دوں گی عمر ہی کیا ہے تمہاری صرف چوبیس

سال ایش کی جگہ کوئی دوسرا اس طرح کی بات تم سے کرتا تو میں واقعی اس کو تھپڑ مار دیتی خوب ذلیل کرتی مگر اتنا تجربہ میرا ہے ایش کی آنکھوں میں میں نے سچائی دیکھی ہے، ہانی کے لیے محبت اور تمہارے لیے پسندیدگی اور احترام"

اکا نے رسائیت سے مشعل کو سمجھ آیا

"میرا دل اندر سے مردہ ہو گیا ہے، آکا بس میں نے سوچ لیا ہے اب ہم یہاں نہیں رہیں گے بات ختم کرے"

مشعل نے دوبارہ لیٹتے ہوئے کہا

"پہلے تم نے غلط فیصلہ کیا بعد میں پچھتانی اور اب جب قسمت تمہارے درپردستک دے رہی ہے تم میری بات نہ مان کر دوبارہ غلط کرو کی۔۔۔ اپنے بارے میں نہیں تو ہانی کے بارے میں سوچو"

اکا مشعل کو بول کر خود بھی لیٹ گئی

مشعل کافی دیر تک کروٹیں بدلتی رہی مگر نیند آج اس کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی

"آج کیا ہو گیا تھا مزمل کو اس طرح پہلے تو کبھی نہیں کیا اس نے، کہیں میرے گریز سے ناراض تو نہیں ہو گیا مگر یہ ٹھیک بھی تو نہیں ہے۔۔۔ بابا بھی گھر پر نہیں ہے مزمل بھی کوارٹر میں ہوگا" تابی

مسلسل ٹہلتے ہوئے سوچے جارہی تھی اکیلے پن اور منزل کی ناراضگی کا سوچ کر اس نے کھانا بھی نہیں کھایا تھا وہ پورے گھر کا چکر لگا کر ابھی تھوڑی دیر پہلے اپنے کمرے میں آئی تھی۔۔۔ سونے کا ارادہ کر کے لیٹی مگر نیند اس کی آنکھوں سے دور تھی موبائل پر نظر پڑی تو ایک میسج آیا ہوا تھا

"خود کو میری امانت سمجھنے کے لئے شکریہ۔۔۔ یو آرمائن مائی اسنوائٹ"
میسج پڑھنے کے بعد وہ اس کا مطلب سمجھنے لگی یہ تو سمجھ گئی کہ یہ میسج اسے ارتضیٰ نے کیا ہے مگر اس میسج کا مطلب نہیں سمجھ میں آیا

"میں نے کب اس کو اپنی امانت سمجھا۔۔۔ اس کو میری کس بات سے ایسا فیل ہوا کہ میں اسکی امانت ہو"

اچانک ایک خیال اس کے دماغ کو چھو کر گزرا

"شام میں جب منزل مجھے۔۔۔ کیا وہ سب ارتضیٰ نے دیکھا۔۔۔ کیا ارتضیٰ اس وقت روم میں موجود تھا، اس وجہ سے وہ شکریہ کر رہا ہے"
اس سوچ کے آتے ہی اسے گھبراہٹ شروع ہو گئی

"نہیں وہ میرے روم میں کیسے ہوسکتا ہے"

تعبیر خود سے بولنے لگی پھر اچانک اس کی نظر ٹیس کے کھلے ہوئے دروازے پر پڑا اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازہ بند کیا اب اسے خوف محسوس ہونے لگا

"کیا اس شخص نے میری ایک ایک حرکت پر نظر رکھی ہوئی ہے"

"بابا گھر پر نہیں ہے کوئی نوکر بھی نہیں یقیناً یہ بات بھی اس کو معلوم ہوگی اگر وہ اس وقت آگیا تو"

تعبیر اٹھ کر بیٹھی جلدی سے لائٹ آن کر کے شال اپنے گرد پھیٹ اس نے منزل کے پاس کوارٹر میں جانے کا ارادہ کیا

سیڑھیاں اتر کر اس نے باہر کی طرف رخ تبھی اسے گیٹ روم کی لائٹ جلتی نظر آئی۔۔۔ معمولی سا دروازہ بھی کھلا ہوا تھا دھڑکتے دل کے ساتھ وہ دروازے تک پہنچی اور جھری سے جھانکا تو منزل کیسی سے موبائل پر محو گفتگو تھا

"سمجھا کریں سر، اتنی جلدی جلدی مال غائب ہوگا تو اس کو شک ہو جائے گا پہلا والا معاملہ ہی ٹھنڈا نہیں ہوا ابھی"

منزل بات کرتے کرتے ایک دم مڑا اور جھٹ سے دروازہ کھولا تو تعبیر اچھل کر پیچھے ہوئی

"اف جان نکال دی تم نے میری منزل" منزل سنجیدگی سے تابا کو دیکھنے لگا اور موبائل پاکٹ میں رکھا

"جاسوسی کر رہی تھی آپ میری"
منزل نے کڑے تیوروں سے تابا کو گھورتے ہوئے پوچھا

"مجھے کیا ضرورت پڑی ہے جاسوسی کرنے کی، ایک تو تم ناراض ہو کر بیٹھے ہو اوپر سے مجھے ڈرا بھی دیا۔۔ اب ایسے کیوں گھور رہے ہو"
تعبیر نے روم کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور بیڈ پر بیٹھ گئی

"آپ کو کس نے کہا کہ میں آپ سے ناراض ہوں"
منزل نے اس کے سامنے کھڑے ہو کر پوچھا

"تو روم سے بنا کچھ کہے کیوں چلے گئے تھے"
تابا نے ہلکی آواز میں منزل کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"نہیں جاتا تو آج طوفان آ جاتا آپ کا بوڈی گارڈ شریف ہے، مگر اتنا بھی نہیں"

مزل نے بیڈ پر دائیں بائیں ہاتھ رکھ کر تابی کے اوپر جھگٹے ہوئے کہا

"تم پھر مجھے ڈرا رہے ہو"

تابی پیچھے ہٹتے ہوئے بولی تو مزل مسکرا کر پیچھے ہٹا

"تو آپ ڈرتی ہیں مجھ سے۔۔۔ میں تو آپ کو تھوڑا بہادر سمجھتا تھا"

مزل آنکھوں میں شرارت لیے اس سے پوچھ رہا تھا

"ڈرانے کے لئے مجھے وہ ہی کافی تھا مگر اب تم بھی"

تعبیر نے مزل کو شکایتی انداز سے دیکھ کر بات ادھوری چھوڑی

"کون ڈراتا ہے آپ کو"

مزل نے حیرت سے تعبیر سے پوچھا

"وہ ارتضیٰ۔۔۔ وہ شاید شام کے وقت بیڈ روم میں موجود تھا اور اس نے تمہیں اور مجھے"

تعبیر نے بات ادھوری چھوڑی

"کیا فضول بول رہی ہیں آپ تعبیر۔۔۔ ایسا کچھ نہیں"
مزمل نے سنجیدگی سے اس کو دیکھتے ہوئے کہا

"تمہیں میری بات پر یقین نہیں آ رہا تھا اس نے مجھے میسج کیا۔۔۔ ویسے ابھی تم کس سے بات کر رہے تھے"

تعبیر کا دماغ دوسری طرف گیا اس کی بات سن کر مزمل دوبارہ اس کے پاس آیا اسے بیڈ سے اٹھا کر اپنے سامنے کھڑا کیا

"آپ کو کیا لگا کس سے بات کر رہا تھا ارتضیٰ سے"
مزمل نے تعبیر کے تجسس کو دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا

"میں بجلا ایسا کیوں سوچوں گی کہ تم ارتضیٰ سے بات کر رہے تھے میں تو بس ویسے ہی پوچھ رہی تھی"
تعبیر نے برامانتے ہوئے کہا

"فکر نہیں کریں اپکی سوتن نہیں تھی"
سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتا ہوا بولا

"ہوتی تو جان سے مار دیتی"

تابی نے سنجیدگی سے کہا

"کسے اپنی سوتن کو"

مرزل نے محظوظ ہوتے ہوئے پوچھا

"نہیں تمہیں"

تعبیر نے تپ کر کہا

"اس لحاظ سے تو پھر مجھے اپکو بھی جان سے مار دینا چاہیے مگر اپکی جان تو لینے سے رہا کیا خیال ہے

ارتضیٰ کو جان سے مار دوں"

مرزل نے تعبیر کو دیکھتے ہوئے کہا تابی کا رنگ فق ہو گیا

"تم مجھے واقعی ڈرا رہے ہو آج"

تابی کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی

"ریلکس وہ یا میں آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے"

مزل میں تعبیر کو دیکھ کر کہا

"تمہارا تو مجھے پتہ ہے مگر یہ بات اس کے لیے کیسے کہہ سکتے ہو بھلا"
تعبیر نے مزل سے پوچھا

"ٹوٹ کر محبت کرنے والے کبھی بھی اپنی محبت کو نقصان نہیں پہنچا سکتے خیر چھوڑیں ان بات کو یہ
بتائے کھانا کھایا آپ نے"
مزل نے ٹاپک چینج کرتے ہوئے پوچھا

"تمہاری ناراضگی کا سوچ کر میری بھوک اڑ گئی تھی مگر اب جب تم ناراض نہیں ہو تو بہت زوروں سے
بھوک لگ رہی ہے"
تعبیر کو واقعی بھوک کا احساس جا گئے لگا

"رکیے میں آپ کے لیے لے کر آتا ہوں"
مزل چمیر سے اٹھتے ہوئے بولا

"مگر میں نے کک کو منع کر دیا تھا ڈنر کا شاید اس نے بنایا ہی نہیں کچھ" تعبیر منزل کو روم سے جاتا ہوا دیکھ کر بولنے لگے

"آپ کے لئے اسپیشل نہیں بنا ہوگا مگر ہم لوگوں کے لئے تو بناتا تھا، بتائیں دال چاول کھانا پسند کریں گی آپ یا باہر سے کچھ آرڈر کروں آپ کے لئے"

منزل نے سوالیہ نظروں سے تعبیر کو دیکھا

"دال چاول"

تباہی نے مسکین سی شکل بنا کر منزل کی طرف دیکھا جس پر منزل نے مسکرا کر اپنی پاکٹ سے موبائل نکالا

"ایسی بھی بات نہیں ہے کبھی کبھی میں کھا لیتی ہوں دال چاول"

تباہی کچن میں جانے لگی تو منزل بھی اس کے پیچھے آگیا

تعبیر نے انگلی دانتوں میں دبا کر فریج میں رکھے ہوئے دال چاول کو دیکھا تو منزل نے ہاتھ کے اشارے سے اسے کچن میں موجود کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا کیبنٹ سے پلیٹ نکال کر دال چاول پلیٹ

میں ڈالے ماترو ویو اوون میں گرم کر کے تعبیر کے سامنے پلیٹ رکھی اور دوسری کرسی پر خود بھی بیٹھ گیا

"فورک یا اسپون نہیں ہے"

تابی کہتے ہوئے اٹھنے لگی تاکہ چمچ لے سکے تو منزل نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھا اور پلیٹ اپنے آگے کھسکائی

"میڈم یہ چمچے اور کانٹے سے کھانا کھانا امیروں کی عادت ہوتی ہے، غریب انسان کو اپنے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے ان چو نچلوں کی ضرورت نہیں"

منزل نے اپنے ہاتھ سے نوالہ بنا کر تابی کے منہ کی طرف بڑھایا جسے تابی میں تھوڑا جھجھکتے ہوئے کھالیا

تعبیر نے دوسرا نوالہ منزل کے ہاتھ سے کھاتے ہوئے اسے دیکھا تو منزل تعبیر کو دیکھ کر مسکرایا

"کیا سوچ رہی ہیں ساری زندگی ایسے ہی کھلا سکتا ہوں" منزل کی بات سن کر تعبیر مسکرائی

"پیٹ بھرا آپ کا" منزل نے آخری نوالہ کھلاتے ہوئے تعبیر سے پوچھا اور اپنے ہاتھ ٹشو سے صاف کیے

#یو آرمائن

قسط 15

پیٹ بھر گیا اور آج کھانا کھانے میں مزا بھی آیا ہے پتہ ہے منزل مجھے اس طرح کبھی کسی نے اپنے ہاتھ سے کھانا نہیں کھلایا، بابا پیار تو بہت کرتے ہیں مگر ان کے پاس اتنا ٹائم نہیں کہ وہ میرے ساتھ بیٹھ کر کھانا بھی کھالیں۔۔۔ وہ میری ہر فرمائش پوری کرتے ہیں مگر میرے ناز نخرے اٹھانے کا ٹائم نہیں ان کے پاس، پیسوں کی کمی نہیں ہے مجھے مگر میں رشتوں اور محبتوں کو بہت ترسی ہوئی ہوا سلینے آج تمہارے ہاتھ سے کھانا کھا کر مجھے واقعی بہت اچھا لگا"

تابی نے منزل سے ان محرومیوں کا ذکر کیا جو بچپن سے محسوس کرتی آئی تھی منزل اس کی بات سن کر چمیر سے اٹھا اور تعبیر کے پاس آ کر اسے چمیر سے کھڑا کیا اس کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر اسے دیکھنے لگا

www.urduromelsmania.com

"میرے پاس آپ کے بابا جتنا پیسہ نہیں ہے اور شاید آگے زندگی میں بھی اتنا پیسہ نہ ہو مگر یہ میرا وعدہ ہے تعبیر اپنے پیار سے میں آپ کی ہر محرومیوں کا ازالہ کروں گا آپ کے سارے ناز نخرے بھی اٹھاؤں گا اپنے ہاتھ سے کھانا بھی کھلاؤں گا اور۔۔۔"

منزل نے بعد اذھوری چھوڑی

"اور"

تعبیر نے جاننا چاہا

"اور ڈھیر سارا پیار بھی دوں گا جس کی آپ مستحق ہیں"

مزل نے کہنے کے ساتھ اسے اپنی بانہوں کے حصار میں لے لیا

"مزل میں تمہارے ساتھ پاکیزہ بندھن میں بندھنا چاہتی ہو"

تعبیر نے آنکھیں بند کر کے مزل کے سینے پر اپنا سر ٹکایا اور اپنی خواہش کا اظہار کیا

اس سے پہلے مزل اس کی بات کا جواب دیتا تیز جوتوں کی آواز نے ماحول میں چھائے ہوئے سکوت میں خلل پیدا کیا۔۔۔

مزل کے ساتھ ساتھ تعبیر بھی تیز قدموں سے اندر داخل ہونے والی آواز پر چونکی مزل تعبیر کو پیچھے کرتا ہوا کچن سے ہال میں آیا اور اس کے پیچھے تعبیر بھی

"نمر آپ اتنی جلدی میرا مطلب ہے آپ نے تو کہا تھا دیر ہو جائے گی آنے میں" مزل نے وہاں کو دیکھ کر پوچھا جو کہ کافی جلدی میں اور گھبراہٹا ہوا لگ رہا تھا

"ہاں جلدی فارغ ہو گیا تھا، تابی بیٹا آپ ابھی تک جاگ رہی ہوں اور یہاں کیا کر رہی ہو"

مزل کو جواب دیتا ہوا وہاں نے تعبیر سے سوال کیا

"بھوک لگ رہی تھی بابا اس لئے کھانا کھانے آئی تھی" تابی نے وہاں کو جواب دیا

"ٹھیک ہے اب آپ اپنے کمرے میں جو اورات بہت ہو گئی ہے سو جاؤ"

اس نے تعبیر کو دیکھ کر کہا تو وہ سر ہلا کر ایک نظر مزل کو دیکھ کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی

"مزل میرے پیچھے کچھ گڑبڑ وغیرہ تو نہیں ہوئی، یہاں سب ٹھیک ہے"

وہاں مزل کو دیکھ کر پوچھ رہا تھا

"نہیں سر یہاں تو سب ٹھیک ہے کیا کوئی پرابلم ہوئی ہے"

مزل نے وہاں کے چہرے کو دیکھ کر کھوج لگاتے ہوئے کہا

"ہاں۔۔۔ نہیں میرا مطلب ہے سب ٹھیک ہے تم چاہو تو اپنے کواٹر میں جاسکتے ہو اب میں آگیا ہوں"

وہاج نے منزل سے کہا

"اوکے سر میں واپس کواٹر میں جا رہا ہوں گڈ نائٹ" منزل نے کچھ سوچتے ہوئے وہاج سے کہا تھے اور باہر چلا گیا

وہاج اپنے روم میں آیا کوٹ اتار کر صوفے پر رکھا اور موبائل پاکٹ سے نکال کر نمبر ڈائل کرنے لگا

"ڈی ایس پی فیضان احمد میں وہاج صدیقی بات کر رہا ہوں آخر کس کی پریشن سے میرے فارم ہاؤس میں ریڈ ڈالی گئی ہے میں تم لوگوں کے منہ پیسوں سے اس لیے نہیں بھرتا کہ مجھے اپنے گیسٹ کے سامنے زلیل ہونا پڑے آخر کس نے خبری کی اور یہ پولیس کیوں پہنچی وہاں پر، میرا کتنا لاکھوں کا نقصان ہو گیا ہے اندازہ ہے تم کو"

وہاج روز سے چلاتا ہوا بولا، شاید آج اس کی قسمت اچھی نہیں تھی، پولیس کے علاقے میں آتے ہی اس کے گارڈ نے پولیس کے آنے کی اطلاع اسے دی، وہاج صدیقی اور اس کے گیسٹ دوسرے راستے سے باہر فرار ہو کر پولیس کی نظر سے نکل گئے مگر بہت سارا اسلحہ پولیس کے ہاتھ لگ گیا جس پر وہاج صدیقی تلملاتا ہوا رہ گیا۔۔۔ اس مہینے میں یہ اس کا دوسرا بڑا نقصان تھا جو اسے برداشت کرنا پڑا

"وہاج صاحب یہ آرڈرزاو پر سے ایشو کیے گئے ہیں جس کے بنا پر ریڈ ڈالی گئی ہے۔۔۔ مگر مخبر آپ کی طرف کا ہے اطلاع باہر کے بندے نے دی کہ اچکے فارم ہاوس پر بڑی تعداد میں اسلحے کی نمائش ہے، آپ اپنے آدمیوں پر نظر رکھے اور رہی بات اسلحے کی اس کا کچھ نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ پولیس کسٹڈی میں ہے۔۔۔ ہاں اس بات کی میں آپ کو یقین دہانی کراتا ہوں کہ یہ خبر آگے نہیں پھیلے گی اس کا اطمینان رکھیں آپ"

ڈی ایس پی نے وہاج کو اطمینان دلایا

"اگر یہ خبر اخباروں یا میڈیا تک آئی یا پولیس میرے گھر تک آئی نہ ڈی ایس پی تو تم سوچ نہیں سکتے میں تمہارے ساتھ کیا کروں گا، مجھے اپنے نام پر کسی قسم کا داغ نہیں چاہیے انڈر سیلنڈ"

وہاج صدیقی نے ڈی ایس پی کو تنبیہ کرتے ہوئے کہا اور کال کاٹ دی وہ پیچھے مڑا تو روم سے باہر مزمل کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ کر ٹھٹک گئی

کیونکہ وہاج کی پشت دروازے کی طرف تھی اس وجہ سے اسے اندازہ نہیں ہوا کہ مزمل وہاں کب سے کھڑا تھا اور اس نے کیا کیا سنا

"تم یہاں کیا کر رہے ہو"

وہاج نے ماتھے پر بل لیے مزمل سے پوچھا

"گیسٹ روم کی چابی آپ کو دینے آیا تھا"

مزل نے ہاتھ بڑھا کر چابی وہاں کو تھمائی چاہی مگر نگاہیں وہاں پر تھی وہاں بھی اسی کو دیکھ رہا تھا

"کیا کیا سنا ہے تم نے"

بغیر چابی لیے وہاں نے سنجیدگی سے مزل سے پوچھا مزل جس طرح دیکھ رہا تھا وہ سمجھ گیا کچھ نہ کچھ تو سن چکا ہوگا

"شاید مجھے جو نہیں سنا چاہیے تھا وہ سب کچھ سن چکا ہوں میں"

مزل نے چابی سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"پھر آگے کا ارادہ رکھتے ہوں"

وہاں نے مزل کی سوچ جانی چاہی

"ارادہ تو آپ بتائے اپنا۔۔ اپنے ساتھ مجھے شامل کرنا چاہیں گے یا ہمیشہ کے لئے میرا منہ بند کرنا چاہیں گے" مزل نے بے خوفی سے وہاں کو دیکھتے ہوئے کہا

"منہ دو طریقوں سے بند ہوتا ہے ایک پیسوں سے اور دوسرا گولی سے، مگر میں تمہیں اپنے ساتھ شامل کرنا چاہوں گا۔۔۔ اگر میرے وفادار بن کر رہو گے اور فائدہ پہنچاتے رہو گے تو لازمی تمہارا منہ میں پیسوں سے بھر دوں گا مگر دھوکے بازی کی صورت میں گولی سے تمہارا منہ ہمیشہ کے لیے بند کر دوں گا"

وہاج نے منزل کو دونوں صورتوں سے باخبر کیا

"سر آپ مجھ پر اعتبار کر کے دیکھیں میں آپ کے اعتبار کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گا"

منزل نے وہ اس کو اپنا یقین دلایا

"ایک بات کا خیال رکھنا منزل تابی کو اس کام کی زرا بھی بھنک نہیں پڑنی چاہیے اور یہ روم کی چابی اٹھا لو آج سے تم گھر کے باہر کوارٹر میں نہیں گھر کے اندر کیسٹ روم میں رہو گے" وہاج نے بات ختم کرتے ہوئے کہا مگر اس کا دماغ ابھی بھی الجھا ہوا تھا ایک ماہ میں اس کو دوبارہ نقصان پہنچا تھا

"سر تابی میڈم کی آپ فکر نہیں کریں اور رہی بات مجھ پر بھروسہ کرنے کی تو آپ مجھے ہمیشہ اپنا وفادار پائیں گے اور اس کے لئے بھی شکریہ چلتا ہوں" چابی واپس اٹھا کر منزل روم سے باہر نکل گیا

"تو بیٹا منزل تم سرونٹ کوارٹر سے کیسٹ روم میں پہنچ گئے یعنی اپنی منزل کے قریب"

مزل سیڑھیاں اترتے ہوئے سوچنے لگا

کل رات مشعل کافی دیر تک جاگی جس کی وجہ سے اس کی آنکھ دیر سے کھلی، وہ اسکول کے لیے لیٹ ہو گئی مگر چھٹی نہیں کر سکتی تھی اس لئے تیز قدم بڑھاتے ہوئے گیٹ عبور کر کے سڑک پر چلنے لگی تبھی کار کے ہارن پر پیچھے مڑ کر دیکھا

"مشعل آجائے میں آپ کو ڈراپ کر دوں گا"

اریش نے کار کی کھڑکی سے سر نکالتے ہوئے مشعل کہا پہلے مشعل نے سوچا کہ وہ انکار کر دے مگر اس کو جلدی اسکول پہنچنا تھا اس لئے کار میں آ کر بیٹھ گئی

"ایڈیشن نہیں کروایا آپ نے ابھی تک ہانی کا"

اریش کے پوچھنے پر مشعل نے آریش کو دیکھا وہ ڈرائیونگ کرتا ہوا سامنے دیکھ رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

"اسی مہینے کروانے کا سوچا ہے"

مشعل نے مختصر جواب دیا

"گڈ اب ہانی اسکول گونگ ہو گیا ہے، میری نظر میں دو تین اسکولز ہم شام میں ڈیسائیڈ کر لیتے ہیں کہ کونسا بیسٹ رہے گا اور کل یا پرسوں ایڈیشن کے لئے چلتے ہیں"

اریش نے اپنا سوچا ہوا پلان اس کو بتایا

"جو بیسٹ اسکولز ہوں گے ان کی فیس میں افورڈ نہیں کر سکتی اس لئے میں نے سوچ لیا ہے ہانی کا اسی اسکول میں ایڈیشن کرواؤ گی جہاں میں جاب کرتی ہوں"

مشعل نے جتانے والے انداز میں اریش کو دیکھ کر کہا

"تو آپ سے کون کہہ رہا ہے ہانی کی فیس پے کرنے کو یہ تو میرا کام ہوگا، آگے آپ کی اور ہانی کی ضرورتوں کا خیال رکھنا میری ذمہ داری ہوگی اور میں کافی ذمہ دار شخص ہوں اب آپ بھی اسکول سے ریزائن کر دیں بس اپنی ساری توجہ گھر اور ہانی کو دیا کریں اور تھوڑی سی مجھے بھی اگر چاہیں تو"

اریش نے نارمل انداز میں بولا آخری جملہ بڑبڑاہٹ میں بولا گیا مگر بڑبڑاہٹ اتنی واضح تھی کہ مشعل کو صاف سنائی دی

"آپ کیوں ہانی کی فیس پے کریں گے اور میں کس خوشی میں ریزائن کروا رہی جاب سے۔۔۔ ہانی میرا بیٹا ہے اور وہ صرف میری ذمہ داری ہے اس طرح کی باتیں کر کے کیا ظاہر کرنا چاہتے ہیں آپ"

مشعل نے گھورتے ہوئے اس سے پوچھا

"حیرت ہے آپ کو میری باتوں سے ظاہر نہیں ہو رہا کہ میں کیا چاہتا ہوں کل بتایا تو تھا میں نے آپ کو"

اریش نے اس بار مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

"جو آپ چاہتے ہیں وہ ناممکن ہے اریش، آپ بچوں والی باتیں نہیں کریں میرے ساتھ" مشعل نے سنجیدگی سے اریش سے کہا

"کسی لڑکی کو پرپوز کرنا بچوں والی بات کہاں سے ہو گئی بھلا، مانا کے پرپوز کرنے کا اسٹائل زرا روکھا سا ہے، اس بات کا اگر آپ کو دلی طور پر قلق ہے تو شام میں آپ کو کسی بیچ پر لے کر چلا جاتا ہوں کینڈل لائٹ ڈنر کے بعد ایک ڈائمنڈ کے رنگ پہنا کر پرپوز کر دیتا ہوں" اریش نے بات کو مذاق کر رنگ دے کر کہا مشعل نے گھور کر اریش کو دیکھا، تو اس نے مشعل کو دیکھ کر اسمائل دی

"یہ سب ممکن نہیں ہے اریش، میں امید کروں گی کہ آپ دوبارہ ایسی فضول گوئی سے گریز کریں" مشعل نے سنجیدگی سے اریش کو دیکھ کر کہا اسکول کے پاس کاررکی تو مشعل اترنے لگی

"اس میں کوئی حرج بھی نہیں ہے مشعل میں امید کروں گا آپ ٹھنڈے دماغ سے اس بات پر غور کریں"

اریش نے مشعل دیکھ کر کہا مشعل بغیر کچھ بولے کار سے اتر گئی

"بہت نخرے والی ہے یہ ہانی کی ماما بھی"

اریش نے نفی میں سر ہلایا اسکول کے اندر داخل ہوتی مشعل کو دیکھا پھر کچھ سوچ کر مسکرایا خود بھی اسکول کے اندر چلا گیا

"ہاں عماد بولو" ارتضیٰ نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا

"سر معلوم تو ہو گیا ہو گا آپ کو، ریڈ کا کوئی فائدہ نہیں ہوا وہ لوگ وہاں سے فرار ہو گئے اور ڈی۔ ایس۔ پی اریسٹ وارنٹ نہیں ایشو کر رہے کہ وہاج صدیقی کے خلاف کوئی ایکشن لیا جائے اور نہ ہی اسے اریسٹ کیا جائے"

عماد نے مایوس ہو کر ارتضیٰ کو تفصیل بتائی

"عمادیہ ریڈ کامیاب رہی ہے تم بد دل مت ہو، بے شک وہاں سے سب لوگ فرار ہو گئے مگر ان کا اسلحہ پکڑا گیا ہے، اس اسلحے سے نہ جانے کتنے بے گناہ لوگ اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور

ویسے بھی وہاں صدیقی جیسے لوگ اتنی آسانی سے ہاتھ نہیں آتے کیونکہ ان جیسوں کی سرپرستی ہمارے ہی افسران کرتے ہیں، تم میرے اکیلے اقدام کا ویٹ کرو"

عماد سے بات کر کے ارتضیٰ نے کال کاٹی تو مریم روم میں آئی

"کب چلنا ہے دعا کو لینے تم تو گھر میں ٹھکتے نہیں کم از کم دعا میرے پاس ہوگی تو اکیلے پن کا احساس تو نہیں ہوگا مجھے"

مریم نے ارتضیٰ سے شکوہ کرتے ہوئے کہا

"مما آپ کو میری جاب کا پتہ تو ہے، ایک دو کام پھنسنے ہوئے ہیں، بس اس کے بعد ہی ان محترمہ کا نمبر آئے گا"

ارتضیٰ ابھی بھی کہیں جانے کے لئے تیار ہو رہا تھا مریم سر ہلا کر دوسرے روم میں چلی گئی

تابی کی آنکھ کھلی تو اٹھ کر ٹیرس میں آئی نیچے لان میں نظر پڑی تو مالی پودوں کو پانی دے رہا تھا اس کی نظر مزمل پر پڑی جو کہ چیر پر بیٹھا ہوا پستل میں بلیٹس ڈالنے میں مصروف تھا

"آف یہ میرا باڈی گارڈ اور اس کے انداز"

تابی کو خود اپنی سوچ پر ہنسی آئی

دوپٹہ اوڑھتی ہوئی وہ لان میں چلی آئی، مزمل نے دور سے آتی تعبیر کو دیکھا تو مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی جسے دیکھ کر تعبیر بھی مسکرائی

"کیا ہوا کل رات کو کہیں بابا سے ڈانٹ تو نہیں پڑی"
تابی نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"ڈانٹ وہ کس خوشی میں"
مزمل کو سمجھ نہیں آیا

"رات کو تم اپنی میڈم کے ساتھ اکیلے کچن میں پائے گئے" تابی نے یاد دلایا تو مزمل ہنسا

"ہاں آپ کے جانے کے بعد آپ کے بابا نے پوچھا تھا، کیا کر رہے تھے تم میری بیٹی کے ساتھ۔۔۔ تو میں نے انہیں بتایا آپ کی لاڈلی کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا رہا تھا اور کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا مگر آپ اچانک آ گئے"

شرارت میں کی ہوئی بات کو اس نے مزید معنی خیزی کا رنگ دیا تو تابی نظریں جھکا کر وہاں سے جانے لگی تبھی مزمل چیر سے اٹھا اس کا ہاتھ پکڑا

"آگے نہیں سنیں گیں اس کے بعد آپ کے بابا نے مجھ سے کیا کہا"

مزمل نے بولنے پر تابی سوالیہ نظروں سے مزمل کو دیکھا تو مزمل مسکراتے ہوئے بولا

"میرے کھانا کھلانے کے اقدام پر آپ کے بابا اتنے خوش ہوئے کہ انہوں نے میری ترقی کرتے ہوئے مجھے کوارٹر کی بجائے، گھر کے اندر گیسٹ روم میں شفٹ ہونے کو کہا"

مزمل کے بتانے پر تابی بھی مسکرا دی

"ویسے میں کل سے ایک بات اور بھی سوچ رہا ہوں"

مزمل نے اپنے ٹراؤزر کی پاکٹ سے چھوٹی سی ڈبیہ نکالتے ہوئے کہا

"کیوں نہ آپ کو جلد سے جلد نیچے گیسٹ روم میں شفٹ کر لیا جائے جب تک آپ کے لیے مزمل گھر نہ تعمیر کروالے"

رنگ تعبیر کے دودھیا ہاتھ کی انگلیوں میں پہناتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولا

"یہ رینگ بہت اچھی ہے"

تابی نے اس کی بات پر نظر جھکائی اور رینگ کی تعریف کی جو اس کے لئے اچانک بہت قیمتی ہو گئی

"اور میری بات وہ اچھی نہیں لگی آپ کو"

مزل کے پوچھنے پر تابانی نے مزل کی آنکھوں میں جھانکا جہاں وہ اپنے لیے چاہت کے رنگ باآسانی دیکھ سکتی تھی

"تمہاری بات مجھے اتنی اچھی لگی کہ میرا دل چاہ رہا ہے اس خوشی میں تمہیں صبح ہی صبح نہلا دیا جائے" کہنے کے ساتھ ہی اچانک تعبیر کو شرارت سو جھی، تھوڑی دیر پہلے مالی جو پودوں کے پاس پائپ کھلا چھوڑ گیا تھا تابانی نے پائپ اٹھا کر مزل کو پانی سے بھگوانا شروع کر دیا جس پر مزل نے پہلے اسے گھور کر دیکھا مگر تابانی کو ہنستا دیکھ کر، اس نے خود بھی مسکرا کر تعبیر کی طرف قدم بڑھائے وہ جتنا تعبیر کے قریب آتا جا رہا تھا تعبیر ہنستے ہوئے مزید اس کو اور بھی بھگوتے ہوتے دور ہوتی جا رہی تھی مزل کا چہرہ بال شرٹ تقریباً پورے ہی بھیگ چکے تھے، کوئی اور بھی توجو یہ منظر بہت غور سے دیکھ رہا تھا

جب تعبیر کو سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ کیا کرے تو وہ ہنستے ہوئے پائپ وہی پھینک اندر بھاگی اور گیسٹ روم میں آ کر روم کا دروازہ بند کرنے لگی۔۔۔ دروازے کے درمیان پاؤں رکھ کر جسے مزل نے بند ہونے سے روکا اور خود بھی گیسٹ روم کے اندر آ کے دروازہ بند کر دیا

"مزل میں ناراض ہو جاؤں گی تم سے"

اس کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر تعبیر نے دھمکی دی جس کا مزمل پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا تعبیر دیوار سے جا لگی مزمل اس کے قریب آیا اور دیوار پر اپنے دونوں ہاتھ رکھ کر تعبیر کے فرار کا راستہ بند کیا

"یہ تو مجھے بھگوانے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا"

وہ مزید اس کے قریب آ کر بولا

"اف ہٹو پیچھے کیا میرے کپڑے گیلے کرنے ہیں"

تابی کا دل زور سے دھڑکا، اسے ڈر تھا اس کی شرارت اسی کو مہنگی نہ پڑ جائے

"نہیں آپ کے کپڑے گیلے نہیں کرنے بلکہ کل جو کام ادھورا رہ گیا تھا وہ مکمل کرنا ہے"

مزمل نے تعبیر کے ہونٹوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"مزمل نہیں پلیز" تعبیر نے رونی شکل بنا کر کہا جیسے وہ پچھتا رہی ہو

"ایسی روتی شکل دیکھ کر بھی میں نہیں بخشنے والا اب صرف مجھ سے نجات کا ایک ذریعہ ہے آپ کے پاس، جو آپ نے میری حالت بگاڑی اس کو سنوارے گی بھی آپ"

مزمل نے اس کو بخشنش کا راستہ دکھایا

"مطلب"

تابی میں گڑبڑاتے ہوئے کہا

"مطلب یہ کہ میری یہ گیلی شرٹ اتار کر مجھے دوسری شرٹ آپ پہنائے گی"

مزل نے آنکھوں میں شرارت لیے شرط بتائی

"بے شرم میں ایسا کچھ نہیں کرنے والی"

تعبیر نے اسکو گھورتے ہوئے کہا

"پھر آپ پچھتانے کے لئے تیار ہو جائیں"

اس نے دیوار سے ہاتھ ہٹا کر تعبیر کی کمر کے گرد حائل کیا

"اچھا ٹھیک ہے پہلے تم پیچھے ہٹو"

تعبیر نے ہارمانتے ہوئے کہا وہ اسی کو دیکھ رہا تھا

"شکل سے تم بہت سیدھے لگتے ہو" شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے تعبیر نے اس کی طرف دیکھنے سے مکمل گریز کیا

"میری شکل پر مت جانیے گا یہ اکثر لوگوں کو دھوکا دیتی ہے"

مزل بہت غور سے اسی کو دیکھ کر کہہ رہا تھا جو کہ نیچی نگاہیں کیے اس کی شرٹ کے بٹن کھولنے میں مصروف تھی # یو۔ آرمائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 16

شرٹ اتارو میں دوسری شرٹ لاتی ہو"

تعبیر نے اس کی بات کو انور کر کے وارڈروب سے ٹاول اور شرٹ نکالی اور ویسے ہی نظریں جھکا کر اس کے پاس آئی مزل اس کے ہاتھ سے ٹاول لے کر اپنے بال خشک کرنے لگا تعبیر کی نظر اس کے بازو سے اوپر گولی کے نشان پر ٹھہر گئی

"یہ اسی گولی کا نشان ہے نا"

www.urdu novelsmania.com

تعبیر نے اپنی انگلیوں سے اس نشان کو چھو کر دیکھا آج تعبیر کو اور بھی زیادہ تکلیف ہوئی اسے وہ وقت یاد آیا جب اس کے نام کی گولی کتنے آرام سے مزل اپنے اوپر کھا گیا تھا

"کیا ہوا آپ کو پریشان کیوں ہو رہی ہیں"

مزل نے اس کا چہرہ دیکھتے ہوئے پوچھا تعبیر کی کیفیت ایسے ہو رہی تھی جیسے وہ ابھی رو دے گی اس کے ہاتھ سے شرٹ لے کر وہ پہننے لگا کیونکہ جتنی دیر وہ گولی کے نشان کو دیکھتی اتنی دیر تک ایسی کیفیت میں گھری رہتی

"اپنی جان بچانے کے بجائے تم نے میری جان کیوں بچائی مزل، کیا تمہیں موت کا بالکل خوف تھا اس وقت"

تعبیر نے مزل کو دیکھ کر سوال کیا

"موت کا خوف تو ہر ایک کو ہوتا ہے مگر تعبیر سے جدا ہونے کا بھی ڈرتھا، بناء تعبیر کے بندہ زندگی کے خواب کیسے دیکھتا بھلا، میں نے اپنی ہی جان بچائی ہے"

مزل نے اس کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے کہا تاکہ تعبیر کو ڈر کی کیفیت نکال سکے

www.urdu novelsmania.com

"تم تو ایسے بات کر رہے ہوں جیسے پہلے سے مجھے جانتے ہو"

تعبیر نے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند لی

"آپ کو کیوں محسوس نہیں ہوتا کہ ہم ایک دوسرے کو پہلے سے جانتے ہیں"

مزل کی بات پر تعبیر نے اپنا سر اس کے سینے سے سر ہٹا کر مزل کو دیکھا۔ مزل کی نظر اس کی تھوڑی کے خم پر لگے نشان پر گئی بے ساختہ مزل نے اپنے ہونٹ اس نشان پر رکھ دیے جس پر تعبیر ایک دم پیچھے ہوئی اور شکایتی انداز میں مزل کو دیکھا

"سوری نہیں کہو گا کیونکہ یہ غلطی نہیں تھی بلکہ مداعوہ تھا اس غلطی کا جو بہت پہلے میری غفلت کے بنا پر مجھ سے لاحق ہو گئی تھی" مزل نے دوبارہ تعبیر کو خود سے قریب کرتے ہوئے کہا

"مزل ایسے نہیں کرو پلیز"

تعبیر نے مزل سے فاصلہ قائم کرتے ہوئے کہا

"اور اگر میں کہو کہ میں حق رکھتا ہوں تو۔۔۔۔۔ پھر بھی منہ کرے گی آپ"

مزل نے تعبیر کا ہاتھ پکڑ کر گہری نظروں سے اس کو دیکھتے ہوئے سوال کیا

"صرف انگوٹھی پہنانے سے کوئی حق دار نہیں بن جاتا۔۔۔ پاؤں بیلینے پڑے گے، بابا کو منانے کے لئے"

تعبیر نے چیلنج کرتے ہوئے مزل کو کہا جس پر وہ مسکرایا

"ہوسکتا ہے پا پڑسلینے کی نوبت ہی نہ آئے، پوری بازی ہی منزل کے ہاتھ میں ہو"
 دروازے پر ہونے والی دستک پر دونوں نے دروازے کو دیکھا۔۔۔ منزل نے دروازے کے پاس
 پہنچ کر ہلکا سا دروازہ کھولا اور سر باہر نکالا

"وہاج صاحب کہہ رہے ہیں تعبیر بی بی کو یونیورسٹی چھوڑ کر آپ ان سے ملنے آئے"
 فضل نے وہاج کا پیغام دیا اور کمرے میں جھانکنے کی کوشش کی

"ٹھیک ہے"

منزل نے مختصر سا جواب دے کر دروازہ بند کر دیا

"اب مجھے جانا چاہیے یونیورسٹی کے لئے ریڈی بھی ہونا ہے"

تابی روم سے باہر جانے لگی
 www.urdu novelsmania.com

"ایک سوال پوچھوں تعبیر۔۔۔ رشتہ یا محبت ان دونوں میں سے کسی ایک کو چننا پڑے تو آپ کس کو
 چننے گی"

منزل نے جانتی ہوئی نظروں سے تعبیر کو دیکھ کر سوال کیا تو تعبیر سوچنے لگی اسے محبت منزل سے ہے
 تو رشتہ اسی کے ساتھ قائم کرے گی

"ایسا مشکل سوال بھی نہیں دونوں صورتوں میں جیت آپ ہی کی ہوگی"

مزل نے مسکراتے ہوئے تعبیر سے کہا اسے معلوم تھا وہ اسی کو ترجیح دی گی یعنی محبت کو

"اف کورس میں رشتے کو چنوں گی، دس منٹ بعد واپس آتی ہوں"

تعبیر کہتی ہوئی مزل کے روم سے باہر نکل گئی مزل الجھن بھری نظروں سے اس کو دیکھتا رہا پھر کچھ سوچنے لگا

تعبیر کے روم سے باہر نکلنے کے بعد فضل تعبیر کو سیڑھیاں چڑھ کر اپنے بیڈ روم میں جاتا دیکھنے لگا

مشعل اسکول سے واپس گھر لوٹی تو وہ بہت غصے میں تھی ہانی کو گھر میں موجود نہ پا کر اسے مزید غصہ آیا

بینڈ بیگ صوفے پر رکھ کر وہ ایریش کی طرف چلی گئی ایریش کے بیڈ روم کا دروازہ کھول کر روم میں داخل ہوئی تو ایریش بیڈ پر بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا جبکہ ہانی اس کے برابر میں بیٹھا ہوا ایریش کے

موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا

"ہانی یہاں کیا کر رہے ہیں آپ، کتنی بار آپ کو کہا ہے ماما کے گھر آنے کے ٹائم پر آپ کو گھر پر موجود ہونا چاہیے ماما کے پاس"

مشعل کو اریش سے نمٹنا تھا مگر اس نے سوچا پہلے ہانی کو یہاں سے بھیجے اس لیے اریش کو اگنور کرتی ہوئی ہانی کو مخاطب کر کے بولی

"ڈیڈ بھی ہانی کو مس کرتے ہیں آپ کو بھی ہانی چاہیے اب ہانی بیچارہ کہاں جائے۔۔۔ آپ بھی ہانی اور ڈیڈ کے پاس یہی آجائے نہ"

ہانی مشعل کو دیکھتے ہوئے کہنے لگا اریش کو ڈیڈ کہنے پر جہاں مشعل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا وہی اریش اپنا لپ ٹاپ چھوڑ کر ہانی کو پیار کرنے لگا

"ہانی کی ماما سے زیادہ سمجھدار تو ماما کا بیٹا ہے، نہ ہی خنزے دکھانے والا نہ ہی بور کرنے والا اور نہ ہی بلاوجہ میں غصہ کرنے والا"

اریش نے مسکرا کر مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"ڈیڈ ہانی کی ماما خنزے نہیں دکھاتی جب آپ انہیں پیار کریں گے تو وہ بھی آپ کو پیار کریں گی، وہ بورینگ بھی نہیں جب آپ ان کے پاس سوائے گے تو وہ آپ کو بہت اچھی اسٹوریز سنائے گی اور آپ پوری روٹی فٹش کرے گیں تو وہ آپ کو کس بھی دے گی"

مشعل کے دوبار بیچ میں ہانی کو ٹوکنے پر بھی ہانی نے اریش کو ماما کی خوبیاں بتائی جس کو اریش نے O شپ میں منہ کھول کر انجوائے کرتے ہوئے سنا

"ہانی یہ آپ کے ڈیڑھ گز نہیں ہیں یہ انکل ہیں"
مشعل نے سنجیدگی سے ہانی کو سمجھانا چاہتا

"انکل یہ مارنگ میں تھے ایونگ میں ہانی کے ڈیڑھ بن گئے ہیں۔۔۔ ہانی کبھی غلط بات نہیں کرتا"
ہانی مشعل کو جواب دے کر دوبارہ موبائل میں گیم کھیلنے لگا

"میرا بیٹا"

اریش نے ہانی کے سلکی بالوں پر کس کرتے ہوئے کہا جس پر مشعل کے تن بدن میں آگ لگ گئی

"ہانی آپ کو ڈیڑھ کیوں بول رہا ہے اریش"

ہانی کی بات کو انور کر کے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھتے ہوئے مشعل نے اریش کو دیکھ کر پوچھا

"کیونکہ وہ کیوٹ اور انوسینٹ ہونے کے ساتھ کافی جینیئس بچہ بھی ہے جو ایک دفعہ کی بات سمجھانے پر

بلاوجہ کی بحث میں نہیں پڑتا"

اریش نے حتماً مکان اپنے فیس ایکسپریشن کو سیریس رکھنے کی کوشش کی

"یعنی ہانی کو آپ نے بولا ہے کہ وہ آپ کو ڈیڈ بولے"
مشعل نے سنجیدگی سے اریش کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"واواب آپ بھی جینیس ہوتی جا رہی ہیں"
اریش نے مسکرا کر کہا

"بہت غلط حرکت کی ہے آپ نے، آپ کو ہانی کی دماغ میں ایسی الٹی سیدھی باتیں نہیں ڈالنی چاہیے"
مشعل نے افسوس کرتے ہوئے کہا

"میں نے ہانی کے دماغ میں کوئی الٹی سیدھی بات نہیں ڈالی ہے صرف سیدھی سیدھی بات ڈالی ہے
اگر آپ کو ڈیڈ کہلانے میں اعتراض ہے تو ٹھیک ہے وہ مجھے بابا ڈیڈی یا ابو بولے گا اب تو خوش ہو
جائیں آپ"

اریش نے پراہلم کا سلوشن نکالا

"اریش پلیز میں سیریس ہو"
مشعل نے ڈپٹے ہوئے کہا

"اور میں آپ سے بھی زیادہ سیریس ہو"
اس کے ڈپٹنے پر اریش نے نرم لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا

"اور آپ آج صبح اسکول کے پرنسپل سے کیا بات کر کے آئے ہیں"
مشعل کو وہ بات بھی یاد آئی جس کی وجہ سے وہ غصے میں اسکول سے گھر آئی تھی

"اسکول کی پرنسپل سے بھی میں نے سیدھی سیدھی ہی بات کر لی ہے کہ مس مشعل کی ہفتے بعد شادی
ہے اس وجہ سے وہ اب مزید جاب نہیں کر سکتی"
اریش نے اپنا کارنامہ مشعل کو بتایا

"اگر اب آپ نے آگے سے کوئی بھی الٹی سیدھی حرکت کر لی، تو میں آپ کی جان لے لوں گی"
مشعل کا دل چاہا وہ واقعی اس کا گلابا دے

"جان آپ پہلے ہی لے چکی ہیں میں مشعل اور یہ بات میں نے آپ کو پہلے بھی بتائی تھی اور ابھی بھی
یاد دہانی کرا رہا ہوں میں ایک شریف انسان ہوں شادی سے پہلے الٹی سیدھی حرکتوں کا سوچ بھی نہیں
سکتا۔۔۔ جبھی آپ کو سیدھے سیدھے پر پوز کیا"

اریش ابھی بھی سنجیدگی سے گفتگو کر رہا تھا مگر مشعل اس کی آنکھوں میں شوخی صاف دیکھ سکتی تھی

"کیوں کر رہے ہیں آپ مجھے پریشان، آخر کیا ملے گا آپ کو یہ سب کر کے"
مشعل کی بے بس ہو کر بولنے پر اریش نے ہانی کو دیکھا

"ہانی آپ فٹبال لے کر لان میں جانے ڈیڈ آپ کے ساتھ تھوڑی دیر میں آ کر کھلیتے ہیں"
ہانی تابعداری سے بات مانتا ہوا روم سے باہر نکل گیا تو اریش نے مشعل کی طرف دیکھا

"مشعل میرا آپ کو پریشان کرنا یا ہرٹ کرنا مقصد ہرگز نہیں ہے، اچھی لگتی ہیں آپ مجھے، اتنی اچھی کہ
میں باقی کی ساری زندگی آپ کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔ ہانی بالکل اپنا اپنا سا لگنے لگا ہے وہ مجھ
سے کم، میں اس سے زیادہ اٹیچ ہو گیا ہوں میں آپ دونوں کو اپنی زندگی میں شامل کرنا چاہتا ہوں آئی
سوڑ میں آپ کو اور ہانی کو بہت پیار دوں گا بہت خوش رکھوں گا آپ دونوں کو"
اریش مشعل کے دونوں ہاتھ تھامے اسے اپنی بات پر یقین دلارہا تھا اور مشعل بہت غور سے اس کو
دیکھ رہی تھی

"میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی"
مشعل نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں سے نکال کر کہا

"وجہ جان سکتا ہوں"

اریش نے سنجیدگی سے پوچھا

"نہیں"

مشعل روم سے جانے لگی تبھی اریش نے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا

"وجہ بتائے بغیر آپ یہاں سے نہیں جاسکتی"

اب سنجیدگی کے ساتھ اریش کے لہجے میں ضد بھی شامل تھی

"وجہ جاننا چاہتے ہیں نہ آپ، تو سنئیے مجھے آپ سے نفرت ہے، بلکہ ہر مرد سے نفرت ہے نہیں کر سکتی میں کسی پر دوبارہ اعتبار، اچھی لگتی ہونا میں آپ کو۔۔۔ تو جائے جا کر آکا سے میرا ماضی پوچھے پھر معلوم ہوگا آپ کو کہ میں کتنی اچھی ہو دیکھے گے تک نہیں آپ مجھے پلٹ کر"

مشعل اریش کا ہاتھ جھٹک کر روم سے باہر چلی گئی

"آؤ منزل میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا چھوڑ کر آگئے تم تابی کو یونیورسٹی" صوفے سے اٹھتے ہوئے

وہاج نے منزل سے پوچھا

"جی سرتین بچے میڈم کی کلاس ختم ہو جانے کی تولینے جاؤنگا"
وہاج روم سے نکلا تو منزل نے اس کے پیچھے چلتے ہوئے اسے جواب دیا۔۔۔۔

وہاج نے لائبریری پہنچ کر دیوار کی پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا

"ہٹاؤ اس پینٹنگ کو"

منزل نے پینٹنگ ہٹائی

"بٹن دباؤ"

وہاج کے کہنے پر منزل نے بٹن دبایا تو دیوار نما دروازہ کھل گیا جس پر منزل نے حیرت زدہ ہونے کی
بھرپور ایکٹنگ کی تو وہاج اس کو حیرت زدہ دیکھ کر مسکرایا

www.urdu novelsmania.com

"حیرت پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اب تم میرے خاص آدمیوں میں سے ہوں
میرے اصل کاروبار کا تمہیں علم ہے اور بھی بہت سی چیزوں سے تمہیں واقفیت ہونی چاہیے"
وہاج نے اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا تو منزل آگے بڑھتا ہوا گودام میں پہنچا جہاں پیٹیوں کا انبار لگا ہوا
تھا۔۔۔

وہاج اس کے پیچھے آیا اور ایک پیٹی کھول کر چھوٹی سی پستل نکالی

"جانتے ہو اس کی قیمت مارکیٹ میں"

وہاج نے جدید طرز کی پستل اس کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا مزمل چپ رہا

"13 لاکھ"

وہاج نے اس کی قیمت بتائی

"یہ اسلحہ جب دوسرے ممالک کے لوگ خریدنے آتے ہیں تو ہم اس کو دو گنی بلکہ تنگنی قیمت میں فروخت کرتے ہیں۔۔۔ کہاں سے میں یہ اسلحہ خریدتا ہوں،، کتنے میں خریدتا ہوں،، کن لوگوں کو میں آگے بیچتا ہوں۔۔۔ ڈیلنگ کرنے کا طریقہ تمہیں سب سکھاؤ گا اور تم بنو گے میرے رائٹ ہینڈ۔۔۔ تمہیں جب میں نے پہلی دفعہ دیکھا تھا تبھی میرے دل میں یہ بات آئی تھی کہ اگر تم میرے اس کاروبار میں شامل ہو جاؤ تو ہم راتوں رات امیر ہو سکتے ہیں"

وہاج جو بھی باتیں کر رہا تھا مزمل اسے بہت غور سے سن رہا تھا

"میر آپ نے بہت احسانات کئے ہیں مجھ پر، میں بے روزگار تھا آپ نے مجھے جاب دی رہنے کے لئے رہائش دی میں بہت جلد آپ کے سارے احسانات کا بدلہ سود سمیت اتاروں گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے"

مزل نے وہاج کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا

"در اصل مزل میں کبھی گھائے کا سودا نہیں کرتا میں تمہیں دیکھ کر ہی پہچان گیا تھا کہ تم کام کے بندے ہو اور میرے بہت کام آسکتے ہو یقین کرو اس میں میرے ساتھ ساتھ تمہارا بھی بہت فائدہ ہوگا۔۔۔ خیر یہ باتیں تو ہوتی رہے گی پرسوں میں کچھ اپنے خاص دوست کو انوائٹ کر رہا ہوں اچھا ہے تمہارا بھی ان سب سے تعارف ہو جائے گا اور بھی تمہیں بہت سی باتوں کی ناچ ہوگی"

اس کے بعد وہاج مزل کو دوسری بہت سی باتیں بتا رہا تھا جو مزل بہت دھیان سے سن رہا تھا

"سائیں تم تو بھول گئے ہو ہمیں، ستار نے سوچا تمہیں خود یاد دلادے کوئی ستار میمن ہوتا ہے جس کا تم نے نمک کھایا ہوا ہے،، اب تو نمک کا حق ادا کئے کافی دن گزر گئے،، نہ حاضری لگائی نہ کال اٹھاتے ہو کہیں پارٹی شارٹی تو نہیں بدل لی تم نے"

مزل نے روم میں آکر ستار میمن کی کال ریسیو کی

www.urdu novelsmania.com

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ستار صاحب میں نے آپ کا نمک کھایا ہے آپ سے ہی وفادار نبھاؤ گا آپ نے سنا ہوگا کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے ابھی مجھے معلوم ہوا ہے پرسوں وہاج صدیقی کے دوست گھر پر مدعو ہیں۔۔۔ ساری سکیورٹی گیٹ پر موجود ہوگی پچھلے راستے سے میں مال آپ تک پہنچا دوں گا۔۔۔ کیسے کب کتنے بجے یہ میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔۔۔ فی الحال ابھی جلدی میں ہوں کال رکھتا ہوں"

مزل کال کاٹ کر دروازے سے باہر نکلا تو فضل دروازے پر ہی کھڑا تھا مزل ایک دم چونکا

"کیا ہوا یہاں کیوں کھڑے ہو"

مزل نے اس کے چہرے سے کھوج لگانا چاہا

"یاد دلانے آیا تھا تابی بی بی کا یونیورسٹی کا ٹائم ختم ہو گیا ہے"

فضل نے جتنا نارمل لہجہ اختیار کرتے ہوئے مزل سے کہا۔۔ مزل فوراً سمجھ گیا وہ فون پر ہونے والی گفتگو سن چکا ہے

"وہی جا رہا ہوں"

مزل نے بھی اس کو نارمل لہجے میں جواب دیا اور سر جھٹک کر تعبیر کو لینے نکل گیا

تپتی ہوئی دھوپ نے آج اس کا دماغ گھما کر رکھ دیا تھا آج حد سے زیادہ گرمی تھی پسینے میں لبریز وہ گھر پہنچی

"اگئی مشعل کالج سے بہت گرمی ہوگی نہ باہر، چلو جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر آ جاؤ میں کھانا گرم کرتی ہوں"

فوزیہ نے گرمی کی حدت سے مشعل کے سرخ گالوں کو دیکھتے ہوئے کہا

"افوہ اور کوئی کام نہیں ہے بھابھی آپ کو بندہ باہر سے تھکا ہارا گھر آیا ہے اور آتے کے ساتھ ہی آپ نے آرڈر دینا شروع کر دیا کہ وہ ہاتھ دھو لو یہ کر لو وہ کر لو"

مشعل نے کافی بدتمیزی سے فوزیہ کو جواب دیا، یہ گرمی کا اثر ہر گز نہیں کہا بلکہ فوزیہ کو دیکھ کر اس کا دماغ اسی طرح گرم ہو جاتا تھا

"ایسا کیا کہہ دیا فوزیہ نے تمہیں جو تم اسے اتنی بدتمیزی سے بات کر رہی ہوں، کھانا کھانے کا یہ پوچھا ہے نا تم سے اس نے"

ارباز نے روم کے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا

"اووو تو یہ اچھا بننے کا ڈرامہ اس لئے کیا جا رہا تھا کہ گھر میں بھائی موجود ہیں ورنہ یہ ایک گلاس جو پانی پوچھ لیں مجال ہے" مشعل نے ہنستے ہوئے جواب دیا فوزیہ کی آنکھوں میں نمی ان دونوں سے ہی نہیں چھپ سکی وہ روم سے نکلتی ہوئی چلے گی

"مشعل بہت بری بات ہے میں دیکھ رہا ہوں تم دن بدل زبان چلانے لگی ہو فوزیہ سے وہ تمہیں بالکل اولاد کی طرح ٹریٹ کرتی ہے بلکہ اعزاز سے بھی زیادہ تمہارا خیال رکھتی ہے اور تم اپنی باتوں سے نہ صرف اس کا بلکہ میرا بھی دل دکھاتی ہو" ارباز نے مشعل کے رویے پر دکھ کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"یہ تو ہونا ہی تھا نہ بھائی بیوی اور بیٹے کی محبت کی پٹی آپ کی آنکھوں پر بندھی ہوئی ہے تو بہن تو بد تمیز اور بد زبان ہی دیکھے گی" مشعل مزید بد تمیزی کرتے ہوئے کہنے لگی

"غلطی میری ہی تھی وہ باہر گرمی سے آئی تھی میں نے فوراً گھانے کا پوچھ لیا یہ لو مشعل پانی پی لو اور فریش ہو کر آ جانا تو کھانا گرم کر دوں گی" فوزیہ نے پانی کا گلاس مشعل کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"گھر میں سارا دن رہ کر آپ صرف ڈرامے ہی دیکھتی رہتی ہیں بھابھی،، میرے سامنے ڈرامے کم کیا کریں" مشعل نے ایک نظر ارباز پر ڈالی اور فوزیہ کو کہتے ہوئے اپنے روم میں چلی گئی

"تمہارے بلاوجہ کے لاڈ نے اس کو بد تمیز بنا دیا ہے فوزیہ، اس کے اتنے نخڑے نہیں اٹھایا کرو بلکہ اس کو اس کے حال پر چھوڑ دو"

ارباز نے فوزیہ کو دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کی امی نے وعدہ لیا تھا آخری وقت میں مشعل کا خیال رکھنا وعدہ وفا کرنا بھی تو ضروری ہے"
فوزیہ نے مسکراتے ہوئے کہا

"پتہ نہیں اتنی برداشت اور اتنا اچھا دل تم کہاں سے لے کر آئی ہوں چلو ہم کھانا کھا لیتے ہیں بھوک لگ رہی ہے آعزاز آچکا ہوگا اسکول سے"
ارباز کے کہنے پر فوزیہ سر ہلا کر روم سے چلی گئی

مشعل روم میں آئی بیگ اور ڈوپٹہ بیڈ پر اچھالا جوتے بھی اسی انداز میں اچھال کر دور پھینکے واش روم سے منہ دھو کر واپس آئی تو اس کے موبائل پر ولی کی کال آرہی تھی جسے دیکھ کر تھوڑی دیر پہلے والی گرمی ختم ہو گئی۔۔۔ ولی کا نام دیکھ کر اس کی آنکھوں کے ساتھ ساتھ دل میں بھی ٹھنڈک سے اتر گئی #یو آرمائن

www.urdu novelsmania.com

#زینبیہ۔ شرجیل

قسط 17

"کیسی ہو"

مشعل نے کال ریسپونڈ کی تو موبائل سے ولی کی آواز ابھری

"تمہیں کیا فرق پڑتا ہے جیسی بھی ہوں میں"
مشعل نے مصنوعی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا

"اتنا غصہ، پھر بجا بھی سے لڑائی ہو گئی ہے کیا"
ولی نے ہنستے ہوئے پوچھا

"وہ لڑائی نہیں، ڈرامے کر سکتی ہیں چلتا پھرتا اسٹار پلس ہے میری بجا بھی۔۔۔ یہ بجا بھی نامہ چھوڑ دینا
بتاؤ کالج کیوں نہیں آئے آج"
مشعل نے ولی کی خبر لیتے ہوئے کہا

"یہ رات میں دوستوں کے ساتھ ڈنر کا پروگرام بن گیا تھا اس کے بعد لونگ ڈرائیو، صبح کالج کے لئے
آنکھ ہی نہیں کھل سکی۔۔۔ تھوڑی دیر پہلے اٹھا ہوں اور اب پچھتا رہا ہوں"
ولی نے افسوس کرتے ہوئے کہا

"کس بات پر پکھتا رہے ہو"
مشعل نا سمجھی سے پوچھا

"آف کورس یار تمہیں نہیں دیکھا آج، سنو کہیں باہر ملنے کا پروگرام بنا لو، پلیز منع نہیں کرنا سیٹرڈے سنڈے ویسے بھی Of ہوگا تین دن کیسے گزرے تمہیں دیکھے بغیر"

ولی نے بیچارگی سے کہا

ولی اور مشعل دونوں ایک ساتھ ہی کالج میں پڑھتے تھے اور سیکنڈ ایئر کے اسٹوڈنٹ تھے دوستی کب محبت میں بدلی یہ دونوں کو ہی خبر نہیں ہوئی۔۔۔ وہ دونوں ایک دوسرے کو بہت چاہتے تھے اور ان کے سچے پیار کا گواہ پورا کالج تھا

"ولی اس طرح باہر ملنا مناسب نہیں ہے اگر کسی نے دیکھ لیا تو"

ولی کو دیکھنے اور اس سے ملنے کا دل تو مشعل کا بھی چاہ رہا تھا مگر وہ اس سے پہلے کبھی باہر نہیں ملی تھی اس لئے اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے کہا ویسے اس کو باہر ملنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی کیونکہ اس کام کے لئے کالج ہی کافی تھا۔۔۔۔ جب باتیں کرنے کا موڈ ہوا تو کلاس چھوڑ کر وہ دونوں کینیٹن میں بیٹھ کر ڈھیر ساری باتیں کرتے

"مشعل میں نے پہلے کبھی تم سے اس طرح ملنے کی فرمائش کی۔۔۔ پلیز ٹرائے کر لو کوئی بھی بہانہ بنا کر آ جاؤ یا رپلیز"

ولی نے پہلے کبھی اتنا اصرار نہیں کیا تھا اس لئے وہ کشمکش میں پڑ گئی
 "اوکے پکا نہیں کہہ سکتی ٹرائے کر کے دیکھتی ہوں مشعل نے اپنی نیم رضامندی ظاہر کرتے ہوئے
 ولی سے کہا

"یہ ہوئی نابات شام 5 بجے میں تمہارے گھر کے پاس گلی میں تم ہی پک کر لوں گا"
 ولی نے خوش ہو کر پروگرام ڈسائیڈ کیا

"کیا کر رہی ہیں بھابی آپ"
 مشعل نے فوزیہ کے روم میں آتے ہوئے اس سے پوچھا

"کچھ نہیں چندا آؤ بیٹھو" www.urdu novelsmania.com

فوزیہ نے تہہ شدہ کپڑے الماری میں رکھتے ہوئے کہا

"نہیں بیٹھنا نہیں ہے بس یہ کہنے آئی تھی آج ماہین کی برتھڈے ہے ساری فرینڈز جا رہی ہیں تو میں بھی
 چلی جاتی ہوں، بس آپ بھائی سے پریشن لے لیں زیادہ لیٹ نہیں ہوگی"

مشعل نے کانفیڈنس سے جھوٹ بولتے ہوئے کہا

"مگر مشعل اس طرح اکیلی کیسے جاو گی تم،،، پہلے تو مجھی نہیں گی ہو کسی دوست کے گھر تمہارے بھائی بہت ناراض ہوں گے"

فوزیہ نے گھبراتے ہوئے کہا

"اوہ بھابھی اکیلی کہاں جا رہی ہو شزا سے بات ہوئی ہے وہ اپنے ڈرائیور کے ساتھ جائے گی تو مجھے بھی پک کر لے گی،،، آپ کو اس لئے بول رہی ہو بھائی آپ کی بات نہیں ٹالے گے چلیں کال ملائیں جلدی سے" مشعل نے موبائل فوزیہ کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا تو ناچار اسے ارباز کو کال ملانا پڑی "جی ارباز۔۔۔ ہاں سب خیریت ہے وہ دراصل مشعل کی فرینڈ ٹاہن کی برتھ ڈے ہے تو مشعل جانے کا کہہ رہی تھی میں نے اسے اجازت دے دی ہے گھر میں کیا کرتی بیچاری" مشعل کا منہ دیکھتے ہوئے فوزیہ کو بھی جھوٹ کا سہارا لینا پڑا

"کچھ نہیں ہوتا ارباز تھوڑی دیر کی بات ہے وہ جلدی آ جائے گی۔۔۔ شزا سے بات ہو گئی ہے میری، وہ لے جائے گی اور واپس بھی چھوڑ دے گی۔۔۔ جی جی میں کہہ دوں گی اسے"

فوزیہ نے کال کاٹی تو مشعل مسکرا دی

"تمہارے بھائی کہہ رہے ہیں جلدی واپس آ جانا آب شزا کا نمبر ملا کر دو میں اس سے بھی بات کر لیتی ہوں" فوزیہ نے مشعل کو دیکھ کر کہا

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے میں کسی اور کے ساتھ کہیں اور بھاگ کر جا رہی ہو۔۔۔ شزا سے میں بات کر چکی ہوں آپ ایسا کریں جلدی سے میرے کپڑے پریس کر دیں"

مشعل فوزیہ کو آرڈر دیتی ہوئے روم سے باہر نکل گئی تاکہ ولی کو اپنا پروگرام بتا سکے

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو"

ولی اس کو دیکھتے ہوئے بولا تو مشعل اس کع گھورنے لگی

"سیریس ہو جاؤں ولی یہ تم مجھے تیسری بار بتا چکے ہو" مشعل کے بولنے پر وہ مسکرا دیا

"یہ میں ساری زندگی وقفے وقفے سے بتاتا سکتا ہو" اس نے مشعل کا ہاتھ تھاما

"کیا کر رہے ہو یہ پبلک پلیس ہے مشعل نے ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا

ولی مشعل کو ایک ریسٹورینٹ لے کر آیا تھا مگر آج اسکی قسمت خراب کیونکہ ارباز بھی اپنے دوست

سے ملنے اسی ریسٹورینٹ میں موجود تھا

"مشعل گھر چلو" ارباز کی آواز اپنے کانوں میں پڑتے ہی مشعل کے چہرے پر قیامت کے آثار رونما ہو

گئے

"شرم نہیں آئی اس طرح جھوٹ بول کر تمہیں گھر سے باہر جاتے ہوئے وہ بھی کسی غیر لڑکے کے

ساتھ، دل کو چاہ رہا ہے تمہیں یہی زمین میں گاڑ دو" ارباز گھر پہنچتے ہی مشعل پر چیخا اور جیسے ہی اس کی

طرف بڑھا

"اربازا کیا کر رہے ہیں آپ بہن ہیں وہ آپکی۔۔۔ غلطی ہو گئی اس سے میں سمجھا دوں گی اسے"

فوزیہ نے ارباز کو غصے میں دیکھ کر روکا کیونکہ ارباز کو غصہ کم آتا تھا مگر جب آتا تھا تو بڑا برا آتا تھا

"یہ صلہ دیا ہے اس نے ہماری محبت کا، بھائی کی عزت نیلام کر رہی ہے باہر نکل کر۔۔۔ سن لو فوزیہ اب نہ یہ کالج جانے کی نہ ہی کہیں گھر سے باہر جانے کی بلاوا اپنے امی ابو کو، حارث کے سلسلے میں ان سے بات کرو۔۔۔ میں اسی مہینے اس کی شادی کر دوں گا" ارباز بولتا ہوا گھر سے میں باہر نکل گیا

حارث فوزیہ کا بھائی تھا عمر میں مشعل سے 8 سال بڑا شریف ہونے کے ساتھ بہت اچھی ملٹی نیشنل کمپنی میں اس کی جوب تھی سب سے بڑی بات وہ مشعل کو پسند کرتا تھا مگر اس کی پسندیدگی صرف آنکھوں سے چھلکنے کی حد تک تھی اس نے اپنی چاہت کا برملا اظہار نہیں کیا تھا مگر فوزیہ اس سے واقف تھی

"بھابھی پلیز مجھے ایک فون کرنا ہے" مشعل نے صبح ارباز کے آفس جانے کے بعد فوزیہ سے کہا کیونکہ اس کا موبائل بھی ارباز نے اپنے پاس رکھ لیا تھا

"مشعل پلیز ایسی فرمائش مت کرو جو میں پوری نہ کر سکوں تمہارے بھائی غصہ ہو گے انہوں نے سختی سے منع کیا ہے بلکہ مجھ سے بھی ناراض تھے کہ میں نے شزا سے کنفرم کیوں نہیں کیا"

فوزیہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے اگر آپ اجازت نہیں دیتی تو کوئی بات نہیں، بس امی کورات کو خواب میں دیکھتا تھا تو ان کی یاد آگئی سوچا اکا سے بات کر لو۔۔۔ ماں کی بہن بھی تو بہن جیسی ہوتی ہے" مشعل افسردہ ہو کر روم سے باہر جانے لگی

"رکو مشعل پلیز اب کچھ غلط نہیں کرنا ورنہ تمہارے بھائی کا تمہیں اندازہ ہے" فوزیہ کارلیس اسے تھما کر روم سے باہر چلی گئی

مشعل نے جلدی سے ولی کا نمبر ملایا اور رورو کر اس نے اپنے اوپر ہونے والی ساری پابندیوں کا بتایا۔۔۔ اس وقت اس کو ولی سے بڑا اپنا کوئی ہمدرد نظر نہیں آیا

"تم فکر نہیں کرو مشعل اور اس طرح مت رو میں ہونا یا تمہارے ساتھ۔۔۔ میں اپنے پیرنٹس سے بات کرتا ہوں" ولی نے اپنی محبت کا یقین دلاتے ہوئے کہا

"تمہیں بھائی کا اندازہ نہیں ہے ولی وہ اب کبھی بھی تمہارا بھیجا ہوا رشتہ ایکسیپٹ نہیں کریں گے، بھائی میری شادی بجا بھی کے بھائی سے کر رہے ہیں جو کہ عمر دار آدمی ہے"

مشعل کو اپنے اوپر ہوتے ظلم پر خود بھی رونا آ رہا تھا دوسری طرف تمام صورتحال پر ولی پریشان تھا

"بس مشعل پھر جیسا میں کہوں گا تمہیں ویسا ہی کرنا ہے۔۔۔ کیونکہ اگر تمہاری کسی اور سے شادی ہو گئی تو زندہ میں بھی نہیں رہوں گا"

ولی نے اس کو اپنا پورا پلان بتایا جو کہ اس نے بہت غور سے سنا

رات کے دو بجے کا وقت تھا جب مشعل بڑی سی چادر میں اپنا منہ ڈھک کر ایک ہاتھ میں مضبوطی سے بیگ تھا متی ہوئی دھڑکتے دل کے ساتھ گھر کی دہلیز عبور کر گئی روتے ہوئے مڑ کر اس نے ایک بار گھر کی طرف دیکھا

"سوری"

کھتی ہوئی وہ گلی کے آخر تک پہنچی وہاں ولی اس کا بانیٹ پر ہیملٹ پہنا ہوا انتظار کر رہا تھا وہ جلدی سے بانیٹ پر بیٹھی اور ولی طے شدہ پلان کے مطابق اسے اپنے دوست کے فلیٹ پر لے کر پہنچا جہاں پر اس کے دوستوں کی موجودگی میں ان دونوں کا نکاح ہوا

"یار بند کرو اس کا منہ، کتنا روتا ہے یہ ہر وقت،،، افس جانا ہے مجھے صبح" ولی کچی نیند سے اٹھ کر دو ماہ کے روتے ہوئے ہانی کو دیکھ کر مشکل سے کہنے لگا

"کیسے بند کرو اس کا منہ کہا تھا نہ کہ دودھ کا ڈبہ ختم ہو گیا ہے واپسی پر لے کر آنا"

مشعل نے غصے میں آ کر ولی کو بولا

ہانی کافی کمزور پیدا ہوا تھا ڈاکٹر نے اسے مدرفیڈ کے ساتھ ساتھ ٹاپ فیڈ بھی سبجیٹ کیا تھا

"پیسے کیا درخت پر لگے ہیں جو دودھ کا ڈبہ لے کر آؤ۔۔۔ کتوں کی طرح دو دو نوکریاں کرتا ہوں میں تب جا کر مشکل سے گھر کا خرچہ چلتا ہے پورا دن کا تھکا ہارا آتا ہوں ایک رات ملتی ہے اس میں بھی سکون سے نیند نہیں نصیب ہوتی، لعنت ہے ایسی زندگی پر" ولی چیختا ہوا گھر سے باہر چلا گیا چارو ناچار مشعل اٹھ کر بیٹھی اور ہانی کی بھوک کا انتظام کرنے لگی

دھواں دھار محبت کے بعد بھاگ کر شادی۔۔۔۔ اب محبت بھی کہیں دھواں ہو گئی تھی نکاح کرنے کے بعد جب ولی مشعل کو اپنے گھر لے کر گیا تو ولی کے پیرنٹس نے بھی مشعل کو گھر سے بھاگی ہوئی لڑکی کہہ کر ایکسپٹ نہیں کیا۔۔۔ جیسے دوستوں کی مدد سے نکاح ہوا تھا، ویسے ہی دوستوں کی مدد سے ایک کمرے کا سستا کرائے کا مکان بھی مل گیا مگر دوست بھی آخر کب تک مدد کرتے آگے کی زندگی گزارنے کے لئے کمانا تو اسے ہی تھا،، جب ہانی کی پیدائش کا پتہ چلا تو ولی خوش نہیں تھا اس نے مشعل کو ایبارشن کا مشورہ دیا تو مشعل نے صاف انکار کر دیا مگر مشعل کو یہ اندازہ نہیں تھا کہ پیار کی نشانی کو خود اسے اکیلے پالنا پڑے گا روز روز کی چیخ لڑائی جھگڑوں مکان کا کرایہ، تو کبھی ہانی کے ڈائپر، کبھی روز روز پکی ہوئی سبزی، تو کبھی بجلی کا زیادہ بل۔۔۔ ایسے ہی ایک دن وہ ہو گیا جو مشعل نے سوچا بھی نہیں تھا ولی نے غصے میں آکر اسے طلاق دے دی اور گھر چھوڑ کر نکل گیا

مشعل کافی دیر تک سکتے کے عالم میں بیٹھی رہی ایک دن تک گھر میں اکیلی رہی ولی کا انتظار بھی کیا شاید وہ واپس آجائے مگر پھر یہ خیال آیا وہ واپس بھی آتا تو کیسے رشتہ تو وہ ختم کر کے چلا گیا تھا واپسی کا کونسا راستہ بچا تھا،،، اپنے ڈھائی ماہ کے بیٹے کو لے کر مشعل اپنے بھائی کی دہلیز پر واپس لوٹی

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھرانے کی"

اربازانے مشعل کو دیکھ کر بولا فوزیہ اور اکا مشعل کو دیکھ کر سکتے کی کیفیت میں آگئی

"بھائی پلیز مجھے معاف کر دیں مجھ سے بہت بڑا گناہ ہو گیا میں بہت شرمسار ہوں"

مشعل نے روتے ہوئے کہا

اربازا آپ میری بات سنیں"

فوزیہ نے بیچ میں بولنا چاہا

"تم چپ کرو یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے"

اربازانے بیوی کو سخت نظروں سے گھورا اور وہ چپ ہو گئی

"تم کتنی بے غیرت ہو مشعل، یہاں کس منہ سے آئی ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم رات کے اندھیرے میں میرے منہ پر کالک پوت کر جاؤ گی، مجھے دنیا میں ذلیل کروں گی اور گناہ کر کے واپس

آؤگی تو میں تمہیں اپنے گھر میں جگہ دوں گا یہ بھول ہے تمہاری۔۔ اب میرا تم سے کوئی تعلق نہیں ہے آئندہ کبھی بھی میرے گھر اپنا اسکا ناپاک وجود لے کر مت آنا نکلوں یہاں سے"

اربازانے ہانی کی طرف اشارہ کر کے چیختے ہوئے کہا مشعل نے سوچا تھا وہ اپنے بھائی کے ہاتھ پر جوڑ لے گی تو بھائی مان جائے گا مگر ارباز نہیں مانا اس کی منت سماجت کام نہ آئی تو اکا اسے اپنے ساتھ لے آئی۔۔۔ جس پر فرید (اکا کا بیٹا) اپنی ماں کے فیصلے پر خاصا برہم ہوا اس کا کہنا تھا جب اس کے کر تو توں کی وجہ سے اس کے سکے بھائی نے اسے نہیں رکھا تو آپ کو کیا ضرورت تھی یہاں لانے کی مگر اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ فرید کی دہی میں جاب لگ گئی وہ دہی جانے کے وقت گھر بیچ کر آکا کو دو کمروں کے کرائے کے مکان دلا گیا یہ وعدہ کر کے کہ بہت جلد انہیں بلا لے گا مگر اس نے وہاں جا کر شادی کر لی اور مناسب رقم بطور جیب خرچ بھیج دیتا اس رقم میں دو ماہ کے بعد کمی آنے لگی وجہ وہی میں بڑھتی ہوئی مہنگائی یہ سب دیکھ کر مشعل نے محلے میں قریب اسکول میں جاب کر لی۔۔۔ اکا اور ہانی کے ساتھ زندگی گزارنے لگی ارباز نے بھی کبھی پلٹ کر بہن کی خبر نہیں لی

"صدیقی صاحب آپ سے کوئی ارتضیٰ نامی شخص ملنے آیا ہے اور ساتھ میں کوئی خاتون بھی ہیں"

وہاج اپنے بیڈروم میں کل رات دی جانے والی پارٹی کے لئے اپنے دوستوں کو انوائٹ کرنے کے لیے موبائل میں مصروف تھا تبھی گارڈ نے آکر اسے اطلاع دی

"ارتضیٰ یہ کون ہے۔۔ اس نام کے میں کسی بندے کو نہیں جانتا،، جاو منع کر دو کو صاحب ابھی بڑی ہیں"

وہاج نے یہ نام نہ پہلے کبھی سنا تھا نہ اس نام کا کوئی شخص اسے یاد تھا تبھی گارڈ سے بول کر دوبارہ اپنے موبائل میں مصروف ہو گیا

"صاحب وہ بول رہا تھا اگر تمہارے صاحب ملنے سے منع کر دیں یا پہچاننے سے انکار کر دیں تو ان سے کہنا اسرار سے ملنا ہے دعا کے سلسلے میں"

اب کی بار وہاج کو نہ صرف جھٹکا لگا بلکہ وہ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا

"جاو اسے ڈرائنگ روم میں، بٹھاؤ میں آ رہا ہو"

پہچانا تو وہ اسے اب بھی نہیں تھا کہ یہ ار ترضیٰ ہے کون، مگر وہ اپنے اصل نام پر اور دعا کے نام پر چونکا جب اس نے اپنی پرانی پہچان مٹا دی تو یہ کون تھا جو اس کا اصل نام جانتا تھا پتا نہیں کوئی دوست ہے یا دشمن مگر اس کے لیے کافی تشویش کی بات تھی

وہاج ڈرائنگ روم میں آیا تو ایک 2928 سالہ نوجوان اور ایک خاتون صوفے پر برجمان تھی۔۔۔

وہاج کو نہیں یاد پڑتا تھا کہ ار ترضیٰ نامی لڑکے کو اس نے پہلے کبھی دیکھا ہے مگر یہ عورت اسے کہاں دیکھا تھا اسے یاد نہیں آ رہا تھا۔۔۔ وہ بھی

ڈرائنگ روم میں آ کر صوفے پر بیٹھ گیا ار ترضیٰ اور مریم نے ایک دوسرے کو دیکھا

"کوس سلسلے میں ملنا چاہتے ہو" وہاج نے ارتضیٰ کو دیکھ کر بات کا آغاز کیا

"ہم یہاں پر دعا سے ملنے آئے ہیں اسرار بھائی"

جواب مریم کی طرف سے آیا تو وہاج کو سانپ سونگھ گیا ان لوگوں کو وہ کیسے بھول گیا تھا اب اسے یاد آیا یہ عائشہ کی دوست مریم تھی اور یہ لڑکا یقیناً اس کا بیٹا جس سے دعا کا۔۔۔

"لگتا ہے وقت اور عمر کے ساتھ یادداشت کافی کمزور ہو گئی ہے آپ کی میں آپ کو اپنا مکمل تعارف کروا دیتا ہوں میرا نام ارتضیٰ ہے، ارتضیٰ حسین۔۔۔ یاور حسین کا بیٹا آپ کا ہونے والا داماد اور آپ کی بیٹی دعا کا شوہر۔۔۔ اب یاد آیا اسرار صاحب"

ارتضیٰ ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا جس سے ایک پل کے لیے وہاج خاموش ہو گیا اور ارتضیٰ کو دیکھے گیا

"یہ کیا بکواس ہے نہ ہی میں اسرار ہوں اور نہ ہی میری بیٹی کا نام دعا ہے آئندہ میرے گھر آنے کی جرات مت کرنا اور اسے میری لاسٹ وارنگ سمجھنا"

وہاج نے ہوش میں آ کر سخت لہجے میں اسے تنبیہ کرتے ہوئے کہا

"نام بدلنے سے شکلیں نہیں بدلتی ہیں نہ ہی رشتے۔۔۔ دعا میری منکوحہ ہے اور میں اسے لیکر جاؤنگا" ار ترضیٰ نے وہاج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا جس پر وہاج کو غصہ تو بہت آیا مگر وہ کنٹرول کر گیا

"تم نے شاید سنا نہیں میں نے کہا میری بیٹی کا نام دعا نہیں ہے اس سے تمہارا کوئی رشتہ نہیں ہے اور اگر بالفرض رشتہ ہوتا تو میں توڑ دیتا"

وہاج نے ار ترضیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا پھر رخ مریم کی طرف کیا

"اگر تم کو اپنے اس جذباتی بیٹے سے محبت ہے اور تم چاہتی ہوں کہ یہ زندہ رہے تو اسے لے کر ابھی اور اسی وقت میرے گھر سے نکل جاؤ اور دوبارہ کبھی یہاں مت آنا" وہاج نے سر دلجے میں مریم کو آنکھوں ہی آنکھوں میں دھمکی دی،، مریم کو 18 سال پہلے والی وہ رات یاد آگئی اس وقت بھی وہاج اسے اور یاور کو اسی طرح آنکھوں سے ڈرا کر وارننگ دے رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی کہ میری ماں سے اس دلجے میں مخاطب ہوں"

ار ترضیٰ صوفے سے اٹھتا ہوا آگے بڑھا تو مریم نے فوراً اس کا ہاتھ تھام لیا

"بیٹا چلو یہاں سے"

مریم بولی مگر اس کی نظریں وہاج پر تھی اور وہاج ان دونوں ماں بیٹے کو ایسے گھور رہا تھا جیسے ابھی کچا نکل جانے گا

مریم کے بولنے پر ار ترضیٰ نے مریم کو حیرت سے دیکھا مریم نے آنکھوں ہی آنکھوں میں اسے حلنے کا اشارہ کیا ار ترضیٰ وہاج کو گھورتا ہوا مریم کو لے کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔

وہ اور مریم باہر جا رہے تھے اسی وقت کار سے تابنی اور منزل باہر نکل کر گھر کی طرف آئے مریم ایک پل کیلئے تعبیر کو دیکھ کر رک گئی تابنی نے کوشش کی ان خاتون کو پہچاننے کی مگر اسے یاد نہیں آیا منزل اور ار ترضیٰ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

urdu
novels mania
www.urdu novels mania .com

"چلیں ما"

ار ترضیٰ سنجیدگی سے کہتا ہوا مریم کو وہاں سے لے گیا

"کیا ہوا آپ جانتی ہیں ان خاتون کو یہ کون تھی"

منزل نے تعبیر کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔ جو کہ ابھی بھی ان خاتون کو لان عبور کرتا ہوا دیکھ رہی تھی مریم نے کار میں بیٹھنے سے پہلے ایک بار پھر دور کھڑی دعا کو دیکھا

"نہیں مجھے نہیں معلوم یہ کون ہے میں نے انہیں پہلے کبھی نہیں دیکھا مگر پتہ نہیں کیوں ایسا لگ رہا ہے جیسے میں انہیں پہلے سے جانتی ہوں عجیب سی کشش محسوس ہو رہی ہے"

تعبیر نے کھوئے کھوئے انداز میں کہا تو مزمل نے اس کی آنکھوں کے آگے چٹکی بجاتی

"وہ لوگ اب جا چکے ہیں میڈم ہوش کی دنیا میں آجائیں"

مزمل کے کہنے پر تعبیر واقعی اپنی کیفیت سے باہر نکل کر آئی اور گھور کے مزمل کو دیکھا تو مزمل اس کو دیکھ کر مسکرا دیا تعبیر اپنی مسکراہٹ چھپا کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے بیڈروم میں چلی گئی # یو آرمائن

زینبیہ شرجیل

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

قسط 18

مزمل اپنے روم کی طرف جانے لگا تو اس کی نظر روم سے نکلنے ہوئے وہاج پر پڑی جو کہ چہرے پر گہری سوچ کے جال لیے کسی اور ہی دنیا میں گم تھا

"سب خیریت ہے"

مزمل نے وہاج کو کھوئے ہوئے دیکھ کر پوچھا

"ہاں سب خیریت ہے تم تابی کو لے کر آ گئے"
وہاج نے منزل سے پوچھا

"جی تھوڑی دیر پہلے ہی لے کر آیا ہوں اپنے روم میں ہیں میڈم۔۔۔ کیا آپ کے گیسٹ آئے تھے کوئی"

منزل نے وہاج سے پوچھا تو وہاج ایک دم چونک

"دراصل میڈم کو لے کر آ رہا تھا تو ایک خاتون اور ایک شخص باہر نکل کر جا رہے تھے اس لئے پوچھا"
منزل وہاج کے چونکتے پر اس کو وضاحت دے کر جانے لگا

"رکو منزل ڈرائنگ روم میں آوبات کرنی ہے"

وہاج کی نظر سیڑھیوں سے اوپر تابی کے روم کی طرف گئی اور خود ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا وہاج کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے منزل نے بھی تابی کے روم کے بند دروازے کو دیکھا اور وہاج کے پیچھے قدم اٹھاتا ہوا چلا گیا

"آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں سر۔۔۔ کوئی پریشانی کی بات ہے تو آپ مجھے بتا سکتے ہیں میں
کوشش کروں گا آپ کا کام آسکوں"

مزل نے وہاج کے چہرے پر گہری سوچ کے بادل دیکھ کر کہا

"دراصل میری مرحوم بیوی عائشہ مرتے مرتے بھی ایک بے وقوفی کر گئی ہے اور اسکی کی ہوئی بیوقوفی
آج 18 سال بعد میرے سامنے آئی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ بیوقوفی میرے لیے کوئی بڑی مشکل
پیدا کر سکے، اس لیے اب کچھ کرنا پڑے گا" وہاج سوچ سوچ کر بول رہا تھا اور مزل وہاج کی بات سمجھنے
کی کوشش کر رہا تھا

"سر میں چاہ کر بھی آپ کی بات نہیں سمجھ پا رہا"
مزل نے وہاج کو دیکھ کر کہا

www.urdu novelsmania.com

"تعبیر جب ڈیڑھ سال کی تھی تو میری بیوی نے اپنی دوست کے بیٹے سے تعبیر کا نکاح کر دیا تھا اور
خود اللہ کو پیاری ہو گئی۔۔۔ میں تابانی کو لے کر ملک سے باہر چلا گیا وہاں میں نے اپنی ایک الگ پہچان
بنائی، نام بنایا اپنے ملک میں واپس آیا۔۔۔ وقت گزرا تو میں اس بات کو فراموش کر بیٹھا مگر آج یہ
لوگ میرے در پر سوالی بن کر آئے ہیں تابانی پر اپنا حق جتانے" آخری جملہ وہاج نے ہے حقارت سے
کہا مزل نے وہاج کی بات خاموشی سے سنی

"سرجو حق رکھتا ہے وہ تو بتائے گا بھی، میرے کہنے کا مطلب ہے نکاح کوئی معمولی چیز نہیں" مزمل نے اپنی رائے دی

"میں بچپن کے نکاح کو نہیں مانتا ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کوئی بھی منہ اٹھا کر وہاں صدیقی کی بیٹی کا حق دار بن کر آجائے اور میں تابی کو اس کے ساتھ چلتا کر دو،،، مختصر یہ کہ میں اس مسئلہ سے ہمیشہ کے لیے نجات چاہتا ہوں"

وہاں صدیقی نے مزمل سے اپنا مسئلہ ڈسکس کیا وہ نہیں چاہتا تھا اس کی پرانی پہچان کسی دوسرے کے اوپر کھلے ایسا کرنے سے وہ اس کو کئی قسم کے خطرے لاحق ہو سکتے تھے

"نکاح، نکاح ہوتا ہے سراسر اس کی اہمیت کو آپ یا میں نہیں جھٹلا سکتے، اگر میڈم کا نکاح ہوا ہے تو دعویٰ کرے گا ہی، خیر اب آپ ایسا نہیں چاہتے ہیں وہ الگ بات ہے یہ مسئلہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں۔۔۔ میں ان ماں بیٹوں کا انتظام کر دوں گا"

مزمل کی بات سن کر وہاں ریلیکس ہوا۔۔۔ آخر ایسی ہی تھوڑی نہ اعتبار کیا تھا اس نے مزمل پر

"دیکھ لینا اگر آرام سے طلاق دے دیتا ہے تو ٹھیک ہے، نہیں تو پھر کیا کیا جاسکتا ہے" وہاں نے مزمل کو سمجھایا جو وہ اچھی طرح سمجھ گیا

"اور ہاں منزل، تابانی کو اس بات سے لاعلم ہی رکھنا۔۔ میں نہیں چاہتا اسے کسی بھی قسم کی ٹینشن ہو" وہاں نے کمرے سے نکلنے سے پہلے منزل کو کہا۔۔۔ منزل استرازیہ ہنستے ہوئے سر جھٹک کر خود بھی ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا

آج عائشہ کا سوئم تھا جس دن ارتضیٰ اور دعا کا نکاح ہوا اس کے اگلے دن ہی عائشہ انتقال کر گئی شاید اسے علم ہو گیا تھا کہ وہ اب نہیں بچ سکے گی یا اس کے اندر خود جینے کی خواہش ختم ہو گئی تھی بہر حال جو بھی تھا وہ جاتے جاتے اپنی طرف سے اپنی بیٹی کو محفوظ ہاتھوں میں سونپ گئی۔۔۔ ایک مریم ہی تھی جو اس کی موت پر دل سے دکھی تھی جسے بار بار یاد دلانے دے رہا تھا اور تسلی دے لے جا رہا تھا مریم بار بار دعا کو گلے لگا کر رو رہی تھی، دوسرے لوگوں کے ساتھ عائشہ کے انوار بھائی نہت بھا بھی بھی جنازے میں شریک ہوئے اور تعزیت کر کے واپس چلے گئے

دوسرے دن قرآن خوانی رکھی گئی تھی سب لوگ جا چکے تھے مریم گھر سمیٹ رہی تھی ارتضیٰ روتا ہوا کچن میں آیا

"مما جلدی چلیں دیکھیں اسنووائٹ کو کیا ہو گیا ہے" مریم گھبرا کر کچن سے بھاگتی ہوئی روم میں آئی جہاں دعا جیج جیج کر رہی تھی اس کی تھوڑی سے خون بہہ کر اس کی سفید فراک خون سے لال کر رہا تھا مریم بھاگتی ہوئی دعا کے پاس آئی اور اپنا دوپٹہ اس کی تھوڑی پر رکھتی ہوئی ار ترضیٰ کو دیکھ کر بولی

"جاؤ جلدی بابا کو بلا کر لاؤ"

ار ترضیٰ روتا ہوا باہر گیا۔۔۔ یاور جو کہ مہمانوں کو رخصت کر کے گھر آ رہا تھا ار ترضیٰ کو روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا

"بابا جلدی چلیں میری اسنووائٹ کو چوٹ لگی ہے اسے درد ہو رہا ہے" ار ترضیٰ کی بات سن کر یاور گھر کی طرف آتا مریم دعا کو گود میں اٹھائے باہر آ گئی

"یاور خون نہیں رک رہا ہے اس کو جلدی سے ڈاکٹر کے پاس لے کر چلیں پلیز" مریم کے کہتے ہی وہ چاروں محلے میں موجود ڈاکٹر کے پاس چلے گئے

دعا کو تھوڑی پرچوٹ لگنے کی وجہ سے اس کو تین ٹانگے لگے تھے

"میں بہت برا ہوں مٹا سنووائٹ کو میری وجہ سے چوٹ لگی ہے مجھے اسے بیڈ پر چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے تھا"

گھر آ کر دعا تو چپ ہو گئی مگر ارتضیٰ روئے جا رہا تھا

"بیٹا آپ اس کو چھوڑ کر کیوں گئے تھے ابھی آپ کی اسنوائٹ نے پراپر چلنا تو نہیں سیکھا نا" یاور نے بیٹے کو پیار کرتے ہوئے پوچھا

"بابا اسنوائٹ کو بھوک لگ رہی تھی میں اس کے لیے فرج سے کھیر لینے گیا تھا" ارتضیٰ نے سوتی ہوئی دعا کو دیکھ کر کہا

"چلو اب آپ چپ ہو جاؤ آپ کی اسنوائٹ سو گئی ہے آپ رو گئے تو وہ جاگ جائے گی" مریم نے ارتضیٰ کو پیار کرتے ہوئے کہا مریم کو معلوم تھا کہ اس کا بیٹا اپنی اسنوائٹ کے لیے بہت زیادہ سنسیٹیو ہے

دعا واپسی پر آتے ہوئے مریم کی گود میں ہی سو گئی تھی مریم نے اسے بیڈ پر لٹایا باہر دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز آئی

"اس وقت کون ہو سکتا ہے"

رات کے 11 بج رہے تھے اس وقت گلی میں عمو سناٹا تھا یاوراٹھ کر باہر دروازہ کھولنے گیا

کالی کمیز شلوار میں کالی چادر سے منہ ڈھانپے ہوئے وہ اسرار تھا یاور نے اسے اندر آنے کی جگہ دی۔۔۔ یاور نے عائشہ کے انتقال کا پیغام تو پہنچا دیا تھا مگر وہاں سے اسے خبر ملی کہ وہ جیل سے فرار ہے

"عائشہ اور دعا کہاں ہیں انہیں جلدی بھیجو میرے پاس وقت نہیں ہے" وہ خود دروازہ بند کرتا ہوا یاور سے بولا مریم اور ارتضیٰ بھی روم میں آگئے

"دو دن پہلے ہی عائشہ کا انتقال ہو چکا ہے اسرار بھائی"

مریم نے روہانسی لہجے میں اسرار کو بتایا ایک لمحے کے لئے وہ بھی شاک کے عالم میں ان دونوں کو دیکھے گیا

"یہ کیا بول رہی ہو، کیسے ہوا کب ہوا یہ سب"

اسرار کو یقین نہیں آیا مختصراً یا ورنے عائشہ کی بیماری کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی یہ خبر بھی کہ مرنے سے پہلے عائشہ کی خواہش پر دونوں بچوں کا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ اس خبر پر ناگواری سی اسرار کے چہرے پر آئی جو کسی سے چھپی نہیں رہ سکی

"میری بیٹی کہاں ہے میں اسے دیکھنا چاہتا ہوں"

اسرار نے یا ورن کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سوئی ہے اسرار بھائی"

مریم نے بیڈروم کی طرف اشارہ کر کے کہا تو اسرار بیڈروم کی طرف گیا اور سوئی ہوئی دعا کو اٹھایا اس کو پیار کیا وہ اس کا خون تھی اس کی بیٹی

"یہ اس کے چوٹ کیسے لگی ہے" اسرار کے ماتھے پر شکن ابھری

"آج گر گئی تھی بیڈ سے"

یا ورن نے ایسے شرمندہ ہو کر بتایا جیسے اسی کی غلطی ہو

"میں اپنی بیٹی کو لے کر جا رہا ہوں جتنے دن تم لوگوں نے اسے اپنے پاس رکھو اس کا شکریہ" اسرار دعا کو اٹھائے جانے لگا

"یہ کیا کہہ رہے ہیں اسرار بھائی آپ، دعا کو کیسے لے جاسکتے ہیں یہ بہت چھوٹی ہے مجھ سے ہلی ہوئی ہے وہ کیسے رہے گی"

مریم نے تڑپتے ہوئے کہا

"جی بھی یہ حال ہوا ہے اس کا، دو دن ہوئے ہیں ابھی اس کی ماں کو مرے ہوئے۔۔۔ میری بیٹی جس کو میں اتنے مہینے بعد دیکھ رہا ہوں وہ اس حالت میں ہے۔۔۔ دیکھو میں تم لوگوں سے کوئی جھگڑا نہیں کرنا چاہتا احسان کیا ہے تم لوگوں نے میری بیوی اور بیٹی کو رکھ کر اس لیے بغیر بات بڑھائے مجھے یہاں سے جانے دو"

اسرار نے دھمکی دیتے ہوئے کہا

"یہ میری اسنووائٹ ہے میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گا" ارتضیٰ کے ننھے سے دماغ میں یہ بات سماگئی کے انکل اس کی اسنووائٹ کو لے کر جا رہے ہیں اس لیے وہ فوراً بولا

"دیکھو اسرار دعا کا ارتضیٰ سے نکاح ہوا ہے اگر قانوناً اور شرعاً دیکھا جائے تو یہ ارتضیٰ کی امانت ہے"

یاور نے تحمل سے اسرار کو سمجھانا چاہا

"بکواس ہے یہ سب میں ایسے کسی نکاح کو نہیں مانتا میں جا رہا ہوں اپنی بیٹی کو لے کر، پولیس کو بلا کر کوئی چلا کی مت کرنا ورنہ میں بھول جاؤں گا کہ تم لوگوں نے کوئی احسان کیا ہے مجھ پر"

اسرار بولتا ہوا دعا کو لے کر جانے لگا تو مریم رونے لگی

"انکل چھوڑیے آپ اسے یہ میری اسنووائٹ ہے میں اسے نہیں جانے دوں گا"

اچانک ارتضیٰ نے اسرار کی شال کا سر اتھا متے ہوئے کہا اسرار نے گھور کر اس لڑکے کو دیکھا اور جیب سے پستول نکال کر اس کے سر پر رکھی ویسے ہی یاور نے آگے بڑھ کر ارتضیٰ کو تھام لیا مریم بے یقینی سے اسرار کو دیکھتی رہی وہ احسان فراموش ہونے کے ساتھ ساتھ خطرناک بھی ہو سکتا ہے یہ اسے اندازہ نہیں تھا اس نے گھور کر ایک نظر مریم کو یاور کو دیکھا

"بابا پلیز ان سے کہیں یہ اسنووائٹ مجھے دے دیں"

یاور نے فوراً ارتضیٰ کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی آواز بند کی یاور اور مریم دونوں حیرت اور بے یقینی سے اسرار کو دیکھ رہے تھے وہ ان دونوں پر اور ارتضیٰ پر آخری نظر ڈال کر دعا کو لے کر نکل گیا

"کیا بات ہے مما آپ اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہیں"

جب سے وہاج صدیقی کے گھر سے مریم اور ارتضیٰ واپس آئے تھے مریم تب سے چپ بیٹھی تھی
ارتضیٰ نے اسے دیکھ کر سوال کیا

"تم نے دیکھا ارتضیٰ، اسرار بھائی بالکل بھی نہیں بدلے وہ پہلے جیسے ہی ہیں اور وہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ
وہ اس نکاح کو نہیں مانتے، نکاح ہوا ہے تمہارا اور دعا کا کوئی مذاق تو ہوتا نکاح"
مریم نے پریشان ہوتے ہوئے کہا

"آپ اس بات کو لے کر پریشان بیٹھی ہیں ممما، وہاج صدیقی کے رمی ایکشن کا تو مجھے پہلے ہی علم تھا وہ
بکھی بھی اس حقیقت کو تسلیم نہیں کرے گا مگر ارتضیٰ کو ایک دفعہ شرافت کا مظاہرہ کرتے ہوئے
نارمل انداز میں اسے اپنے اور دعا کے رشتے کے بارے میں یاد تو کرانا تھا لیکن اب جوار ترضیٰ کرے گا
وہ وہاج صدیقی ساری عمر نہیں بھولے گا"
ارتضیٰ نے پراسرار ہنسی ہنستے ہوئے کہا

"کیا کرنے لگے ہو تم ارتضیٰ، یہاں دیکھو میری طرف میری کل کائنات ہو تم اور وہ بہت خطرناک
انسان ہے۔۔۔ بے حس اور بے رحم تم ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گے جس سے بعد میں مجھے ہی پچھتنا

پڑے تمہارے علاوہ اور ہے ہی کیا میرے پاس جہاں میں اپنی سہیلی رو بیٹھی ہوں وہی اب میں دعا کو بھی بھول جاؤں گی، اس پر بھی رولوں گی"

مریم وہاں صدیقی کی دھمکی سے شاید ڈر گئی تھی اس لیے ایسا بولنے لگی

"مما آپ دعا کو بھول سکتی ہیں اس پر رو سکتی ہیں مگر میں نے پہلے ہی کہا تھا میں اپنے حق سے دستبردار کبھی نہیں ہو سکتا اور آپ نے اپنے بیٹے کو کیا سمجھا ہوا ہے میں وہاں صدیقی ڈر جاؤں گا اب پچھتانے کی باری وہاں صدیقی کی ہے کیونکہ جو میرا ہے وہ تو میں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑ سکتا اور نہ ہی کسی دوسرے کو یہ تعلق ختم کرنے دوں گا چاہے وہ وہاں صدیقی ہو چاہے اس کی بیٹی"

ارتضیٰ نے سنجیدگی سے مریم کو دیکھا

"خوشی خوشی تو نہیں کہہ رہی ہیں آج اتنے سالوں بعد اس کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر کتنا دل چاہا میرا کہ میں آگے بڑھ کر اسے اپنے گلے سے لگا لو، کیا کیا خواب دیکھے تھے تمہیں اور دعا کو لے کر"

مریم ایک بار پھر رنجیدہ ہونے لگی

"سارے خواب پورے ہوں گے دعا کو یہی آنا ہے ہم دونوں کے پاس، آپ پریشان مت ہوں"

مریم کی کیفیت سمجھتے ہوئے ارتضیٰ نے اس کے ہاتھ تھپتھپاتے ہوئے کہا اور چمیر پر بیٹھ کر اپنے اگلے قدم کے بارے میں سوچنے لگا

"باپ کو ایک بار آگاہ کر دیا کیوں نہ بیٹی کو بھی ایک بار آگاہ کر دیا ذرا معلوم تو ہوا اسکی نظر میں رشتے کی اہمیت ہے یا محبت کی"

ارتضیٰ دل ہی دل میں سوچنے لگا

"اریش۔۔۔۔ اریش وہ"

اریش افس سے گھر پہنچ کر ابھی گاڑی سے اترا ہی تھا مشعل روتی ہوئی بھاگ کر اس کے پاس آئی

"مشعل کیا ہو گیا آپ کو سب خیریت ہے" اریش مشعل کو روتا ہوا دیکھ کر پریشان ہو کر بولا

"اریش۔۔۔۔ میرا ہانی،

اس نے"

مشعل سے آگے نہیں بولا گیا اس کے ہونٹ بری طرح لرز رہے تھے وہ مسلسل رونے جا رہی تھی اریش اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کیے بغیر کوارٹر کی طرف دوڑا جہاں ہانی اکا کی گود میں آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹا تھا اکا رو رہی تھی

"اریش ہانی نے یہ لیکوٹ (موسکیٹو کلر مچھروں کی دوا) پی لی ہے یہ بات نہیں کر رہا" اکا نے روتے ہوئے اریش سے کہا یہ بات سن کر اریش کے اوسان خطا ہو گئے اس نے ہانی کے گال زور زور سے تھپتھپائے

"ہانی ہانی"

اپنے حواس بحال کر کے وہ ہانی کو گود میں اٹھا کر بھاگتا ہوا گاڑی کی طرف لے کر گیا مشعل جو روتی ہوئی کوارٹر کی طرف آرہی تھی ہانی کو گود میں اٹھائے اریش کو گاڑی کی طرف جاتا دیکھ کر وہ بھی گاڑی کی طرف بڑھ گئی اریش نے گاڑی کا فرنٹ ڈور کھول کر ہانی کو بٹھانا چاہا، جلدی سے مشعل نے اریش کی گود سے ہانی کو لے کر کاریں بیٹھ گئی اریش نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار دوڑاتا ہوا اسپتال کی طرف رخ کیا مشعل ابھی بھی رونے جارہی تھی مگر اب اس کے رونے پر اریش کو غصہ آنے لگا

"کیا فائدہ ہے اب رونے کا، کیوں رورہی ہیں آپ،، ایک بچہ نہیں سنبھال سکتی کیسی ماں ہیں آپ۔۔۔ ذرا بھی احساس ہے آپ کی لاپرواہی کا کیا نتیجہ نکل سکتا ہے مجھے اندازہ نہیں تھا آپ اتنی غیر ذمہ داری کا ثبوت بھی دے سکتی ہیں بچے والے گھر میں کوئی ایسی چیزیں یوں ہی رک چھوڑتا ہے"

ابھی اریش کچھ اور بولتا مگر مشعل کے رونے میں مزید شدت آگئی۔۔ ہانی کے منہ سے جھاگ نکلنا شروع ہو گئے جس سے دیکھ کر مشعل کے ساتھ ساتھ اریش بھی گھبرا گیا اسپتال پہنچ کر اس نے مشعل

کی گود سے ہانی کو لیا اور مشعل کا انتظار کئے بناء ہانی کو لے کر اسپتال کے اندر داخل ہوا۔۔۔ ایمر جنسی روم میں ہانی کا ٹریٹمنٹ اسٹارٹ ہوا

اریش فارم فل کر کے کچھ ریکوارمنٹس پوری کرتا مشعل کے پاس آیا تو وہ ایمر جنسی روم کے دروازے میں موجود شیشے سے روتے ہوئے ہانی کو دیکھ رہی تھی اس کے ہاتھوں میں لرزش واضح تھی وہ ہلکے ہلکے خود بھی کانپ رہی تھی

اس وقت ایمر جنسی روم کے اندر ڈاکٹر نے ہانی کے منہ اور ناک میں ٹلیکیاں ڈال گیا ڈال کر اس کا معدہ واش کر رہے تھے

"مشعل آئے وہاں بیٹھیں چیئر پر" اریش نے اسے وہاں سے ہٹانا چاہا مگر مشعل نے اس کی بات نہیں سنی وہ ابھی بھی کانپتے وجود کے ساتھ کھڑی ہوئی روتے ہوئے مسلسل شیشے سے ہانی کو دیکھ رہی تھی

"مشعل پلیز اس طرح خود کو تکلیف دینا بند کریں چلے وہاں"

اریش اس کا ہاتھ تھام کر اسے وہاں سے لے آیا، ویٹنگ روم میں موجود کرسی پر اسکو بیٹھایا اور خود بھی اس کے برابر بیٹھ گیا

"بالکل ٹھیک کہا آپ نے میرے بارے میں میں ایک غیر ذمہ دار اور لاپرواہ ماں ہو میں ایک اچھی ماں نہیں ہوں اریش، بلکہ میں تو ایک اچھی لڑکی بھی نہیں ہے"

مشعل دور سے ایمر جنسی کے بند دروازے کو دیکھ کر اریش سے بول رہی تھی

"وہ سب میں نے غصے میں کہا تھا مشعل کیونکہ مجھے ہانی کی حالت دیکھ کر دکھ ہو رہا تھا اور پتہ نہیں میں آپ سے غصے میں کیا کیا بول گیا، میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا ہرگز نہیں تھا ہانی کو اس حالت میں نہیں دیکھا گیا تو آپ پر غصہ کر بیٹھا۔۔۔ آپ میری وجہ سے ہرٹ ہوئی ہے تو اس کے لیے سوری مگر میں آپ کو بھی پریشان نہیں دیکھ سکتا آپ پلیز ریلیکس ہو جائے ہانی انڈر ٹریٹمنٹ ہے وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ"

اریش کو تھوڑی دیر پہلے گاڑی میں کی جانے والی اپنی باتوں پر خود اپنے آپ پر ہی غصہ آنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"میرے پاس ہانی کے سوا اور ہے ہی کیا اگر خدا نخواستہ اسے کچھ ہو گیا تو۔۔۔"

مشعل بات کو ادھورا چھوڑ کر دوبارہ رونا شروع ہو گئی

"مشعل میں نے ابھی آپ سے کہا ہے ناں ہانی انڈر ٹریٹمنٹ ہے پھر آپ کیوں اس طرح کی باتیں کر کے خود کو ہلکان کر رہی ہیں، آپ کے یہ آنسو تکلیف دے رہے ہیں مجھے پلیز انہیں اپنی آنکھوں سے صاف کریں"

اریش نے ٹشو پیپر اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"آکا نے میرے ماضی کے بارے میں بتایا ہے نہ آپ کو، آپ پھر بھی میرے لئے اپنے دل میں نرم گوشہ رکھے ہوئے ہیں، ایک ایسی لڑکی کے لئے جو اپنے بھائی کی عزت کی پروا کیے بغیر اپنی خواہش پوری کرنے کی خاطر رات کے اندھیرے میں گھر سے بھاگ گئی تھی"

مشعل کو ابھی بھی آریش کی نظروں میں اپنے لئے نرم تاثر دیکھ کر حیرت ہوئی۔۔۔ اسی نے آکا سے کہا تھا کہ وہ آریش کو سب کچھ سچ بتا دیں اسے پورا یقین تھا یہ سب سننے کے بعد آریش خود پیچھے ہٹ جائے

گا

www.urdu novels mania.com

"آپ نے جو بھی کچھ کیا مشعل، وہ آپ کی چھوٹی عمر کی بڑی نادانی تھی مگر اس غلطی کی سزا بھی پالی آپ نے تو پھر آپ کیوں چاہتی ہیں کہ میرے دل میں آپ کے لیے نرم گوشہ موجود نہ ہو اور جو بھی کچھ آپ نے کیا یا آپ کے ساتھ جو کچھ ہوا آپ اس کی سزا ہانی کو کیوں دینا چاہتے ہیں، اسے کیا آپ ساری عمر باپ کے رشتے سے محروم رکھے گئیں۔۔۔ مشعل آپ کے بارے میں سب کچھ جاننے کے باوجود میرا دل ابھی بھی آپ کا طلبگار ہے میں چاہ کر بھی آپ کو یا ہانی کو نظر انداز نہیں کر سکتا پلیز

مشعل میں یہ نہیں کسوں گا کہہ ہانی کو یا آپ کو میری ضرورت ہے بلکہ مجھے آپ کی اور ہانی کی ضرورت ہے پلیز اس طرح سنگدلی کا مظاہرہ نہیں کریں"

اریش نے باتوں کے درمیان پتہ نہیں کب اپنا ہاتھ مشعل کے ہاتھ پر رکھا مشعل کو معلوم ہی نہیں ہوا وہ دونوں ہی ڈاکٹر کی آواز پر چونکے تو اریش اپنا ہاتھ مشعل کے ہاتھ سے ہٹاتا کراٹھ کھڑا ہوا

"ایکسیکوزمی آپ کے پیشنٹ کا ٹریٹمنٹ مکمل ہو گیا ہے وہ اب خطرے سے باہر ہے تھوڑی دیر میں بچے کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا" ڈاکٹر نے آکر اریش کو خوشخبری سنائی تو مشعل کی جان میں جان آئی وہی اریش نے بھی خدا کا شکر ادا کیا #یو آرمائن

#زینبیہ۔ شرجیل

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

قسط 19

ہسپتال سے واپسی پر ہانی کو لاتے ہوئے رات ہو گئی وہ ابھی بھی دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھا اسے مشعل نے اپنی گود میں لیا ہوا تھا اریش نے گاڑی گھر کے پاس روکی اور مشعل کا دروازہ کھول کر ہانی کو اپنی گود میں اٹھایا اور اپنے گھر کی طرف جانے لگا

"اریش ہانی کو مجھے دے دیجئے اسے لٹا دوں گی تو وہ سو جائے گا" مشعل نے اریش کو اپنے گھر کی طرف جاتے دیکھ کر کہا

"میں بھی اسے بیڈروم میں لے جا کر سلاؤ گا آپ اور اکا بھی کو اٹر سے گھر میں آ جائے"

مشعل اریش کو ایسے دیکھنے لگی جیسے اس نے بہت مشکل بات کہہ دی ہو

"مشعل پلیز یار میرے غصے میں کی گئی باتیں تو آپ فوراً اپنے دل سے لگا کر بیٹھ جاتی ہیں، جو باتیں میں نے آج آپ کو پیار سے کہی ہیں پلیز ذرا ان کو بھی دل سے سوچئے۔۔۔۔۔ ہانی کو اٹر میں سنگل بیڈ پر کمفرٹبل نہیں سونے گا اسے ریلیکس ہو کر نیند لینے دیں آکا کو بھی بلالائے پلیز"

مشعل کی نظروں کا مضموم سمجھ کر وہ مشعل کو بولا اپنی بات بول کر رکا نہیں گھر کی طرف بڑھ گیا

مشعل اب کیا بولتی چپ رہی۔۔۔ ہسپتال کے بلز سے لے کر دوا کے سارے اخراجات اریش نے پے کیے تھے اور سب سے بڑی بات وہ ہانی اور مشعل کے ساتھ چار سے پانچ گھنٹے اسپتال میں رہا ناچار مشعل کو کو اٹر میں جانا پڑا تاکہ اکا کو بلا سکے

آج وہاں صدیقی کے گھر اسکے خاص دوست ڈنر پر مدعو تھے یہ ڈنر وہاں نے اس لیے رکھا تھا تاکہ وہ مرزل کو متعارف کروا سکے اور اس نے کئی لوگوں سے مرزل کا تعارف بھی کروایا فضل چونکہ وہاں کا پرانا

وفادار ملازم تھا منزل کو دیکھ دیکھ کر جل رہا تھا کیونکہ اتنے سالوں سے وہاج صدیقی کے پاس کام کر کے بھی اس نے وہ مقام حاصل نہیں کیا تھا جو ایک ماہ کے اندر اس کل کے آئے ہوئے لڑکے کو مل گیا تھا۔۔۔ تعبیر کے ساتھ بڑھتی ہوئی دوستی بھی اس کی نظر سے چھپی ہوئی نہیں تھی اور اس نے منزل کو ستار میمن سے بھی فون پر بات کرتے ہوئے سنا تھا مگر آج وہ پورے ثبوت کے ساتھ وہاج صدیقی کو سب کچھ بتانے کا ارادہ رکھتا تھا

تابی اپنے بیڈروم میں بیٹھی ہوئی کافی دیر سے کتابوں میں اپنا سر کھپائے ہوئے تھی کیونکہ سمسٹر کی ڈیٹ شیٹ بھی آج مل گئی تھی

یونیورسٹی سے واپس آنے کے بعد وہ اپنے روم سے باہر نہیں نکلی تھی ویسے بھی آج وہاج کے دوست ڈنر پر مدعو تھے وہاں اس کا کیا کام

اس نے منزل کو 3 سے 4 بار کال کی اور میسجز بھی کیے مگر منزل کا رپلائی نہیں آیا تابی نے اس بات پر دھیان نہیں دیا اس کو مصروف جان کر وہ خود بھی اپنی کتابوں میں مصروف ہو گئی مگر اب مسلسل کتابیں پڑھتے پڑھتے اس کا سر بھاری ہو رہا تھا خود کو ریلیکس کرنے کے لیے شاوور لینے کا ارادہ کیا سارے نوٹز اٹھا کر ٹیبل پر رکھے اور وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر بیڈ پر رکھتی ہوئی ہاتھ گاؤں لے کر وہ واش روم میں چلی گئی۔۔۔

بالوں کا اونچا جوڑا بنا کر آنکھیں بند کرتے ہوئے وہ ریلیکس موڈ میں ہاتھ ٹپ میں بیٹھی ہوئی تھی اچانک کلک کی آواز پر اس نے جھٹ سے آنکھیں کھول کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔

بلیک جینز پر بلیک شرٹ چہرے کو ہڈ سے کور کیے ہوئے وہ واش روم میں داخل ہوا اور واش روم کا دروازہ بند کیا تعبیر کی آنکھیں خوف سے کھلی کی کھلی رہ گئی

"ہانی ڈیڈ کے بیڈ روم میں کیسے آیا"

ہانی کی آنکھ کھلی تو اپنے آپ کو اریش کی بیڈ روم میں پا کر ہانی نے حیرت سے سوال کیا ہانی کے سوال پر مشعل نے ایک نظر اریش کو دیکھا وہ اریش کے بیڈ پر ہانی کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھی اریش آکر بیڈ کے دوسری سائیڈ پر بیٹھا

"پہلے یہ بتائیں کہ ہانی نے آج یہ حرکت کیا کی تھی۔۔۔ کیا ہانی کی اس ٹی کے اندر موسکیٹو چلے گئے تو جو ہانی نے موسکیٹو ریفل پی لیا"

اریش ہانی کے پیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا اریش کی بات پر ہانی ہنسا اور مشعل مسکرا دی

"ڈیڈ ہانی ٹیسٹ کر کے دیکھ رہا تھا اس کا فلیور کیسا ہے"

ہانی نے موسکیٹو ریفل پینے کی وجہ بتائی

"آپ کو معلوم ہے آج آپ کی وجہ سے ہانی کی ماما اور ڈیڈ کتنا پریشان ہوئے"

اریش بہت سنجیدگی سے ہانی سے باتیں کر رہا تھا اس کے بات کرنے پر مشعل ایک نظر اریش کو دیکھا پھر اپنی نظروں کا زاویہ دوسری طرف کر لیا

"سوری ہانی کبھی بھی ماما اور ڈیڈ کو پریشان نہیں کرے گا۔۔۔ کیونکہ ہانی ایک اچھا بچہ ہے"

ہانی کے بولنے پر بے ساختہ اریش اور مشعل نے ایک ساتھ اس کے گال پر کس کرنا چاہا دونوں کے چہرے بے حد قریب ہوئے بیچ میں ہانی کا چہرہ تھا۔۔۔ اس حرکت پر دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ملی،،، مشعل نظریں جھکا کر پیچھے ہوئی اریش ہانی کے گال کو چومتا ہوا پیچھے ہوا

"اوکے پھر پراس کرو کہ اب کبھی بھی کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرو گے آپ"

اریش نے ہانی کے آگے ہاتھ بڑھا کر کہا

www.urdu novelsmania.com

"پکا والا پراس"

ہانی نے اریش کے ہاتھ پر اپنا ننھا ہاتھ رکھا جسے ایک بار پھر اریش نے چوم لیا

"اتنا پیار تو کبھی ولی نے بھی اپنی اولاد کو نہیں کیا تھا"

مشعل کے دماغ میں خیال آیا پھر اپنے خیال کو بری طرح جھٹک دیا

"مما آپ ہانی سے بات کیوں نہیں کر رہی کیا آپ اپنے ہانی سے ناراض ہیں"

ہانی نے مشعل کو دیکھتے ہوئے پوچھا

"مما اپنی جان سے کبھی بھی ناراض نہیں ہو سکتی"

مشعل نے ہانی کو گلے لگاتے ہوئے کہا

"اب آپ ایسے ہی ہانی کے ڈیڈ کوہگ کر کے ان سے بھی دوستی کر لیں۔۔۔ وہ بہت اچھے ہیں ہانی سے بہت پیار کرتے ہیں"

ہانی کی بات پر جہاں اریش کے ہونٹوں پر ہنسی آئی وہی مشعل نے شرمندہ ہو کر گھڑی میں ٹائم دیکھنا شروع کر دیا

www.urdu novelsmania.com

"ہانی کی ممما ہانی کے ڈیڈ سے بالکل ناراض نہیں ہے"

اریش نے ہانی کو سمجھاتے ہوئے کہا

"واؤ پھر آج ہانی، ممما اور ڈیڈ کے پاس سوئے گا یہاں بیچ میں"

جماڑی سائز بیڈ پر اشارہ کرتے ہوئے ہانی نے خوشی کا اظہار کیا جس پر ایش اپنی ہنسی چھپا گیا وہی مشعل کھڑکی سے باہر دیکھ کر ایسے پوز کرنے لگے جیسے اس نے بات ہی نہ سنی ہو

"نہیں میری جان ابھی اتنی کمی والی دوستی بھی نہیں ہوتی"

ہانی سے بات کرتے ہوئے ایش نے ایک نظر مشعل کو دیکھا مشعل ابھی بھی کھڑکی سے باہر ہی دیکھ رہی تھی

"اکا کہاں رہ گئی مشعل"

آب کے ایش نے سنجیدگی سے مشعل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"وہی دیکھ رہی ہوں کہہ رہی تھی تم چلو میں ابھی آتی ہوں"

مشعل نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔ ہانی کی باتوں کی وجہ سے وہ ایش سے نظریں ہی نہیں ملا پارہی تھی

"اوکے میں دیکھ کر اتنا ہوں آپ ہانی اور آکا یہاں ریلکس ہو کر سو جائیں۔۔۔ میں برابر والے بیڈ روم

میں ہوں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت پڑے تو مجھے بتا دیجئے گا"

ایش کہتا ہوا روم سے باہر نکل گیا تو مشعل کی اٹکی ہوئی سانس بحال ہوئی

بلیک جینز پر بلیک شرٹ چہرے کو ہڈ سے کور کیے ہوئے وہ واشروم میں داخل ہوا اور واشروم کا دروازہ بند کیا۔۔۔ تعبیر کی آنکھیں خوف سے کھلی کی کھلی رہ گئی

آنے والے نے سوچ بورڈ پر ہاتھ مار کر واشروم کی لائٹ بند کر دی تو تابی جلدی سے ٹب سے باہر نکلی اور کانپتے ہاتھ کے ساتھ ہاتھ گاؤں پہناتے تک ارتضیٰ اس کے قریب آچکا تھا۔۔۔

ارتضیٰ نے ہاتھ گاؤں کی بیلٹ کو کھینچ کر تابی کو خود سے قریب کیا جس پر تعبیر کی ہلکی سی چخ منکلی اب وہ باقاعدہ کانپ رہی تھی

"اتنا ڈر کیوں رہی ہو اسنووائٹ، میرے پاس یہ سارے حقوق محفوظ ہیں ریلیکس۔۔۔۔ وقت پر ہی اپنا حق تم سے وصولوں گا پورے استحقاق کے ساتھ"

ارتضیٰ نے کانپتے ہوئے وجود کو اپنی بانہوں میں سماتے ہوئے خمار آلود آوازیں میں تابانی کو مخاطب کر کے کہا

"پلیز اتنا مت گرو میری نظریں۔۔۔ چھوڑ دو مجھے"

تعبیر کو اس کے بولے ہوئے الفاظ سمجھ میں نہیں آ رہے تھے اسے اس وقت اپنی پوزیشن اور ارتضیٰ کی قربت مزید خوفزدہ کر رہی تھی۔۔۔

ارتضیٰ نے اسے خود سے الگ کر کے اس کا رخ دیوار کی طرف کیا اور اس کے قریب آیا اور اپنا ہڈ سر سے اتار کر اس کے دونوں ہاتھ تھامے اور دیوار پر رکھے

"نظروں میں گرنے والی حرکت تو تب ہوتی ہے جب تمہارے اور میرے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہوتا،، پورا اختیار حاصل ہے مجھے ابھی سے نہیں بچپن سے سنا تم نے اسنووائٹ۔۔۔ آج یہ بات جان لو میں حق رکھتا ہوں تم پر شرعی اور قانونی۔۔۔ غیر نہیں ہو تم میرے لیے محرم ہو میں تمہارا، سارے اختیارات حاصل ہیں مجھے ایسے ہی تھوڑی نہ کہتا ہوں یو آرمائن۔۔۔ تم ابھی سے نہیں بچپن سے میرے نکاح میں ہو"

ارتضیٰ کے ہونٹ بات کرتے ہوئے تعبیر کے کان کو چھو رہے تھے

مگر اس سے بھی زیادہ خوف اب تعبیر کو اس کی باتوں سے آ رہا تھا ارتضیٰ تعبیر کے ہاتھوں پر اپنا ہاتھ پھیرتا ہوا شولڈر تک لایا اور شولڈر سے کمر تک جیسے ہی اس نے ہاتھ گاؤن کی ڈوری کھولنے کی کوشش کی تعبیر نے ہاتھ شاور ہولڈر سے نکالا۔۔۔ مڑ کر اس پر وار کیا جو کہ اپنے بچاؤ کے باوجود ارتضیٰ کی کنپٹی پر لگا

تعبیر بھاگتی ہوئی واش روم کا دروازہ کھول کر روم میں آ گئی۔ روم میں بھی مکمل اندھیرا دیکھ کر اس نے رونا شروع کر دیا اس سے پہلے وہ بیڈ روم کا دروازہ کھول کر باہر نکلنے کا سوچتی ۔۔۔۔۔ ار تضا تب تک پہنچ کر اسے بازو سے گھسیٹ کر بیڈ پر گر اچکا تھا

”گڈ اچھی کوشش کی خود کے بچاؤ کی، مگر افسوس ناکام ہو گئی“

وہ اس پر جھکتا ہوا اپنے دونوں ہاتھوں سے اسکے دونوں ہاتھ پکڑ چکا تھا اپنے ہونٹ اس کے گال پر مس کرتے۔۔۔ تعبیر کی گردن تک لے آیا تھا،،، گاؤں سے جھلکتے شولڈر کو جب اس نے ہونٹوں میں لے کر دبایا۔۔۔۔ تو تعبیر کی سانس رکنے لگی

"پلیز میرے ساتھ اس طرح نہیں کرو"

تجانی نے بے بس ہو کر رونا شروع کر دیا

"تمہارے نام پر میرے نام کی چھاپ بہت پہلے لگ چکی ہے، اگر جسم پر بھی میری چھاپ لگ جائے تو اس میں مضاحکہ کیا ہے مگر تمہاری مرضی کو مد نظر رکھتے ہوئے میں ابھی کچھ نہیں کر رہا مگر اس کے بعد تمہاری مرضی ہرگز نہیں چلے گی ویسے بھی میں آج تمہیں اپنے اور تمہارے رشتے کی اصلیت بتانے آیا تھا اور یہ بھی کہ بہت جلد تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤں گا، اس گھر سے تم نے جو شور سے مجھ پر وار کیا ہے یہ اس غلطی کی چھوٹی سی سزا ہے"

تعبیر کی پیشانی پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ وہاں سے چلا گیا

تعبیر نے خوف کی وجہ سے بند آنکھیں کھولی تو روم میں ابھی بھی مکمل اندھیرا تھا مگر وہاں کوئی دوسرا موجود نہیں تھا

تعبیر کو آج اس حقیقت کا ادراک ہوا تھا جس کو جاننے کے بعد اس کی سانس رکنے لگی

"اتنی بڑی بات بابا نے مجھ سے چھپائی میں بچپن سے کسی کے نکاح میں ہوں"

ایک دم مزمل کا خیال آنے لگا تو وہ زور زور سے رونے لگی جیسے سب کچھ ختم ہو گیا

مزمل کافی دیر سے وہاں صدیقی کے مہمانوں میں گرا ہوا تھا اسلحہ سے متعلق بہت سی نئی معلومات اور باتوں کا ادراک بھی اسے ہوا تھا آج کا دن اس کے لیے کافی بڑی گزرا۔۔۔ تعبیر کو یونیورسٹی سے لانے کے بعد وہ اس کو نہیں دکھی اس کی کال اور میسج بھی اس نے دیکھے مگر رپلائی نہیں کیا مگر اب رات کے نو بج رہے تھے

"میڈم نے کھانا کھایا"

مزل نے کچن میں جا کر کک سے پوچھا

"دوبارہ تعبیر بی بی کے روم کا دروازہ ناک کا کیا ہے مگر انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا"
کک نے مزل کو دیکھتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے پندرہ سے بیس منٹ بعد کھانا ان کے روم میں لے کر آؤ"
مزل کک سے کہتا ہوا کچن سے نکلا

وہاج صدیقی کو اپنے دوستوں سے باتوں میں مشغول دیکھ کر سیڑھیاں چڑھتا ہوا تعبیر کے روم کے پاس پہنچا اور دروازے پر دستک دی۔۔۔ دو سے تین بار دستک کے بعد جب دروازہ نہیں کھلا تو مزل نے دروازے کا ہینڈل گھمایا دروازہ کھل گیا مگر روم میں مکمل اندھیرا تھا

www.urdu novelsmania.com

"تعبیر"

مزل نے تعبیر کو پکارا مگر پھر بھی تعبیر کی آواز نہیں آئی

مزل نے روم کی لائٹ آن کی تعبیر کو بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھے دیکھا بیڈ روم کا دروازہ بند کرتا ہوا وہ تعبیر کے پاس آیا نیوی بلو کمر کے ڈریس میں، کھلے بالوں کے ساتھ جو کہ ابھی ہلکے نم تھے مزل کی آواز پر بھی اس نے سر نہیں اٹھایا

"کیا ہوا آپ ایسے کیوں بیٹھی ہیں"

مزل اس کے پاس بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا تو تابی نے سر اٹھا کر مزل کو دیکھا

"کیوں روئی ہیں آپ"

مزل نے اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا وہ ابھی بھی مزل کو خالی خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی

"ارتضیٰ کہہ رہا تھا کہ میں اس کے نکاح میں ہو"

تعبیر کو سمجھ میں نہیں آیا یہ بات اس نے مزل کو بتائی ہے یا خود کو، مزل نے غور سے اسے دیکھا

"وہ یہاں آیا تھا"

مزل نے تعبیر سے پوچھا

"وہ کہہ رہا تھا وہ حق رکھتا ہے مجھ پر شرعی اور قانونی"

تعبیر منزل کی بات سنے بغیر کھوئے کھوئے انداز میں بولی منزل چپ کر کے اسے دیکھنے لگا

"تمہیں معلوم ہے منزل، وہ مجھے بتا رہا تھا وہ میرا محرم ہے اس کا مجھ سے بچپن میں نکاح ہوا ہے۔۔۔
کوئی اتنی بڑی بات بھلا جھوٹ کیسے بول سکتا ہے"
تعبیر بولتے بولتے خود ہی الجھ گئی

"اتنی بڑی بات کوئی جھوٹ میں یا مذاق میں نہیں بولتا وہ سچ کہہ رہا تھا اس کا آپ سے بچپن میں نکاح ہوا
ہے" منزل نے تعبیر کو دیکھتے ہوئے بتایا تو اب کی بار تابی نے منزل کو حیرت سے دیکھا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"تمہیں یہ بات معلوم تھی"
تعبیر نے منزل سے پوچھا

"جی وہاں سر نے مجھے بتایا تھا اور یہ بھی کہا ہے کہ یہ بات آپ کو نہیں معلوم ہونی چاہیے" منزل نے
غور سے تعبیر کے حیرت زدہ چہرے کو دیکھا جس پر کئی سوالات رقم تھے

"در اصل یہ نکاح آپ کی امی نے اپنی ڈیوٹی سے پہلے اپنی دوست کے بیٹے سے کروایا تھا۔۔۔ اس میں شاید سر کی مرضی نہیں تھی وہ آپ کو لے کر ملک سے باہر چلے گئے اور آج 18 سال بعد ارتضیٰ اپنی والدہ کے ساتھ یہاں پر آپ کے لیے آیا تھا۔۔۔ وہی جسے ہم دونوں نے دیکھا تھا"

مزمل نے وہاں کی بتائی ہوئی بات تعبیر کو بتائی

"وہ ارتضیٰ تھا"

آخری بات پر تعبیر نے چونک کر مزمل کو دیکھا

"آپ تو ایسے حیران ہو رہی ہیں جیسے آپ نے اسے پہلی بار دیکھا جبکہ وہ ابھی بھی آیا تھا آپ کے پاس"

مزمل نے اس کی حیرت پر سوال اٹھایا

"میں نے اس کا چہرہ کبھی بھی نہیں دیکھا مزمل، اس نے اپنا چہرہ کو رکھا ہوتا ہے یہ تمہارے ماتھے پر کیا ہوا"

بات کرتے کرتے تعبیر کی نظر مزمل کے آنی برو کے اوپر سرخ نشان پر گئی

"یہ تو تھوڑی دیر پہلے پاؤں سسپ ہونے کی وجہ سے چوٹ لگی تھی"

مزل نے اپنی دو انگلیاں ماتھے کے سرخ حصے پر رکھ کر کہا۔۔۔۔۔ تو تعبیر کو تھوڑی دیر پہلے والا منظر آنکھوں میں گھوما جب اس نے ارتضیٰ کو ہاتھ شاور مارا تھا۔۔۔۔۔ تعبیر کو کھویا ہوا دیکھ کر مزل نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا

"کیا سوچ رہی ہیں آپ"

مزل نے کھوجتی ہوئی نظروں سے تعبیر کو دیکھا جیسے اس کی سوچ پڑھنا چاہ رہا ہو۔۔۔۔۔ تعبیر نے نفی میں سر ہلایا پھر اپنے دماغ میں آئے ہوئے خیال کو اتفاق سمجھ کر سر جھٹکا

"کھانا کیوں نہیں کھایا آپ نے"

مزل نے یونہی اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے اس سے پوچھا

"بھوک کا احساس نہیں ہو رہا"

تعبیر نے کہا تو مزل چند لمحے اس کو یونہی دیکھتا رہا دروازہ ناک ہوا تو مزل نے دروازہ کھولا سرونٹ کھانا لے کے روم میں آیا مزل نے دوبارہ دروازہ بند کیا

تعبیر کے پاس بیڈ پر آکر بیٹھا اس کے لیے پلیٹ میں بریانی نکالی۔۔۔۔۔ فورک یا اسپون کی بجائے اپنے ہاتھ سے نوالہ بنایا اور تعبیر کے منہ کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا تعبیر کی آنکھیں لبالب پانی سے بھر نے لگی۔۔۔۔۔ مزمل نے نوالا اس کے منہ میں ڈالا تو تعبیر نے مزمل کا ہاتھ تھام کر رونا شروع کر دیا

"تعبیر میری بات سنیں پہلے کھانا کھائیں آپ۔۔۔۔۔ اس کے بعد ہم کوئی اور بات کریں گے" مزمل نے دوسرے ہاتھ سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا اس نے مزید تین چار نوالے کھائے جو کہ مزمل نے زبردستی کھلائے

"مزمل میں اس حقیقت کو تسلیم نہیں کر پا رہی ہوں پلیز کچھ کرو" تابی نے ایک دفعہ پھر رونا شروع کر دیا،،، مزمل چپ کر کے اسے دیکھتا رہا

"اس وقت آپ کو سکون کی ضرورت ہے ابھی آپ لیٹے یہاں پر" مزمل نے بولنے کے ساتھ ہی تعبیر کو کاندھوں سے تھام کر بیڈ پر لیٹایا تو مزمل کا موبائل بجا

"جی سر بولیے"

مزمل نے وہاں کی کال رسیو کرتے ہوئے کہا

"ایسا ہے منزل گیسٹ سارے جا چکے ہیں۔۔۔ میں تھوڑی دیر کے لئے کام سے جا رہا ہوں لیٹ ہو جاؤں گا تم گھر کا خیال رکھنا"

بڑی انداز میں وہاں نے منزل کو تلقین کی

"جی سر آپ بے فکر رہیے"

منزل نے تابی کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسی کو دیکھ رہی تھی موبائل واپس پاٹ میں رکھ کر وہ تعبیر کو دیکھنے لگا

"اس طرح نیند نہیں آنے گی مائینڈ کو ریلیکس کریں اور آنکھیں بند کریں"

منزل لائٹ بند کرنے کے لئے اٹھنے لگا

"لائٹ نہیں بند کرو پلیز"

تعبیر نے گھبرا کر کہا

"میں یہی ہوں تعبیر، آپ کے پاس"

منزل لیمپ ان کر کے اس کے سرہانے بیٹھا اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا

تھوڑی دیر میں تعبیر سو گئی اب اس کے چہرے پر خوف کے آثار کے بجائے سکون تھا شاید اسے نیند میں بھی یہ احساس تھا کہ منزل اس کے پاس ہے منزل اس کے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا

"یہ تو عجیب سی بات ہے میڈم محرم سے خوف کھانا، نا محرم کے ساتھ خود کو محفوظ سمجھنا"
منزل نے استرازیہ ہنستے ہوئے سوچا اور اٹھ کر روم سے باہر نکل گیا # یو آر مائن

زینبیہ۔ شرجیل

قسط 20

"تعبیر کے بیڈ روم سے نکل کر منزل نے ستار میمن کو کال کی

"سائیں تمہاری کی کال کا انتظار کر رہا تھا ستار میمن، کب بھیجو ٹرک"
ستار میمن نے منزل کی کال دیکھ کر خوشی خوشی پوچھا۔۔۔ پچھلی بار دو ٹرک سے ہی ستار میمن کو کافی فائدہ ہوا تھا اس بار اس نے 8 ٹرک کا انتظام کیا تھا

"ستار صاحب پندرہ منٹ میں ٹرک کو اپنے پاس سے روانہ کریں ابھی موقع ہے"
منزل نے سیرٹھیاں اترتے ہوئے کہا

"سائیں فکر نہیں کرو دس منٹ میں سارے ٹرکز حاضر ہو جائے گے۔۔۔ زیادہ سے زیادہ پیٹیا لوڈ کروادینا بابا"

ستار نے لپچائے ہوئے انداز میں بولا مزمل نے کال کاٹ کر لائبریری کا رخ کیا اور گودام کے اندر آیا۔۔۔ سارے ٹرکز 10 منٹ کے اندر وہاں پہنچ گئے تھے جس میں مزمل نے جلدی جلدی مال بھروانا شروع کیا جب ٹرکروہاں سے روانہ ہو گئے تو مزمل گودام سے نکلنے لگا لائبریری میں اچانک فضل آگیا

"تو وہ ٹونک حرام ہے، جو مال چوری کرواتا ہے،، شک تو مجھے پہلے دن سے ہی تجھ پر تھا مگر میں تجھے رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہتا تھا آجائے آج وہاں صاحب ان کے سامنے تیرا پردہ فاش کروں گا"

فضل پستل لے کر مزمل کے قریب آتا جا رہا تھا اور اس سے مخاطب تھا وہ تھوڑا اور مزمل کے قریب آیا مزمل نے پھرتی سے اپنی لات، اس کے ہاتھ پر ماری پستل اس کے ہاتھ سے دور جا گری اس سے پہلے فضل وہ پستل اٹھا تا مزمل نے پستل اٹھالی اور فضل پر فائر کیا گولی اس کے پیٹ میں لگی

"بیوقوف انسان ڈائلاک مارنے میں ٹائم ضائع کرتے ہیں عقل مند اس موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہیں"

فضل کے تڑپتے ہوئے وجود کو دیکھ کر مزمل نے ہنستے ہوئے کہا

ویسے ہی لائبریری کا دروازہ کھلا اور وہاں اندر آیا یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گیا فضل زخمی زمین پر پڑا ٹپ رہا ہے اور منزل نے پستل کا رخ اس کے اوپر تھا۔۔۔ منزل نے وہاں کو دیکھا فضل ایک دم بولنے لگا

"وہاں صاحب آپ کا دش"
الفاظ مکمل ادا کرنے سے پہلے منزل نے اس کے سینے پر فائر کیا

"یہ کیا منزل تم نے تمہارا دماغ خراب نہیں ہو گیا"
فضل کو تڑپتا ہوا دیکھ کر وہاں نے منزل سے کہا

"آستین کا سانپ تھا یہ سر، گودام میں جا کر دیکھیں آپ کا آدھے سے زیادہ مال کیا غائب ہو چکا ہے"
منزل نے فضل کے بے جان وجود پر پستل پھینکتے ہوئے کہا

"کیا۔۔۔ کہاں گیا مال" وہاں بھاگتا ہوا گودام میں گیا واقعی پیٹیوں کی تعداد آدھی تھی آدھی بیٹیاں
غائب تھیں یہ دیکھ کر وہاں کو گہرا صدمہ پہنچا۔۔۔ اچانک اٹھنے والے درد پر اس نے اپنے دل پر ہاتھ
رکھا اور نیچے بیٹھتا چلا گیا

"تعبیر ریلیکس ہو جائیں وہاں سر کی اب طبیعت بہتر ہے"

کل رات وہاں کی اچانک طبیعت بگڑ گئی منزل نے اسے اسپتال پہنچا دیا جہاں اس کا فوری ٹریٹمنٹ ہوا
ڈاکٹر نے اسے انجانا کاٹیک بتایا۔۔۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی اسے سی۔ سی۔ یو سے پرائیویٹ
روم میں شفٹ کیا تھا

تعبیر کو صبح 6 بجے یہ خبر منزل نے سنائی تھی، تعبیر کو اپنا دکھ بھول کر وہاں کی فکر نے آگھیرا،،، منزل
اسے اسپتال لے آیا تھا مگر وہاں ابھی دوائیوں کے زیر اثر غنودگی میں تھا

اس وقت منزل تعبیر کو اسپتال کی کینٹین میں لے آیا تھا۔۔۔۔ کیونکہ کل رات کو بھی تعبیر نے کھانا
ڈھنگ سے نہیں کھایا تھا

"پتہ نہیں منزل یہ سب کیا ہو رہا ہے، بابا کل تو اچھے بھلے تھے اچانک بابا کی ایسی حالت اور فضل کی
ڈیٹھ۔۔۔۔ مجھے یہ سب سوچ کر بہت خوف آ رہا ہے"

تعبیر نے منزل کو دیکھتے ہوئے کہا

"آپ کو کچھ نہیں ہو گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے، آپ اس طرح پریشان نہیں ہوں اور ناشتہ کریں"

منزل نے سینڈوچ اور کافی کا کپ تعبیر کی آگے رکھتے ہوئے کہا

"مجھے یقین ہے تم میرے ساتھ ہو تو سب ٹھیک کر دو گے، ہمیشہ میرے ساتھ رہو گے ناں" تعبیر نے منزل کو دیکھتے ہوئے کہا تو منزل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے یقین دلایا

"یہاں تو بڑے وعدے شادے ہو رہے ہیں بڑے ناشتے ہو رہے ہیں سائیں" اچانک ستار میمن کی آمد منزل کو بری طرح کھٹکی وہ تعبیر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ ہٹا کر اٹھ کھڑا ہوا

"کہیں کیا کام ہے"

منزل نے بہت مشکل سے اپنا لہجہ نرم رکھا

"کام تو ہے سائیں لیکن تم کافی مصروف ہو، ہمارے لیے بھی وقت نکالو۔۔۔ کبھی اپنی مصروفیت بھی ہمارے ساتھ بانٹو" www.urdu novelsmania.com

ستار میمن جس طرح تعبیر کو دیکھتے ہوئے منزل سے بات کر رہا تھا منزل کا دل چاہ رہا تھا اس کی دونوں آنکھیں نکال دے اب کہ وہ اپنا لہجہ چاہنے کے باوجود نرم نہیں رکھ سکا

"ستار صاحب فضول باتوں کی بجائے اگر آپ کام کی بات کرتے تو زیادہ اچھا ہو تاخیر آپ سے بعد میں بات ہوگی تعبیر چلیں آپ یہاں سے"

مزل کے بولنے کی دیر تھی تعبیر فوراً اٹھ کر باہر نکل گئی، اسے ان انکل کے عجیب طرح سے دیکھنے سے سخت الجھن ہو رہی تھی۔۔۔ مزل ستار میمن کو آنکھوں میں ناگواری لیے دیکھ کر وہاں سے چلا گیا

"ہانی پلیز تنگ نہیں کرو ماما کی جان جلدی سے یہ تیخی پی لو"

مشعل نے پیار سے ہانی کو بہلاتے ہوئے کہا

"ماما ہانی کو یہ ہین والا لیکوٹ اچھا نہیں لگتا ہانی یہ نہیں پیئے گا"

ہانی نے چڑتے ہوئے کہا

کل رات سے مشعل اور اکا کو ارٹری کی بجائے اریش کے گھر میں موجود تھیں اور آج صبح سے ہانی مشعل کو کافی تنگ کر رہا تھا اور چڑچڑا لگ ہو رہا تھا۔۔۔ اریش صبح ہی افس چلا گیا تھا مگر تین سے چار گھنٹے بعد،،،

تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آیا تھا

"ارے واہ تیخی یہ تو مجھے بہت پسند ہے لائیے مشعل یہ باول مجھے دیکھیے میں پوگا"

اریش نے روم میں آتے ہوئے مشعل کو دیکھ کر کہا

"مگر یہ ممانے ہانی کے لیے بنائی ہے"

ہانی کو ایک دم یاد آیا

"مگر ہانی کو یہ پسند نہیں ہے"

اریش باول لے کر ہانی کے پاس آیا

"مگر ہانی کو شش کرے گا کہ یہ ڈیڈ کے ہاتھ سے پی لے کیونکہ ہانی ایک اچھا بچہ ہے"

ہانی نے اریش کو دیکھ کر کہا تو اریش اس کی بات پر مسکرایا اور مشعل اس کو پارٹی بدلتا دیکھ کر حیران رہ گئی

مشعل صبح سے ہانی کو سمجھا رہی تھی اریش ڈیڈ نہیں انکل ہیں کیونکہ وہ گھر میں نوکروں کے سامنے بھی اریش کو ڈیڈ بول کر اسکا ذکر کر رہا تھا جس سے مشعل کو عجیب شرمندگی ہو رہی تھی مشعل نے جب ہانی کو ناراض ہونے کی دھمکی دی تو ہانی نے اس کو سبجایا

"سب بچوں کے پاس ان کے ڈیڈ ہوتے ہیں ہانی نے بھی اللہ سے اپنے لیے ڈیڈ کو مانگا تھا۔۔۔ تو اللہ پاک نے ہانی گفٹ دیا ہے اس لیے وہ انکل نہیں ہانی کے ڈیڈ ہیں۔۔۔ یہ بات ڈیڈ نے ہانی کو خود بتائی ہے کہ وہ اس کے ڈیڈ ہیں"

مشعل اس کی بات سن کر اپنا سر پکڑ کر رہ گئی

"اگر ہانی اپنے ڈیڈ سے یخنی پیئے گا تو ڈیڈ اسے خوب گھمائے گے پھر انے گے اس کے ساتھ کھیلیں گے اور ڈھیر سارے ٹوائز بھی دلانیں گے"

اریش نے اپنے ہاتھ سے یخنی پلانا شروع کی اور باتوں ہی باتوں میں آدھی سے زیادہ یخنی اسے پلا دی۔۔۔ مشعل وہی کھڑی ہوئی ان دونوں کو باتوں میں مصروف دیکھ رہی تھی اریش مسکراتا ہوا اس کے پاس آیا

"یہ لیں کر دیا ناں پانچ منٹ کے اندر آپ کا کام آسان، آپ دو گھنٹے بھی لگا لیتی تو ہانی آپ سے یخنی پینے والا نہیں تھا"

اس نے مسکرا کر بآول مشعل کو تھماتے ہوئے کہا

www.urdu novels mania.com

"شکریہ"

مشعل نے اریش کی بات پر مسکرا کر شکریہ ادا کیا اور روم سے چلے گئی

"مزل کچھ خبر ہوئی اس نمک حرام کی مال کدھر چھپایا اس نے"

دوسرے دن وہاں کی تھوڑی طبیعت بحال ہوئی تو اس نے مزل سے پوچھا

"سر اس کے بارے میں تو کچھ خاص خبر نہیں ہوئی مگر آپ فکر نہ کریں میں جلد از جلد معلوم کروالونگا ڈاکٹر نے آپ کو اسٹریس لینے سے منع کیا ہے آپ زیادہ مت سوچیں"

مزل نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا آج بھی وہ صبح سے ہی اسپتال میں خوار ہو رہا تھا

"تاہی کہاں ہے اور ارتضیٰ کے بارے میں معلوم کیا تم نے"

وہاج کو اب اپنی بیٹی کا خیال آیا

"سر میڈم کو ابھی نشاء میڈم کے گھر چھوڑ کر آیا ہوں ان حالات میں ان کا گھر رہنا خطرے سے خالی نہیں اور ارتضیٰ کے بارے میں معلومات کروالی ہے میں نے۔۔۔ وہ چھ ماہ پہلے کراچی میں شفٹ ہوا ہے، اس کا اپنا بزنس ہے۔۔۔ ایک ماں ہے، باپ کا چار سال پہلے انتقال ہو چکا ہے۔۔۔ سر چھوٹا منہ اور بڑی بات کیا یہ مناسب نہیں تاہی میڈم کو سیو کرنے کے لیے ان کی شادی کا سوچیں آپ"

مزل نے اپنی طرف سے مخلصانہ مشورہ دیا یہ دیکھنے کے لئے کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے

"ہاں یہی ٹھیک ہے مگر پہلے اس نکاح والے باب کو ختم کرنے کے بعد ہی کوئی اگلا قدم اٹھا سکتے ہیں، اس سلسلے میں تم ایسا کرو ایک دفعہ ارتضیٰ سے بات کرو اگر وہ ڈائورس کے لیے راضی ہو جاتا ہے تو ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں تو خلع کے پیپر تیار کروالو اور پھر بھی نہ مانے تو تیسرا راستہ تمہیں معلوم ہی ہے"

بات مکمل ہونے کے بعد وہاں نے آنکھیں بند کر لی مطلب صاف تھا کہ وہ اب ریست کرنا چاہتا ہے

"جیسا آپ کہیں سر"

مزل نے وہاں کو دیکھتے ہوئے کہا اور کچھ سوچتے ہوئے روم سے اٹھ کر باہر نکل گیا

تعبیر نشاء کے گھر پر اس کے بیڈ روم میں سو رہی تھی تین گھنٹے پہلے ہی مزل اسے یہاں چھوڑ کر گیا تھا
نشاء سے تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد نشاء نے اپنے روم کی لائٹ بند کر دی تھی تاکہ وہ تھوڑی دیر
کے لئے ریست کر لے مگر موبائل کی بجنے والی رنگ ٹون اس کی نیند میں خلل ڈال رہی تھی بلاآخر تعبیر
کال ریسیو کی،۔۔ کیونکہ کال کرنے والا کافی ڈھیٹ واقع ہو رہا تھا

"کون"

تعبیر کی آنکھیں ابھی بھی بند تھیں نیند میں ڈوبی ہوئی آواز میں صرف اتنا ہی کہہ سکی

www.urdu novelsmania.com

"تمہارا مجازی خدا شوہر محرم اصل حقدار"

ارتضیٰ کی آواز کان میں پڑتے ہی تعبیر کا ذہن ایک دم بیدار ہو گیا اور آنکھیں کھل گئی

"کس لیے فون کیا ہے"

تعبیر نے بے دلی سے پوچھا

"اپنی بیوی کی خیریت پوچھنے کے لئے اسنووائٹ کیسی ہو"
چاہت سے چور لہجے میں ارتضیٰ کی آواز ابھری تو تعبیر کو گھبراہٹ ہونے لگی

"میں تمہاری بیوی نہیں منکوحہ ہو ہمارا صرف نکاح ہوا ہے شادی نہیں" تعبیر نے ارتضیٰ کو یاد دلانا
فرض سمجھا تو ارتضیٰ زور سے ہنسا

"منکوحہ سے اپنی بیوی بنانا کون سا مشکل کام ہے صرف آدھا گھنٹہ لگے گا۔۔۔ ابھی تمہاری دوست
کے گھر آ کر میں تمہیں اپنے ساتھ لے جاؤ تو کون روک سکے گا مجھے،،، تم خود چاہ کر بھی ایسا نہیں کر
سکتی"

ارتضیٰ نے اس کو حقیقت سے آگاہ کیا جس پر تعبیر ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی

"دیکھو ارتضیٰ پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو میری مدد کرنے جو بھی فیصلہ کیا میں اسے غلط نہیں کہوں گی،
انہوں نے کچھ سوچ کر ہی ایسا کیا ہوگا مگر میاں بیوی کے رشتہ میں، میری نظر میں دل کی رضا ہونی
چاہیے مگر اس رشتہ میں میری مرضی شامل نہیں"

تعبیر اپنی بات بولنے کے بعد اس کے جواب کا انتظار کیا

"مگر میں تو دل سے راضی ہوا سنو وائٹ۔۔۔۔۔ ار ترضی کی جان ہو تم میں تمہیں بہت چاہتا ہوا بھی سے نہیں بچپن سے"

ار ترضی نے اس کو اپنی چاہت کا یقین دلاتے ہوئے کہا

"مگر میں نہیں چاہتی تمہیں"

تعبیر نے فوراً بولا

"چاہنے لگ جاؤ گی جب تم میرے پاس آؤ گی تو، اپنے پیار سے تمہارا دل اپنی طرف مائل کر دوں گا اور ویسے بھی تم نے مجھے دیکھا ہی کہاں ہے ہو سکتا ہے دیکھ کر ہی تمہیں مجھ سے پیار ہو جائے"

www.urdu novelsmania.com

"نہیں مجھے تم سے کبھی بھی پیار نہیں ہو سکتا پلیز سمجھنے کی کوشش کرو یہ زبردستی کا سودا نہیں اور تمہیں دیکھنے کی مجھے کوئی خواہش بھی نہیں خوف محسوس کرتی ہوں میں تم سے"

تعبیر نے ڈرتے ہوئے کہا

"خوف کھانے کی ضرورت نہیں ہے میں دیکھنے میں اتنا ڈراؤنا ہرگز نہیں اگر یقین نہیں آتا تو کھو تمہارے روبرو آ جاؤ ابھی"

ارتضیٰ نے پیار سے اس سے پوچھا جس پر وہ ڈر گئی

"نہیں پلیز میں نے کہا نہ مجھے کوئی خواہش نہیں تمہیں دیکھنے کی۔۔۔ ابھی تم نے کہا کہ تم مجھ سے پیار کرتے ہو، کیا میں جو تم سے مانگو گی وہ تم مجھے دو گے"

تعبیر نے ڈر کو ایک طرف رکھتے ہوئے سینتر ابدلنے کی کوشش کی

"کیوں نہیں اسنووائٹ کب تمہاری بات نہیں مانی ہے، تمہاری خواہش کا احترام کرتے ہوئے میں نے اپنا حق نہیں وصولا۔۔۔ جب تم نے کہا کہ مجھے چھوڑ دو۔۔۔ تمہاری خواہش کا احترام کیا، اب بولو کیا چاہتی ہو تم"

ارتضیٰ نے بہت پیار سے اس سے پوچھا

"خلع چاہتی ہوں میں تم سے"

تعبیر نے دھڑکتے دل کے ساتھ اسے اپنے فیصلے سے آگاہ کیا

"خلع کی کیا ضرورت ہے میں تمہیں خود ہی ڈائیورس کر دیتا ہوں کہاں عدالت کے چکر لگاؤ گی،،، خوار ہو گئی تم"

ارتضیٰ بالکل نارمل سا انداز اپناتے ہوئے بولا جیسے یہ کوئی بڑی بات نہیں نہ ہوا اسکے لیے

"تو تم مجھے ڈرائیور دینے کے لیے تیار ہوں"

تعبیر نے حیرت سے پوچھا کیونکہ اس کو یقین نہیں کہ ارتضیٰ اتنی آسانی سے مان جائے گا

"کیوں نہیں اسنووائٹ، تم مجھ سے ڈرتی ہوں میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی اور تم کوئی چیز مانگ رہی ہو مجھ سے کیسے انکار کرو مگر میری ایک شرط ہے"

ارتضیٰ کو جیسے کچھ یاد آیا

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

"کیسی شرط"

بتانی نے کنفیوز ہوتے ہوئے پوچھا

"ڈرو نہیں اسنووائٹ شرط اتنی مشکل بھی نہیں۔۔۔ میری شرط یہ ہے کہ تم مجھے میری بتائی گئی جگہ پر ملنے آؤ گی، میں تمہیں وہی ڈائیورس، پپر کی صورت دو گا"

ارتضیٰ کی شرط پر تعبیر ڈر گی

"نہیں میں تم سے ملنے نہیں آ سکتی"

تعبیر نے صاف انکار کیا کیونکہ جب جب وہ سامنے آتا تعبیر کی حالت اچھی خاصی خراب ہو جاتی تھی

"ڈر کیوں رہی ہو اسنووائٹ اکیلے میں ملنے نہیں بلارہا پبلک پلیس میں بلارہا ہودن کے اجالے میں۔۔۔"

وہی تمہیں ڈائیورس پیپر دے دو گا بولو منظور ہے"

ارتضیٰ سمجھ گیا وہ اس سے ملنے کا سن کر ڈر رہی ہے اس لیے اس کو پوری بات ازبر کرائی

"منظور ہے"

تعبیر نے دھڑکتے دل کے ساتھ کہا

"او کے کل شام کو میری بتائی ہوئی جگہ پر آ جانا ایڈرس میں میج کر دوں گا"

کنسنے کے ساتھ ہی ارتضیٰ نے رابطہ منقطع کر دیا

"واو ما دیکھے ہانی کیسے کار چلا رہا ہے"

ہانی ایش کی گود میں بیٹھا ہوا کار کا اسٹرینگ تمام کر بولا تو مشعل مسکرا دی ایش بھی کارڈرائیور کرتا ہوا

ہانی کی ایکسٹینٹ دیکھ کر مسکرایا

اریش کی ریکویسٹ کرنے اور ہانی کی ضد کرنے پر مشعل، ہانی اور اریش کے ساتھ۔۔۔ ہانی کی فرمائش پر ڈینسوپارک اینیمیلز دیکھنے کے لیے جارہے تھے جب کہ آکانے ساتھ چلنے سے طبیعت خرابی کا کہہ کر انکار کر دیا

اریش نے ہانی کی فرمائش پر اسے ڈینسوپارک میں اینیمیلز دکھائے خوب گھمایا پھر ایا ڈھیر سارا انجوائے کیا۔۔۔

مشعل وہاں موجود پارک میں بیچ پر بیٹھ کر۔۔۔ اریش کو ہانی کے ساتھ کو کھیلتا ہوا دیکھنے لگی

ہانی اور اریش وہاں موجود گھاس پر ریس لگا رہے تھے جس میں ہانی جیت رہا تھا،،، اریش یقیناً جان بوجھ کر ہار رہا تھا۔۔۔۔ مشعل مسکراتی ہوئی ان دونوں کو ہی دیکھ رہی تھی

www.urdu novelsmania.com

بھاگتا ہوا ہانی گرنے لگا اس سے پہلے مشعل اس کو پکڑنے کے لیے اٹھتی اریش نے جلد آگے بڑھ کر اس کو گرنے سے بچایا اور گود میں اٹھا کر ہوا میں اچھالنے لگا جسے دیکھ کر مشعل مسکرا دی

"میرے اور آکا کے علاوہ بھی کوئی تیسرا ہے جو ہانی کو گرنے سے بچالے گا"

مشعل اریش کو دیکھ کر سوچنے لگی

"اچھا خاصا ڈیسٹ بندہ ہے اتنی اچھی پرسنلیٹی کا مالک ۔۔۔۔ اس کو تو کوئی بھی کنواری لڑکی آسانی سے مل سکتی ہے پھر یہ مجھے ہی کیوں فورس کر رہا ہے شادی کے لئے ایک بچے کی ماں کو۔۔۔ مگر میں بھی تو خوبصورت ہوں۔۔۔۔ لیکن خوبصورت ہونے سے کیا ہوتا ہے طلاق کا بد نما داغ تو میرے اوپر لگ چکا ہے۔۔۔ شاید اللہ نے میرے گناہ معاف کر دئیے ہو اور اس کے بدلے اسے میری زندگی میں بھیج دیا ہو۔۔۔۔ یہ میں کیا سوچنے لگی"

خود ہی اپنی سوچ پر نفی کر دی اور دوبارہ ہانی کو دیکھ کر مسکرا نے لگی

تھوڑی دیر بعد اریش مشعل کے پاس آیا اس کے برابر میں بیچ پر بیٹھا۔۔۔ اب ہانی دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا

"اکیلے اکیلے بیٹھ کر کیوں مسکرایا جا رہا ہے"

اریش نے مشعل کو دیکھ کر پوچھا

"ہانی کو دیکھ کر خوش ہو رہی تھی اور مسکرا میں آپ کو دیکھ کر رہی تھی۔۔۔۔ ہانی کے ساتھ بالکل بچے

بن کر کھیل رہے تھے آپ"

مشعل نے دوبارہ مسکراتے ہوئے کہا۔

قسط 21

"اچھا لگتا ہے مجھے ہانی کے ساتھ وقت اسپینٹ کرنا۔۔۔۔۔ دراصل جب میں چھوٹا تھا تو بابا ہمیشہ اپنے بزنس کو لے کر بڑی رہے ماما اپنی سوشل لائف میں ساڑھ اور ماہرہ مجھ سے بڑی تھی تو آپس میں ایک دوسرے سے ان کی اٹچمنٹ زیادہ تھی۔۔۔۔۔ اس وجہ سے میرا بچپن بہت تنہا گزرا۔۔۔۔۔ فیملی ہوتے ہوئے بھی کبھی فیملی والی خوشیاں محسوس نہیں کی۔۔۔۔۔ جب دوستوں کے گھر پر ان کی اپنی فیملی کے ساتھ انکی اٹیچمنٹ دیکھتا تو دل کرتا ماما بابا بھی میرے ساتھ ایسے ہی وقت گزاریں۔۔۔۔۔ شاید یہی وجہ ہے کہ میں ہانی کے ساتھ وقت گزار کر خوش ہوتا اور آج تم مجھے بالکل فیملی والی فیلنگ محسوس ہو رہی ہے"

www.urdu novelsmania.com

مشعل ایش کی باتیں غور سے سن رہی تھی مگر آخری والی بات پر نظر پھیر گئی

"تو آپ کو شادی کر لینا چاہیے میرا مطلب ہے ہانی کی طرح آپ کا بھی بیٹا ہوگا آپ کی وائف ہوگی تو آپ کی فیملی مکمل ہو جائے گی"

مشعل نے ایش کو مشورہ دیا جس پر ایش نے گہری نگاہوں سے مشعل کو دیکھا

"شادی کرنے کا ہی ارادہ رکھتا ہوں مگر لڑکی مان نہیں رہی،، کچھ آپ ہی مشورہ دیں کیسے مناؤں اسے۔۔۔ اپس کی بات ہے اس لڑکی کی اسمائل بہت پیاری ہے دل چاہتا ہے بندہ اسی کو دیکھے جائے"

اریش نے غور سے مشعل کو دیکھتے ہوئے کہا

"آپ جیسے لڑکی کہہ رہے ہیں وہ لڑکی نہیں ہے پہلے سے اس کی شادی ہوئی وی تھی۔۔۔ اریش ہم دکان پر جاتے ہیں تو اپنے لئے ہمیشہ اچھی سی، کوئی نئی چیز پسند کرتے ہیں، اگر ہمارے پاس کوئی چوائس نہ ہو یا مجبوری ہو تو انسان سیکنڈ ہینڈ چیز لیتا ہے۔۔۔ آخر آپ کی ایسی کیا مجبوری ہے مجھے سمجھ میں نہیں آرہی"

مشعل نے اپنے دماغ میں آئے ہوئے سوال کا اریش سے جواب چاہا

"مشعل مجھے سمجھ میں نہیں آتا آخر اب اتنی خود ترسی کا شکار کیوں ہیں،، پلیر آپ اپنی سوچ بدلیں مجھے بھلا کیا ضرورت ہے یوزلیس چیز استعمال کرو میں اپنے لئے وہی چوز کروں گا جو میرے دل کو بھالے گا میرے لیے اہم ہوگا۔۔۔۔۔ آپ ایسا بھی تو سوچ سکتی ہیں آخر کوئی توبات ہوگی آپ میں جو دوسری لڑکیوں کی بانسبت میں نے آپ کو ترجیح دی پلیر مشعل اپنا نظریہ بدلیں"

اریش اب سنجیدگی سے اسکو دیکھ کر کہہ رہا تھا

"ایک موتی اگر اپنی چمک کھودے یا اسکی چمک ماند پڑ جائے تو اس کی ویلیو پہلے جیسی نہیں رہتی" مشعل نے دوبارہ اریش کو سمجھانا چاہا

"آپ اگر خود کو میری نظروں سے دیکھیں گیں تو آپ کو اندازہ ہوگا مشعل کہ اس موتی کی اہمیت میری نظر میں کیا ہے۔۔۔۔۔ یہ موتی اپنی چمک کھونے کے بعد بھی میرے لئے بہت قیمتی اور انمول موتی کی مانند ہے"

اریش نے اس کی آنکھوں میں جھانک کر اسے یقین دلانا چاہا مشعل کا دل چاہا کہ اس کی بات پر یقین کر لے مگر اپنے دل میں آئے ڈر کا کیا کرتی

"دوبارہ پیار کرنا بہت مشکل ہوگا میرے لئے" مشعل نے ہار مانتے ہوئے اپنی آنکھیں بند کر لی

"پیار کرنے کو کون کہہ رہا ہے، آپ بس اعتبار کر کے دیکھیں پیار کرنا میرا کام ہے" اریش نے مشعل کا ہاتھ تھام کر کہا تو مشعل کا دل اتنے سالوں بعد دوبارہ بہت زور سے دھڑکا آنکھیں کھول کر اس نے اریش کو دیکھا

"ڈیڈا ماما ہانی آگیا آپ کے پاس"

مشعل ایش ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اچانک ہانی کی آواز پر دونوں چونکے

"اب کیا پروگرام ہے پارٹنر"

ہانی آکر ایش کے گلے لگا تو ایش نے اس کو پیار کر کے پوچھا

"اب ہم سی سائیڈ پر جائے گے اور خوب گھومیں گے"

ہانی کے پروگرام پر مشعل نے اسے گھور کر دیکھا

"ہانی اب سیدھی شرافت سے گھر چلو اکا پریشان ہو گئیں بہت گھوم لیا آج آپ نے"

مشعل نے ہانی کو دیکھتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"ایکسی کمیوزمی یہ بچہ آپ دونوں کا ہے"

ایک لڑکی ایش اور مشعل کے پاس آکر بولی تو مشعل اس کی بات سن کر خفت کا شکار ہو گئی جبکہ ایش

نے اس کی بات کو بہت انجوائے کیا

"ہمارے پاس ہے تو ہمارا ہی بچہ ہوگا اب انجوائے کرنے کے لیے پڑوسیوں سے بچہ ادھار مانگ کر تو یہاں آنے سے رہے"

اریش نے اس لڑکی کو دیکھ کر جواب دیا جس پر وہ ہنسی

"نہیں میرا وہ مطلب نہیں ہے بہت کیوٹ ہے آپ دونوں کا بچہ"

لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا جس پر مشعل زبردستی مسکرا دی

"جی خوش قسمتی سے یہ پوری طرح اپنی ما پر چلا گیا جیسی اتنا کیوٹ ہے"

اریش نے ہانی کو گود میں اٹھایا مشعل نے گھور کر ایش کو دیکھا لڑکی ہنستی ہوئی وہاں سے چلی گئی

آریش بھی مسکراتا ہوا ہانی کو لیے کار کی طرف بڑھ گیا اسے یقین تھا اب واپسی کا سفر حسین ہوگا

"آؤ سائیں آؤ فرصت مل گئی" www.urdu novels mania.com

مرزل سنجیدہ تاثرات لیے میمن کے گھر پہنچا تو ستار میمن نے ہنستے ہوئے کہا

"اس طرح وہاں صدیقی کی بیٹی کے سامنے مجھے مخاطب کر کے آپ اسے کیا بتانا چاہ رہے تھے"

ستار میمن کے سامنے صوفے پر بیٹھ کر مزمل نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی اس کے جوتوں کا رخ ستار میمن کے سامنے تھا، منہ سے تو وہ کچھ نہیں بولا مگر انداز بتانے والا تھا کہ سامنے بیٹھا شخص اس کی جوتے کی نوک پر ہے

"سائیں تم وہاں اکیلے اکیلے مزے کر رہے تھے۔۔۔ جبکہ مل بانٹ کر جو مزہ" ستار میمن کی بات مکمل ہونے سے پہلے مزمل اٹھ کھڑا ہوا

"بس۔۔۔ آگے ایک لفظ نہیں بولنا ورنہ میں سارا لحاظ بھول جاؤں گا" مزمل غصے میں ستار میمن کو دیکھ کر چیخا

"سائیں برا لگ گیا بابا۔۔۔ ستار سمجھا تم دل لگی کر رہے تھے تھوڑا ہمہیں بھی فائدہ ہو جاتا یہ تو تمہارے دل کو لگ گئی بھئی" ستار میمن ہنسا

"میری ایک بات یاد رکھنا وہاں صدیقی کا اسلحہ چاہیے وہ مل جائے گا مگر اس لڑکی کی طرف اگر کسی نے بھی بری آنکھ سے دیکھا بھی تو میں ہمیشہ کے لئے اس کی آنکھیں بند کر دوں گا" مزمل ستار میمن کو انگلی اٹھا کر وارننگ دیتا ہوا اس کے گھر سے نکل گیا

"بابا یہ تو ستار میمن کے گھر پر اسی کو منہ پر گندا کر گیا۔۔۔ سوچا پڑے گا سائیں اب تو کچھ سوچنا پڑے گا"

ستار میمن نے مزمل کو جاتا دیکھ کر کہا

"مزمل بابا گھر کب آئے گے"

مزمل نے نشاء کے گھر سے تابی کو پک کیا ابھی وہ وہاج صدیقی سے ملو کر اسے واپس گھر لے جا رہا تھا۔۔۔ تعبیر نے نشاء کے گھر میں رکنے سے خود منع کر دیا اور مزمل بھی ایسا ارادہ نہیں رکھتا تھا آج ستار میمن کی باتیں سن کر مزمل کا خون بری طرح کھول گیا تھا۔۔۔ اس کی بری نیت کا اندازہ مزمل کو اچھی طرح سے تھا اس وجہ سے مزمل چاہتا تھا تعبیر اس کے ساتھ ہی رہے۔۔۔ اسے جلد سے جلد ستار میمن کا کوئی بندوبست کرنا تھا

"سہر کی کل تک چھٹی ہو جائے گی" www.urdu novels mania

ڈرائیونگ کرتے ہوئے مزمل نے جواب دیا۔۔۔ تعبیر کو وہ کل کی بانسبت آج کافی سنجیدہ لگ رہا تھا،،، تعبیر نے بھی پھر آگے سے کوئی بات نہیں کی

گھر کے پاس کارر کی تو دونوں گھر کے اندر داخل ہوئے

"مزل مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

مزل کو چپ کر کے اپنے کمرے میں جاتا دیکھ کر تعبیر نے خود ہی بات کا آغاز کیا

"بولیں کیا کہنا چاہتی ہیں آپ"

مزل کے کمرے میں جاتے ہوئے قدم تھمے وہ مڑ کر اس کے پاس آیا اور سنجیدگی سے گویا ہوا

"مزل آج دوپہر میں ار ترضیٰ کی کال آئی تھی وہ مجھے ڈائورس دینے کے لیے تیار ہے اس نے مجھے کل ملنے کے لیے بلایا ہے وہی وہ مجھے ڈائورس دے گا"

تعبیر نے مزل کو اپنی اور ار ترضیٰ کی ہونے والی بات بتائی۔۔۔ اس کی بات سن کر مزل میں تعبیر کا ہاتھ تھا ما اور اپنی پہنائی ہوئی رینگ اتارنے لگا جس پر تعبیر میں بے ساختہ اپنا ہاتھ کھینچا اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

www.urdu novelsmania.com

"شاید آپ کو ار ترضیٰ کے پاس جانا چاہیے شوہر ہے وہ آپ کا اتنی آسانی سے نہیں چھوڑے گا وہ آپ کو"

مزل نے اس کو دیکھ کر کہا تو تعبیر نے حیرت سے مزل کو دیکھا

"یہ محبت ہے تمہاری منزل، تم مجھے خود کسی کے پاس جانے کا مشورہ دے رہے ہو"
تعبیر کو منزل کی بات سن کر غصہ آیا

"آپ سے محبت ہے جیجی آپ کو مشورہ دے رہا ہوں، وہ مشورہ جس میں آپ کی بہتری ہے اور وہ
'کسی' نہیں آپ کا شوہر ہے تعبیر، حق رکھتا ہے آپ پر"
منزل نے تعبیر کو تحمل سے سمجھنا چاہا

"وہ میرا شوہر ہے تمہیں اچانک کیوں میرے شوہر سے ہمدردی ہو گئی منزل،،، یا تمہارا دل بھر گیا ہے
مجھ سے"

تعبیر نے منزل کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے دھکا دیا اور اپنے روم میں جانے لگی تو منزل نے اس کا ہاتھ
پکڑ کر تعبیر کا رخ اپنی سامنے کیا

www.urdu novelsmania.com

"آپ کو ارتضیٰ سے کیوں ہمدردی نہیں محسوس ہوتی،،، وجہ میری ذات ہے ناں اگر کل کو آپ کو یہ
پتہ چلے کہ میں غلط کاموں میں ملوث ہو تو کیا کریں گی آپ۔۔۔۔ آپ جانتی کیا ہیں میرے بارے میں
کیسے آپ اتنا اعتبار کر سکتی ہیں مجھ پر تعبیر"
منزل نے تعبیر کو دونوں بازو تھام کر اس سے پوچھا

"میں نے تم سے پیار یہ سوچ کر نہیں کیا منزل کہ تمہارا ماضی کیا ہے یا تمہارا اسٹیٹس کیا ہے بلکہ میں نے تو پیار کیا ہی نہیں وہ خود ہو گیا۔۔۔ میرا دل مجبور ہے تم سے پیار کرنے کے لیے تمہیں چاہنے کے لئے اور جس کے پاس تم مجھے جانے کا کہہ رہے ہو نا اس کے پاس میں تب بھی نہیں جاؤں گی اگر تم مجھے اپنی زندگی سے نکال دو گے۔۔۔ اس کے لیے نہ میں بے بس ہوں نہ تم مجھے بے بس کر سکتے ہو کیونکہ پیار نہیں کرتی میں اس سے خوف محسوس ہوتا ہے مجھے اس کی قربت سے"

اس کی بات پر منزل کی آنکھیں ضبط سے سرخ ہو گئی وہ غور سے تعبیر کو دیکھے گیا اس کی کمر پر اپنے بازو کا حصار باندھ کر اسے خود سے قریب کیا

"چلیں ایک پل کے لیے سوچ کر دیکھیں آپ کے سامنے منزل نہیں ار تضحیٰ کھڑا ہے کیا آپ کو خوف محسوس ہو رہا ہے یا پھر ڈائوس لینا چاہتی ہیں آپ مجھ سے"

منزل کی بات سن کر تعبیر نے غصے میں منزل کو دیکھا

www.urdu novelsmania.com

"یہ کس قسم کی فضول باتیں کر رہے ہو تم منزل چھوڑو مجھے"

تعبیر کو آج منزل کی باتیں سن کر غصہ آ رہا تھا وہ اپنی کمر سے اس کے ہاتھ ہٹانے لگی جس کے لیے شاید منزل تیار نہیں تھا

"نہیں میری بات کا جواب دیں آپ،، فرض کریں میں ارتضیٰ ہوں تو کیا کریں گی آپ ڈائورس چاہے گی مجھ سے یا خوف زدہ ہوگی میری قربت سے"

مزل کے حصار میں مزید سختی محسوس کر کے وہ اپنا آپ دوبارہ پھڑانے لگی

"جب تم ارتضیٰ ہو ہی نہیں تو یہ فضول سوال کیوں مزل پلیز چھوڑو مجھے"

تعبیر نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی

"یہ میرے سوال کا جواب نہیں"

اس سے پہلے تعبیر نے مزل کا یہ روپ نہیں دیکھا تھا اس میں صاف ضد کا عنصر شامل تھا

"جواب چاہیے تمہیں تو سنو اگر تم ارتضیٰ ہو گے تو نہ میں تم سے ڈرو گی نہ ہی ڈائورس لوں گی بلکہ میں سیدھا خودکشی کرنا پسند کروں گی"

www.urdu novelsmania.com

تعبیر کے جواب پر مزل کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہوئی پھر اس نے تعبیر کو چھوڑ کر بے یقینی سے دیکھا۔۔۔ اس وقت وہ مزل کی آنکھوں میں غصہ صاف محسوس کر سکتی تھی،، وہ اس کو گھور کر دیکھتا ہوا اپنے روم میں چلا گیا اور زور سے دروازہ بند کیا

مزل کا اس طرح کاری ایکشن تعبیر کی سمجھ سے باہر تھا وہ بھی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپنے روم میں چلی گئی

اگر اس وقت ارتضیٰ روم میں نہ آتا تو شاید تعبیر کی خودکشی کی خواہش کہ آج اپنے ہاتھوں سے ہی اس کا گلابا کر پوری کر دیتا اسے آج سے پہلے اپنے گٹ اپ سے نفرت نہیں ہوئی

جتنی مزل بن کر ہوئی تھی کتنی عجیب بات تھی اس کا رقیب کوئی اور نہیں وہ خود اپنی ذات کو بنا بیٹھا تھا مسئلہ یہ تھا کہ وہ تعبیر کو چھوڑ نہیں سکتا تھا معلوم نہیں خود غرضی تھی یا محبت یا جو بھی تھا مگر وہ خود کو بے بس محسوس کرتا تھا

ارتضیٰ کبھی اتنا بے بس اور مجبور نہیں ہوا تھا جتنا بے بس اور مجبور وہ مزل بن کر ہوا تھا اپنی سوچوں کو جھٹک کر موبائل پر آنے والی کال ریسپونڈ کی

www.urdu novelsmania.com

"ہاں عماد بولو"
ارتضیٰ نے کہا

"گڈ نیوز یہ ہے سرستار میمن کے خلاف اریسٹ وارنٹ جاری کر دینے گئے ہیں آج رات اس کے گھر ریڈ کرنے کا ارادہ ہے"

عماد نے ارتضیٰ کو بتایا

"عماد پلان بی تیار رکھنا میں ستار میمن کو سانخوں کے پیچھے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ پرسوں کافی تعداد میں وہاج صدیقی کا اسلحہ اس کے گھر کے تہ خانے میں شفٹ ہوا ہے ثبوت یکے ہیں تم لوگوں کے پاس وہ بالکل نہیں بچ کر نکلنا چاہیے"

ارتضیٰ نے عماد کو ایک دفعہ پھر یاد دہانی کرائی

"سر آپ فکر نہیں کریں اس بار ستار میمن صاحب کا تو پکا بند و بست ہو گا آپ کل کے اخبار میں انشاء اللہ خوشخبری دیکھے گے" عماد نے اعتماد سے کہا

"انشاء الله"

ارتضیٰ نے کال کاٹ کر موبائل ٹیبل پر رکھا اور آنکھیں بند کر کے کرسی پر ریلیکس بیٹھ گیا

ارتضیٰ کو اجمل (پان والے) سے معلوم ہوا کہ اس کی پان کی دکان کے پاس جو چائے کا ہوٹل ہے اس پر ستار میمن کے بندے اکثر آکر بیٹھتے ہیں آجمل (پان والا) جو کہ تھا تو پان والا مگر بہت سی کام کی خبروں اور مشکوک لوگوں پر نظر رکھتا تھا

ارتضیٰ نے اپنے آپ کو مزمل کا روپ دے کر روزا جمل کے پاس جانا شروع کر دیا اس کا پلان تھا کہ وہ اپنے آپ کو بے روزگار شوکرے اور کسی طرح ستار میمن کے آدمیوں سے دوستی کرے ان کا اعتماد جیت کر ان کے گینگ میں شامل ہو جائے کیونکہ اس کی بانسبت وہاں صدیقی کافی چلاک آدمی تھا وہ ہر کسی کو ایسے ہی اپنے پاس نہیں رکھ لیتا تھا تو ارتضیٰ نے ستار میمن کی توسط سے وہاں صدیقی تک پہنچنے کا پلان بنایا۔۔۔۔۔ ویسے بھی وہاں صدیقی کے گھرجورات کی ڈیوٹی دینے والا گارڈ موجود تھا وہ ان کا اپنا بندہ تھا اور وہ اتنی جلدی وہاں صدیقی اور تعبیر کے سامنے آنا بھی نہیں چاہتا تھا

مگر جب اس نے ستار میمن کے آدمیوں کو تعبیر کی گاڑی پر فائرنگ کرتے اور تعبیر کو لے جاتے دیکھا تو اسے مزمل کے گیٹ اپ میں تعبیر کے سامنے آنا پڑا اور تعبیر کو بچانے کے لیے اس نے خود پر گولی کھائی، زخمی حالت میں جب ہو تعبیر کو روٹا دیکھ رہا تھا تو وہ اسے دلاسا نہیں دے سکا مگر اس وقت اس کے پاس ایک چاقو موجود تھا وہ انتظار کر رہا تھا ستار میمن کے آدمی اس گڑھے میں قریب آئے تو وہ تعبیر کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے گا مگر تعبیر کو نہیں لے جانے دے گا مگر اس کی قسمت اچھی تھی کہ وہاں اپنے آدمیوں کے ساتھ وہاں پہنچ گیا۔۔۔ وہ وہاں کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا مگر تعبیر کے بتانے پر کہ اس نے تعبیر کی جان بچائی نہ صرف وہاں نے اس کا علاج کرایا بلکہ اس کو اپنے پاس جاب کے افر بھی کری جبکہ وہاں کے ملنے سے پہلے ستار میمن اس سے ملنے آچکا تھا بے شک مزمل

کی وجہ سے اس کا پلان چوہٹ ہو گیا تھا مگر پھر بھی ستار میمن نے اس کی بہادری سے قائل ہو کر اسے اپنے پاس کام کی آفر کری

چوائس اس کے پاس تھی تو اس نن وہاج کے پاس کام کرنے کو ترجیح دی۔۔۔ وہاج کے پاس جاب کرنا ایک طرح سے اس کے لیے اچھا ثابت ہوا ایک تو وہ آسانی سے اس کے گھر میں رہ کر اس اسلحہ کا پتہ کر سکتا تھا جو وہ اس نے اپنے گھر میں ہی کسی خفیہ جگہ پر چھپایا ہوا تھا اور دوسرا وہ تعبیر کی حفاظت بھی ستار میں منصب بخوبی کر سکتا تھا مگر اسے ستار میمن کو پکڑوانے کے لیے اس سے بھی بنا کر رکھنی تھی اس لیے اس نے ستار میمن کا اعتبار جتنے کے لیے اس کو یقین دلایا وہ جاب تو وہاج صدیقی کے پاس کرے گا مگر وفاداری وہ اس سے نبھائے گا

ہسپتال سے صحت یاب ہونے کے بعد جب وہ پہلی بار وہاج صدیقی کے گھر گیا اور تابی گولی کی آواز سن کر باہر آئی تب ار ترضیٰ نے اس کی آنکھوں میں مزمل کے لیے خاص چمک دیکھی جو اسے عجیب لگی وہاج کے گھر سے باہر نکلنے کے بعد اس نے مزمل کے روپ میں ار ترضیٰ بن کر تعبیر کو کال کی مگر تعبیر نے ار ترضیٰ سے سیدھے منہ بات نہیں کری اگلے دن جب وہ تعبیر کے بلانے پر مزمل بن کر اس کو مال لے کر جانے لگا تب گاڑی میں تعبیر کا فرینک ہونا اسے حیران کر گیا وہ ایک باڈی گارڈ سے دوستانہ لہجے میں بات کر رہی تھی جبکہ ار ترضیٰ کو اس کی یونیورسٹی کے سارے فرینڈز کا معلوم تھا وہ

لڑکوں سے ایک لمٹ میں ہو کر ملتی تھی اور نہ ہی اس نے ارتضیٰ کو کوئی لفٹ کرائی مگر اپنے باڈی گارڈ سے فری ہونا اسے سمجھ میں نہیں آیا

جب اس نے منزل کو سلون لے جا کر اس کا حلیہ بالکل بدل دیا تب وہ بے بس ہوا مگر کچھ کر نہیں سکتا تھا۔۔۔ وہ جتنا اپنا آپ ان دونوں باپ بیٹی سے چھپانا چاہ رہا تھا مگر اس کی میڈم نے اپنے باڈی گارڈ کو انسان بنانے کی ٹھان رکھی تھی

اس کے بعد منزل تعبیر کی،، اس کا گھر دیکھنے کی فرمائش پر اچھا خاصا بوکھلا گیا مگر یہ اتفاق ہی تھا کہ آجمل پان والا اپنی فیملی کے ساتھ کہیں گیا ہوا تھا اور اس کے گھر کی ڈوبلیکیٹ چابی ارتضیٰ کے پاس تھی بالکل ویسے ہی جیسے وہاں کی، تعبیر کی اور ستار میمن کے بیڈروم کی چابیاں وہ اپنے پاس رکھتا تھا اس طرح سے منزل نے اپنا گھر دیکھا کر اپنی میڈم کی یہ خواہش پوری کر دی تعبیر کے کہنے پر ارتضیٰ کا اس کے کوارٹر میں رکنا ارتضیٰ کے فائدے میں گیا اب وہ آسانی سے رات کے پہراپنا کام انجام دے سکتا تھا #یو آرمائن

#زینبیہ شرجیل 

قسط 22

وہاج صدیقی اس پر بھروسہ کرتا تھا کیونکہ اس نے تعبیر کی جان بچائی تھی مگر وہ جس کی نظروں میں کھٹکتا تھا وہ فضل تھا اور اس بات کا اندازہ ارتضیٰ کو اچھی طرح ہو گیا تھا

اپنی جاب کے دوسرے دن جب مزمل تعبیر کو یونیورسٹی چھوڑنے گیا تو تعبیر کی آنکھوں میں مزمل کے لیے ستائش دیکھ کر ارتضیٰ کو اچھا نہیں لگا اس وجہ سے مزمل نے اس کے اور اپنے درمیان اسٹیٹس کا فرق بتایا جس پر تعبیر نے مزمل سے محبت کا اظہار کیا تب اسے تعبیر پر سخت غصہ آیا

جب ارتضیٰ اس کو اتنا چاہتا تھا اور اسے فون پر اچھی طرح یہ بات باور کرائی تھی کہ وہ اس کی ہے تو تعبیر مزمل سے کیسے محبت کر سکتی تھی شاید مزمل کا سمجھنا اسے سمجھ میں نہیں آیا اس لئے ایک دفعہ ارتضیٰ کو اس کے بیڈروم میں آکر اسے سمجھانا پڑا کہ وہ مزمل سے دور رہے

جس انداز میں ارتضیٰ نے اس کو سمجھایا اس دن تعبیر ارتضیٰ سے بری طرح ڈر گئی تھی ارتضیٰ کو لگا وہ اچھی طرح سمجھ گئی ہوگی۔۔۔ مگر ارتضیٰ کے جانے کے بعد اس نے مزمل کے گلے لگ کر رونا شروع کر دیا یعنی اس کی اسنووائٹ کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا اسی رات اس نے پوشیدہ گودام میں چھپے ہوئے اسلحے کا پتہ لگایا اور ستار میمن کا اعتماد جیتنے کے لیے اس کے آدمیوں کو ٹرک لے کر بلایا تاکہ وہ وہاج کا تھوڑا بہت اسلحہ ستار میمن کو دے سکے

اس دن وہاں صدیقی گھر پر موجود نہیں تھا تو یہ کام وہ آسانی سے کر سکتا تھا مگر اس سے پہلے اس نے اپنی میڈم کو سکون کی نیند دلانا ضروری سمجھا اور سلیپنگ پلز تعبیر کو دے دی صبح مال غائب ہونے پر وہاں کا شک منزل پر گیا مگر تعبیر کے روم سے منزل کو نکلتے دیکھ کر وہ یہ بات بھول گیا، منزل اور تعبیر پر غصہ کرنے لگا۔۔۔ مگر منزل کے بتانے پر کے کل رات کو کوئی تعبیر کے بیڈ روم میں آیا تھا وہاں صدیقی کا شک اس آدمی پر چلا گیا۔۔۔ منزل نے اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کے لیے جاب چھوڑنے کا ڈرامہ کیا تو وہاں نے اس کو روک لیا یعنی وہ دوبارہ وہاں کا اعتماد جیت چکا تھا دوسری طرف ستار میمن کو اسلحہ دے کر وہ اس کے بھی وفاداروں کی فہرست میں شامل ہو گیا تھا

جیسا جیسا وہ چاہ رہا تھا سب ویسے ہی ہو رہا تھا مگر جو غلط ہو رہا تھا وہ چاہ کر بھی صحیح نہیں کر سکتا تھا اور وہ تھا تعبیر کا منزل کی طرف جھکاؤ۔۔۔ مگر منزل بھی کیا کرتا وہ اپنی میڈم کی آنکھوں میں اپنے لیے محبت دیکھ کر بے بس ہو جاتا چاہنے کے باوجود اس سے بے رخی نہیں برت سکتا تھا

www.urdu novelsmania.com

جن لمحات میں وہ منزل بن کر تابی کے پاس آتا تو منزل کا دل بھی اپنی میڈم کے لئے مچل جاتا کیونکہ منزل ہو یا ارتضیٰ دل تو اس کا ایک ہی تھا جو کہ صرف اپنی اسنووائٹ یا اپنی میڈم کے لیے دھڑکتا تھا

نشے کی حالت میں جب تابی نے مزمل سے اوٹ پٹانگ باتیں کی تو دوسرے دن ہی مزمل نے ہوش میں اس کے قریب آکر وہ جسارت کی، وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ تعبیر مزمل اور اپنے درمیان کس حد تک فاصلہ رکھتی ہے مگر تعبیر کا گریز کرنا اسے اندر سے اطمینان دے گیا

عماد کو انفارم کر کے اس نے وہاج صدیقی کے فارم ہاؤس پر ریڈ ڈلوائی۔۔۔ اسے اندازہ تھا کہ وہاج صدیقی کی گرفتاری اتنی آسانی سے ممکن نہیں مگر اس ریڈ سے یہ فائدہ ہوا کہ ڈی۔ ایس۔ پی وقار کا اصلی چہرہ سامنے آگیا جو کہ وہاج صدیقی سے ملا ہوا تھا۔۔۔

جب وہاج صدیقی ڈی ایس پی وقار سے باتیں کر رہا تھا تب ارتضیٰ نے جان بوجھ کر یہ ظاہر کیا کہ وہ وہاج صدیقی کی ساری باتیں سن چکا ہے۔۔۔ مقصد صاف تھا کہ وہ اس کو اپنے ساتھ اس کام میں شامل کر لے اور وہاج صدیقی نے ایسا کیا بھی۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ویسے تو ارتضیٰ کو وہاج صدیقی کی سوچ کا اچھی طرح اندازہ تھا وہ کبھی بھی ارتضیٰ کو اس کی دعا نہیں دے گا مگر پھر بھی اس نے وہاج صدیقی کو آزمانے کے لیے مریم کے ساتھ ایش کو ارتضیٰ بنا کر وہاج صدیقی کے گھر بھیجا

وہ اپنے آفیشلی کام، اس طرح کسی سے بھی نہیں کراتا تھا مگر یہ اس کا پرسنل کام تھا جس کے لیے اس نے ایش کی مدد لی اور ایش کو سب سمجھا بھی دیا کہ اسے کیا ہونا ہے،،، ویسے بھی ارتضیٰ کو ایش کی صلاحیتوں پر پورا بھروسہ تھا،،، شوق سے فلمیں دیکھنے کے باعث وہ ارتضیٰ کی اچھی ایکٹنگ کر لے گا نتیجہ وہی نکلا جو اس نے سوچا تھا وہاں صدیقی نے صاف انکار کر دیا

ارتضیٰ نے جب اپنے اور تعبیر کے رشتے کی حقیقت تعبیر کو بتائی تو اس کا خوف شک میں تبدیل ہو گیا۔۔۔ وہ منزل کے سر پر چوٹ دیکھ کر ایک لمحے کے لیے چونکی مگر پھر اس کو سنجیدہ نہ لیا شاید وہ منزل پر بہت اعتبار کرتی تھی۔۔۔ اپنے نکاح کی حقیقت کا انکشاف ہونے پر جس طرح وہ منزل کے سامنے منزل کو کھونے کے ڈر سے روئی۔۔۔

ارتضیٰ کا دل چاہا وہ اسی وقت اسے ساری حقیقت بتادے مگر وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ اس سے اس کے پلان پر اثر پڑ سکتا تھا اور ابھی وہ بہت صدیقی کے سامنے کوئی دوسرا ایشو کریٹ کرنا نہیں چاہتا تھا

وہاں صدیقی کی دی گئی پارٹی اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی بہت سے دوسرے چہرے جن سے وہ روشناس ہوا بلکہ باتوں باتوں میں بہت سی معلومات کا بھی اسے ادراک ہوا۔۔۔ اب سے ایسی ہی کسی

موقع کے انتظار میں تھا کہ جب وہ وہاج صدیقی وہ رنگے ہاتھوں پکڑو ادے ساتھ ہی اس کے گھر میں موجود خفیہ گودام بھی منظر عام پر آجائے تاکہ اس کے بچ کے باہر نکلنے کا کوئی بھی راستہ موجود نہ ہو

دوسری طرف اس نے ستار میمن کو بھی اپنے شکنجے میں پھسایا تھا۔۔۔ اس کی بری نیت اور تابی پر بری نظر پر ارتضیٰ کا دل چاہتا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں سے اس کی گردن مروڑ دے مگر جذباتیت سے کام لینا اس کے لئے سودمند ثابت نہیں ہو گا یہی سوچ کر وصبر کے گھونٹ پی جاتا۔۔۔ ستار میمن ویسے بھی ایک لالچی انسان تھا مزید اسلحہ کی ہوس نے ارتضیٰ کا کام اور بھی آسان کر دیا اس نے وہاج صدیقی کا آدھا مال ستار میمن کے گھر میں منتقل کر آیا اور عماد کو ساری معلومات سے باخبر کیا

فضل کو مارنا اس لئے ضروری ہو گیا تھا کیونکہ وہ حقیقت وہاج صدیقی کو بتا دیتا تو اس کا پلان فیل ہو جاتا۔۔۔ اسلحہ غائب ہونے کی وجہ سے وہاج صدیقی کی طبیعت بگڑ گئی اس طرح اس کا پلان مزید ڈیلے ہو گیا۔۔۔۔۔ طبیعت خراب ہونے کے باعث وہاج صدیقی کو تعبیر کی فکر ہوئی مگر مزمل کو غصہ جب آیا جب وہاج صدیقی نے اسے ارتضیٰ کے ساتھ رخصت کرنے کی بجائے طلاق دلوانے کی بات کی

اور جب یہی بات آج نشاء کے گھر پر تعبیر نے ارتضیٰ سے کی تو اس نے سوچ لیا کہ وہ کل تعبیر کے سامنے آکر اپنا آپ ظاہر کر دے گا اور پھر اس کی رائے جانے گا۔۔۔ وہ ویلوہ مچائے گی یہ اسے

اندازہ تھا مگر اب وہاں صدیقی کی طبیعت خرابی کی وجہ سے تعبیر کاری ایکشن اس تک نہیں پہنچے گایا تعبیر خود بھی ایسا نہیں چاہے گی کہ اس کی وجہ سے اس کے باپ کی طبیعت مزید بگڑے یعنی اگر تعبیر کو مزمل اور ارتضیٰ کی حقیقت پتہ چلتی بھی ہے تو اس سے ارتضیٰ کے پلان پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔۔۔ اسے اندازہ تھا مزمل سے وہ اتنی محبت تو کرتی ہے کہ وہ مزمل کی صورت ارتضیٰ کو بھی قبول کر لے گی مگر ابھی تھوڑی دیر پہلے ہونے والی بحث میں تعبیر کے جملے پر اسے دکھ ہوا اور اسے تعبیر پر کافی غصہ بھی آیا

"یعنی اگر مزمل ارتضیٰ ہوا تو وہ خود کشی کرنا پسند کرے گی" ارتضیٰ اس کو اس حد تک ناپسند تھا اس کو یہ اندازہ نہیں تھا۔۔۔ اسے تعبیر پر جتنا بھی غصہ ہو مگر اندر سے یہ ڈر بھی تھا اس حقیقت کو جاننے کے بعد اس کاری ایکشن کیا ہو گا جبکہ دوسری طرف ابھی وہاں کا بھی اسپتال میں تھا اور دونوں باپ بیٹی ہی ارتضیٰ سے چھٹکارا چاہتے تھے یہ سب کچھ سوچتے ہوئے اس نے ایک بار پھر اریش کی مدد لینے کے لیے اس کو کال ملائی

"شوکت گاڑی کیوں نہیں نکالی ابھی تک"

تعبیر نے سن گلاسز آنکھوں سے اتارتے ہوئے ڈرائیور پوچھا تعبیر کو ارتضیٰ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر ارتضیٰ سے ملنے جانا تھا جہاں اس کو ناپسندیدہ رشتے سے نجات مل جانی تھی اور واپسی پر وہاں کے پاس ہسپتال جانا تھا مگر کل رات ہونے والی تلخی کی وجہ سے تعبیر نے مزمل کی بجائے ڈرائیور کے ساتھ دونوں جگہ جانے کا پروگرام بنایا

"بی بی جی منزل بھائی نے منع کیا ہے"

ڈرائیور نے سر جھکا کر تابی کو بتایا

"تمہارے منزل بھائی کون ہوتے ہیں آرڈر دینے والے، گاڑی نکالو فوراً"

تعبیر کو کل رات والا غصہ منزل پر ابھی تک چڑھا ہوا تھا اس لیے وہ شوکت پر بھی غصہ کرتے ہوئے بولی

"شوکت اندر جاو"

تابی کو منزل کی آواز اپنے پیچھے سے سنائی دی تعبیر نے مڑ کر دیکھا وہ شوکت سے مخاطب تھا۔۔۔

شوکت معذرت خواہ نظروں سے تعبیر کو دیکھ کر اندر چلا گیا جس پر تعبیر منہ کھولے رہ گئی

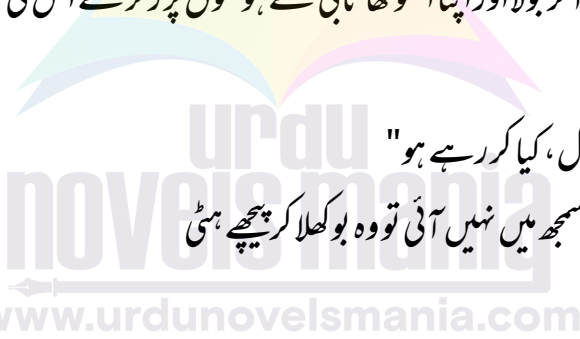
www.urdu novelsmania.com

"میں آپ کا باڈی گارڈ ہوں آپ کی حفاظت کی ذمہ داری میری ہے آپ کو جہاں بھی جانا ہے میرے ساتھ جائے، میں لے چلتا ہوں آپ کو ویسے کہاں جا رہی ہیں آپ اتنا سچ سنو رکے"

ارتضیٰ نے تعبیر کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا اتفاق سے تابی نے ریڈ ٹراؤزر اور ریڈ شرٹ پہنی ہوئی تھی ریڈ لپ اسٹک لگا کر اگے سے آدھے بالوں کو کچھ میں قید کر کے پیچھے سے کھلا چھوڑ دیا تھا،،، تابی پر غصہ ہونے کے باوجود ہمیشہ کی طرح وہ اس سے بے رخی نہیں برت سکا

"بتایا تو تھا کل تمہیں اپنا پروگرام"
تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا مگر آنکھوں میں ناراضگی برقرار تھی روٹھی روٹھی سی اپنی اسنووائٹ پر
ارتضیٰ کو پیار آگیا

"ریڈ کمر کے کپڑے پہن کر طلاق لینے جا رہی ہیں آپ،،، لگتا ہے بہت خوشی آج آپ کو۔۔۔ ہو سکتا
ہے آپ کی اتنی تیاری دیکھ کر آپ کے شوہر کا ارادہ بدل جائے"
ارتضیٰ اس کے پاس آ کر بولا اور اپنا انگوٹھا تابی کے ہونٹوں پر رگڑ کے اس کی لپ اسٹک چھوٹانے لگا



"یہ کیا حرکت ہے منزل، کیا کر رہے ہو"
تعبیر کو اس کی حرکت سمجھ میں نہیں آئی تو وہ بوکھلا کر پیچھے ہٹی
www.urdu novelsmania.com

"کون سا اپنے ہونٹوں سے چھٹائی ہے جو یوں برا مان رہی ہیں، میں نے دیکھ لیا آپ کا سجا سنورا روپ
کافی ہے، چلیں بیٹھے کار میں"
ارتضیٰ نے کار کا فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے کہا

"میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ گی"

تعبیر کا منہ ابھی بھی پھولا ہوا تھا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا

"کیا چاہ رہی ہیں آپ، یہاں باہر کھڑے کھڑے آپ کی ناراضگی دور کرو"
ارتضیٰ نے بازو پکڑ کر اسے خود سے قریب کرنا چاہا تو وہ مزید دور ہٹی اور چپ کر کے گاڑی میں بیٹھ گئی
تو ارتضیٰ نے بھی اپنی سیٹ سنبھال کر کار اسٹارٹ کر دی

اوپن ایریا ریسٹورنٹ کے قریب ارتضیٰ نے کار روکی، وہ دونوں کار سے نیچے اترے تو تعبیر کو
گھبراہٹ شروع ہو گئی اس نے ارتضیٰ کی آسیتن تھامی جس پر ارتضیٰ نے اس کا چہرہ دیکھا

"کیا ہوا اب، تھوڑی دیر پہلے تو بڑی جلدی تھی یہاں آنے کی اب کیوں آپ کے چہرے پر ہوائیاں
اڑی ہوئی ہیں ڈر کیو رہی ہیں آپ اتنا"
ارتضیٰ نے اس کے چہرے پر خوف کے آثار دیکھ کر کہا

"ڈر کون رہا ہے اور میں کیوں ڈرو گی اس سے،،، بس ویسے ہی تھوڑی گھبراہٹ ہو رہی ہے"
تعبیر اپنے فیس ایکسپریشن نارمل کرتے ہوئے بولی

"اچھا جب کہ آپ کی شکل دیکھ کر تو لگ رہا ہے کافی روعب چلتا ہے ہے آپ کے شوہر کا آپ پر"

ارتضیٰ نے اپنی ہنسی چھپاتے ہوئے تعبیر کو کہا

"مزل اسے بار بار میرا شوہر کہنا بند کرو ورنہ میں ناراض ہو جاؤ گی"

تابی کے کہنے پر ارتضیٰ نے ایک شکایتی نظر تعبیر پر ڈالی اور ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہو گیا

"تم یہی میرے پاس ہونا"

تعبیر کو ایک چنیر پر بٹھا کر ارتضیٰ جانے لگا تو تعبیر جھٹ سے بولی

"آپ کا بھی جواب نہیں میڈم خود اپنے سے دور کر کے پوچھ رہی ہیں میرے ساتھ ہو"

ارتضیٰ نے طنزیہ ہنستے ہوئے کہا

"کیا مطلب میں سمجھی نہیں"

www.urdu novelsmania.com

تعبیر کو واقعی ارتضیٰ کی بات سمجھ میں نہیں آئی

"اس وقت جو آپ کی حالت ہو رہی ہے اس میں آپ کو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا یہی بیٹھی رہیں

میں وہاں کونے والی ٹیبل پر بیٹھا ہو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں"

وہ اسے تسلی دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا اور خود کو نے والی ٹیبل منتخب کر کے وہاں پر بیٹھ گیا۔۔۔ تعبیر کی نظریں بار بار ارتضیٰ کی طرف اٹھ رہی تھی جیسے وہ کہیں اسے چھوڑ کر نہ چلا جائے گا ارتضیٰ اسی کو دیکھ رہا تھا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں تسلی دے رہا تھا تعبیر مسلسل اپنے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر زخمی کر چکی تھی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد سامنے سے ایک شخص آتا دکھائی دیا اور تعبیر کو دیکھ کر اس کے پاس والی چیر کر بیٹھا اس کو دیکھ کر تعبیر کا دل زور سے دھڑکا تعبیر اسے پہچان گئی تھی یہ وہی تھا ارتضیٰ جو اس کے گھر میں آیا تھا تعبیر آج اس کو روبرو دیکھ رہی تھی اس کے ماتھے پر ننھے ننھے پسینے کی بوندیں نمایاں ہونے لگی

"تعارف کی ضرورت نہیں، پہچان تو گئی ہوگی تم ارتضیٰ حسین"

اریش نے تعبیر کو دیکھتے ہوئے کہا تعبیر نے کچھ الجھ کر اریش کی طرف دیکھا

"شکل تو وہی ہے مگر اسکی آواز"

تعبیر اس کو دیکھ کر سوچنے لگی

"کیا ہوا"

تعبیر کا کنفیوز چہرہ اریش کی نظروں سے چھپ نہیں سکا اس لیے وہ پوچھ بیٹھا

"تمہاری آواز"

تعبیر نے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا اس کی بات سن کے اریش بھی گڑبڑا گیا مگر اپنے چہرے سے ظاہر نہیں ہونے دیا

"تم سے آج ملنے کی خوشی میں اور ہمیشہ کے لئے تعلق ختم کرنے کے دکھ میں، کل رات میں سو نہیں سکا تو طبیعت خراب ہو گئی گلا بھی بیٹھ گیا"

اریش نے گلہ کھنکھارتے ہوئے کہا اور دل ہی دل میں ارتضیٰ کو خوب لعنتیوں سے نوازا۔۔۔ مگر یہ وضاحت شاید تعبیر کو مطمئن نہیں کر پائی

"تعبیر اگر تم ابھی بھی چاہو تو ہم دونوں ایک ساتھ باقی کی زندگی گزار سکتے ہیں"

اریش کے بولنے کی دیر تھی، کان میں موجود بلوٹو تھ ڈیوائس کے ذریعے اس کے کان میں ارتضیٰ کی آواز ابھری

"الٹی سیدھی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے جو میں نے سمجھا یا ہے صرف وہی بولو"

ارتضیٰ کو اندازہ تھا کہ یہ بات صرف اریش نے تابانی کا مائنڈ ڈائیورڈ کرنے کے لیے کی ہے مگر ایک تو وہ تابانی کے معاملے میں حساس طبیعت کا تھا اور دوسرا وہ چاہتا تھا کہ اریش جلد از جلد وہاں سے چلا جائے تاکہ کسی دوسری بات کو لے کر تعبیر پھر نہ الجھ جائے

"دیکھو ارتضیٰ میں فون پر بتا چکی ہو کہ میں یہ رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تو پھر اس بات کا مطلب " تعبیر نے اریش کی بات کا جواب دیا اور ایک نظر مزمل کو دیکھا جو کافی کا کپ ہونٹوں سے لگائے ان دونوں کی طرف ہی دیکھ رہا تھا

"کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ تم مجھ سے ڈائیورس کیوں چاہتی ہوں " اریش کے سوال پر تعبیر نے اس کو دیکھا

"نہیں تم نہیں پوچھ سکتے۔۔۔ تم نے مجھے صرف یہاں بلانے کی شرط رکھی تھی اب اپنی زبان سے مت پھر مجھے جلدی جانا ہے " تعبیر نے اپنے ڈر کو دباتے ہوئے کہا ویسے بھی مزمل وہی تھا اسے ڈرنے کی کیا ضرورت تھی

www.urdu novelsmania.com

"جیسے تمہاری مرضی اس میں سائن کر دیے ہیں میں نے " اریش نے اپنی جیکٹ کے اندر سے خاکی لٹافہ نکال کر تعبیر کی طرف بڑھایا جسے تعبیر نے کانپتے ہاتھوں سے تھام لیا اور کھول کر دیکھا وہ سائن شدہ ڈائیورس پیمر تھے

تعبیر اینولپ بیگ میں رکھے بغیر کھڑی ہوئی اس کو دیکھ کر ایش بھی کھڑا ہوا اور ریسٹورنٹ سے باہر نکل گیا تعبیر اس کو جاتا ہوا دیکھنے لگی

"پڑگئی ٹھنڈک، میرا مطلب ہے مل گئی ڈائورس"

ارتضیٰ نے اس کے پاس آکر اس کے ہاتھ سے اینولپ لیتے ہوئے کہا پیپر پر سر سر می سی نگاہ ڈال کر اسے اپنی پاکٹ میں رکھ لیا

"کیا ہوا واپس چلنے کا ارادہ نہیں ہے"

ارتضیٰ اس کو گم سم دیکھ کر بولا

"کچھ عجیب سا لگ رہا ہے مجھے اس کا انداز آواز"

تعبیر نے دور جاتے ایش کو دیکھ کر کہا

"رکیں میں اس کو بلا کر پوچھ لیتا ہوں"

ارتضیٰ ایش کے پاس جانے لگا

"رہنے دو مزمل جو چاہیے تھا وہ مل گیا اسے جانے دو"

تعبیر کہتی ہوئی ریسٹورنٹ سے باہر نکل گئی اور اس کے پیچھے ارتضیٰ بھی

وہ دونوں وہاج صدیقی کے پاس اسپتال پہنچے تھوڑی دیر بعد ارتضیٰ کی نظروں کا مفہوم سمجھ کر وہاج صدیقی تعبیر سے گویا ہوا

"تابی بیٹا تھوڑی دیر پہلے کچھ ٹیسٹ ہوئے تھے میرے رپورٹس کب تک مل جائے گی ڈاکٹر سے ٹائم پوچھ کر آؤ ذرا"

وہاج کے کہنے پر تابی سر ہلا کر اٹھ گئی اور روم سے باہر نکل گئی

"ہاں مزمل بولو تم کچھ کہنا چاہ رہے تھے"

تابی کے جانے کے بعد وہاج نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا

"سریرہ میڈم کے ڈائورس پیپر ہیں جن پر ارتضیٰ کے سائن ہیں"

اس نے اینولپ وہاج صدیقی کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا

"گڈ یہ تو بہت اچھا ہو گیا"

وہاج صدیقی نے پیپر زدیکھ کر خوش ہوتے ہوئے کہا ارتضیٰ نے اپنی زندگی میں پہلا باپ دیکھا تھا جو اپنی بیٹی کی ڈائیسورس پر خوش ہو رہا تھا

"اور سر دوسری اہم خبر یہ ہے کہ کل رات پولیس نے ستار میمن کو گرفتار کر لیا ہے اس کے پاس سے جو بھی اسلحہ برآمد ہوا ہے وہ سب وہی تھا جو آپ کے گودام سے غائب ہوا"

ارتضیٰ نے وہاج صدیقی کو دیکھتے ہوئے بتایا

"ہاں دیکھا تھا میں نے نیوز چینل پر،، وہ فضل حرام خور جسے میں نے اپنا وفادار سمجھا وہی دغا دے گیا مجھے،، ستار سے ملا ہوا تھا وہ۔۔۔ اچھا کیا تم نے جو ننگ حرام کو مار دیا"

وہاج کو فضل کا سوچ کر غصہ آنے لگا ابھی وہ کچھ بولتا کہ تعبیر واپس آگئی اسے دیکھ کر وہ دونوں ہی چپ ہو گئے

"آپ لوگ بیٹھے میں آتا ہوں تھوڑی دیر میں"

ارتضیٰ اٹھ کر روم سے باہر نکل گیا # یو آر مائن

زینبیہ۔ شرجیل

"اب بکواس کرو ذرا کیا بول رہے تھے تم تعبیر سے"

اریش نے کال ریسیو کی تو موبائل سے ارتضیٰ کی آواز ابھری

"اوہیرو کیا بول دیا ایسا تیری والی سے"

اریش نے اسی کے اسٹائل میں پوچھا جس میں ارتضیٰ اس سے اکثر بات کرتا تھا

"یہ میری والی سے زندگی ساتھ گزارنے کی باتیں کون کر رہا تھا۔۔۔ ابھی بتاؤ تیری والی کو"

ارتضیٰ نے اریش کو ریسٹورنٹ والی بات یاد دلانی اور ساتھ میں دھمکی بھی دی جس پر اریش ہنسا

"وہ تو میں ایسے ہی چیک کر رہا تھا، کیا پتہ مجھے جیسے ہینڈسم شوہر کو دیکھ کر مسخر تعبیر کا طلاق کا ارادہ بدل جائے"

www.urdu novelsmania.com

اریش نے ارتضیٰ کو تپاتے ہوئے کہا

"مگر افسوس تیرے ہینڈسم ہونے کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوا،،، لگتا ہے ہانی کی ماما کو بھی تیری حرکتوں سے آگاہ کرنا پڑے گا"

ارتضیٰ نے اس کی بات پر محفوظ ہوتے ہوئے اسے دھمکی دے کر ڈرایا

"یہ ڈرانے والے حربے اپنی والی پر استعمال کر بیچاری مجھے ارتضیٰ سمجھ کر کیسے خوف سے دیکھ رہی تھی خود اپنا آپ مجھے جلاد فیل ہو رہا تھا"

اریش کے شرمندہ کرنے پر وہ ڈھیٹ بن کر مسکرایا

"بس ایک تیرے علاوہ سب ہی میرے روعب میں آتے ہیں۔۔۔۔ اپنا بتا ہانی کی ماما کی طرف سے گرین سگنل ملا کے نہیں"

ارتضیٰ کی بات پر اریش ہنسا

"گرین سگنل مل گیا ہے جیسی کل ریڈ برائیڈل ڈریس خریدنے کا پروگرام بنایا ہے۔۔۔۔ ایک ہفتہ بعد نکاح کی تقریب ہوگی اور میں تیری طرف سے کوئی بہانہ نہیں سنوں گا اس لئے تجھے پہلے ہی بتا رہا ہوں"

اریش نے اپنا پروگرام بتایا ایک دو باتیں کر کے کال کاٹی

"اریش آپ کہاں لے کر جا رہے ہیں اس طرح بالکل اچھا نہیں لگ رہا مجھے" اریش آج آفس سے جلدی آگیا تھا آتے ہی اس نے مشعل اور ہانی کے ساتھ باہر جانے کا پروگرام بنایا ہے جس پر مشعل

بالکل راضی نہیں ہو رہی تھی مگر ایش کے ساتھ ساتھ اکا اور ہانی بھی اصرار کرنے لگے تو مجبوراً اسے آنا پڑا

"یار مشعل آپ شروع سے ہی اتنی بور ہیں یا یہ خاص میرے لیے ایسا رمی ایکٹ کرتی ہیں پلیز اب ہانی کے ساتھ ساتھ میرے لیے بھی اپنی عادت بدل لیں آپ ایش نے ڈرائیونگ کرتے ہوئے مشعل سے کہا ہانی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا

"ڈیڈ ہانی کی مامروز کپڑے بدل سکتی ہیں عادت نہیں بدل سکتی" ہانی کے بولنے پر جہاں ایش ہنسا وہی مشعل نے پیچھے مڑ کر اس کو گھورا

"ہانی بڑوں کے بیچ میں نہیں بولتے کتنی بار سمجھایا ہے ممانے آپ کو" مشعل نے ہانی کو ٹوکا جس پر اس نے فوراً اپنے دونوں کان پکڑ لیے مشعل نے ایک نظر ڈرائیو کرتے ہوئے ایش پر ڈالی

"میں بالکل بورنگ پرسن نہیں ہوں مگر ہمارے درمیان کوئی ایسا تعلق قائم نہیں ہوا ہے اس لئے ساتھ گھومنا پھرنا عجیب لگتا ہے"

مشعل ہانی کی موجودگی کا احساس کرتے ہوئے آہستہ سے بولی

"رشتہ اور تعلق انشاء اللہ ہفتے بعد قائم ہو جائے گا اور میں آپ کو اس تعلق کو یادگار بنانے کے لیے لے کر جا رہا ہوں،، مطلب کچھ شاپنگ کرنی آپ کے لیے"

ہفتے بعد مشعل اور اریش کا نکاح تھا جو کہ مشعل کی خواہش کے مطابق سادگی سے گھر میں طے پایا گیا تھا اریش کی دونوں بہنیں اپنے بھائی کی خوشی دیکھ کر خود بھی خوشی خوشی راضی ہو گئی۔۔۔ مارہ کل ہی مشعل سے مل کر گئی تھی اور اسے اریش کی چوائس پسند آئی تھی اس کے دونوں بیٹوں سے کی ہانی سے دوستی ہو گئی تھی

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"اریش میری خواہش تھی سادگی سے تقریب انجام دی جائے"

"میں نے آپ کی خواہش کو پورا احترام کیا ہے مشعل، تقریب گھر کے خاص خاص لوگوں کے سامنے نہایت سادگی سے ہو رہی ہے، بس نکاح کے لیے ڈریس آپ میری پسند کا لے لیں۔۔۔۔ اب آپ کی باری ہے کہ آپ میری خواہش کا احترام کریں"

اریش نے مسکرا کر مشعل کو دیکھا تو مشعل نے ہارمانتے والے انداز میں سر ہلایا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی جبکہ اریش اور ہانی اب اپنی باتوں میں مصروف ہو چکے تھے

"مجھے پورا یقین تھا میرے فون پر یاد دلانے پر بھی آپ نے میڈیسن نہیں لی ہوگی" ار ترضیٰ نے مریم کو ٹیبلٹ نکال کر دی اور پانی کا گلاس تھمایا

ان دنوں وہ مریم کے پاس چکر نہیں لگا پا رہا تھا، بس فون پر خیریت معلوم کر لیتا کل رات مریم نے سر سری انداز میں فلو کا بتایا تو آج وہ مریم کے پاس آگیا۔۔۔ ویسے تو ار ترضیٰ نے ایک میڈ کا انتظام کیا ہوا تھا جو 24 گھنٹے مریم کے ساتھ رہتی تھی مگر مریم کی طبیعت خرابی کا سن کر اسے فکر ہونے لگی

"ذرا سا زکام ہے مجھے کوئی ایسی طبیعت خراب نہیں ہوئی تم تو بالکل ہی اماں ٹائپ کوئی چیز بن جاتے ہو"

مریم نے مسکراتے ہوئے میڈیسن کھائی تو ار ترضیٰ اس کی بات پر ہنسا

"آماں اسلئے بننا پڑتا ہے کیونکہ آپ بیماری میں چھوٹے بچوں کی طرح ری ایکٹ کرتی ہیں" ار ترضیٰ نے پانی کا گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا

"اچھا بتاؤ گھر میں فرنیچر وغیرہ سیٹ کروادیا"

مریم نے ارتضیٰ سے پوچھا

دو دن پہلے ہی وہ ارتضیٰ کے ساتھ اپنے اور ارتضیٰ کے بیڈروم کافر نیچر اور ڈرائنگ روم کے صوفے پسند کر کے آئی تھی

"تین سے چار دن میں سارا فرنیچر سیٹ ہو جائے گا مگر ابھی ہماری شفنگ میں تھوڑا ٹائم لگے گا پہلے آپ کی بہو کو پٹا کر گھر لے آؤ اس کے بعد آپ کو لے کر آؤں گا"

ارتضیٰ نے مریم کی گود میں سر رکھتے ہوئے اپنا پلان بتایا

"یعنی ابھی وہ مکمل ذہنی طور پر تیار نہیں ہے"

مریم نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے پوچھا

"اس کے دل اور دماغ دونوں میں مزمل بستا ہے۔۔۔ ارتضیٰ تو دو دو رتک کہیں بھی نہیں دوسرا اسکے پیمرز چل رہے ہیں ابھی،، اسکے بعد ہی اسے لے کر آؤ گا اور ذہنی طور پر تیار تو اسکے اچھے بھی ہو گئیں"

ارتضیٰ نے اپنی آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا جس پر مریم نے اس کے کندھے پر چپت رسید کی

"خبردار ارتضیٰ جو تم نے اگر اس پر غصہ کیا تو ورنہ میری تم سے لڑائی ہو جائے گی"
مریم کی بات پر ارتضیٰ نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"آپ پہلی سانس ہے مہاجوہو کے پیچھے اپنے بیٹے سے لڑیں گیں"
ارتضیٰ کی بات پر وہ دونوں ہی مسکرائے

"ہو کما ہے وہ میری بیٹی ہے،،، زیادہ عرصہ نہیں، مگر پالا تو میں نے ہی ہے نا اسے"
مریم نے مسکرا کر کہا

"ٹھیک ہے مگر آپ کی بہو کم بیٹی زیادہ پر،،، غصہ کرنا تو بنتا ہے نا، بہت خوار کرتی ہے کبھی کبھی اپکی
بہو کم بیٹی زیادہ"
ارتضیٰ نے دوبارہ انکھیں بند کرتے ہوئے کہا،، اب وہ مریم کو یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ کل ہی اس کی بہو
کی خواہش پر وہ نقلی طلاق کا ڈراما کر کے آ رہا ہے اور یہی وجہ تھی کہ وہ تعبیر سے خفا تھا بات نہیں کر رہا
تھا مگر وہاں پروا کسے تھی وہ آرام سے اپنے پیپرزمیں بزی تھی

"تھوڑا بہت خوار تو تمہیں کرے گی،،، آخر کو وہ ہے بھی تو تمہاری ہی اسنووائٹ"

مریم کی بات پر اس نے آنکھیں بند ہی رکھی مگر چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی جیسے وہ فوراً چھپا گیا
 وہاں کو دو اونٹوں اور بیڈریسٹ بتا کر ڈاکٹر نے ہسپتال سے تین دن پہلے ہی چھٹی کر دی تھی ار ترضی سے
 ڈاکٹر کے بعد اب وہاں کو تعبیر کی فکر ہو گئی تھی

وہ جلد از جلد تعبیر کے فرض سے سبکدوش چاہتا تھا۔۔۔ پڑھائی مکمل وہ بعد میں بھی کرتی رہے گی مگر
 وہاں کو اپنی زندگی میں تعبیر کے لیے کوئی مضبوط سائبان کا انتظام کرنا تھا ہسپتال سے آنے کے بعد
 وہ تین دن سے اسی بارے میں سوچ رہا تھا

تھوڑی دیر پہلے ہی تعبیر پیر دے کر آئی تھی ابھی وہاں کے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی تو وہاں نے اپنے
 قریبی دوست حیدر شاہ کے بیٹے نبیل سے تابی کی شادی کا ارادہ کرتے ہوئے تابی سے بات کرنے کا
 ارادہ کیا اور تابی یقیناً مان جاتی کیونکہ وہ تابی کا یونیورسٹی فیلو تھا اس نے ایک نظر تابی کو دیکھا جو کہ اس
 کے لئے سیب کاٹ رہی تھی

"بیٹا مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنا ہے"

وہاں نے تعبیر سے کہا

"جی بولیسے بابا میں سن رہی ہوں"

تابعیر سیب کی کاشے کا ٹٹے ہوئے مگن انداز میں بولی اچانک روم کا دروازہ ناک ہوا اور ارتضیٰ اندر آیا

"آپ بڑی ہیں میں تھوڑی دیر بعد آتا ہوں اور ارتضیٰ نے روم میں داخل ہو کر تابی کو دیکھا تو وہاں سے

بولا

"نہیں آجاؤ منزل تم بھی بیٹھ جاؤ گھر کے فرد ہو تم بھی" وہاں نے ارتضیٰ کو جاتا دیکھ کر کہا

جہاں دو ماہ میں وہ وہاں کا اعتماد جیت چکا تھا وہی فضل کے غدار نکلنے پر اب بہت سے کام کی ذمہ داریاں بھی اسی پر آگئی تھی گھر کے نوکروں پر بھی اس کا حکم چلتا اب اسکی حیثیت واقعی کے گھر کے مالک جیسی ہو گئی تھی۔۔۔ وہاں کے بولنے پر وہ صوفے پر آکر بیٹھا اور سر سر می سی نگاہ تعبیر پر ڈالی

www.urdu novelsmania.com

"آپ کچھ کہہ رہے تھے بابا"

تابی نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھے ارتضیٰ کو دیکھا اور دوبارہ سیب کا ٹٹی ہوئی وہاں سے پوچھنے لگی

جس دن سے وہ ڈائورس لے کر آئی تھی اس دن سے منزل سے اس کی بات نہیں ہوئی تھی وہ یونیورسٹی بھی شوکت کے ساتھ جاتی تھی۔۔۔ تعبیر کو فیل ہوا جیسے منزل اس سے ناراض ہے مگر ناراضگی کی وجہ تعبیر کو سمجھ میں نہیں آئی دوسرا اس کے پیپر ہو رہے تھے تو وہ پڑھائی میں مگن ہو گئی

"ہاں میں یہ کہنا چاہ رہا تھا اب میری طبیعت پہلے جیسی نہیں رہی ہے اور میں چاہتا ہوں میری بیٹی جلد از جلد اپنے گھر کی ہو جائے اس لیے میں نے آپ کے لئے نبیل کا انتخاب کیا ہے یقیناً میری بیٹی میرے فیصلے کو اہمیت دی گی"

وہاج کی بات پر کمرے میں دونوں نفوس کو سانپ سونگھ گیا

"تابی دھیان سے" اس سے پہلے کہ وہاج اٹھ کر تابی کے پاس آتا ار ترضی لمبے ڈگ بھرتا ہوا تعبیر کے پاس پہنچا

novels mania
www.urdu novels mania.com

"یہ کیا کیا آپ نے"

ار ترضی نے اس کا خون سے رنگا ہوا ہاتھ تمام کر پوچھا،، وہاج کی بات سن کر وہ سیب کی جگہ اپنا ہاتھ کاٹ چکی تھی۔۔۔ ار ترضی نے جلدی سے اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے ہاتھ پر باندھا۔۔۔ اس سے ناراضگی اپنی جگہ مگر وہ اسے تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا،،، ار ترضی کو یہ بھی اندازہ تھا کہ یہ

سب دیکھ کر وہاں کا ابھی کیاری ایکشن ہوگا مگر اب اسے یہ بھی فکر نہیں تھی تعبیر کی آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے تھے جو کہ شاید باہر نکلنے کے لیے بے قرار تھے اس کے لب ہلکے ہلکے لرز رہے تھے

"درد ہو رہا ہے"

ارتضیٰ نے اس کو دیکھ کر پوچھا

"نہیں بابا کی بات نے زیادہ تکلیف دی ہے"

تباہی نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا پھر ایک نظر حیران پریشان وہاں پر ڈالی تو ارتضیٰ بھی وہاں کو دیکھنے لگا

"کب سے چل رہا ہے یہ سب کچھ"

وہاں سنجیدہ تعصوات لئے ان دونوں سے پوچھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

"بابا آئی ایم سوری مگر میں کسی اور سے شادی نہیں کر سکتی"

تعبیر نے بے بسی سے وہاں کو دیکھ کر کہا اتنے سالوں بعد اسے اپنی بیٹی میں عائشہ کی جھلک نظر آئی اس کی آنکھوں میں بھی ایسی ہی بے بسی تھی جب وہ بھائی کے منع کرنے پر اسے شادی کے لیے منا رہی تھی اور وہاں کسی مغرور دیوتا کی طرح اس پر احسان کرنے والے انداز میں اس سے شادی کے

لیے راضی ہوا تھا

"تعبیر اپنے روم میں جاؤ"
وہاج نے تعبیر کو دیکھ کر کہا

"بابا پلیز"
تعبیر نے کہنا چاہا

"سنا نہیں تم نے میں نے کیا بولا ہے روم میں جاؤ آپنے" وہاج نے نیچی آواز میں مگر سختی سے کہا
تعبیر ایک نظر ارتضیٰ کو دیکھا اور اپنے روم میں چلی گئی

"تمہیں میں نے اپنی بیٹی کی رکھوالی کے لیے رکھا تھا عشق و معشوقی کرنے کے لیے نہیں تابا کے روم
سے جاتے ہی وہاج نے ارتضیٰ کو کہا

"آپ اگر مجھے عمر بھر کے لیے اپنی بیٹی کا رکھوالا بنائیں گے تو یہ جاب میں خوش دلی سے ساری زندگی
کرنے کے لیے تیار ہوا اور اس میں آپ کہیں نہ کہیں آپکو بھی فائدہ ہو ہی جائے گا۔۔۔۔۔ ٹھنڈے
دماغ سے میری بات پر غور کر لے گا تعبیر کو آپ نے دیکھ لیا ہے وہ کہیں اور شادی نہیں کرے گی
اور پیچھے ہٹنے والا میں بھی نہیں"

وہاج ارتضیٰ کی دلیری پردنگ رہ گیا مگر یہ سچ بھی تھا وہ تعبیر کی شادی زور زبردستی سے کہیں اور نہیں کرانا چاہتا تھا اور فائدے والی بعد بھی ٹھیک تھی اس کا داماد اس کے اصل کاروبار سے واقف اسکی بیٹی کی پسند بھی وہاج عجیب کشمکش میں پڑ گیا

"مجھے سوچنے کے لیے ٹائم چاہیے ابھی تم جاسکتے ہو"

وہاج کے کہنے پر ارتضیٰ اس کے روم سے نکل گیا

تعبیر اپنے کمرے میں صوفے پر بیٹھی ہوئی مسلسل رورہی تھی اسے بابا کی سوچ پر غصہ آ رہا تھا انہوں نے نبیل جیسے انسان کے لئے اس کا انتخاب کیا تھا غصہ تو مزمل پر بھی آ رہا تھا جو اتنے دنوں سے اسے ڈھنگ سے بات نہیں کر رہا تھا نہ ہی اس کے کسی میسج کا رپلائی کر رہا تھا ان سب باتوں کو وہ ایک طرف رکھ کر وہ اپنے آپ پر غصہ ہونے لگی کیونکہ اس کا دل اس شخص پر مائل ہو گیا جسے اس کی رتی برابر پروا نہیں تھی یہ سوچ آتے ہی اسے مزید رونا آیا وہ دونوں پاؤں صوفے پر رکھ کر اپنا سر گھٹنوں میں دیئے رونے لگی چند منٹ گزرنے کے بعد اس کے روم کا دروازہ کھلا تعبیر نے آنے والے شخص کو سراٹھا کر دیکھا یہ وہی شخص تھا۔۔۔

جس سے پتہ نہیں کیو اس نے اتنی محبت کر لی تھی

توقع کے عین مطابق اس کی اسنووائٹ رونے میں مشغول تھی،،، ارتضیٰ تاسف سے سر ہلایا ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس لے کر اس کے پاس آیا اور صوفے پر اس کے برابر بیٹھ گیا ارتضیٰ اب اسی کو دیکھ رہا تھا اور تعبیر دوبارہ سر گھٹنوں میں رکھ کر رونے میں مشغول ہو چکی تھی

"تعبیر ہاتھ دکھائے اپنا"
ارتضیٰ نے اس کو دیکھ کر کہا

"ضرورت نہیں ہے اس کی، میں ٹھیک ہوں"
تعبیر نے سر اٹھایا مگر ارتضیٰ کو بغیر دیکھے بولا

"کیسے ضرورت نہیں ہے ہاتھ دکھائیں شاباش"
اب کے بولنے کے ساتھ ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سامنے کیا

"تم اس طرح زبردستی نہیں کر سکتے ہو میرے ساتھ کچھ نہیں ہوا ہے مجھے چھوڑو میرا ہاتھ"
تعبیر کو اس وقت غصہ آ رہا تھا اتنے دن کی بے رخی کا بدلہ آج اس نے لینا تھا تعبیر نے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

"آپ پیار سے نہیں مانے گی تو میں آپ کے ساتھ زبردستی ہی کروں گا اور ایسا کرنے سے آپ مجھے روک نہیں سکتی اور اب کی بار آپ نے ہاتھ چھڑایا تو پھر دیکھیے گا میں کے ساتھ پھر کیا کرتا ہوں"

ارتضیٰ نے دوبارہ اس کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا اور اس کی دھمکی پر تعبیر چپ کر گئی ارتضیٰ نے رومال اتار کر اس کے زخم کو اسپرٹ سے صاف کیا۔۔۔۔۔ جس پر جلن کے باعث تعبیر نے زور سے آنکھیں بند کر لی ارتضیٰ نے اس کو ایک نظر دیکھا

"ایسی بے وقوفی کرنی ہی نہیں چاہیے جو بعد میں تکلیف کا سبب بنے"

تعبیر کو سمجھ میں نہیں آیا وہ کونسی بیوقوفی کی بات کر رہا ہے وہ جو اس نے انجانے میں اپنا ہاتھ کاٹ کر کی تھی یا وہ بے وقوفی جو اس نے انجانے میں محبت کر کے کی تھی

"جو تکلیف دینے کا باعث بنے وہ زخموں پر مرہم لگاتے ہوئے بالکل اچھے نہیں لگتے"

تعبیر نے تپ کر کہا تو ارتضیٰ اس کے ہاتھ کی پٹی باندھتا ہوا ہنسا

"اف اتنا غصہ مزمل پر، مجھے تو لگ رہا تھا مزمل آپ کو بہت پسند ہے اور تکلیف کی باتیں رہنے دے میڈم آپ نے بھی اس دل کو کم زخم نہیں دیے"

وہ تعبیر کا ہاتھ اپنے دل پر رکھتا ہوا بولا اس کی بات سن کر تعبیر نے حیرت سے اس کو دیکھا

"میں نے زخمی کیا ہے تمہارے دل کو،،، جی نہیں تم میرا دل دکھانے کا سبب بنے ہو، نہ مجھے مل رہے ہوں نہ بات کرتے ہو مسلسل مجھے اگنور کر رہے ہو تم "تعبیر نے روتے ہوئے شکوہ کیا تو ار تضا کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا اس نے تعبیر کو خود سے قریب کرتے ہوئے اس کی کمر کے گرد ہاتھ حاصل کیے

"اختیارات حاصل ہو کر بھی جب بندہ بے بس ہو تو پھر وہ اپنے محبوب کو ایسی ہی سزا دیتا ہے۔۔۔"

جس دن آپ میری دسترس میں ہوگی نہ اس دن سزا کی نوعیت بالکل مختلف ہوگی"

ارتضیٰ اس کی گردن پر جھکتا ہوا بولا اس وقت وہ خود کو مزمل سمجھنے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھا۔۔۔ اس

لیے وہ تعبیر کے بھی احتجاج کو خاطر میں لائے بغیر اسکی گردن پر اسینے ہو نٹوں سے محبت کی مہر لگا تا چلا

گیا

"مزل کیا کر رہے ہو چھوڑو پلیز"

تعبیر اس کے منہ زور جذبات پر ایک دم گھبرا گئی اور اس کے سینے پر اپنے ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانا

"کمال ہے تھوڑی دیر پہلے تو اپکو ان گور ہونے کا غم کھائے جا رہا تھا اور اب ذرا سی قربت بھی برداشت

نہیں کر رہی ہے"

ارتضیٰ نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا

"بابا نے میرے جانے کے بعد تم سے کیا بات کی"

تعبیر نے اس کی بات کو اگور کرتے ہوئے نظریں ملائے بغیر فکر مندی سے پوچھا چند منٹ پہلے والی ارتضیٰ کی حرکت پر اس کی آنکھیں جھلکی ہوئی تھی

"آپ کے بابا جان نے سوچنے کا ٹائم لیا ہے اب ان کے دل کی تو اللہ جانتا ہے مگر میں اپنے دل کی بتاؤ تو یہ آپ اچھی طرح جان لیں آپ صرف میری ہے آپ خود بھی چاہیں تو نجات ہند کا کوئی راستہ نہیں"

ارتضیٰ تعبیر کے زخمی ہاتھ کو لبوں سے چھوتتا ہوا اٹھ کر روم سے باہر نکل گیا

"نجات کون چاہتا ہے"

تعبیر نے پٹی میں قید ہاتھ کو دل کے قریب رکھ کر خود سے سرگوشی کی # یو آر مائن

www.urdu novelsmania.com

زینبہ شرجیل

قسط 24

"تو بس مجھے ایک دفعہ بتا دے تجھے آنا ہے یا نہیں آنا"

ارتضیٰ نے کال ریسیو کی تو آرش کی آواز سنائی دی

"نکاح تیرا کل ہے اور تو مجھے آج بلانے کی بات کر رہا ہے وہ بھی دو گھنٹے پہلے"
ار تضى نے اس کو گھر کا

"یاریہ ماہرہ کا کچھ سمجھ میں نہیں آتا پتہ نہیں کون سے ارمان نکالنے ہیں اسے اپنے اکلوتے بھائی
کے۔۔۔ اپنی نندا اور سہیلیوں کو لے کر آئی ہوئی ہے خوب ڈھول پیٹا جا رہا ہے گانے گائے جا رہے
ہیں مہندیاں لگ رہی ہیں پتہ نہیں میرے گھر کو کیا چڑیا گھر بنایا ہوا ہے"
اریش کی نفاست پسند طبعیت پر یہ سب گراں گزر رہا تھا، مگر وہ ماہرہ کی خوشی دیکھ کر چپ تھا

"سٹرے ہوئے انسان یہی تو یادگار لمحات ہوتے ہیں جن کو ساری عمر سوچ کر بندہ خوش ہوتا
ہے۔۔۔ اور بیٹا ڈھول کی تو، تو ٹینشن نہیں لے۔۔۔ وہ تو ہانی کی مار روز بچا کرے گی اب دن
رات تیرے سر پر"
ار تضى نے ہنستے ہوئے اریش کو چھیرا

www.urdu novels mania.com

"شرم کروہ ہونے والی بجا بھی ہے وہ تیری"
اریش کو خود بھی اس کی بات پر ہنسی آئی لیکن اسے شرم دلانا فرض سمجھا

"اوکے ہانی کے ابا تیرے کہنے پر میں تھوڑی سی شرم کر لیتا ہوں"
ار تضى نے اس پر احسان کرنے والے انداز میں کہا

"تو یہ بتا آ رہا ہے کہ نہیں"

اریش نے دوبارہ پوچھا جب کہ وہ جانتا تھا اس کے لیے اس وقت آنا تھوڑا مشکل ہوگا

"انتظار مت کرنا پکا نہیں ہے کوشش کرتا ہوں"

ارتضیٰ کی طرف سے جواب آیا

"کل میں تیرا انتظار کروں گا تجھے کوشش نہیں کرنی ہے پکا آنا ہے"

اریش سمجھ گیا اس کا آنا مشکل ہے اس لئے خدا حافظ کہہ کر فون بند کیا اور موبائل پاکٹ میں رکھا

"ڈیڈیہ ہانی کے گھر میں کیا ہو رہا ہے،، سب آنٹیاں ڈرونی آواز میں زور سے رو رہی ہیں ہانی کو ڈر لگ رہا

ہے۔۔۔ ایک آنٹی بیٹھی ہوئی سب کے ہاتھ بھی گندے کر رہی ہیں اور ہانی کی ماما کے ہاتھ بھی گندے

کر دیے اب ہانی کیا کرے"

ہانی نے باہر کی پوری رپورٹ اریش کو دمی

"میری جان آپ کچھ نہیں کریں بس اپنے ڈیڈ کے پاس بیٹھے رہے۔۔۔۔۔ وہ سب خوش ہو رہی ہیں رو نہیں رہیں بلکہ گانے گارہی ہیں اس میں ڈرنے والی کوئی بات نہیں ہے،،، اور وہ آنٹی ہاتھ گندے نہیں کر رہی ہیں بلکہ مہندی لگا رہی ہیں مہندی بھی جیھی لگاتے ہیں جب کوئی بہت خوش ہوتا ہے"

اریش نے حیران پریشان ہانی کو اس کی سوچ کے مطابق سمجھانا چاہا

"تو ڈیڈ ہم دونوں بھی خوش ہیں چلیں ہم دونوں بھی گانے گاتے ہیں اور مہندی لگواتے ہیں"

ہانی کی بات پر اریش کو ہنسی آگئی

"نہیں چند اس طرح صرف لڑکیاں خوش ہوتی ہیں ہم دونوں بوائے ہیں اور بوائے مہندی نہیں لگاتے"

اریش نے ہانی کو سمجھایا

"ڈیڈ ہانی اپکو ایک سیکرٹ بتائے"

ہانی نے رازدارانہ طریقے سے اریش کو کہا تو اریش نے اس کو گود میں اٹھایا

"جلدی سے بتاؤ"

ہانی سے بھی زیادہ رازدارانہ طریقے سے اریش نے اس سے کہا

"یہ مہندی کی اسمیل بہت بری ہوتی ہے جو کہ ہانی کی ماما کے پاس سے آرہی ہے اس لئے آج ہانی اپنی ماما کے پاس نہیں سونے گا بلکہ ہانی آپ کے پاس ہونے گا"

ہانی نے اریش کے کان میں اپنا سیکرٹ بتایا

"اب ایک سکرٹ میں ہانی کو بتاؤ"

اریش نے اس کے گال چومستے ہوئے کہا جس پر ہانی نے آئی برواچکا کر بڑے اسٹائل سے سوالیہ انداز میں اس سے پوچھا

"اب ہانی ڈیلی ڈیڈ کے پاس سویا کرے گا"

اریش نے ہانی کے کان میں بتایا

"پھر ہانی کی ماما کا کیا ہوگا انہیں اکیلے ڈر لگے گا"

ہانی کو اب مشعل کی فخر ہونے لگی

"ہم دونوں ہانی کی ماما کو بھی اسی بیڈروم میں اپنے پاس سلا لیا کرے گے"

اریش کے مسئلہ حل کرنے پر ہانی خوش ہو گیا اور ایسے ہی باتیں کرتے کرتے سو گیا

اریش نے اس کو بیڈ پر لٹایا اب اس کا مشعل کو دیکھنے کا دل کرنے لگا مگر مسئلہ یہ تھا کہ ماہرہ نے بڑی اماں دادی بن کر ولن ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے 24 گھنٹے کے لئے مشعل کا اس سے پردہ کرا دیا تھا اور اس ظلم پر اکا نے مارہ کا بھرپور ساتھ دیا تھا۔۔۔ اریش کو ایک ترکیب سوچی اس نے سیل فون سے مشعل کا نمبر ملایا

مشعل جو کہ کافی دیر سے پیلے جوڑے میں ہاتھوں پر مہندی لگائے مایوں کی دلہن بنی بیٹھی تھی اس کے نہ نہ کرنے پر بھی ماہرہ نے اس کی ایک نہیں سنی تھی بلکہ اس کے لیے مایوں کا ڈریس بھی خود لے کر آئی تھی،،، اور مشعل کے منع کرنے کے باوجود اس کے دونوں ہاتھوں پر بھر بھر کر مہندی بھی لگوائی تھی ہال میں آٹھ 10 لڑکیاں موجود تھی جو کہ گانے گانوں میں اور مہندی لگوانے میں مصروف تھی سعیدہ (نوکرانی) کچن کا کام چھوڑ کر ان کی خوشیوں میں بھرپور حصہ لیتے ہوئے خود بھی مہندی لگوانے بیٹھ گئی تھی جس پر اکا اسے گھور کر رہ گئیں

مگر آج وہ بہت خوش تھیں اس لیے کسی نوکر کی شامت نہیں آرہی تھی ایک خوشی تو یہ تھی کہ ان کی بہن کی بیٹی جس کو انہوں نے ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھا کل وہ اپنے گھر کی ہو جانے لگی

اریش نے مشعل کا انتخاب کیا تھا۔۔۔ اور مشعل نے مشعل سے ہی سہی اریش کے حق میں رضا مندی دی وہ مشعل کے اس فیصلے سے خوش تھی اور دوسری خوشی اکا کو اس بات کی تھی آج تین

سال بعد فرید (اکا کا بیٹا) دبئی سے پاکستان ان کے پاس آیا تھا فرید کو دیکھ کر مشعل بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔ فرید نے بھی پرانے سارے گلے شکوے بھلا کر بڑے بھائیوں کی طرح مشعل کے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے ڈھیر ساری دعائیں دیں

مشعل لڑکیوں میں گھری ہوئی بیٹھی تھی اس کا موبائل بجنے لگا۔۔ ہاتھوں میں لگی ہوئی مہندی اب سوکھ چکی تھی اس لیے کال ریسیو کر کے وہ اٹھ کر گھر کے اس کونے میں چلی گئی جہاں گانے اور شور کی آواز نہیں آرہی تھی تاکہ وہ اریش کی بات سن سکے پتہ نہیں کیا مسئلہ ہو گیا تھا جو وہ کال کر رہا تھا

"ہیلو اریش خیریت ہے"

کال ریسیو کرتے ہی مشعل نے پوچھا

"آپ کو کچھ یاد بھی ہے کہ آپ کا ایک عدد بیٹا بھی ہے۔۔۔ چلیں شوہر تو میں آپ کا کل بنوں گا تو کل سے ہی آپ پر میری ڈیوٹی مسلط ہوگی مگر آپ کو ہانی کی فکر ہے کہ اس نے کھانا کھایا کہ نہیں کھایا بس آپ اپنے انجوائمنٹ میں لگی ہیں"

اریش اسے سخت لہجے میں سن رہا تھا جس پر مشعل کا دل ڈوبے جا رہا تھا

"آپ ایسے کیوں بات کر رہے ہیں اریش ماہرہ مجھے اٹھنے نہیں دے رہی تھی اور ہانی مجھے کافی دیر سے نظر نہیں آ رہی اس کا سوچ رہی تھی کہ وہ کہاں گیا"

مشعل فوراً اپنی صفائی دیتی ہوئے اریش کو بتانے لگی

"آپ اسی وقت میرے بیڈروم میں آئے"

مشعل کو اریش کی غصے میں بھری آواز سنائی دی

"مگر اریش وہ اکا اور ماہرہ۔۔۔"

اریش کا غصے بھرالہجہ دیکھ کر وہ اپنا جملہ مکمل نہیں کر سکی

"ٹھیک ہے آپ وہی رکیں میں آتا ہوں آپ کے پاس"

اریش کی دھمکی سن کر وہ گھبرا گئی اس لئے فوراً بول اٹھی

"نہیں پلیز میں آ رہی ہوں"

کال کاٹ کر وہ اریش کے کمرے میں جانے لگی

اریش نے مسکرا کر سیل فون ٹیبل پر رکھا اور اپنی ایکٹنگ پر خود کو داد دی۔۔۔ کمرے کا دروازہ ہلکے سے ناک ہوا تو اریش نے اپنے فیس ایکسپریشن سنجیدہ کر لیے اور روم کا دروازہ کھولا تو سامنے مشعل کو کھڑا پایا ایک لمحے کے لیے اریش مشعل کو دیکھ کر مہوت سا ہو گیا پیلے رنگ کے جوڑے میک اپ سے عاری چہرہ،،، وہ ہمیشہ سادہ رہتی تھی مگر آج سادگی نے بھی اس کا حسن اریش کے دل پر قیامت ڈھا رہا تھا

"اتنی زور سے دروازہ ناک کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ اب کھڑی کھڑی میرا منہ کیا دیکھ رہی ہیں اندر آئیں"

مشعل اریش کو حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ آج اسے ہوا کیا ہے اس نے تو دروازہ بہت ہلکے سے ناک کیا تھا۔۔۔ چپ کر کے چلتی ہوئی مشعل روم کے اندر آئی

"یہ دروازہ کون بند کرے گا کیا پوری دنیا کو تماشا دکھانا ہے آپ نے"

اریش کی بات پر دوبارہ مشعل نے اریش کو ایک نظر دیکھا اور مڑ کر دوبارہ گئی اور دروازہ بند کر کے اس کے پاس آئی

"آپ کو اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے اریش مجھ پر"

سوتے ہوئے ہانی پر مشعل نے ایک نظر ڈال کر اریش سے پوچھا

"غصہ نہیں کرو تو کیا پیار کروں آپ سے۔۔۔۔ کوئی فکر ہے کوئی احساس ہے آپ کو۔۔۔ دوسروں کے آنے پر بالکل لاپرواہ بنی ہوئی ہیں آپ،،، میں یہاں پر اتنی دیر سے بھوکا بیٹھا ہوں ہانی ماکو یاد کر کے بھوکا سو گیا ہے مگر ماکو تو فرصت ہی نہیں ہے ڈھول تماشوں سے اور مہندی لگوانے سے" ایش کے ڈانسنے کی دیر تھی مشعل نے مہندی والے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا جس پر ایک لمحے کے لیے ایش بوکھلا گیا

"مشعل مشعل۔۔ آئی ایم سوری میں مذاق کر رہا تھا اس طرح سے مت رونے پلیز" وہ اس کے دونوں ہاتھ چہرے پر سے ہٹاتے ہوئے کہنے لگا

"ماہرہ اور اکا بالکل بھی نہیں اٹھنے دے رہی تھی کہہ رہی تھی کہ مایوں کی دل دہن ہو آج کسی کام کو ہاتھ نہیں لگاؤ۔۔ میں سمجھی آپ نے اور ہانی نے کھانا کھایا ہوگا" مشعل اب سسکتے ہوئے اپنی صفائیاں دے رہی تھی جس پر ایش کو اپنے اوپر ہی غصہ آنے لگا وہ سامنے رکھے ٹشو سے مشعل کا چہرہ صاف کرنے لگا

"کھانا میں اور ہانی دونوں کھا چکے ہیں آپ کا دل تو بالکل ننھی چڑیا جیسا ہے میں مذاق کر رہا تھا آپ سے، مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ میرے اس طرح کرنے پر رو جائے گی۔۔۔۔ بالکل گدھا ہوں میں جو اپنی اتنی پیاری سی مایوں کی دلہن کو رولا دیا آئی ایم سوری"

وہ مشعل کے دونوں کندھے تھامے نرمی سے بول رہا تھا

"آپ بار بار سوری نہیں بولیں مجھے اچھا نہیں لگ رہا"

دوسری بار ایش کے سوری کہنے پر مشعل بول اٹھی

"اور آپ مجھے بہت اچھی لگ رہی ہیں"

ایش اس کا منفرد سا حسن اپنی آنکھوں میں اتارتے ہوئے بے ساختہ بولا جس پر نظر اٹھا کر مشعل نے ایک دم اس کو دیکھا

www.urdu novels mania.com

"میرا مطلب ہے اچھی تو شروع دن سے ہی لگی تھی مگر آج اور زیادہ لگ رہی ہیں"

مشعل کے ایک دم دیکھنے پر وہ وضاحت دیتے ہوئے بولا۔۔۔ جس پر مشعل کے چہرے پر ہلکی سی مسکان آئی اور ایش مسکرا دیا

"ابھی کوئی بھی آ سکتا ہے اب مجھے جانا چاہیے"

مشعل کہتے ہوئے دروازے کی بجائے ہانی کی طرف بڑھی

"ہانی کو آج یہی سونے دیں میرے پاس"
مشعل کا ارادہ بھانپ کر اریش ایک دم بولا

"ہانی سوتے میں آپ کو پریشان کرے گا اور مجھے اس کے بناء نیند نہیں آئے گی"
دوسرا جملہ بول کر اس کا دل ڈرا کہیں اریش کو کچھ برا ہی نہ لگ جائے

"او کے پھر آپ ہانی کو اپنے پاس سلا لیں تاکہ آج آپ کی نیند پوری ہو جائے"
اریش کو بولنے پر مشعل کا دل زور سے دھڑکا وہ ہانی کو گود میں اٹھا کر بناء کچھ کہے اریش کے روم سے
چلی گئی

مرزل اور تابی دونوں ہی ڈرائینگ روم میں موجود تھے دونوں کو ہی وہاج نے وہاں پر بلایا تھا تھوڑی دیر
بعد وہاج بھی ڈرائینگ روم میں داخل ہوا
"آپ نے بلایا سر" ار قضا نے وہاج کے آنے پر کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا
"ہاں بیٹھو تم دونوں سے ضروری بات کرنی تھی
وہ اس نے صوفے پر براجمان ہوتے ہوئے کہا وہ دونوں وہاج کے بولنے کا انتظار کرنے لگے

"میں وہ انسان ہوں جو بہت سوچ سمجھ کر کوئی فیصلہ کرے یا قدم اٹھائے مگر اس اسٹیج پر آکر میں اپنی بیٹی کی وجہ سے بے بس ہو گیا ہوں۔۔۔ مجھے تمہارے اسٹیٹس یا بیک گراؤنڈ سے کوئی سروکار نہیں،، تعبیر میری اکلوتی بیٹی ہے اور مجھے بہت عزیز ہے ایک باپ ہونے کے ناطے میں تم سے امید رکھوں گا تم تعبیر کو اپنے ساتھ آگے زندگی میں خوش رکھو گے"

وہاج نے ارتضیٰ کو دیکھ کر اپنی بات مکمل کی وہ بیٹی کے آگے اتنا مجبور نہیں تھا کیونکہ اسی میں اس کا بھی فائدہ تھا،،، منزل اب اس کا رانٹ پیڈ بن چکا تھا اور کافی شاطر بھی تھا اس کے اصل کاروبار سے جانکاری رکھتا تھا اس لیے اس کو داماد بناتے ہوئے وہاج کو کوئی قباحت بھی محسوس نہیں ہوئی

"سر تعبیر کی اہمیت میری زندگی میں بہت معنی رکھتی ہے جیسے آپ کی بیٹی آپ کے لئے عزیز ہے ویسے ہی تعبیر مجھے بھی بہت عزیز ہے آپ اس بات کی طرف سے بے فکر ہو جائیں تعبیر کو میں بہت خوش رکھوں گا یہ میرا وعدہ ہے آپ سے"

اس وقت ارتضیٰ جو بھی کچھ کہا تھا وہ منزل نہیں بلکہ ارتضیٰ بن کر ہی کہا تھا اور سچے دل سے کہا تھا تعبیر اٹھ کر وہاج صدیقی کے پاس آئی تو اس نے اپنی بیٹی کو گلے لگایا

"تھینکیو بابا"

تعبیر نے وہاج کے گلے لگ کر کہا

"خوش ہوں"

وہاج صدیقی نے اپنی بیٹی کے چہرے کو دیکھ کر پوچھا جس پر خوشی کے رنگ نمایاں تھے

"بہت زیادہ"

تعبیر کے جواب پر وہاں صدیقی کے دل میں بھی اطمینان ٹھہر گیا اس کی بیٹی بھی خوش تھی اور گھائے کا سودا اس نے بھی نہیں کیا تھا

"میرے خیال میں نیکسٹ ویکنٹ انیچمنٹ کی تقریر رکھ لیتے ہیں اور وہاں صدیقی کی بیٹی کی منگنی تقریب ایسی ہوگی جو دنیا دیکھی ہے"

وہاں صدیقی کے لہجے میں تفکر چمک رہا تھا اس نے تعبیر کی پیشانی چوم کر کہا۔۔۔ تعبیر نے مسکرا کر وہاں کے بعد مزمل کو دیکھا وہ بھی تعبیر کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا یقیناً آج کے دن کا آغاز ان کے لیے اچھا تھا مگر کل رات کیا انجام ہونا ہے اس سے وہ تینوں بے خبر تھے

آج اریش اور مشعل کا نکاح تھا۔۔۔ نکاح کی تقریب گھر میں سادگی سے منعقد کی گئی تھی مگر سادگی کے باوجود اریش کی خواہش اور ماہرہ کی ضد پر مشعل لاکھ منع کرنے کے باوجود اسے پارلر تیار ہونے جانا پڑا جبکہ اریش اپنے اور ہانی کے لئے ایک جیسے ڈیزائن کے سیم کمر کے کرتے لایا تھا دونوں نے وہی زیب تن کیے ہوئے تھے اریش اس کرتے میں جتنا پیڈسم لگ رہا تھا ہانی اس کرتے میں اتنا ہی کیوٹ لگ رہا تھا

اریش کی پسند کے ڈریس میں مہارت سے کیے گئے میک اپ نے مشعل کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی اریش کی نگاہیں بار بار بھٹک کر اس کے چہرے پر ٹھہر رہی تھی وہی ہانی کا یہ حال تھا کہ وہ مشعل کے پارلر سے آنے کے بعد ٹھکلی باندھے مشعل کو ہی دیکھے جا رہا تھا اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر گلاب کی

پتیاں لا کر اس کے اوپر نچھاور کر رہا تھا وہ ماہرہ کے دونوں پیٹوں اور ہر آنے والے مہمان کو فخریہ بتا رہا تھا ہانی کی ماما ایک فیری میں

"تم نے تو آج باپ بیٹے دونوں کو اپنا دیوانہ کیا ہوا ہے۔۔۔ ہانی کی تو خیر تم ماں ہو ذرا ریش کی حالت دیکھو یہ پانچواں چکر ہے اس کا اس کمرے میں"

ماہرہ نے مشعل کے کان میں سرگوشی کی تو مشعل کا سر اور بھی جھگ گیا

جینٹس ہال میں موجود تھے ان میں زیادہ تر ایش کی آفس کلیکز۔۔۔ شیراز (ماہرہ کا شوہر) فرید اور

نکاح سے پانچ منٹ پہلے ار ترضی آیا تھا وہ زیادہ تر پارٹیز اور ایسے ایونٹ کو ایوانڈ کرتا تھا یہی وجہ تھی کہ

ار ترضی تو ساہرہ اور ماہرہ کو جانتا تھا مگر وہ دونوں ار ترضی کو نہیں جانتی تھی

ایش اس کو دیکھ کر بہت خوش ہوا ار ترضی نے اس کو گلے لگا کر مبارکباد دی،، ار ترضی وہاں سے

ضروری کام کا کہہ کر ایش کے پاس آیا تھا

www.urdu novelsmania.com

"اب تم بھی اپنی والی کو حقیقت بتا کر میری طرح کا رنامہ انجام دے دو"

ایش نے ار ترضی کو نیک صلح سے نوازا تو ار ترضی نے ایک آئی برواچھا کر اس کو دیکھا

"جو کارنامہ تو نے اٹھائیس سالہ بڑھے کھڑے ہو کر انجام دیا ہے وہ میں نو سال کی عمر میں انجام دے

چکا ہوں۔۔۔ ویسے بیٹا کیوٹ ہے تیرا ماشا اللہ"

ارتضیٰ نے ماہرہ کے بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے ہانی کو دیکھ کر کہا جس پر اریش مسکرایا

"اور اس کی ماما بھی بہت کیوٹ ہے آملواتا ہوں"
اریش نے اٹھتے ہوئے کہا

"یہ بول تیرا خود کا دل بے قرار ہو رہا ہے ہانی کی ماما کو دیکھنے کے لیے"
ارتضیٰ نے اٹھتے ہوئے شرارت سے اریش کو دیکھ کر کہا جس پر اریش ہنسا
"چل اسی بہانے ہی سہی تو میرے کام تو آجا"

ان دونوں نے ڈرائنگ روم کی طرف قدم بڑھائے جہاں پر خواتین کے بیچ میں مشعل بیٹھی ہوئی
بیٹھی تھی ٹی پنک کلر کے لہنگے میں وہ تھوڑی کنفیوز لگ رہی تھی اریش نے ماہرہ سے کہہ کر اسے اپنے
پاس بلوایا

"ان سے ملیں مشعل یہ میرے فرینڈ ہے ارتضیٰ جس کا میں نے آپ سے ذکر کیا تھا اور ارتضیٰ یہ ہیں
ہانی کی ماما پلس آریش کی وائف"
اریش کے تعارف پر وہ تینوں مسکرا دیئے

"بہت خوشی ہوئی آپ سے مل کر چند دن پہلے ہی اریش نے آپ کا ذکر کیا تھا"

مشعل نے مسکرا کر کہا

"بہت شکریہ بجا بھی آپ سے بھی مل کر بہت اچھا لگایہ تو جب جب کال کرتا تھا آپ ہی کا ذکر کرتا تھا آپ کے بارے میں جتنا سنا اس سے بڑھ کر آپ کو پایا"

ارتضیٰ کے بولنے پر جہاں اریش نے اس کو گھورا وہی مشعل جھینپ گئی
ارتضیٰ کی نگاہ اچانک سے سامنے آتی ہوئی لڑکی پر پڑی تو اس کی ہنسی وہی تھم گئی

"ایکسیکوزمی ایک ار جنٹ کال کرنا ہے مجھے"

ارتضیٰ فوراً مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھر کر اریش کے گھر سے باہر نکل گیا #یو آر مائن

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

#زینبیہ شرجیل

قسط 25

تعبیر آج بہت خوش تھی آج صبح ہی جو خبر اس کو وہاج کی طرف سے ملی تھی اس کو اپنے کانوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا اس کو لگتا تھا کہ وہاج کو مزمل کے لئے منانا ایک بہت مشکل مرحلہ ہوگا مگر وہاج کا اتنی جلدی مان جانا یہ ایک بہت بڑا معرکہ تھا جو کہ وہ بغیر کسی مشکل کے انجام دے چکی تھی اس کی سوچوں کا محور اچانک موبائل کی بجپنے والی بیل نے توڑا تعبیر نے مسکرا کر نشا کی کال ریسرو کی

"کیسی ہو"

تعبیر نے نشا سے پوچھا

"ارے واہ بھائی آج تو بڑی چمکتی ہوئی آواز میں پوچھا جا رہا ہے کیا کوئی خوشخبری ملی ہے آج"

نشانے مسکراتے ہوئے پوچھا

"خوشخبری نہیں بہت بڑی خوشخبری تم بوجھو"

تعبیر نے کھلے ہوئے بالوں کو شوڈر پر ایک طرف ڈالتے ہوئے کہا

"کیا تمہارے بابا منزل کے لیے آئیگری ہو گئے"

نشانے مذاق میں کہا جس پر تعبیر خود بھی ہنس دی

"بالکل صحیح اندازہ لگایا تم نے"

تعبیر نے مسکراتے ہوئے کہا نشا ہی یونیورسٹی کی اس کی ایک اکلوتی ایسی فرینڈ تھی جس سے اس نے منزل کے بارے میں شیم کیا تھا۔۔۔۔۔ نشانے اس کو حقیقت کا علم دیا تھا کہ تمہارے بابا کبھی بھی اس رشتے کو ایکسپٹ نہیں کریں گے کیونکہ اسٹیٹس کا فرق بہت معنی رکھتا ہے جس فیملی سے وہ

دونوں بیلونگ کرتی تھی۔۔۔ تعبیر کو یہ بات نشا کے سمجھانے سے پہلے بھی پتہ تھی مگر وہ اپنے دل کا کیا کرتی،،، اپنے دل کو نہیں سمجھا سکتی تھی

"واقعی زبردست یاریہ معجزہ ہوا کیسے آخر"
نشانے چخ کر کہا پھر اپنے آمنے سامنے دیکھ کر اپنی ایکساٹمنٹ کم کر دی

"پوری تفصیل بتاؤں گی مگر یونیورسٹی میں آ کر یہ بتاؤ تم کہاں پر ہوتا نا شور کیوں ہو رہا ہے"
تباہی نے بیک گراؤنڈ کی آوازوں سے اندازہ لگایا کہ وہ کسی پبلک پلیس میں یا باہر ہے

"ارے یار بتایا تو تھا کل سے شیراز بھائی کے گھر آئی ہوئی ہو کتا بوں میں سر دیے ہوئے بے زار ہو
رہی تھی تو ماہرہ بھابھی کے ساتھ یہاں آ گئی تھی ان کے بھائی کے نکاح میں۔۔۔۔۔ تعبیر قسم سے یار
کیا بتاؤں اتنی پیاری ہے مشعل بھابی لگتا ہی نہیں کہ وہ تین سالہ بچے کی ماں ہیں"
نشانے ادھر ادھر دیکھ کر آہستہ آواز میں کہا۔۔۔ ویسے ہی تعبیر کے روم کا دروازہ کھلا اور ار تفضی
تعبیر کے روم میں آیا

"اچھا تم پکس بھیجنا میں بھی دیکھتی ہو کیسی ہیں وہ"

تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھ کر نشا سے کہا۔۔۔ ارتضیٰ چلتا ہوا تعبیر کے پاس آیا اور اس کا موبائل کان سے ہٹا کر اسکرین دیکھی کال کاٹ کر موبائل بیڈ پر پھینکا

"جب منزل آپ کے پاس ہو تو آپ کا سارا دھیان صرف منزل پر ہونا چاہیے" تعبیر کے شولڈر پر بالوں کو اپنے ہاتھ سے پیچھے کرتے ہوئے ارتضیٰ نے کہا

"میں بائے ہی کہنے لگی تھی اسے،،، ویسے تم کہاں غائب تھے اتنی دیر سے تعبیر نہ گھور کر اس سے پوچھا

urdu
novelsmania
www.urdu novelsmania.com

"آپ نے مس کیا مجھے"

ارتضیٰ نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھام کر پوچھا

"ظاہری بات ہے میں ہی مس کروں گی تم تو کرنے سے رہے" تعبیر اپنی رو میں بولے جا رہی تھی تب ارتضیٰ نے اچانک سے اس کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیے تعبیر بدک کر پیچھے ہٹی

"منزل"

تعبیر نے جھینپ کر کہا اور روم سے جانے لگی تب ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑا

"کیا ہونا راض ہو گئی،، آپ کے مس کرنے پر میرا کس کرنا تو بنتا تھا نا"

تابی کی نگاہیں ابھی ابھی جھکی ہوئی تھی وہ اس کے ہونٹوں کو دیکھ کر بولا ار ترضی کی بات پر دوبارہ تابی نے اس کو گھور کر دیکھا جس پر ار ترضی مسکرایا

"آپ پھر سے ناراض ہو گئی تو دوبارہ کس کر کے بنانا پڑے گا مجھے"

ار ترضی کے کہنے پر تابی نے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر دھکا دیا

"تم دن بدن بہت پھسلتے جا رہے ہو" تعبیر روم سے جانے لگی

"اچھا بات تو سنیں کہا جا رہی ہیں"

تابی کو روم سے نکلتا دیکھ کر ار ترضی نے اس سے پوچھا

"ظاہری بعد ہے اتنا ٹائم ہو گیا ہے تم نے تو کھانا کھا لیا ہو گا پر مجھے بھوک لگ رہی ہے"

تابی نے اداس شکل بنا کر اسے دیکھ کر کہا

"آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ میں نے ابھی تک کھانا نہیں کھایا اپنے ساتھ میرا بھی کھانا یہی لے آئیں" ارتضیٰ نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے کہا تو تعبیر روم سے چلی گئی۔۔۔ ارتضیٰ نے فوراً تعبیر کا موبائل ہاتھ میں لیا اور چیک کرنے لگا

اس وقت اریش اور مشعل سے بات کرتے ہوئے اس نے نشا کو دیکھ لیا تھا وہ تو شکر ہے نشا کی نظر اس پر نہیں پڑی اس لیے وہ آرش کو بغیر کچھ کہے واپس چلا آیا۔۔۔ ارتضیٰ کا موبائل بجنے لگا تو اس نے تعبیر کا موبائل واپس رکھ کر اریش کی کال ریسپونڈ کی

"بہت ہی بے وفا بے مروت قسم کا انسان ہے تو، شرم نہیں آتی تجھے میں بیوی سے باتوں میں مگن کیا ہوا تو بتائے بغیر ہی نکل گیا"

کال ریسپونڈ کرتے اریش کے شکوے شروع ہو گئے

"بیٹا اگر آج میں تیرے گھر سے نہیں نکلتا تو تیرے نکاح والے دن لازمی میرا نکاح ٹوٹ جاتا یہ بتا یہ نشا کون ہے اور وہاں کیا کر رہی تھی"

ارتضیٰ نے بیڈ پر لیٹے ہوئے اریش سے پوچھا جب کہ اس کی نظر سامنے دروازے پر تھی جہاں سے تابی کو واپس آنا تھا

"نشا کو تو کیسے جانتا ہے وہ تو ماہر اکی نند ہے"

آریش نے چونکتے ہوئے پوچھا

"وہ میری والی کی فرینڈ ہے اس لیے میں وہاں سے واپس آگیا"
ارتضیٰ نے وجہ بتائی

"ارے یاریہ تو پھر بڑی گڑبڑ ہو جاتی تھی"
اریش نے معاملے کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے کہا

"گڑبڑ ابھی بھی ہو سکتی ہے اس لئے اب تجھے احتیاط سے کام لینا ہوگا اور اب فون رکھ ورنہ ہانی کی ماما سمجھے گی تو اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہا ہے اتنی رات گئے"
ارتضیٰ نے سیریس انداز میں مزاق کیا جس پر اریش ہنس پڑا

www.urdu novelsmania.com

"تو سدھرنے والی چیز نہیں"

اریش نے کہتے ہوئے کال کاٹی اور اپنے روم کی طرف جانے لگا

اریش اپنے بیڈ روم میں آیا تو مشعل نکاح والے ڈریس میں ہی سامنے صوفے پر بیٹھی ہوئی مسلسل انگلیوں چٹکھانے میں مصروف تھی۔۔۔ اریش کے بیڈ روم میں آج مشعل کے ساتھ ساتھ ایک سنگل

چھوٹے سے بیٹھ کا بھی اضافہ ہوا تھا یہ تبدیلی مشعل کی نگاہ سے چھٹی نہیں رہ سکی ایش چلتا ہوا مشعل کے پاس آیا اور اس کے آگے اپنا ہاتھ بڑھایا جس سے تمام کروہ کھڑی ہو گئی مشعل کے ہاتھ میں ہلکی سی کپکپاہٹ ایش بخوبی محسوس کر سکتا تھا

"ہانی بالکل ٹھیک کہہ رہا تھا آج ہانی کی ماما آسمان سے اتری ہوئی کوئی پری لگ رہی ہیں" ایش نے مشعل کے سراپے کا بھرپور جائزہ لیتے ہوئے کہا اب کے مشعل نظریں نیچے جھکا گئی

اج ایش فرسٹ ٹائم مشعل کو ہیوی میک اپ اور ہیوی کپڑوں میں دیکھ رہا تھا جب سے وہ اس کے گھر میں شفٹ ہوئی تھی وہ ایش کو ہمیشہ ہی سادہ دیکھی تھی۔۔۔ ویسے تو سادگی میں بھی اس کا حسن ایش کے دل پر غصب ہی ڈھاتا تھا مگر آج تو ایش بری طرح گھائل ہو چکا تھا

"پہلے تو یہ بتائیں جناب ہمارا شہزادہ کہاں ہے"

ایش نے روم میں نظر دوڑاتے ہوئے مشعل سے پوچھا

"وہ اکا اسے لے گئی تھیں"

مشعل نے نیچی نظریں جھکائے ایش کو جواب دیا

"مگر کیوں"

اریش کے پوچھنے پر مشعل نے نظریں اٹھا کر ایش کو دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا مشعل نے دوبارہ نظریں جھکالی ایش اس کا ہاتھ تھام کر اسے بیڈ تک لایا

"آپ بیٹھے میں آتا ہوں"

اریش بولتا ہوا روم سے چلا گیا اس کے جانے کے بعد مشعل کی دھڑکنوں کی روانی میں کوئی کمی نہیں آئی کیونکہ اسے واپس آ جانا تھا جب وہ آیا تو ہانی اس کی گود میں ایش نے سولے ہوئے ہانی کو سٹکل بیڈ پر لٹایا۔۔۔ مشعل نے ایش کو دیکھا وہ منہ سے تو کچھ نہیں بولی مگر آنکھوں میں تشکر لیے انداز سے اسے دیکھا۔۔۔ ایش چلتا ہوا مشعل کے پاس آیا اور بیڈ پر بیٹھا

"مشعل میں نے آپ کو اپنی زندگی میں ہانی کے ساتھ شامل کیا ہے میں ایسا نہیں چاہوں گا کہ آپ ہانی کو میری وجہ سے انور کر کے مجھ پر توجہ دیں مجھے آپ کا ہانی کا ساتھ مل گیا اب میرا فرض ہے کہ میں آپ دونوں کو پیار دوں آپ دونوں کا خیال رکھوں"

اریش نے مشعل کا ہاتھ تھام کر کہا

"آج ہم اپنی زندگی کی نئی شروعات کرنے جا رہے ہیں آپ نے کیسے سوچا کہ یہ شروعات ہم ہانی کے بنا کریں یہ آپ کا اور میرا ہی نہیں ہانی کا بھی بیڈروم ہے میں نے آپ سے رشتہ اس لیے نہیں جوڑا کہ ہانی سے آپ دور ہو جائے"

مشعل آریش کو دیکھے گئی اور سوچ رہی تھی کیا قسمت اس پر اتنی بھی مہربان ہو سکتی ہے

"نروس"

آریش نے مشعل کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جس پر مشعل نے مسکرا کر نفی میں سر ہلایا مشعل نے سوچا تھا وہ اپنے اور آریش کے رشتے کے لئے اس سے کچھ ٹائم مانگے گی مگر اب اسے لگ رہا تھا کہ آریش اتنا اچھا ہے ٹائم مانگ کر اس کے ساتھ زیادتی نہیں کرنی چاہیے جب وہ اسکا اور ہانی کا اتنا خیال رکھتا ہے تو پھر مشعل کیو اس کے جائز حق سے اسے محروم کرے مشعل نے اپنا آپ آریش کو سونپنے کا فیصلہ کیا

"آج یونیورسٹی جانا ضروری ہے آپ کو" ارتضیٰ نے کارڈرائیو کرتے ہوئے دوسری بار اس سے پوچھا

"بتایا تو تھا، آج لاسٹ پیپر ہے میرا" ارتضیٰ کو اس کے یونیورسٹی جانے سے پراہلم ہرگز نہیں تھی مگر اس کا نشا سے ملنا مناسب نہیں تھا۔۔۔ کیونکہ کل رات جب وہ تعبیر کے روم میں آیا تھا تو وہ نشا سے پکس کا ذکر کر رہی تھی

"اچھا ایسا ہے کہ جب تک آپ پیپر دے دیں، میں اپنے دوست کی طرف جا رہا ہوں،،، جیسے ہی پیپر ختم ہو جائے فوراً کال کر دینے لگے۔"

ارتضیٰ نے کچھ سوچتے ہوئے تعبیر سے کہا

"خیریت تو ہے نہ" تعبیر نے ارتضیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا کیونکہ اس نے منزل کے منہ سے کبھی کسی دوست کا ذکر نہیں سنا تھا

"ہاں خیریت ہے، اس کے ہاں ٹوینز بیٹیاں ہوتی ہیں۔۔۔ تصویر بھیجی تھی سوچا دیکھ کر آ جاؤں اتنی کیونٹ بچیاں ہیں،، دونوں بالکل ایک جیسی شکل کی"

ارتضیٰ نے ڈرائیو کرتے ہوئے تعبیر کو بتایا تو وہ مسکرا دی

www.urdu novelsmania.com

"ویسے بے بی گرل مجھے بھی بہت پسند ہے آپ پیپر کے بعد سیریس ہو کر سوچے گا اس موضوع پر"

ارتضیٰ نے ڈرائیو کرتے ہوئے تعبیر کا ہاتھ تھام کر کہا

"ہماری ابھی شادی نہیں ہوئی ہے تم زیادہ فری نہیں ہونے لگ گئے ہو"

تعبیر اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی

"میں نے آپ سے سوچنے کا کہا ہے،،، ابھی کون سا مانگ رہا ہوں جو ایسے آنکھیں دکھا رہی ہیں آپ"

ارتضیٰ کے کہنے پر وہ ایک دم جھینپ گئی اور گاڑی سے باہر دیکھنے لگی جبکہ ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے کاریونیورسٹی کے باہر روکی

صبح مشعل کی آنکھ کھلی تو اپنے برابر میں ایش کو سوتے پایا ان دونوں کے درمیان میں ہانی لیٹا ہوا تھا کل رات ایش نے مشعل سے ڈھیر ساری باتیں کی وعدے کیے جن پر مشعل کا اعتبار کرنے کا دل چاہا۔۔۔ مشعل کی اجازت پر ایش نے حق استعمال کیا سونے سے پہلے وہ سوتے ہوئے ہانی کو سنگل بیڈ پر اٹھا کر اپنے اور مشعل کے درمیان لے آیا اور لیٹا دیا

مشعل شاور لے کر نکلی تو ایش اور ہانی دونوں کو سوتے پایا ان دونوں کو دیکھ کر وہ مسکرا دی ہانی کو سوتا چھوڑ کر وہ ایش کے پاس اس کو اٹھانے کی نیت سے آئی

"ایش صبح ہو گئی ہے اٹھ جائیں میں بریک فاسٹ ریڈی کرواتی ہو"

بالوں کو جوڑے کی شکل دیتے ہوئے وہ ایش کے قریب آئی تو اس نے مشعل کا ہاتھ کھینچ کر خود کے اوپر گرایا جس پر مشعل کی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی کیونکہ ایش نے اپنا ہاتھ اس کے ہونٹوں پر رکھ دیا تھا

"ہانی کی ماما آرام سے اگر تمہاری چیخ سن کر ہانی اٹھ گیا تو مجھے پھر رات کو ہانی کے سونے کے بعد موقع ملنا ہے"

اریش نے کہتے ہوئے مشعل کے وجود کو اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ کر لیٹا یا اور مشعل کے بال جو کہ ایش کے مشعل کو کھینچنے کے سبب کھل گئے تھے انہیں پیچھے کرتے ہوئے اس کی گردن پر جھکا

"اریش میں نے آپکو آفس جانے کے لیے اٹھایا ہے دیر ہو رہی ہے"

مشعل نے ایک دم سٹپا کر کہا

"ایک عدد بخوبی اور کیوٹ سا بیٹا جو کہ کل رات مجھے ملے ہیں میں پاگل لگ رہا ہوں جو آج آفس جاؤ گا"

اریش نے اپنا چہرہ مشعل کے قریب کر کے بولا اور اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے مگر تھوڑی دیر گزری تو ہانی آنکھیں مسلتا ہوا اٹھ بیٹھا تو ایش فوراً پیچھے ہٹا مشعل دوپٹہ سہی کر کے اٹھ کے بیٹھ گئی

"واو ہانی اور ہانی کی ماما ڈیڈ کے روم میں کب آئے"

ہانی نے حیرت سے ان دونوں کو اپنے قریب بیٹھا دیکھ کر پوچھا

"میرے شہزادے ہانی کے ڈیڈا کیلئے سوتے سوتے بور ہو گئے تھے اس لئے ہانی کو اور اس کی ماما کو اپنے بیڈروم میں لے آئے" ایش ہانی کو گود میں لے کر مشعل کو دیکھتا ہوا بولا جس پر مشعل شرما کے اٹھ کھڑی ہوئی

"چلیں ہانی جلدی سے ٹیٹھ برش کریں اور منہ ہاتھ دھو کر آئے"

مشعل نے ہانی کو ایش کی گود سے لیتے ہوئے کہا

"کل ہانی کی ماما بہت پیاری لگ رہی تھی بالکل فیری کی طرح، ہانی اپنی ماما سے بہت پیار کرتا ہے"

معصوم سے ہانی نے مشعل کے گال پر کس کر کے اپنی محبت کا یقین دلایا

"ہانی کی ماما بھی بہت پیار کرتی ہیں اپنی جان سے"

مشعل نے ہانی کے دونوں گالوں پر کس کر کے اسے واش روم بھیجا۔۔۔ ایش مسکرا کر اٹھتا ہوا مشعل کے پاس آیا

"کل ہانی کی ماما واقعی فیری لگ رہی تھی اور ہانی کے ڈیڈ بھی اس کی ماما سے بہت پیار کرتے ہیں"

ایش ہانی کے اسٹائل میں بولا اور ویسے ہی کس کر کے اپنی بھی محبت کا یقین دلایا

تعبیر ابھی پیر دے کر فارغ ہوئی تھی تو مزمل کو کال کرنے کا سوچنے لگی۔۔۔ اچانک نشاتابی کو آواز دے کر کلاس روم سے اس کے پیچھے بھاگتی ہوئی آئی

"کہاں جا رہی ہو بد تمیز کل ادھوری بات بتا کر سسپنس پیدا کر دیا،،، جلدی بتاؤ تمہاری اور تمہارے باڈی گارڈ کی نیا کیسے پار لگی"

نشاتابی کے قریب آ کر ایک سانس میں بولی جس پر تعبیر نے اسے پوری تفصیل سنائی

"واؤ تو اس ہفتے تمہاری منگنی زبردست"

نشاتابی نے خوش ہوتے ہوئے پوچھا

"ہاں ڈیساؤ تو یہی ہوا ہے آج یا کل میں انگیجمنٹ کے لیے ڈریس لینے جاؤ گی"

تعبیر نے مسکراتے ہوئے نشاتابی کو اپنا پلان بتایا

"کل مشعل بجا بھی نے بہت پیارا ڈریس پہنا ہوا تھا،،، کمر تھوڑا ڈیفریٹ دیکھ کر وہ بھی ٹرائے کرنا"

نشاتابی کے ہاتھ میں موبائل فون تھا نشاتابی کے ڈریس کی تصویر تعبیر کو دکھانے لگی تصویر دیکھ کر تعبیر

کے چہرے پر مسکراہٹ ایک دن غائب ہو گئی

"ارتضیٰ"

مشعل کے برابر میں بیٹھے مسکراتے ہوئے اریش کی تصویر اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اس کو جھٹکا لگا

"کیا بولا۔۔۔ ار ترضی،، ارے نہیں ار ترضی و ر ترضی نہیں یہ اریش بھائی ہیں ماہرہ بھائی کے بھائی" نشا نے تعبیر کی غلط فہمی دور کرتے ہوئے کہا

"اریش۔۔۔ نہیں نہیں میں یہ چہرہ کیسے بھول سکتی ہوں یہ ار ترضی ہے تعبیر نے حیرت سے کہا
"ارے بھائی یہ اریش بھائی ہیں خیر یہ بتاؤ یہ ار ترضی کون ہے"

نشا نے تعبیر سے پوچھا

"ار ترضی۔۔۔ وہ میرا" تعبیر کے موبائل نیچے پران دونوں کی بات ادھوری رہ گئی تعبیر نے کال ریسپونڈ کر لیا

"کیا ہوا تعبیر سب ٹھیک ہے" www.urdu novelsmania.com

نشا نے اس کو غائب دماغ دیکھ کر پوچھا

"ہاں مزمل آگیا ہے اب مجھے چلنا چاہیے"

تعبیر نے نشا سے کہا اور یونیورسٹی سے باہر چلی گئی

"کیا ہوا میڈم کہاں رہ گئی تھیں"

ارتضیٰ نے کار میں بیٹھتے ہوئے تابی سے پوچھا
"کہیں نہیں بس نشا سے بات کر رہی تھی"

تعبیر کی غائب دماغی وہ پہلے ہی نوٹ کر چکا تھا،، نشا کے ذکر سے،، مطلب اس کا پورا سمجھ میں آ گیا
"کیسا ہوا پیر"

کار اسٹارٹ کرنے کے بعد اس نے تعبیر کا ہاتھ تھامتے ہوئے پوچھا
"ہاں پیر تو اچھا ہوا"

تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا پھر کار سے باہر دیکھنے لگی
"یہ کہاں لے آئے" ارتضیٰ نے ریسٹورنٹ کے پاس کار روکی تو تابی نے اس کو دیکھ کر پوچھا
"چلیں آئے لانچ کرتے ہیں"

ارتضیٰ کہتا ہوا کار سے اترا تو تعبیر بھی اتر گئی # یو آرمائن

www.urdu novels mania.com

زینبہ۔ شرجیل

قسط 26

اب بتائیں کیا بات ہے"
آرڈر کرنے کے بعد ارتضیٰ نے جانچتی نظروں سے تعبیر کو دیکھا،، وہ سمجھ گیا تابی اس وقت پریشان
ہے یقیناً اس کو کچھ نہ کچھ علم ہوا ہوگا

"مزل تمہیں پتہ ہے ارتضیٰ کا اصلی نام اریش ہے"

تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا وہ چپ ہو کر اسے دیکھنے لگا یعنی جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا

"یہ ارتضیٰ کا یہاں کیا ذکر اس کی کیسے یاد آگئی آپ کو"

ارتضیٰ نے ایسے ری ایکٹ کیا جیسے کوئی بہت معمولی بات ہو

"وہ نشا کی بھابھی کا بھائی ہے اور اس کا اصل نام اریش ہے وہ مجھ سے جھوٹ بول رہا تھا پتہ نہیں کیا

چکر ہے مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا"

تعبیر الجھتے ہوئے کہا

"اگر وہ نشا کی بھابھی کا بھائی ہے، اور اریش ہے یا پھر ارتضیٰ یا جو بھی کوئی۔۔۔۔۔ اب اس بات کا آپ

سے کیا تعلق ہے تعبیر"

ارتضیٰ نے اس کو ریلیکس کرنے کے لیے کہا۔۔۔ اس وقت وہ کوئی بھی شوشہ افورڈ کرنے کے موڈ

میں نہیں تھا،، ستار میمن کے بعد وہ ایسے ہی کسی موقع کے انتظار میں تھا کہ وہاں صدیقی کو اسکے

دوسرے ساتھیوں کے ساتھ رنگے ہاتھوں پکڑوا دے اور وہ دن دور بھی نہیں تھا جب اس کا یہ مشن

مکمل ہو جاتا، ایسے میں تعبیر کو اریش کا پتہ چلنا۔۔۔۔۔ اس نے اکتا کر سوچا

"تعلق کیسے نہیں ہے منزل، میں اس کے نکاح میں تھی اور نکاح والی بات جھوٹ نہیں۔۔۔ تم نے خود مجھ سے کہا تمہیں بابا نے بتایا اب اس شخص کا ایک الگ نام ایک الگ روپ سامنے آیا ہے تو میرا حیران ہونا پریشان ہونا بنتا ہے"

تعبیر نے ار ترضیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا

"نکاح میں تھی آپ، مگر اب نہیں ہیں، اس کے بعد اس نے آپ کو کانٹیک نہیں کیا تو یہ چیپٹر کلوز ہو گیا تعبیر" ار ترضیٰ نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی

"اور اگر اس نے مجھے ڈائیووس نہ کی ہو، تمہیں یاد ہے وہ کتنی بری طرح میرے پیچھے پڑا تھا مجھے خوف زدہ کر رہا تھا پھر اچانک میرے کہنے پر اس نے اتنی آسانی سے مجھے ڈائیووس دی کہیں کچھ گڑبڑ ہے منزل"

تعبیر سوچتے ہوئے بول رہی تھی ار ترضیٰ نے اس کو غور سے دیکھا

"تعبیر یہ بھی تو ہو سکتا ہے اریش اور ار ترضیٰ دو مختلف انسان ہوں اور ان دونوں کی آپس میں شکلیں ملتی ہو" ار ترضیٰ نے اس کا مائنڈ دوسری طرف ڈائیوٹ کرنے کی کوشش کی

"مطلب تمہارا ایک شکل کے دو آدمی ایسا فلموں میں ہوتا ہے منزل
تعبیر کا دل نہیں مانا

"ارے یار میں دیکھ کر تو آیا ہوں آج اپنی آنکھوں سے دو ٹوانسز بے بیز کو"
ارتضیٰ اس کو دیکھ کر بولا

"میری آنکھیں دھوکا نہیں کھا سکتی، یہ بات میں خود معلوم کر لوں گی"
اس کی باتوں پر ارتضیٰ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے

"اوکے میڈم ابھی آپ ارتضیٰ اور اریش کے چکر سے نکلیں اور اپنے منزل کے بارے میں
سوچیں۔۔۔ ارتضیٰ اور اریش کا کیا چکر ہے میں معلوم کر لوں گا" ارتضیٰ نے تعبیر کو مطمئن کرنا چاہا تو وہ
چپ کر کے منزل کو دیکھنے لگی

"کیا ہوا اپنے منزل پر اعتبار ہے نا"
منزل نے اس کے دیکھنے پر سوال کیا تو تعبیر نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ ویٹر کھانا لے کر آیا ارتضیٰ
نے کھانے کے دوران اس کا دھیان دوسری باتوں میں لگا کر کافی حد تک ارتضیٰ اور اریش کی طرف
سے ہٹا دیا

"اکا یہ فرید کیا کہہ رہا ہے آپ ایسے سوچ بھی کیسے سکتی ہیں"
مشعل نے اکا کے پاس آکر بولا

"کیا سوچ لیا بھئی میں نے مجھے بھی تو کچھ خبر ہو"
اکا اپنے کپڑے سوٹ کیس میں رکھ رہی تھی مشعل کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"اب آپ ایسے انجان بننے کی ایکٹنگ نہیں کریں،، میں آپ کو بتا رہی ہوں آپ فرید کے ساتھ کہیں
نہیں جا رہی"
مشعل نے ناراض لہجے میں اکا سے کہا

"اوہو اس بات کو لے کر تم مجھ سے ناراض ہو رہی ہو، ابھی فرید کو اور اس کی بیوی کو بھی میری
ضرورت ہے بیٹا،، بینش کی طبیعت صحیح نہیں رہتی ہے۔۔۔ بچہ نہیں سنبھلتا اس سے اور میں کون سا
ہمیشہ کے لئے جا رہی ہوں چکر لگاؤں گی نہ تمہارے پاس۔۔۔ ہانی کے لیے تو آنا پڑے گا اس کے
بناء میرا کون سادل لگے گا"
آکا نے مشعل کو سمجھاتے ہوئے کہا

"مجھے بھی تو آپ کی ضرورت ہے میں کیسے رہوں گی بھلا"

مشعل اکا کے جانے کا سن کر اداس ہونے لگی

"ارے لڑکی عقل کے ناخن لو کچھ، شادی کے بعد اپنی ضرورتوں کا نہیں سوچتے، اب تمہارا شوہر ہے بچہ ہے انہیں تمہاری زیادہ ضرورت ہے۔۔۔ بس اب تمہیں ان دونوں کی ضرورت کا خیال رکھنا ہے اور ہانی کا خیال تو تم رکھو گی یہ مجھے کہنے کی ضرورت نہیں ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ اب تمہیں اریش کا بھی خیال رکھنا ہے،، وہ بہت اچھا بچہ ہے میں ایسے ہی اسے پسند نہیں کرتی شروع سے ہی، اس کی ضروریات کا خیال رکھنا کبھی شکایت کا موقع نہیں دینا۔۔۔ ایک اچھی ماں تو تم ہو ہی، ایک اچھی بیوی بھی ثابت ہونا سمجھ آرہی ہیں نہ میری بات"

اکا نے مشعل کو نصیحت کرتے ہوئے کہا

"میں آپ کو بہت مس کروں گی"

مشعل کا دل بھر آیا تو وہ اکا کے گلے لگ کر رونے لگی روم کا دروازہ کھلا تو فرید کے ساتھ اریش بھی روم میں آیا مشعل اپنے آنسو صاف کرتی ہوئی پیچھے ہٹی

"بس اب تم رونا ڈال دینا آکا کے جانے کا،، یہ میری بھی اکا ہے کتنے سالوں سے تم ڈیرہ جما کر بیٹھی ہوں اور لاڈ اٹھوا رہی ہو اب میری باری ہے لاڈ اٹھوانے کی"

فرید نے آنسو صاف کرتی ہوئی مشعل کو دیکھ کر کہا جس پر اریش اور اکا مسکرا دیئے

"فرید اکا کو بس مہینے بھر کے لیے چھوڑ رہی ہو اس کے بعد تم انہیں واپس بھیجو ادو گے میں بتا رہی ہوں"

مشعل کو اکا کا اتنا اچانک جانا بالکل ہضم نہیں ہو رہا تھا

"اچھا میری بہنا جیسے تمہاری مرضی"

فرید نے ہار مانتے ہوئے کہا

"کل کتنے بجے کی فلائٹ ہے آپ لوگوں کی"

اریش نے فرید سے پوچھا

"صبح 9 بجے کی ہے اریش بھائی اب آپ آئیے گا مشعل اور ہانی کو لے کر ہمارے پاس، آپ کے

پاس آ کر تو مجھے بہت اچھا لگا"

فرید نے خلوص دل سے اریش کو دعوت دی

"کیوں نہیں،، ہم لوگ بھی ضرور آئیں گے۔۔۔ اب آپ لوگوں کو بھی ریسٹ کرنا چاہیے صبح جلدی

اٹھنا ہوگا"

اریش نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا

مشعل اور اریش روم سے باہر نکل کر اپنے بیڈ روم میں جانے لگے اریش نے مشعل کا ہاتھ تھاما اور اس کا رخ اپنی طرف کیا

"کس بات پر رونا آ رہا ہے تمہیں"
اریش نے مشعل کا چہرہ تھامتے ہوئے پوچھا

"اکا چلی جانے لگیں یہ سوچ کر میرا دل اداس ہو رہا ہے"
مشعل نے رونے کی وجہ بتائی

"اور تمہیں اس طرح دیکھ کر میرا دل اداس ہو رہا ہے، پلیز اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ ہانی کے ڈیڈ پر بھی رحم کرو"

اریش نے اس کی آنکھیں چومتے ہوئے کہا تو مشعل مسکرا دی

"ڈیڈ کا بیٹا ہے کہاں پر"
مشعل نے اریش سے ہانی کا پوچھا

"بیڈروم میں ہے ابھی ابھی کارٹون لگا کر دیا ہے تو صاحبزادے مجھ سے پوچھ رہے ہیں ہانی کو اس کی پرنسز کب ملے گی"

اریش کے بتانے پر مشعل کو ہنسی آئی

"پھر آپ نے کیا بولا اسے"

مشعل نے مسکرا کر پوچھا

"میں نے یہی کہا بیٹا تمہارے ڈیڈ کو تو کل ہی اس کی پرنسز ملی ہے پر تمہیں تمہارے ڈیڈ بیس سال کی عمر میں ہی پرنسز لادیں گے"

اریش نے شرارت سے مشعل کو دیکھتے ہوئے جواب دیا وہ مسکرا کر کچن کی طرف جانے لگی

www.urdu novelsmania.com

"اب کہاں جا رہی ہو"

اریش نے مشعل کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا

"ذرا کچن کا ڈور دیکھ لو اور سارے دروازے چیک کر لو پانچ منٹ نہ آتی ہوں واپس"

مشعل نے اریش کو دیکھ کر کہا

"جلدی سے واپس آ جاؤ جب تک میں ہانی کو سلانے کی ٹرائے کرتا ہوں پھر اس کے بعد میں بتاؤں گا کہ ہانی کی ممانکتی پیاری لگ رہی تھی آج"

اریش نے مشعل کو دیکھ کر ذومعنی انداز میں کہا مشعل بلش کرتی ہوئی وہاں سے چلی گئی

تعبیر کی اچانک پیاس سے آنکھ کھلی گھڑی رات کے دو بج رہی تھی۔۔۔ تعبیر نے آنکھیں مسلتے ہوئے جگ سے گلاس میں پانی انڈیل کر پینے لگی گرم پانی سے اس کی تسکین نہیں ہوئی تو وہ کچن کی طرف آئی

اس وقت لائبریری کی لائٹ آن تھی

"کون ہو سکتا ہے بابا یا مزمل"

خود سے سوال کرتی ہوئی تجسس کے ہاتھوں لائبریری میں پہنچی یہ دیکھ کر حیرت سے اس کی خمار زدہ آنکھیں پوری کھل گئی وہاں ایک خفیہ راستہ تھا جو کہ پہلے کبھی اس کی نظر سے نہیں گزرا تھا اندر سے باتوں کی آواز

"یہ تو بابا اور مزمل کی آوازیں ہیں"

دھڑکتے دل کے ساتھ اس نے اندر جانے کا سوچا

تعبیر کے دماغ سے وہ اریش اور ارتضیٰ کا خیال نکالنے میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا تھا بس اس کا بھی ارادہ یہی تھا جیسے ہی وہاں ہتھیاروں کی فروخت کے لئے اپنے گاہکوں کو بلائے اسی دن وہ عماد کو انفارم کرے گا اور گھر میں موجود گودام کو بھی ایکسپوز کروائے گا۔۔۔ اس نے کرنل سرفراز کو پہلے ہی اعتماد میں لیا ہوا تھا کیونکہ پچھلی دفعہ ڈی ایس پی وقار نے وہاں صدیقی کے خلاف کوئی بھی ایکشن لینے سے صاف منع کر دیا تھا

آج رات بھی اس کے لیے اہمیت کی حامل تھی کیونکہ آج رات وہاں نے مزید اسلحہ خریداری کر کے منگوایا تھا جو کہ تھوڑی دیر پہلے گودام میں رکھوایا گیا تھا۔۔۔۔۔ ارتضیٰ نے سوچا جب وہاں ایکسپوز ہو جائے گا اس کے بعد ہی وہ تعبیر کو بھی اپنی حقیقت بتا دے گا تعبیر کاری ایکشن جو بھی ہو اپنا مشن مکمل ہونے کے بعد وہ اسے ہینڈل کر لے گا اس وقت رات کے دو بج رہے تھے وہاں اور ارتضیٰ دونوں ہی گودام میں موجود تھے تھوڑی دیر پہلے تین اسلحہ سے بھرے ٹرک پیٹیوں کی صورت، گودام میں رکھوائے گئے تھے

ارتضیٰ کو اپنی منزل قریب نظر آرہی تھی بس اب اس کی کوشش تھی کہ جلد از جلد وہاں صدیقی اپنے گاہکوں کو دعوت دے اور وہ اسے دنیا کے سامنے اکسپوز کر دے

"یہ دیکھو منزل بالکل نیو ماڈل ہے آج کل مارکیٹ میں اس کی بہت ویلو ہے"
وہاں نے ایک چھوٹے سائز کا پستل ارتضیٰ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا ارتضیٰ نے جسے تھاما

"یو ٹیفل"

ارتضیٰ نے ستائشی نظروں سے پستل کو ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا

"تمہیں پسند آئی ہے یہ، اسے میری طرف سے تحفہ سمجھو آفٹر آل ہونے والے داماد ہوں تم میرے"

وہاں نے خوش ہوتے ہوئے کہا تو ارتضیٰ مسکرایا پستل کا رخ چلانے والے انداز میں گودام کے دروازے کی طرف کیا

اس کی مسکراہٹ جب تھمی جب وہاں گودام کے دروازے سے اسے تعبیر آتی دکھائی دی،، اس کی کیا وہاں صدیقی کی بھی مسکراہٹ اچانک غائب ہو کر شاک کی کیفیت میں بدل گئی کیونکہ گودام میں موجود ٹیبل پر آنے والا اسلحہ کھلا پڑا تھا ارتضیٰ نے پستل والا ہاتھ نیچے کر کے پستل کو ٹیبل پر رکھا۔۔۔

ایسا وہ ہرگز نہیں چاہتا تھا جو ہو گیا تھا، چاہتا تو وہاج بھی نہیں تھا کہ تابی کو ان سب چیزوں کا کبھی علم ہو دوسری جانب تعبیر اپنے سامنے موجود اسلحے اور اس کے پاس کھڑے ہوئے باپ اور مزمل کو دیکھ کر بے یقینی، حیرت اور خوف کی کیفیت میں گھری ہوئی تھی

"کیا ہے یہ سب"

اس نے لہجے میں حیرت اور خوف سمائے ہوئے باری باری ان دونوں کو دیکھ کر پوچھا

"تعبیر آپ اپنے روم میں جائے میں بتاتا ہوں آپ کو سب"

ارتضیٰ نے حتماً مکان اپنا لہجہ نارمل رکھتے ہوئے تعبیر کی طرف قدم بڑھائے

"وہی رک جاؤ مزمل"

www.urdu novelsmania.com

تعبیر کی آواز پر اس کے قدم تھم گئے تعبیر نے وہاج صدیقی کی طرف دیکھا اور چلتی ہوئی اس کے پاس آئی

"یہ سب کیا ہے بابا کیا آپ واقعی۔۔۔ میں نے اپنی یونیورسٹی میں ایک بار لڑکے سے سنا تھا کہ وہاج صدیقی اسمگلر ہے میرا دل چاہا میں اس کا منہ توڑ دوں میرے شریف باپ کے بارے میں اس کی ترقی سے جل کر لوگ اس طرح بول رہے ہیں مگر وہ سب سچ تھا۔۔۔ آپ یہ کام کرتے ہیں" اس نے ٹیبل کی طرف رخ کیا تعبیر کی آنکھوں میں آنسو تھے

"تعبیر اپنے کمرے میں جاوا بھی اور اسی وقت" وہاج نے چند لمحے پیشمانی کے بعد تعبیر کو سخت لہجے میں کہا

"یعنی آپ کو کوئی شرمندگی کوئی دکھ نہیں ہے" تعبیر کو مزید دکھ ہوا

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے اپنے کمرے میں جاو" اب کے وہاج صدیقی نے چیخ کر کہا اس کے چہرے پر غصے کے آثار صاف نمایاں تھے ارتضیٰ آگے بڑھ کر تعبیر کے پاس آیا

"تعبیر آپ روم میں جائے پلیز" ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑنا چاہا جسے تعبیر نے زور سے جھٹکا

"ہاتھ مت لگاؤ تم مجھے،، تف ہے تمہارے اوپر شرم آرہی ہے مجھے آج آپ دونوں کو اس روپ میں دیکھ کر" اب کی تعبیر میں چیختے ہوئے کہا تو وہ دونوں خاموش ہو گئے

"روم میں تو میں نہیں جاؤں گی لیکن اب پولیس کے پاس ضرور جاؤں گی" تعبیر نے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا جس پر وہاج اور ار ترضی دونوں کو حیرت کا جھٹکا لگا

"کیا بکواس کر رہی ہو تم، اپنے باپ کو پولیس کی دھمکی دے رہی ہو"

وہاج نے غصے میں تعبیر کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑا ار ترضی کو اس طرح تابانی سے سخت لہجے میں وہاج کا بات کرنا اچھا نہیں لگا مگر وہ اپنے اوپر شک نہیں ہونے دینا چاہتا تھا کیونکہ آج تابانی نے جو کچھ دیکھا وہ خود بھی اس کے حق میں ابھی نہیں تھا،، وہ نہیں چاہتا تھا تعبیر مزمل کو بھی غلط سمجھے اسے اس وقت تعبیر کی آنکھوں میں اپنے لئے بدگمانی دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی

"ہاں میں آپ کے خلاف پولیس میں جا کر رپورٹ"

اس سے پہلے تعبیر کا جملہ مکمل ہوتا زور دار تھپڑ سے جہاں اس کی آواز بند ہوئی اور تعبیر لڑکھڑاتی ہوئی گرتی اس سے پہلے ار ترضی نے اسے تھام لیا

"سر پلیز"

وہاج کا غصے میں لال چہرہ دیکھ کر ار ترضیٰ نے اپنا غصہ کنٹرول کیا جو اسے تعبیر کو مارنے پر، وہاج پر آیا تھا وہ اتنا ہی بول سکا

"لے جاؤ اسے یہاں سے اور کمرے میں لا کر دو اب یہ نہ کہیں باہر جائے گی نہ ہی کوئی اس سے ملنے آئے گا۔۔۔ شکل کیا دیکھ رہے ہو میری لے جاؤ اسے میری نظروں سے دور"

وہاج ابھی بھی چیخ کر بول رہا تھا

"تعبیر آپ پلیز چلیں"

ار ترضیٰ نے ضبط کرتے ہوئے کہا تعبیر کی ضد اس وقت مزید اس کا کام خراب کر سکتی تھی

"شٹ اپ تم دور رہو مجھ سے"

تعبیر نے روتے ہوئے ار ترضیٰ کو دھکا دیا ار ترضیٰ نے ایک نظر وہاج کو دیکھا جو غصے میں شاید تعبیر کی طرف بڑھنے کا ارادہ کر رہا تھا تبھی ار ترضیٰ نے مضبوطی سے تعبیر کا بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا گودام سے باہر جانے لگا۔۔۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو یقیناً وہاج تعبیر کو ایک اور تھپڑ مارتا اور پتہ نہیں اب کی بار ار ترضیٰ وہ تھپڑ برداشت کرتا بھی کہ نہیں

"چھوڑو میرا ہاتھ مزمل، چھوڑو مجھے"

تعبیر مسلسل ہوتی ہوئی اس کے ساتھ چلنے پر مجبور تھی کیونکہ ار ترضیٰ نے بہت زور سے اس کا بازو دبوا ہوا تھا، سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ اسے بیڈروم میں لایا اور بیڈ پر لا کر جھٹکے سے چھوڑا، تعبیر بیڈ پر گرنے کے بعد فوراً اٹھی اور روتی ہوئی۔۔۔ اس سے پہلے وہ دروازے تک پہنچتی ار ترضیٰ نے اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں سے تھاما

"پلیز تعبیر میری بات سنو مجھے سمجھنے کی کوشش کرو"

ار ترضیٰ نے اس کو سنبھالنا چاہا مگر اس وقت لگنے والے شاک کی وجہ سے شاید وہ اپنے آپ میں نہیں تھی روتی ہوئی، اس کے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا کر روم کا دروازہ کھولنے لگی تبھی وہاں روم کے اندر آیا اور تعبیر کا بازو پکڑا

"انجیکٹ کرو اسے"
 www.urdu novels mania.com

وہاں نے انجیکشن ار ترضیٰ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا

"سر مگر"

ار ترضیٰ نے وہاں کو دیکھا

"لگاؤں اسے"

وہاج کے چہنچہنے پر ار ترضی انجکشن لے کر تابی کی طرف بڑھا

"مزل نہیں پلیر"

تعبیر روتے ہوئے وہاج سے اپنا بازو چھڑا رہی تھی ار ترضی کو اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر ایک دم بولی

ار ترضی کو معلوم تھا کہ یہ نیند کا انجکشن ہے اور وہ اس سے ریلیکس ہو جانے کی شاید اس وقت یہی بہتر تھا

"مزل نہیں چھوڑو مجھے،،، بابا پلیر"

ار ترضی نے اس کی چہنچہن کی طرف دھیان نہ دیتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر انجکشن لگایا وہ وہاج کے بازوؤں میں مچلتی ہوئی تھوڑی دیر بعد ہوش و خروش سے بیگانہ ہو گئی تو وہاج نے اسے بیڈ پر لٹایا

#یو آر مائن

#زینبہ۔ شرجیل

قسط 27

"اچھا نہیں ہوا ہے یہ، جو بھی ہوا"

وہاج کے بولنے پر ارتضیٰ نے تاسف سے تابانی کو دیکھا جو بیڈ پر آڑھی تھرچھی لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ وہاج تابانی کے بیڈروم سے باہر نکلا ارتضیٰ بھی تعبیر کا موبائل اپنے ہاتھ میں لے کر وہاج کے پیچھے آیا اور بیڈروم کا دروازہ لاک کیا

"ابھی تعبیر شک میں تھی جبھی اس کا یہ ری ایکشن تھا صبح تک نارمل ہو جائے گی"

ارتضیٰ نے وہاج کو دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ سانپ میں اور بے ضمیر لوگوں میں زیادہ فرق نہیں ہوتا دونوں ہی اپنے اولاد کو نگل سکتے ہیں

"اس کا ٹھیک ہونا اور ہمارے قابو میں ہونا بہت ضروری ہے منزل۔۔۔ میں اس کے اوپر زیادہ سختی نہیں برتنا چاہتا مگر میرے خلاف جا کر وہ پولیس کو یا کسی اور کو انفارم کریں میں یہ بھی برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ اولاد ہے وہ میری اس کی لگائیں نہ کھینچی تو کل کو میرے لئے مسئلہ ہو سکتا ہے اور ظاہری بات ہے میں اپنے لیے کوئی خطرہ بھی نہیں مل لینا چاہتا"

وہاج ارتضیٰ کو دیکھتے ہوئے پریشانی سے بولا

"آپ تعبیر کی فکر نہیں کریں سر میں اسے سنبھلوں گا" ارتضیٰ کے کہنے پر وہاں نے غور سے اسے دیکھا۔۔۔ وہاں کو لگا کہ وہ ٹھیک کہہ رہا ہے یقیناً تاہی اس کی بات سمجھے گی اور مانے گی بھی منزل اسے آرام سے ہینڈل کر لے گا

"ٹھیک ہے پھر سیٹر ڈے کی منگنی کا پروگرام کینسل،، کل دوپہر تک مولوی کا ارتیج کرو کل تمہارا تعبیر سے نکاح ہے تاکہ میرے سر پر یہ اچانک آنے ٹینشن ختم ہو"

وہاں کہتا ہوا خود کو ریلیکس کر کے اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔ ارتضیٰ نے اس عظیم باپ کو حیرت سے دیکھا یعنی اپنی بیٹی کو ٹینشن سمجھ کر اس نے دوسرے کے سر پر مسلط کرنا ضروری سمجھا اور خود پر سکون ہو گیا،، ارتضیٰ کو وہاں کی سوچ پر افسوس ہوا

"ارتضیٰ دوبارہ تعبیر کے روم کا لاک کھول کر روم کے اندر آیا جہاں تعبیر بے ہوش پڑی تھی اسے تعبیر کو دیکھ کر اور بھی دکھ ہوا اس کے پاس ایک خونی رشتہ تھا مگر وہ بھی صرف نام کا

ارتضیٰ نے تعبیر کی ڈھلکی ہوئی گردن کو تکیہ پر رکھ کر اس کے چہرے اور گردن سے بال ہٹائے۔۔۔

تعبیر کے چہرے پر آنسوؤں کے نشان خشک ہو گئے تھے مگر وہاں کی انگلیوں کے نشان ابھی تازہ تھے ارتضیٰ نے اپنے ہونٹ تعبیر کے گال پر رکھے۔۔۔۔ اس کی نظر ہالٹ سلیو سے چھلکتے دودھیا بازو پر گی جہاں ابھی اس نے انجکشن لگایا تھا

"سوری"

زیر لب بول کر ارتضیٰ اس کا بازو کو نرمی سے سہلانے لگا اور اس کے چہرے کو دیکھتا رہا پھر اٹھ کر اس نے روم کی لائٹ بند کی اے۔ سی کی کولنگ سے کمرہ ٹھنڈا ہو چکا تھا ریوٹ سے کولنگ کم کر کے وہ بیڈ پر تعبیر کے برابر میں لیٹ گیا

جب وہاں نے اپنی ٹینشن اتار اس کے اوپر پھینکی تھی تو پھر اسے کس بات کی ٹینشن تھی اسنو وائٹ تو ویسے بھی اسی کی تھی۔۔۔ اس کی محرم، آنکھیں بند کر کے وہ کل آنے والے دن کے لئے سوچنے لگا

کل نکاح خواں کا ارتج کرنا تھا کیا تعبیر اب منزل سے نکاح کرنے پر راضی ہو جائے گی اس نے لیپ کی مدہم روشنی میں تعبیر کو دیکھتے ہوئے سوچا اور اگر وہ راضی نہیں ہوئی تو وہاں اپنی بیٹی کے ساتھ کیا کرے گا یہ سوچ آتے ہی اس نے تعبیر کے سونے ہوئے وجود کو اپنی طرف کھینچ کر اپنے حصار میں لیا اس کا سر اپنے سینے پر رکھ کر وہ کل کے دن کے لیے خود کو تیار کرنے لگا

تعبیر کی صبح آنکھ کھلی تو اس نے خود کو ارتضیٰ کی بانہوں میں سوتے پایا اس کا سر ارتضیٰ کے سینے پر تھا اور ارتضیٰ کا ہاتھ اسکی کمر کے گرد۔۔۔۔۔ تعبیر کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا وہ فوراً اٹھ بیٹھی اور بے یقینی سے ارتضیٰ کو دیکھنے لگی،،،

اس کے اٹھنے پر ارتضیٰ کی بھی آنکھ کھل گئی تعبیر کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر کے وہ خود بھی اٹھ کے بیٹھا

"کیسی ہو جان منزل"

ارتضیٰ نے مسکرا کر اپنے ہاتھ سے اس کا گال چھونے کی کوشش کی جسے تابانی نے اپنے ہاتھ سے جھٹک کر اس کا ہاتھ پیچھے کیا

"تم میرے بیڈروم میں میرے بیڈپر کیا کر رہے ہو"

تابانی نے ابھی بھی بے یقینی کی کیفیت میں اس کو دیکھ کر پوچھا

"میں تمہارے بیڈروم میں تمہارے بیڈپر تمہارے ساتھ سو رہا تھا"

ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے نارمل سے انداز میں جواب دیا جیسے یہ کوئی بڑی بات نہ ہو۔۔۔۔۔ آج اس نے اس کا بیڈ شیئر کرنے کے ساتھ ساتھ آپ سے تم پر آنے کی گستاخی بھی کی تھی

"کس حق سے" تعبیر نے غصے میں اس سے پوچھا اسے کم سے کم منزل سے اتنی بے باکی کی امید ہرگز نہیں تھی مگر امید تو اسے اپنے باپ سے اور اپنی محبت سے بھی اس بات کی نہیں تھی جو کہ وہ کل رات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی

"حق کی بات مت کرو میری جان اس حق کے چکر میں منزل تمہیں اب تک بہت رعایت دے چکا ہے"

ارتضیٰ ہنستا ہوا بیڈ سے اٹھ کر بولا

"تم میرے ساتھ سوئے تم نے میرے ساتھ کچھ الٹا سیدھا"

تعبیر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا مگر آگے کیا پوچھتی چپ ہو گئی اس کی بات سن کا ارتضیٰ جو کہ بیڈروم کے دروازے سے باہر جا رہا تھا پلٹ کر اس کو دیکھتا ہوا اس کے پاس آیا

"کل رات میں نے تمہارے ساتھ کچھ الٹا سیدھا نہیں کیا۔۔۔ اگر کچھ الٹا سیدھا کیا ہوتا تو جانِ منزل تم میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ہرگز بات نہیں کر رہی ہوتی۔۔۔۔۔ اپنے منہ زور جذبات کو تو میں کل رات کو قابو کر گیا کیونکہ تم ہوش میں نہیں تھی اور میں تمہارے ہوش،،،، ہوش میں ٹھکانے لگانے کا ارادہ رکھتا ہوں"

ارتضیٰ اسکے نزدیک آ کر اس پر جھکتا ہوا کہنے لگا

"میں تمہارے کرتوت بابا کو بھی بتا سکتی ہو منزل، تم سے محبت کرنے کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ تم" تبصیر غصے میں بول رہی تھی کہ ارتضیٰ نے اس کے ہونٹوں پر انگلی رکھ دی

"شش آواز نہیں،،، نیچی آواز کر کے بات کرو۔۔۔ باڈی گارڈ نہیں ہوں اب میں تمہارا اور میرے کرتوت اپنے باپ کو بتانے سے پہلے یہ بات اچھی طرح جان لو کہ کل رات تمہارا باپ اپنی مصیبت میرے سر ڈال کر خود ریلیکس ہو چکا ہے نکاح ہے آج ہمارا تیار رہنا" ارتضیٰ کمرے سے جانے لگا تبصیر بغیر ہل جوں کے اسے جاتا دیکھنے لگی۔۔۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلے ارتضیٰ نے مڑ کر اسے دیکھا اس کے پاس آیا

"ابھی ان کو سنبھال کر رکھو بہت ضرورت پڑنے والی ہے"

ارتضیٰ نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔۔ تبصیر کے آنسو دیکھ کر وہ فی الحال وہ کمزور نہیں پڑنا چاہتا تھا

"کیا۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہی ہوں میڈم کل رات صرف تمہیں تمہارے باپ اور مزمل کی حقیقت پتہ چلی ہے۔۔۔ باقی کچھ بھی نہیں بدلاتم مصیبت صرف اپنے باپ کے لیے ہو مزمل کے دل میں تم آج بھی دھڑکن بن کر دھڑکتی ہو یقین نہیں آتا"

ارتضیٰ نے تعبیر کا ہاتھ تھام کر اپنے دل پر رکھا جو تابی نے آہستہ سے پیچھے کر لیا

"کل رات بہت کچھ بدل گیا ہے مزمل اب شاید تابی محبت کرنا ہی بھول جائے"

تعبیر کا دل ہی تو ٹوٹ گیا تھا اپنے باپ اور محبت کا یہ روپ دیکھ کر

"کچھ نہیں بدلاتم صرف نکاح کے لیے خود کو تیار کرو محبت تمہیں دوبارہ تمہارا مزمل کرنا سکھا دے گا"

ارتضیٰ نے تعبیر کے گال تھپتھپا کر کہا

"اور اگر میں نکاح سے انکار کر دو تو" تعبیر نے مزمل کو دیکھ کر بیڈ سے کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا

"اس سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا، نکاح صرف تمہاری سیٹسفیکشن کے لیے ہو رہا ہے وہاں سر کو تو تم سے کوئی سروکار نہیں ہے انہوں نے تمہیں میرے حوالے کر دیا ہے میں جیسا برتاؤ کرو وہ کچھ نہیں بولیں گے مگر میں تو اپنی میڈم سے صرف پیار کرنا جانتا ہوں نکاح کی شرط لازمی نہیں میرے لیے نہ ہی کوئی پابندی"

ارتضیٰ نے کیا اسے خود سے قریب کیا اور اس کی گردن پر اپنے ہونٹ رکھے تو تعبیر بری طرح اس کی بانہوں میں ٹپ اٹھی

"مزل چھوڑ مجھے پلیز"
تعبیر رونے لگی

"تو میری جان نکاح نامے پر بغیر کسی ڈرامے کے سائن کر دینا کیونکہ آج رات میرا تمہارے بیڈ روم میں نہ خود سونے کا پروگرام ہے اور نہ میں تمہیں سونے دوں گا۔۔ اب یہ چوائس تمہاری ہے جائز بندھن میں بند کر مجھے اپنے قریب آنے دینا ہے یا ویسے ہی"

تعبیر کو اپنے حصار میں لیے وہ اس کے کان کے قریب قطرہ قطرہ زہر لفظوں کے ذریعے اس کے اندر اتار رہا تھا اور پھر تعبیر کو روتا ہوا چھوڑ کر اس کے روم سے چلا گیا و

دوپہر 4 بجے کے وقت نکاح خواں ارتضیٰ ہی لے کر آیا وہاج کے علاوہ اس کے دو تین دوست اور گھر کے نوکروں کی موجودگی میں ارتضیٰ نے نکاح نامے پر سائن کیے جب تعبیر کے پاس نکاح خواہ لڑکی کی آمادگی کے لیے جانے لگا تو ارتضیٰ نے نکاح نامہ اس سے لے لیا

"میں سائن کروالیتا ہوں"

ارتضیٰ اٹھنے لگا

"تبابی کی رضامندی بھی پوچھنی ہوگی وکیل کو ساتھ لے جاؤ"
وہاج نے ارتضیٰ کو جاتا ہوا دیکھ کر کہا

"وہ راضی ہے اس فار میلیٹی کی ضرورت نہیں میں آتا ہوں سائن کروا کے"
ارتضیٰ وہاج کے پاس رک کر سنجیدگی سے کہتا ہوا دوبارہ چلا گیا اب کے وہاج کچھ نہیں بولا

"تعبیر سائن کرو اس پر جلدی سے" ارتضیٰ مصروف انداز میں کہتا ہوں اس کے پاس آیا تبابی اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی سرخ آنکھیں اس بات کی گواہ تھی کہ وہ تھوڑی دیر پہلے کافی روچکی ہے

"میں نے اپنی شکل دیکھنے کو نہیں کہا ہے سائن کرنے کو کہا ہے شاباش جلدی سے سائن کرو"
آنکھوں میں ڈھیر سارے شکوے لیے وہ اسی کو دیکھ رہی تھی تب ارتضیٰ بولا اور ہاتھ میں پین پکڑا

"مجھے نکاح قبول نہیں ہے میں سائن نہیں کروں گی"
تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا

"تباہی سائن کرو نکاح نامے پر فوراً" وہاج صدیقی کی آواز پر ان دونوں نے اس کی طرف دیکھا

"میں سائن نہیں کرو گی بابا،،، آپ میرے ساتھ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں"

تعبیر کو رونا آنے لگا

"مزل تمہاری ہی پسند تھا،، تمہاری دلی خوشی کے لیے میں اس سے تمہارا نکاح کر رہا ہوں اب جب سب باہر بیٹھے ہیں تم میری عزت کا تماشا نہیں بنا سکتی سائن کرو" وہاج صدیقی نے تباہی کو دیکھ کر کہا

ارتضیٰ کافی انجوائے کر کے اپنے سر کو دیکھ رہا تھا جو خود اپنی بیٹی کو اس کے سپرد کرنے کے لیے اصرار کر رہا تھا

"میں اسے اچھا انسان سمجھتی تھی آپ کی طرح، مگر آپ دونوں اس قابل نہیں ہے کہ آپ دونوں سے کوئی رشتہ قائم کیا جائے" تباہی آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تو وہاج نے منی سائز کا پوسٹل اپنی پاکٹ سے نکال کر اپنی کنپٹی پر رکھا

"صحیح ہے جب تمہیں اپنے باپ سے رشتہ قائم نہیں رکھنا،، تو میرے مرنے کے وقت،، میں اجازت نہیں دیتا کہ تم میرا چہرہ دیکھو"

وہاج کے بولنے پر اور کپٹی پر پستول رکھنے پر تابی سکتے میں آگئی وہی ارتضیٰ نے اپنے سر کی ایکٹنگ کو سر اہا

"تعبیر نے چپ کر کے نکاح نامے پر سائن کیے"

کچھ بھی تھا جیسا بھی تھا وہ تابی کا باپ تھا وہ اپنی وجہ سے اپنے باپ کو خود خوشی کرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی سائن کرنے کے بعد اس نے تھکے ہوئے انداز میں بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگایا۔۔۔ اس نے اس دن کے کتنے خواب دیکھے تھے اور جب یہ دن اس کی زندگی میں آیا تھا تو اندر سے اس کا دل بالکل خالی سا تھا

"تھینک یو بیٹا تم دیکھنا تمہارا یہ فیصلہ آگے زندگی میں تمہارے لیے کتنا اچھا ثابت ہو گا مجھے یقین ہے منزل تمہیں بہت خوش رکھے گا" وہاج صدیقی نے تابی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تو تعبیر نے سر اٹھا کر ایک نظر آپنے باپ کو دیکھا اور اس کے برابر میں منزل جو مسکراتی آنکھوں سے اسی کو دیکھ رہا تھا ایک نظر اس پر ڈالی

"آپ دونوں اسی وقت میرے کمرے سے چلے جائیں" تابی نے بناء تاثر وہاج صدیقی کو دیکھ کر کہا تو اس نے ایک نظر ارتضیٰ کو دیکھا اور باہر نکل گیا اس کے پیچھے ارتضیٰ بھی نکاح کے پیپر ہاتھ میں لیے باہر نکل گیا

صبح ہی اریش اور مشعل اکا اور فرید کو ایئر پورٹ چھوڑنے کے لیے گئے تھے۔۔۔ واپسی پر مشعل کافی بجھی بجھی لگ رہی تھی ہانی بھی اکا کے جانے سے اداس تھا مگر اریش نے اسے باتوں میں لگا کر پھر بہلا لیا مگر ہانی کی ممتا تھوڑا مشکل ٹاسک تھی۔۔۔

تین دن سے وہ آفس بھی نہیں جا رہا تھا لہذا مشعل اور ہانی کو گھر ڈراپ کر کے وہ آفس نکل گیا۔۔۔

اور جب وہ آفس سے واپس آیا تو جلدی تیار ہونے کا شور مچا دیا
 "ڈیڈ ہانی اور ماما کو کہاں لے کر جا رہے ہیں"
 ڈرائیونگ کرتے ہوئے اریش سے ہانی نے سوال کیا

"پہلے شاپنگ کریں گے اس کے بعد ڈیڈ
 ہانی اور ماما باہر ڈنر کریں گے پھر لونگ ڈرائیو پر خوب گھومیں گے"
 اریش کے پروگرام پر جہاں ہانی نے خوش ہو کر یا ہو کا نعرہ لگایا وہی مشعل اریش کو دیکھنے لگی

"کیا ہوا پروگرام پسند نہیں آیا"
 اس نے مشعل کے دیکھنے پر اس سے پوچھا

"آپ آفس سے تھکے ہوئے آئے تھے آپ کو ریسٹ کرنا چاہیے یہ پروگرام ویک اینڈ پر رکھ لیتے"

مشعل نے اریش کا خیال کرتے ہوئے کہا

"ہانی کے ڈیڈ تو سپر مین ہیں وہ کبھی نہیں تھکتے" ہانی نے مشعل کو بتایا جس پر اریش مسکرایا

"تم دونوں کو صبح اداس گھر چھوڑ کر گیا تھا گھر آ کر بھی اگر ادا دیکھتا تو تھکن مزید بڑھ جاتی اور ابھی میں کہاں سے تھکا ہوا لگ رہا ہوں"

مشعل نے اریش کے چہرے کو دیکھا واقعی اس پر تھکن کے آثار کہیں نہیں تھے تھوڑی دیر میں ان کی گاڑی شاپنگ مال کے پاس رکی

جہاں سے ہانی کے ڈھیر سارے کپڑے اور ٹوائیز لیے۔۔۔ اس کے بعد لیڈیز بوتیک سے مشعل کو اپنے لیے کپڑوں کے سلکشن میں مسئلہ ہو رہا تھا سارے ڈریس ایک سے بڑھ کر ایک لگ رہے تھے وہ سوچ میں پڑ گئی کیا لے اپنے لیے مگر یہ مسئلہ بھی ہانی اور اس کے ڈیڈ نے حل کر دیا

"مشعل یہ والا ڈریس دیکھو تم پر بہت سوٹ کرے گا" اریش ریٹ اور بلیک کمبینیشن کا ڈریس مشعل کو دکھاتے ہوئے بولا تو مشعل نے اس کو گھور کر دیکھا

"اب تک 7 سے 8 ڈریس ہانی ڈن کر چکا ہے آپ یہ چھوٹھا ڈریس لے کر آئے ہیں اب بس کریں،،
میں ایک بندی اتنے سارے کپڑوں کا کیا کروں گی کب پہنوں گی" مشعل نے اریش کو حیرت سے
دیکھ کر پوچھا

"اس میں اتنی ٹینشن کی کیا بات ہے دن میں تم ہانی کے سلیکٹ کیے ہوئے کپڑے پہنا کر نا اور رات
میں ہانی کے سونے کے بعد میری پسند کے"

آنکھوں میں شرارت لئے اریش نے مشعل سے کہا تو اس نے اریش کو گھور کر دیکھا

"شرافت سے آپ دونوں باپ بیٹے یہاں سے نکلے اب،، بس بہت ہو گئی شاپنگ"

مشعل نے اریش کو دیکھ کر کہا ہانی ٹرائی میں اپنے شاپنگ کئے ہوئے کپڑے اور ٹواؤز رکھ کر ٹرائی

دوڑانے میں مصروف تھا

"اوکے چلتے ہیں یاریہ والا ڈریس ٹرائے کر لو میری خاطر" اریش کے کہنے پر وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ

گئی اس کے بعد میں مشعل نے اپنی پسند سے اریش کے لیے دو آفس کی شرٹ لیں پھر وہ لوگ فارغ

ہو کر ریسٹورینٹ پہنچے

www.urdu novelsmania.com

وہ تینوں ریسٹورینٹ میں بیٹھے ہوئے ڈن کر رہے تھے تب اریش کی آفس ورکران کے پاس آئی

"السلام علیکم سر کیسے ہیں آپ"

سحر نے اریش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"وعلیکم سلام مس سحر میں ٹھیک ہو، کیسی ہیں آپ" اریش نے سحر کو دیکھ کر پوچھا
 "میں بھی ٹھیک ہوں غالباً یہ آپ کے مسسز اور بیٹا ہے" سحر نے مسکرا کر مشعل کو دیکھا تو مشعل بھی
 مسکرا دی وہ باتوں سے سمجھ گئی کہ اریش کے آفس کی ورکر ہے

"جی یہ میری مسسز اور بیٹا ہے،، مشعل یہ ہمارے آفس کی بہت رسپانسل ورکر ہیں۔۔ سحر آپ بھی
 ہمیں جوائن کریں" مشعل سے تعارف کرانے کے بعد اریش نے سحر کو مخاطب کیا
 "ارے نہیں سر میں یہاں اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہوئی ہوں،، آپ لوگوں کو دیکھا تو سوچا مل لو،، چند
 دن پہلے بھی آپ بھا بھی کے ساتھ دو دریا آئے تھے تب دور سے آپ دونوں کو دیکھا تھا مگر آپ
 جلدی چلے گئے تو اس لیے آپ لوگوں سے ملاقات نہیں ہو سکی۔۔۔ آپ لوگ میرے گھر پر آئے
 گئیں تو مجھے بہت خوشی ہوگی" سحر دعوت دیتے ہوئے خدا حافظ کہہ کر وہاں سے چلی گئی

سحر کی باتوں پر مشعل کی ناصرف چہرے پر مسکراہٹ غائب ہوئی بلکہ بھوک بھی اڑ گئی وہی اریش کو دو
 دریا پر تعبیر اور اپنی ملاقات یاد آئی اس کا دل چاہا وہ جا کر ارتضیٰ کا گلہ ہی دبا دے۔۔۔ اریش مشعل کا
 رویہ نوٹ کر چکا تھا۔۔۔ ہانی کھانا کھانے میں مگن تھا وہ کبھی مشعل کی پلیٹ سے کھانا کھا رہا تھا تو کبھی
 اریش کی پلیٹ سے

"کب تک چلنا ہے گھر"

مشعل نے سنجیدگی سے اریش سے پوچھا

"پہلے کھانا تو کھا لو ایش اس نے ایک پلیٹ کی طرف اشارہ کیا

"گنجائش نہیں ہے اب اور"

وہ ہانی کے ہاتھ ٹشو سے صاف کرتی ہوئی بولی

"ہانی ابھی آسکریم بھی کھائے گا"

ہانی نے چلنے کا سن کر اپنا پروگرام بتایا

"ہانی آج اوور اینٹنگ ہو گئی ہے آسکریم پھر کبھی، گھر چلنا ہے اب"

مشعل نے ہانی کو ٹوکے ہوئے کہا جب کہ ایش چپ کر کے مشعل کو دیکھ رہا تھا

"مما ہانی کا دل چاہ رہا ہے"

ہانی نے منہ بنا کر کہا

"مشعل آپ جا کر کاریں بیٹھے میں اور ہانی آ رہا ہے ہیں"

اس سے پہلے مشعل - کچھ ہانی کو بولتی ایش بیچ میں بول اٹھا اور کار کی کیڑ مشعل کی طرف بڑھائی جسے

مشعل تھام کر باہر نکل گئی

www.urdu novelsmania.com

"یار یہ ہانی کی ماما کو غصہ بہت جلدی آتا ہے"

ایش نے ہانی سے کہا اور اس کے لیے آس کریم پیک کرانے لگا # یو آرمائن

زینبہ شرجیل

قسط 28

ڈیڈ، ہانی کی مہربانی میں آپ انہیں پیار کریں گے وہ سب غصہ بھول جائے گی۔"

معصوم ہانی نے اپنے تجربے کی بناء پر اریش کو مشکل کا حل بتایا تو اریش ہنسا

"چلو گھر جا کے رٹائے کرو گا"

ایک ہاتھ میں آسکریم پیگ لیے دوسرے ہاتھ میں ہانی کا ہاتھ تھامے وہ گاڑی کی طرف چل دیا

"کب تک منہ پھلائے رکھنے کا ارادہ ہے" تھوڑی دیر پہلے ہی اریش نے سوئے ہوئے ہانی کو اس کے

بیڈ پر لٹایا تھا جو انہی کے روم میں موجود تھا مشعل کے برابر میں لیٹ کر اس کا رخ اپنی طرف کرتے

ہوئے پوچھا

"سو جائیں اریش آپ کو صبح آفس کے لئے دیر ہو جائے گی"

مشعل نے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹاتے ہوئے کہا

"یعنی نہ ہی خود سوال کرنا ہے نہ ہی دوسرے کو وضاحت کا موقع دینا ہے،، کہ بندہ اپنی صفائی میں کچھ

بول لے"

اریش نے اس کے اوپر جھگمتے ہوئے کہا

"انسان کو ایسے کام کرنے ہی نہیں چاہیے جن کی وجہ سے بعد میں اس کو وضاحت دینا پڑے"

مشعل کے سنجیدگی سے بولنے پر اریش مسکرایا

"مشعل میں ایک فیسر انسان ہو اور فیسر طریقے سے اپنی زندگی گزارنے کا عادی ہوں۔۔۔ میرے خیال میں ان دو مہینوں میں تمہیں میری عادتوں کا اور نیچر کا اندازہ ہو گیا ہوگا۔۔۔ بے شک ہم دونوں اس مقدس بندھن میں بندھے ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے مگر کیا اس سے پہلے تم نے کسی لڑکی کو میرے گھر آتے دیکھا یا کوئی ایسی حرکت جس سے میری شخصیت کا منفی پہلو تمہارے سامنے آیا ہوں۔۔۔ وہ ارتضیٰ کی وائف تھی تعبیر، جس کا ذکر سحر کر رہی تھی۔۔۔ ارتضیٰ کے کہنے پر ہی میں اس سے ملاتھا اور کیا وجہ تھی یہ میں تمہیں اس لیے نہیں بتاؤں گا کیونکہ اس معاملے سے تمہارا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔۔ یہ میں تمہیں وضاحت نہیں دے رہا صرف اس لئے بتا رہا ہوں کیوں کہ تم میری بیوی ہو اور تمہارے دل میں اپنی شوہر کو لے کر کوئی بدگمانی نہ آئے"

اریش کی بات پر مشعل نے اطمینان کا سانس لیا

"اریش میں کسی لڑکی کا سوچ کر آپ پر شک نہیں کر رہی ہوں اتنی بے وقوف میں ہرگز نہیں ہوں کے اچھے برے کی پہچان نہ کر سکوں۔ وقت نے یہ پہچان کرنا مجھے اچھے طریقے سے سکھا دی ہے مجھے بس اپنے علاوہ کسی اور لڑکی کو آپ کے ساتھ سوچ کر برا لگ رہا تھا ویسے بھی اپنے علاوہ کسی دوسری لڑکی کا ذکر سن کر کوئی بھی بیوی جیلس ہو سکتی ہے"

اب کے مشعل کے کہنے پر اریش مسکرایا اور اس کے دل میں بھی اطمینان اتر

"تمہیں معلوم ہے آج تم کتنی پیاری لگ رہی تھی"

اریش نے اس کی گردن پر جھکتے ہوئے کہا تو مشعل نے اسکو پیچھے ہٹایا

"مجھے معلوم ہے کہ میں آپ کو ہر روز پیاری لگتی ہو یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے اور ابھی تو بالکل بھی نہیں،،، چپ کر کے سو جائیں ورنہ صبح آفس کے لیے لیٹ ہو جائیں گے"

مشعل کے کہنے پر ایش زور سے ہنسا

"اف ایش ہانی ابھی اٹھ جائے گا"

مشعل نے آنکھیں نکال کر ایش کو گھورا تو ایش مشعل کا سر اپنے سینے پر رکھ کر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لی

"کیا ہوا یہ کھانا واپس کیوں لے کر جا رہے ہو"

www.urdu novelsmania

ارتضیٰ تعبیر کے بیڈروم میں جا رہا تھا تو خانساں کھانے کی ٹرے واپس لے کر جا رہا تھا ارتضیٰ نے اس سے پوچھا

"بی بی جی نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا ہے صاحب،، وہ کل رات سے بھوکی ہیں ابھی بھی کھانے سے انکار کر دیا"

کل نکاح کے بعد سے وہ ابھی تک تابی سے نہیں ملا تھا
نکاح کے وقت تعبیر کی جو ذہنی کیفیت تھی اس کی پیش نظر ارتضیٰ کو اس کو چھیڑنا مناسب نہیں لگا اس
لیے وہ رات میں بھی تعبیر کے پاس روم میں نہیں آیا

"ٹھیک ہے لاویہ مجھے دو تم جاؤ"
ارتضیٰ اس کے ہاتھ سے کھانے کی ٹرے لے کر تعبیر کے بیڈ روم میں آیا تو تعبیر بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی
سامنے دیوار پر نسب ایل ای ڈی آن تھا مگر تعبیر کی نظریں اسکرین کی بجائے ٹیرس کے دروازے پر
تھی

www.urdu novelsmania.com

"کھانا کیوں نہیں کھا رہی ہوں"
ارتضیٰ نے ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے تعبیر سے پوچھنا

"مجھے کچھ بھی نہیں کھانا ہے تم میرے روم سے چلے جاؤ"

تعبیر نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا تو ارتضیٰ نے بیڈ پر اس کے پاس بیٹھ کر اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھام کر رخ اپنی طرف کیا

"مجھ سے اور اپنے بابا سے ناراضگی ہے ناکھانے کا کیا قصور ہے۔۔ شاباش اچھے بچوں کی طرح کھانا کھاؤ" ارتضیٰ نے نرمی سے کہتے ہوئے اپنے ہاتھ سے نوالا بنا کر اس کی طرف بڑھایا تعبیر نے ایک نظر ارتضیٰ کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھا اور کھانے کی ٹرے اٹھا کر پوری قوت سے دیوار پر ماری

"تعبیر یہ کیا حرکت ہے"

ارتضیٰ کو اس کے اتنے شدید رد عمل کی توقع نہیں تھی تبھی وہ ناراض ہوتا ہوا بولا

"تمہارے بیچے گئے اسلحہ سے جو بے گناہ لوگ مرتے ہیں نا ان کے خون کی بدبو آرہی ہے مجھے اس کھانے سے۔۔۔ منگل جاؤ میرے روم سے"

تعبیر بیڈ سے اٹھ کر بیچتی ہوئی ارتضیٰ کو دھکا دینے لگی۔۔

"تعبیر میری بات سنو پلیز"

ارتضیٰ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر اسے بانہوں میں لیے سنبھالنے لگا کیونکہ ایک دفعہ پھر اس پر جنونی کیفیت طاری ہو چکی تھی جب اس کا ارتضیٰ پر زور نہیں چلا تو تعبیر نے اسی کی بانہوں میں بکھر کر زور زور

سے رونا شروع کر دیا۔۔۔ شاید یہ کل والا غبار تھا جو اس نے زبردستی نکاح نامے پر سائن کر کے اپنے اندر بھر لیا تھا۔۔۔

"تعبیر یہاں دیکھو میری طرف پلیز،،، کبھی کبھی جو ہمیں دکھ رہا ہوتا ہے ویسا نہیں ہوتا۔۔۔ تمہارا مرزل غلط نہیں ہے یقین کرو میرا"

ارتضیٰ سے اس کی حالت دیکھی نہیں گئی اس لیے وہ بول اٹھا مگر وہ پورا سچ اسے ابھی بھی نہیں بتا سکتا تھا کم از کم تب تک نہیں جب تک اس کا مشن مکمل نہ ہو جائے

"یقین کرو تمہارا کیسے۔۔۔ کیسے یقین کروں۔۔۔ کیسے غلط نہیں ہو تم،،، میری آنکھوں نے جو دیکھا ہے تم اسے جھٹلا رہے ہو بولو"

تعبیر ارتضیٰ کا گریبان پکڑ کر دیوانہ وار چیختے ہوئے بولی

www.urdu novelsmania.com

"کبھی کبھی آنکھوں دیکھا بھی جھوٹا ہوتا ہے مگر میں تمہیں اس وقت نہیں سمجھا سکتا پلیز میری بات سمجھنے کی کوشش کرو اس وقت میں اپنے آپ کو بہت بے بس محسوس کر رہا ہوں،،، تم پلیز خود کو اذیت دے کر مجھے تکلیف میں مبتلا مت کرو" ارتضیٰ تعبیر کو دوبارہ گلے لگاتے ہوئے بولا۔۔۔

تعبیر کو اس کی باتیں تو سمجھ میں نہیں آئی مگر اسے پورا کمرہ گھومتا ہوا محسوس ہوا وہ ارتضیٰ کی بانہوں میں اپنے وجود کو ڈھیلا چھوڑتے ہوئے بے ہوش ہو گئی

"تعبیر۔۔۔ تعبیر"

ارتضیٰ نے اس کو بیڈ پر لٹایا اس کی نبض چیک کر کے ڈاکٹر کو کال کی

"مسلسل ذہنی ٹینشن، دباؤ اور کچھ نہ کھانے کی وجہ سے انہیں ویکنس ہو گئی ہے یہ دوائیاں لکھ کر دے رہا ہوں مگر ان سے زیادہ انہیں کیئر کی ضرورت ہے"

ڈاکٹر نے ارتضیٰ کو پرچہ پکڑاتے ہوئے کہا

تعبیر کے بے ہوش ہونے کے بعد ارتضیٰ نے فوراً ڈاکٹر کو بلا لیا تھا وہاں بھی اس وقت اسی کے روم میں موجود تھا

www.urdu novelsmania.com

"میرے خیال میں تم تعبیر کو لے کر کچھ دنوں کے لیے کہیں گھومنے پھرنے چلے جاؤ، اس طرح اس کے دماغ پر اور طبیعت پر اچھا اثر پڑے گا"

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہاں نے تعبیر کی حالت کے پیش نظر ارتضیٰ کو مشورہ دیا

"میرا بھی یہی خیال ہے کچھ دنوں کے لیے تعبیر کو کہیں لے کر چلا جاؤ مگر پیچھے ہتھیاروں کی سپلائی آپ اکیلے کیسے سب کیسے ہینڈل کریں گے" تعبیر کو دیکھتے ہو یہ مشورہ اچھا تھا کیونکہ وہ یہاں رہتی اس کا دماغ انہی باتوں میں ابھارتا مگر ارتضیٰ نہیں چاہتا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی ڈیلنگ وغیرہ ہو

"ٹھیک ہے پھر ہفتے دس دن کے اندر ہی میں اپنے سارے کلائنٹس کو بلاتا ہوں اس کے بعد تم تعبیر کو لے کر تھوڑے دنوں کے لیے باہر چلے جانا"

وہاج کہتا ہوں اپنے روم میں چلا گیا

ارتضیٰ بھی یہی چاہتا کہ جلد از جلد یہ ڈیلنگ کا مرحلہ آئے اور وہ ان لوگوں کو اور ان میں ملوث تمام لوگوں کو ایکسپوز کرے یہی اس کا مشن تھا جس کے مکمل ہونے پر وہ تعبیر کو لے کر یہاں سے چلا جاتا۔۔۔۔۔ بیڈروم کی لائٹ بند کرتا ہوا وہ بھی بیڈ پر لیٹ گیا

دن کے 12 بج رہے تھے جب تعبیر کی آنکھ کھلی
"اتنی دیر کیسے سو گئی میں"

تعبیر نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے سوچا پھر اسے کل رات والا واقعہ یاد آیا اس نے اپنا سر جھٹکا۔۔۔ کل رات ڈرپ لگنے کی وجہ سے اس میں اتنی توانائی آئی تھی کہ اس نے اٹھ کر شاوریہ مگر دودن میں ہی اس کے چہرے پر عجیب پس مردگی سی چھا گئی تھی۔۔۔ آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ بال برش

کرنے لگی تبھی روم میں ارتضیٰ داخل ہوا تعبیر نے ایک سرسری نظر آئینے میں سے ہی اس پر ڈال کر اپنا کام جاری رکھا

"صبح سے یہ تیسرا چکر ہے میرا تمہارے پاس،، بھرپور نیند لے لی آج تم نے"
وہ اس کے قریب آ کر اپنے دونوں ہاتھ تعبیر کے گرد حائل کرتا ہوا بولا

"مجھے میرا موبائل چاہیے"
تعبیر نے اس کی بات کو انور کر کے آئینے میں ہی اسے دیکھ کر کہا

"کس سے بات کرنی ہے بتاؤ میں کال ملا کر دیتا ہوں"
ارتضیٰ نے بھی اس کو آئینے میں ہی سے مخاطب کیا ارتضیٰ کی بات پر تعبیر کا ہاتھ تھم گیا میز پر رکھ کر اس نے اپنے پیٹ سے ارتضیٰ کے ہاتھ ہٹائے اور جا کر ٹیسرس میں کھڑی ہو گئی

اسے معلوم تھا اس کے کہیں آنے جانے پر، کسی سے ملنے پر،، یا کسی سے بات کرنے پر وہاں نے پابندی لگا دی ہے۔۔۔ ابھی صرف چار دن ہی گزرے تھے تو اس کے لیے کتنا مشکل ہو گیا تھا اس طرح قید میں رہنا،، باقی کی زندگی میں کیسے گزارے گی وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اسے اپنے کندھوں پر ارتضیٰ کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا

"صرف چند دن صبر کر لو تعبیر، پھر تمہارا منزل تمہیں یہاں سے لے جائے گا"

ارتضیٰ کو بھی شدت سے انتظار تھا کہ وہ جلد از جلد یہ معاملہ نبھٹائے اور اپنی اسنووائٹ کو لے کر اپنے گھر چلا جائے۔۔۔ ابھی تو ایک اور امتحان اس کی زندگی میں باقی تھا جب تعبیر کو یہ معلوم ہوگا کہ وہ منزل نہیں ارتضیٰ ہے تب وہ کیا کرے گی اس کا رد عمل کیا ہوگا مگر فی الحال وہ ابھی اس بات کو نہیں سوچنا چاہتا تھا

"مجھے ابھی باہر جانا ہے منزل،، میرا اس چار دیواری میں دم گھٹ رہا ہے۔۔۔ مجھ سے کھل کر سانس نہیں لیا جا رہا،، پلیز منزل مجھے تھوڑی دیر کے لئے ہی سہی باہر لے جاؤ،، یہاں سے دور"

تعبیر ارتضیٰ کے گلے لگ کر بولی تو ارتضیٰ نے اس کو بانہوں کے حصار میں لیتے ہوئے اپنے ہونٹ اس کے بالوں پر رکھے

novels mania
www.urdu novels mania.com

"او کے اچھا سا تیار ہو جاؤ پہلے میرے لیے، پھر چلتے ہیں"

ارتضیٰ اس کی کیفیت سمجھتا ہوا بولا

اسے معلوم تھا کہ وہاں اس کی اجازت نہیں دے گا وہ لازمی منع کرے گا مگر ان چار دنوں میں جیسے تعبیر کملا کر رہ گئی ہے اس کی حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ارتضیٰ نے اس کو باہر لے جانے کا فیصلہ کیا

"بابا مان جائیں گے" تعبیر نے سر اٹھا کر ارتضیٰ کو دیکھتے ہوئے اپنا خدشہ ظاہر کیا

"میں ان سے بات کرتا ہوں تم ریڈمی ہو کر نیچے آؤ"
ارتضیٰ نے ہونٹوں سے اس کے گال کو چھوتے ہوئے کہا

شاید وہ اپنا نکاح ایکسپٹ کر چکی تھی،،، دل سے یا مجبوری میں اس کا ارتضیٰ کو علم نہیں تھا۔۔۔ ارتضیٰ وہاں سے وہاں کو بتانے کے غرض سے اس کے پاس گیا کہ وہ تعبیر کو اپنے ساتھ لے جا رہا ہے

.....

"آؤ منزل میں تمہیں ہی بلانے والا تھا ابھی مسٹر ایڈسن کی کال آئی تھی وہ اگلے ہفتے پاکستان آرہے ہیں ہمارے بہترین کلائینٹس میں سے ایک ہیں،،، اس لئے نیکسٹ ویک اینڈ ہم اسلئے کی فروخت کے لیے اپنے دوسرے کلائینٹس کو بھی دعوت دے دیتے ہیں کیا خیال ہے"

وہاں صدیقی نے ارتضیٰ کو داماد کا پروٹوکول دیتے ہوئے اس کا مشورہ مانگا

"یہ تو اچھی نیوز ہے سر اور میری صلہ مانیں تو آپ اب کہہ بار اپنے سارے کلائینٹس کو اپنے گھر دعوت دیں کیونکہ پچھلی دفعہ فارم ہاؤس کی وجہ سے پولیس ایکٹو ہوگی باہر بھی کہیں آپ سب کو بلائیں گے تو یہ بات خطرے سے خالی نہیں"

ارتضیٰ کا پلان تھا وہاں صدیقی کا گودام بھی ایکسپوز ہو جائے تاکہ اس کو جیل سے کسی صورت بچ کے نکلنے کا موقع نہ ملے اور یہ جہی ممکن تھا جب دعوت گھر میں رکھی جائے

"بات تو تمہاری بھی ٹھیک ہے مگر میں نے ایسے کاموں کا اپنے گھر پر کبھی رسک نہیں لیا"
وہاں کشمکش میں پڑ گیا

"اگر کہیں اور آپ کلائینٹس کو بلاتے ہیں تو پیچھے سے تعبیر کر کیا ہوگا،، اسے اب آپ نشا کے گھر بھی نہیں چھوڑ سکتے اور دوسری بات اتنے سارے ہتھیار کو کہیں اور شفٹ کرنا جبکہ پولیس کی جگہ جگہ چیکنگ آج کل زور و شور سے ہو رہی ہے۔۔۔ میرے خیال میں یہ خطرے سے خالی نہیں"
ارتضیٰ نے وہاں کو گو مگو کی کیفیت میں دیکھ کر مزید بولا

"کہہ تو تم یہ بھی ٹھیک رہے ہو،، پھر میں سب کلائینٹس کو اور اپنے خاص دوستوں کو اب کی بار گھر کا ہی انویٹیشن دوں گا"
وہاں نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا

"ایک اور بات کرنی تھی آپ سے میں تعبیر کو باہر لے کر جا رہا ہوں تھوڑی دیر کے لیے اس فکر نہیں کریے گا"

ارتضیٰ نے وہاج کو دیکھ کر کہا

"نہیں یہ بالکل ٹھیک نہیں ہے ہمارے لئے،، اس کا گھر میں رہنا ہی ٹھیک ہے"
وہاج تعبیر کی طرف سے کوئی رسک نہیں لے سکتا تھا اس لیے بول اٹھا

"سر وہ جس ذہنی کیفیت سے گزر رہی ہے اس کے لئے تھوڑا چہنچ ضروری ہے ورنہ وہ مینٹلی آپ
سیٹ ہو جائے گی اور فکر کی کیا بات ہے وہ میرے ساتھ ہے"
ارتضیٰ نے جواز پیش کیا

"چلو ٹھیک ہے اپنے بھروسے پر لے جاؤ مگر دھیان رکھنا"

وہاج کو خوشی بھی ہوئی اس کا داماد بیٹی کی فکر کرتا ہے اور اسکے کاروبار کو اچھے سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔
بے شک اس نے منزل کو اپنا داماد بنا کر گھائے کا سودا نہیں کیا تھا اب وہ مطمئن ہو گیا

وہ اس وقت تعبیر کے ساتھ ساحل سمندر پر موجود تھا اور تعبیر آنکھیں بند کئے ہوئے کھڑی تھی،، پانی
کی چھوٹی چھوٹی لہریں اس کے پاؤں کو چھو کر واپس جا رہی تھی تعبیر اس طرح سکون محسوس کر رہی تھی
وہ لوگ جس جگہ پر تھے وہاں زیادہ رش بھی نہیں تھا۔۔۔۔۔ ارتضیٰ بہت غور سے اپنی اسنووائٹ کو

دیکھ رہا تھا کتنا ہی اچھا ہوتا کہ یہ سکون اور اطمینان وہ منزل کی حقیقت جاننے کے بعد بھی محسوس کرے
ارتضیٰ تعبیر کو دیکھ کر سوچنے لگا

"میڈم کیا یہی سونے کا ارادہ ہے ایک گھنٹہ ہو گیا ہے ہمیں یہاں آئے ہوئے"
ارتضیٰ کی بات پر تعبیر نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا

"مگر میرا دل نہیں کر رہا واپس جانے کو"
اس طرح بولتی ہوئی وہ ارتضیٰ کوئی ننھی سی بچی لگی ارتضیٰ اس کو دیکھ کر مسکرا دیا
"چلو ٹھیک ہے میں تمہارے دل کی مان لیتا ہوں مگر اس کے بعد تمہیں میرے دل کی ماننی پڑے گی"
ارتضیٰ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا
"تو کیا اب ہم گھر واپس نہیں جا رہے" تعبیر نے حیرت سے پوچھا تو ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ تھاما
"نہیں آج ہم گھر نہیں جائیں گے مگر ابھی یہاں سے چلو بھوک لگ رہی ہے مجھے، لپچ بھی نہیں کیا تھا
میں نے دوپہر کا"

ارتضیٰ اس کا ہاتھ تھامتا ہوا اسے وہاں سے قریب ریسٹورنٹ لے گیا جہاں پر ان دونوں نے ڈنر کیا

"آج ہم یہاں رکے گے"

تعبیر نہیں ہچکچاتے ہوئے ارتضیٰ کو دیکھ کر پوچھا۔۔۔ یہ ایک لکڑی ہوٹل کا خوبصورت سا روم تھا

"اب رات گھر پر نہیں گزارنی کہیں تو گزارنی تھی نامیڈم یا پھر تمہیں سڑکوں پر لے کر گھومتا رہتا ساری رات"

ارتضیٰ نے شوز اتارے ریلیکس انداز میں بیڈ پر لیٹتے ہوئے کہا تو تعبیر وہی صوفے پر برجمان ہو گئی

اسے یوں اپنا اور ارتضیٰ کا ہوٹل کے روم میں رکنا کچھ عجیب سا لگ رہا تھا ویسے تو وہ اس کے نکاح میں تھی اور منزل چار دن سے اس کے بیڈ روم میں ہی اس کے بیڈ پر اس کے ساتھ سو رہا تھا مگر اس وقت نہ تو وہ اس کا بیڈ روم تھا نہ وہ اس کا گھر تھا بلکہ ہوٹل کے روم میں وہ دونوں تنہا تھے یہ سوچ کر تعبیر تھوڑا زور سے ہونے لگی

"تعبیر بیڈ پر آؤ" ارتضیٰ کی آواز پر وہ اپنے خیالوں سے باہر نکلی وہ اسی کو دیکھ رہا تھا "نہیں میں یہی ٹھیک ہو"

تعبیر نے گھبراتے ہوئے کہا

"کیا ساری رات صوفے پر بیٹھ کر گزارنی ہے بیڈ پر آ کر لیٹو"

ارتضیٰ کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگی

"کیا ہوا"

اس کے دیکھنے پر ارتضیٰ نے اس سے پوچھا وہ اس کی گھبراہٹ اور گریز کو اچھی طرح سمجھ رہا تھا مگر فی الحال اس کا سمجھداری سے کام لینے کا ارادہ نہیں تھا یا پھر شاید اگے جا کر اسی میں سمجھداری تھی۔۔۔

اتنے میں وہاں صدیقی کی کال ارتضیٰ کے موبائل پر آئی ارتضیٰ بالکونی میں کال ریسو کرنے گیا اور وہاں صدیقی کو اطمینان دلایا کہ تعبیر کی فکر نہ کریں اب تعبیر اس کی ذمہ داری ہے۔۔۔۔۔ موبائل لے کر جب وہ روم میں واپس آیا تو تعبیر ابھی بھی صوفے پر بیٹھی ہوئی دانتوں سے اپنے ہونٹ کاٹنے میں مصروف تھی۔۔۔ ارتضیٰ نے اس کے پاس آکر اسے اپنی بانہوں میں اٹھالیا

"کیا کر رہے ہو مزمل پلیز چھوڑو مجھے"

تعبیر نے ڈرتے ہوئے کہا یعنی اس کی چھٹی حس جو الارم دے رہی تھی وہ غلط نہیں تھا

"میں نے تمہارے دل کی مانی ہے اب جو میرا دل کہے گا میں صرف وہی کروں گا اور تمہیں میرے دل کی مانی ہے"

ارتضیٰ نے اسے بیڈ پر لیٹا کر اس پر جھکتے ہوئے کہا

"مزمل پلیز ایسا نہیں کرو اس وقت"

تعبیر نے احتجاجا کہا اس کی زندگی میں اچانک نیا موڑ آ گیا تھا جس کے لیے اسے کچھ وقت کی ضرورت تھی # یو آرمائن

قسط 29

میرا دل ایسے کرنے پر مجبور ہے اور میں اپنے دل کی سنسنے پر مجبور ہو۔۔۔۔۔ تمہاری آج مزاحمت کام نہیں آنے والی بلکہ آج تمہیں میرے دل کی ماننی پڑے گی"

ارتضیٰ نے کہتے ہوئے تعبیر کے دل کے مقام پر اپنے ہونٹ رکھے، جس پر تعبیر کو لگا اس کا دل سینے سے نکل کر باہر آ جائے گا

"مرزل مجھے کچھ وقت دو"

تعبیر نے اس کی بے باکی پر لڑکھڑاتی آواز کے ساتھ کہا

"اس وقت تمہیں ہی تو وقت دے رہا ہوں میری جان"

ارتضیٰ نے اس کا دوپٹہ سائیڈ پر رکھتے ہوئے شولڈر سے اس کی شرٹ سر کا کر نیچے کی اور اپنے ہونٹوں سے اسکے شولڈر پر مہر ثبت کی۔۔۔۔۔ جب ارتضیٰ نے اپنی شرٹ اتاری تو تعبیر کو لگا آج نہ اس کا احتجاج کام آئے گا نہ منتیں۔۔۔۔۔ کیونکہ ایک کے بعد ایک ارتضیٰ کی بڑھتی ہوئی جسارتوں نے تعبیر کی زبان کو گنگ کر دیا۔۔۔۔۔ ارتضیٰ اس کو اپنی بانہوں میں قید کیے دیوانہ وار اس کے جسم کی خوشبو اپنی سانسوں کے ذریعے اپنے اندر اتار کر اپنی محبت کی چھاپ اس پر چھوڑے دے رہا تھا۔۔۔۔۔ اس کی بے باکیوں پر شرما کر تعبیر نے اپنی انکھیں بند کی ہوئی تھی مگر وہ اپنے اوپر اس کے ہونٹوں کے لمس سے اس کی شدتوں کا اندازہ خوب لگا سکتی تھی

ارتضیٰ اس وقت اپنے دماغ کے سارے پلانز،،، تعبیر کا احتجاج سب کو ایک سائیڈ پر رکھتا ہوا صرف اپنے دل کی بات سن رہا تھا کیونکہ اس وقت اس کے دل کو اسنووائٹ کی طلب تھی اور یہ طلب بے معنی بھی نہیں تھی۔۔۔ وہ اس کی تھی،،، اس کے نکاح میں،،، حق رکھتا تھا وہ اپنی بیوی پر۔۔۔ پھر بھلا کیوں وہ اپنے آپ کو روکتا۔۔۔

آج دوپہر تعبیر کی کیفیت اور چار دن سے اس کی حالت کو دیکھ کر ارتضیٰ نے سوچ لیا تھا وہ اپنے اور تعبیر کے رشتے کو نام تو دے چکا ہے اب پہچان بھی دے گا

"آئی لو یو۔۔۔ میری محبت ہو تم،،، میرے دل کی اولین خواہش،،، میری ترجیحات میں سے ایک،،، میری زندگی،،، مجھ سے یا میری محبت سے کبھی بھی بدگمان نہیں ہونا۔۔۔ میرا دل صرف تمہارے قرب کا طلبگار ہے۔۔۔ طلب بھی ایسی جو پاس آ کر بھی کبھی ختم نہ ہو"

ارتضیٰ اپنی سلگتی ہوئی سانسوں کو تعبیر کی تیز ہوتی سانسوں میں منتقل کرنے کے بعد اب اپنی تمام شدتیں اس کے وجود میں منتقل کرتے ہوئے اس کے کان میں بول رہا تھا

تعبیر نے کروٹ لی تو ایک انوکھا سادہ اس کے پورے بدن میں سرایت کر گیا جس سے اس کی آنکھ کھلی۔۔۔۔ اپنے برابر میں دوسری سمت کروٹ لئے سوتے ہوئے ارتضیٰ پر اس کی نظر پڑی۔۔۔ اس نے خود پر گردن تک چادر اڑھتے ہوئے اپنے آپ کو چھپا لیا۔۔۔ پہلے جب جب ارتضیٰ اس کے

قریب آتا تو تعبیر اس کی خوشبو کو اپنے آس پاس محسوس کرتی تھی۔۔۔ مگر آج وہی خوشبو اسے اپنے اندر سے آتی محسوس ہو رہی تھی

کل رات ارتضیٰ نے جس طرح بے باک انداز میں اپنی شدتوں کا اظہار کیا وہ ارتضیٰ سے تو کیا خود سے بھی نظریں نہیں ملا پارہی تھی،،، گردن موڑ کر اس نے پھر ایک بار ارتضیٰ کو دیکھا وہ ابھی بھی دوسری طرف منہ کئے سو رہا تھا۔۔۔ بیڈ کے سرہانے ارتضیٰ کی شرٹ کے ساتھ اس کا دوپٹہ رکھا ہوا تھا تعبیر نے اپنا دوپٹہ اٹھا کر اسے پھیلا کر اوڑھا اور بالوں کو پیچھے کر کے انہیں کچر میں مقید کیا۔۔۔ بیڈ سے نیچے اترتی تو اس کی نظر ارتضیٰ کے سائیڈ ٹیبل پر رکھے والٹ کے پاس رکھے موبائل پر پڑی۔۔۔ وہ ارتضیٰ کی سائیڈ پر آئی اور موبائل اٹھایا

urdu
novels
mania
www.urdu novels mania.com

"تم سے ان لاک نہیں ہوگا اس میں پاسورڈ ہے"

ارتضیٰ کی آواز پر وہ سہم گئی۔۔۔

ارتضیٰ اٹھ کر بیٹھا اس کا موبائل والا ہاتھ پکڑا،،، اپنے دوسرے ہاتھ سے موبائل لے کر واپس رکھ کر تعبیر کو اپنے پاس بٹھایا

"وہ میں نشا سے بات کرنے کا سوچ رہی تھی"

تعبیر کو سمجھ میں نہیں آیا وہ اس سے زروس کیوں ہو رہی ہے۔۔۔ نظر جھکاتے ہوئے بتانے لگی

"کونسی بریکنگ نیوز دینی تھی نشا کو"

ارتضیٰ نے گہری نظروں سے اس کو دیکھ کر سوال کیا اس کا زروس ہونا ارتضیٰ کی آنکھوں سے چھپا ہوا نہیں تھا،، ارتضیٰ کے سوال پر وہ خاموش رہی

"کل لے جاؤ گا تمہیں نشاء کے پاس۔۔۔ مگر جب تم میرے پاس ہو تو صرف میرے بارے میں سوچا کرو"

ارتضیٰ نے اس کو بانہوں میں بھر کر واپس بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہا

"مزل کافی ٹائم ہو گیا ہے اب ہمیں گھر چلنا چاہیے"

ارتضیٰ کو واپس کل رات والے روپ میں آتا دیکھ کر تعبیر نے کہا

"چلے جائے گے یار تھوڑی دیر میں۔۔۔ اس وقت مجھے اپنے آپ کو محسوس کرنے دو"

بولنے کے ساتھ ہی وہ تعبیر کے بالوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے ہوئے اس کا چہرہ اونچا کر کے اس کی گردن پر جھک چکا تھا۔۔۔

"مزل مجھے پیاس لگی ہے"

تعبیر کا حلق خشک ہونے لگا۔۔۔ وہ تو ابھی تک اس کی کل رات والی جسارتوں سے ہی نہیں سنبھل پائی تھی۔۔۔ اور ارتضیٰ اس کے دوبارہ ہوش ٹھکانے لگانے کے موڈ میں تھا۔۔۔۔۔ تعبیر کی آواز پر ارتضیٰ نے اپنا سر اٹھا کر تعبیر کو دیکھا

"پیارے تو مجھے بھی بہت لگی ہے،،، کل رات سے تشنگی اب مزید بڑھ گئی ہے۔۔۔ طلب ہے کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی اب بچا را یہ باڈی گارڈ بھی کیا کرے"

ارتضیٰ نے مدہوشی میں کہتے ہوئے اس کی تھوڑی پر اپنے ہونٹ رکھ دیے۔۔

ایک ہاتھ اسکی کمر کے نیچے رکھ کر، دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس کے بالوں میں پھنسائے وہ دوبارہ اسے اپنی بانہوں کے حصار میں قید کر کے اپنی تشنگی بجھا رہا تھا۔۔۔۔۔ تعبیر ایک بار پھر اسکی بانہوں میں قید اپنی سانسوں کا تسلسل برقرار نہیں رکھ پا رہی تھی ابھی ارتضیٰ کی بے باکیوں پر تعبیر کی سانس تھمنے لگتی۔۔۔ تو ابھی اس کی شدتوں میں اضافے کے باعث اس کی سانسوں کی رفتار میں بھی اضافہ ہونے لگا

آج دوپہر آفس سے ہی مشعل کو فون کر کے اریش نے ماہرہ کی طرف کا پروگرام بتا دیا تھا ماہرہ نے ان دونوں کو اپنے گھر پر انوائٹ کیا تھا ماہرہ اور مشعل باتوں میں مصروف تھی ہانی اور ماہرہ کے بچے ایک ساتھ کھیل رہے تھے شیراز ماہرہ کا شوہر کسی کام سے اٹھ کر باہر گیا تو نشا اریش کے پاس آ کر بیٹھی

"ویسے اریش بھائی مشعل بھابھی بہت پیاری سی ہیں"

نشہ نے اریش کو مخاطب کرتے ہوئے کہا

"میں آپ کی رائے سے پورا پورا اتفاق کرتا ہوں"

اریش کے کہنے پر نشا مسکرائی تو ایش خود بھی مسکرا دیا

"ارے بھائی آپ کسی ارتضیٰ کو جانتے ہیں"

نشا کو اچانک تعبیر کے اتنے وثوق سے ایش کو ارتضیٰ کا نایا د آیا تو پوچھ بیٹھی

"نہیں تو کون ہے یہ"

اریش نے نارمل انداز میں نشا سے پوچھا

"نہیں میری فرینڈ تعبیر آپ کی تصویر کو دیکھ کر ارتضیٰ بول رہی تھی اس لیے میں نے پوچھا" نشا نے وضاحت دیتے ہوئے کہا

"ہو سکتا ہے کوئی ارتضیٰ نامی شخص میری شکل کا ہو یا آپ کی فرینڈ کو غلط فہمی ہوئی ہو"

اریش نے نشا کو دیکھ کر کہا

"جی میں بھی اسے یہی کہہ رہی تھی" نشا نے مسکرا کر جواب دیا

باہر بچوں کی آواز آئی تو ڈرائنگ روم میں بیٹھے مشعل اور ایش چونکے

"میں دیکھتا ہوں

اریش کہتا ہوں اٹھا مارہ بھی اس کے پیچھے آئی جبکہ نشا مشعل سے باتیں کرنے لگی

"یہ کیا حرکت ہے معیز، شرم نہیں آئی آپ کو ہانی کو مارتے ہوئے کتنا چھوٹا ہے وہ آپ سے " ایش نے معیز (ماہرہ کے بیٹے) کو دیکھ کر ڈپٹا اور روتے ہوئے ہانی کو گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگا

"کیا ہو گیا ایش تم تو اتنی بری طریقے سے ڈانٹ رہے ہو میرے بیٹے کو، بھانجا ہے وہ تمہارا " مارہ کو شاید معیز پر ہانی کو فقیقت دینا پسند نہیں آیا اس لئے ایش سے بولی

"غلط بات پر ہی ڈانٹا ہے میں نے، تم نے دیکھا نہیں کتنی بری طرح سے مارا ہے اس نے ہانی کو " ایش نے ماہرہ کو دیکھ کر کہا

"اریش تم تو ایسے رمی ایکٹ کر رہے ہو جیسے تمہارا سگا بیٹا ہے تمہارا " ماہرہ کو اس طرح اپنے بھائی کا کسی دوسرے کی فیور میں بات کرنا برا لگا تو جتا دیا

"میرے نزدیک سگا اور سوتیلہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔۔۔ یہ میرا بیٹا ہے اور اس کے لیے کوئی برا سوچے گا یا برا کرے گا تو مجھے برا لگے گا مشعل میری بیوی ہے جتنی میرے لئے وہ ویلیو رکھتی ہے اتنا ویلیو یہ بھی

رکھتا ہے۔۔۔ اور یہ بات اب میں بار بار تم کو یا کسی دوسرے کو نہیں بتاؤں گا اس لئے آئندہ خیال رکھنا"

اریش کہتا ہوا ہانی کو گود میں لے کر اندر جانے لگا تو وہاں مشعل کو دروازے پر کھڑا پایا اس کو ایک نظر دیکھ کر وہ اندر چلے گیا پھر جتنی دیر تک وہ لوگ وہاں پر موجود رہے ہانی اریش کے پاس ہی بیٹھا رہا واپسی پر آتے ہوئے ہانی کار میں ہی سو گیا

گھر آنے کے بعد اریش نے ہانی کو بیڈ پر لٹایا تو مشعل اریش کو غور سے دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا کچھ کہنا چاہتی ہوں"

مشعل کو اپنی طرف دیکھ کر اریش نے پوچھا

"آپ مجھے خود سے پیار کرنے پر مجبور کر رہے ہیں"

مشعل نے اریش کے گلے لگ کر کہا تو اریش مسکرا دیا

"تو رو کا کس نے ہے کرلو پیار"

اریش نے اسے بانہوں میں لیتے ہوئے کہا

"کوئی اتنا اچھا کیسے ہو سکتا ہے اریش"

مشعل نے اس کے سینے پر سر رکھ کر آنکھیں بند کرتے ہوئے سوال کیا

"اچھا میں نہیں اچھی تم ہو،، پیار کرنے کے چاہے جانے کے لائق"

اریش نے جھک کر اس کے کان میں کہا

"سنوہانی سوچکا ہے اور آج میرا موڈ ہو رہا ہے تمہیں بتانے کا کہ تم کتنی پیاری لگ رہی ہو"

اریش کے کہنے پر مشعل نے سر اٹھا کر گھور کر اریش کو دیکھا وہ معنی خیزی سے مسکراتا ہوا مشعل کو

اپنی بانہوں میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا

تعبیر باتھ لے کر منگلی تو اپنے بیڈ پر ارتضیٰ کو لیٹے پایا جس دن سے وہ دونوں ہوٹل سے واپس آئے تھے

اس کے دس دن بعد آج وہ اسے اپنے سامنے دیکھ رہی تھی ارتضیٰ نے اس کو دیکھ کر اس کے

آگے اپنا ہاتھ بڑھایا مقصد اس کو اپنے پاس بلانا تھا

ہوٹل سے واپسی کے بعد وہ دس دنوں تک وہاں کے بکھیروں،، اور اپنے ذاتی کاموں میں الجھا رہا

اس وجہ سے وہ اپنی اسنووائٹ کو اتنے دنوں بعد دیکھ رہا تھا

وہاج کے جو گیسٹ باہر ممالک سے آئے تھے ان کو ریسو کرنا۔۔۔ گھر میں دی جانے والی دعوت کے اریجنمنٹ۔۔۔ دوسری طرف عماد کو گودام کا نقشہ سمجھا کر پلان تیار کرنا۔۔۔ اور پھر اپنے گھر میں گرو سمری ضرورت کی چند اشیاء ڈالوانا،،، جہاں وہ تھوڑی دیر بعد تعبیر کو لے کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

کیونکہ آج اس کے مشن کی آخری رات تھی آج رات اس کا مشن مکمل ہو جانا تھا آج رات وہاج صدیقی کے گھر اس کے سارے گیسٹ اور دوست احباب دعوت پر مدعو تھے۔۔۔ ساری ڈیٹیلز وہ کرنل سرفراز کو دے چکا تھا،،، عماد کے ساتھ مل کر اس نے اپنا پلان تیار کر لیا تھا مگر ان سب سے پہلے وہ تعبیر کو اس گھر سے نکال کر کسی محفوظ مقام پر پہنچانا چاہتا تھا اور وہ محفوظ مقام اس کا اپنے گھر کے علاوہ کوئی اور جگہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ مریم کو اس نے ابھی تک گھر میں شفٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ مریم اور تعبیر کا آمناسا مناس کی غیر موجودگی میں ہوں اور تعبیر کے سوالات اس کے لیے مسئلہ پیدا کریں

www.urdu novelsmania.com

"اتنے دنوں سے کہاں تھے تم"

تعبیر نے اس کے قریب آ کر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔ جواب دینے سے پہلے ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے اوپر گرایا

"یاد کیا مجھے اتنے دن"

ارتضیٰ کو اتنے دن بعد اپنے سامنے پا کر تعبیر کے چہرے پر رونق تو آئی تھی جس کو ارتضیٰ نے نوٹ بھی کیا تھا مگر پھر بھی تعبیر کو اپنی بانہوں میں لیے وہ اس سے پوچھ رہا تھا

"ان دس دنوں میں تمہارے علاوہ اور سوچا ہی کیا ہے،، اگر اس کو مس کرنا کہتے ہیں تو ہاں میں نے تمہیں بہت مس کیا"

تعبیر اس کی شرٹ پر اپنی انگلی سے لائنز بناتے ہوئے نظریں نیچے جھکائے اسے بتا رہی تھی۔۔۔۔۔
ارتضیٰ اس کی بات سن کر اندر تک سرشار ہو گیا تعبیر کا چہرہ اوپر کر کے اس کی تھوڑی پر اپنے لب رکھ دئے

"تمہارا خیال میرے دماغ سے اور تمہاری یاد تو میرے دل سے اس وقت بھی نہیں نکل سکی تھی جب تم میرے پاس نہیں تھی۔۔۔۔۔ اب کبھی بھی دور نہیں کر سکتا تمہیں اپنے آپ سے"
ارتضیٰ نے اس کو بیڈ پر لیٹا کر اس پر جھگٹے ہوئے کہا

"مزل میں سوچ رہی تھی کیا تمہیں مجھ سے اتنی محبت ہے کہ تم میری خاطر یہ سب کام چھوڑ دو"
تعبیر نے اس کی بات کو یکسر نظر انداز کے اپنے ہاتھ اسکے سینے پر رکھ کر ذرا سا فاصلہ قائم کرتے ہوئے

ارتضیٰ اب تعبیر کی زندگی میں شامل ہو گیا تھا اس کا شوہر تھا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی اس کا شوہر ایسے کام کرے اور وہ دونوں پوری زندگی بے سکونی میں گزارے اس لیے تعبیر نے سوچا وہ اپنے پیار سے مجبور کر کے اسے یہ کام چھوڑنے پر آمادہ کرے گی

"تمہارے لیے یہ دنیا بھی چھوڑ سکتا ہے منزل یہ کام کیا چیز ہے"

ارتضیٰ کو اس کی معصومیت پر ٹوٹ کر پیار آیا، دل میں خوشی بھی محسوس ہوئی تعبیر کی رگوں میں جس باپ کا خون دوڑتا تھا وہ کم از کم اس سے مختلف تھی

"یہی بات کل رات میں نے بابا سے بھی کہی تھی پتہ ہے انہوں نے کیا کیا"

تعبیر کے چہرے پر افسردگی چھا گئی اور آنکھوں میں ہلکی سی نمی آگئی

"انہوں نے مجھ پر دوبارہ ہاتھ اٹھایا منزل بابا میرے لئے اپنے آپ کو نہیں بدل سکتے"

تابی نے افسردگی سے کہا وہاں کی حرکت پر ارتضیٰ کے ماتھے پر شکنیں ابھری

"وہ اب کبھی بھی نہیں بدلیں گے تعبیر اور یہ آنسو بہت قیمتی ہے بے ضمیر لوگوں پر ان کو ضائع مت کرو"

ارتضیٰ نے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا

"تم پر اس کرو یہ کام چھوڑ دو گے" تعبیر کے کہنے پر اس نے تعبیر کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھاما

"تمہارا مزمل ایسا ہے ہی نہیں جیسا تم سوچ رہی ہوں" ارتضیٰ نے اس کو دیکھ کر کہا

"کیا مطلب"

تعبیر کو اس کی بات سمجھ میں نہیں آئی تو پوچھ بیٹھی

"سب مطلب سمجھا دو گا مگر اس وقت نہیں،، اس وقت تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا میں تمہیں لینے آیا ہوں"

ارتضیٰ نے اٹھتے ہوئے کہا۔۔۔ وہاں تھوڑی دیر پہلے ہی کیسی ضروری کام سے گھر سے باہر نکلا تھا وہ اس کی غیر موجودگی میں تعبیر کو اپنے گھر لے جانا چاہتا تھا

"مگر کہاں"

تعبیر نے یوں اچانک بننے والے پروگرام پر حیرت سے پوچھا

"میرے گھر"

ارتضیٰ نے اس کو دیکھتے ہوئے کہا تو تعبیر کی آنکھوں میں وہی ایک کمرے کا چھوٹا سا مکان گھوم گیا جہاں وہ منزل کے ساتھ پہلے بھی ایک بار جا چکی تھی

"کس سوچ میں پڑ گئی میڈم، رہ لوگی میرے ساتھ میرے غریب خانے میں،،، کر سکوں گی ایک کمرے میں زندگی بسر"

ارتضیٰ نے اس کی سوچ کو پڑھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔۔۔

بے شک اس کا گھر ایک کمرے کا نہیں تھا مگر جن آسائشات عیش و عشرت میں تعبیر پل بڑھی تھی وہ ساری سہولیات ارتضیٰ اس کو فراہم نہیں کر سکتا تھا اور جس طرح کی ارتضیٰ کی جاب تھی تعبیر کے لیے ایڈجسٹ کرنا تھوڑا مشکل ہوتا مگر ارتضیٰ کو اندازہ تھا تعبیر اس سے اتنی محبت تو کرتی ہے کہ وہ اس کے ساتھ ایڈجسٹ کر لے گی


www.urdu novelsmania.com

"تھوڑا مشکل ہو گا میرے لئے مگر تم یہ کام چھوڑ دو گے تو میں پوری کوشش کروں گی تمہارے لائف اسٹائل میں ایڈجسٹ کرنے کی۔۔۔ مگر بابا کو کیا کہو گے تم"

تعبیر نے پوری ایمانداری سے جواب دیا اور پھر اس کو وہاں کی فکر ہوئی

"سرکی فکر نہیں کرو میں انہیں ہینڈل کر لو گا تم ایسا کرو اپنے تین چار ڈریس اور چند ضروری چیزیں بیگ میں رکھ لو میں تھوڑی دیر میں آتا ہوں"

وہ اس کا ماتھا چومتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا # یو آر مائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 30

"یہ ہم کہاں آئے ہیں منزل کس کا گھر ہے یہ"

تعبیر نے حیرت سے ارتضیٰ کو دیکھ کر پوچھا وہ یہ گھر ہرگز نہیں تھا جہاں وہ منزل کے ساتھ پہلی دفعہ آئی تھی یہ گھر اس کے گھر کی طرح بہت زیادہ عالیشان اور بڑا نہیں تھا مگر اتنا چھوٹا بھی نہیں تھا پانچ کمروں پر مشتمل یہ گھر اسے پسند آیا

www.urdu novelsmania.com

"آف کورس ہمارا گھر ہے یا ر آو تمہیں ہمارا بیڈ روم دکھاؤ"

ارتضیٰ نے اس کے چہرے پر حیرت کے اثر اردیکھ کر اس کا ہاتھ تھا ما جبکہ ارتضیٰ کے دوسرے ہاتھ میں تعبیر کا بیگ تھا جس میں اس نے تعبیر سے تین سے چار جوڑے رکھنے کو کہا تھا کیونکہ اس نے فرنیچر سے لے کر گرومیری تک ہر ضرورت کی اشیاء کا انتظام تعبیر کو لانے سے پہلے ہی گھر میں کر دیا تھا مگر

وہ تعبیر کی شاپنگ فحال نہیں کر سکا یہ پروگرام اس نے پھر کسی دن کے لیے تعبیر کے ساتھ بعد میں کرنے کا سوچا تھا

"کیسا لگ رہا ہے ہمارا بیڈروم"

وہ تعبیر کا بیگ وارڈروب میں رکھ کر تعبیر کے پاس آیا اسے بانہوں میں لیتے ہوئے پوچھا

"مگر مزمل یہ تو وہ گھر نہیں ہے جہاں تم مجھے پہلے لے کر گئے تھے"

تعبیر نے آنکھوں میں حیرت سمائے ہوئے اس سے پوچھا

"تعبیر تمہارے ذہن میں ابھی بہت سے سوالات آرہے ہوں گے جن کا جواب میں تمہیں فوری طور پر نہیں دے سکتا مگر میں کوشش کروں گا بہت جلد تمہاری ساری کنفیوژن دور کر دو اور مجھے یہ بھی اندازہ ہے کہ یہ گھر تمہارے گھر جتنا بڑا نہیں،،، اس بیڈروم کا بھی تمہارے بیڈروم سے کوئی مقابلہ نہیں مگر حق حلال کی کمائی میں، میں اتنا ہی کر سکتا ہوں۔۔۔ بہت ساری آسائشات جن کی تم عادی ہوں شاید وہ تمہیں فراہم نہیں کر سکوں مگر یہ وعدہ ہے کہ میرا،،، میرے پیار میں کبھی کوئی کمی محسوس نہیں کروں گی تم"

ارتضیٰ سمجھ سکتا تھا کہ وہ ہائی سوسائٹی میں move کرنے والی لڑکی ہے اس کے لیے ہر چیز کا ایڈجسٹ کرنا تھوڑا مشکل ہوگا یہ نہیں تھا کہ اس کا گھر بالکل عام سا تھا اس نے اسے بہت اچھا سا ریویٹ کروایا تھا اور سارا فرنیچر نیا خریدتا تھا مگر پھر بھی تابی کے شان و شایان نہیں تھا

"کیسی باتیں کر رہے ہو یہ بیڈروم تو بہت اچھا لگ رہا ہے بلکہ میں پورا گھر دیکھنا چاہوں گی" تعبیر نے خوش دلی سے کہا یہ نہیں تھا کہ اس نے ارتضیٰ کا دل رکھنے کے لیے ایسا بولا تھا بلکہ اسے بیڈروم کی تحم کے لحاظ سے وہ موجود فرنیچر بہت اچھا لگا تھا اس کے کہنے پر ارتضیٰ اسے دوسرے بیڈروم میں لے کر آیا

"یہ کس کا بیڈروم ہے" تعبیر نے تجسس سے پوچھا وہ بیڈروم ارتضیٰ اور اس کے بیڈروم سے تھوڑا بڑا تھا مگر وہاں پر موجود فرنیچر اور سنگل بیڈ سے وہ اندازہ لگا سکتی تھی کہ یہاں کوئی ایک بندہ رہائش پذیر ہوگا

www.urdu novelsmania.com

"یہ تمہاری ساس کا بیڈروم ہے"

ارتضیٰ نے شوخی سے اسے دیکھ کر کہا

"یعنی تمہاری ماما وہ خود کہاں پر ہیں"

تعبیر نے پھر سوال پوچھا جس کا جواب ار ترضیٰ کوٹالتے ہوئے دینا پڑا

"وہ بھی آجائے گئیں یہاں آؤ"

وہ اسے ڈرائنگ روم اور لانچ دکھانے لگا

"اور یہ روم جس کا دروازہ بند ہے"

تعبیر نے خود ہی ایکسائڈ ہو کر دروازہ کھولا تو وہ روم بالکل خالی تھا۔۔۔ ار ترضیٰ اس کے پیچھے چلتا ہوا آیا اس کی پشت پر کھڑا ہو کر تعبیر کے گرد اپنے ہاتھ حائل کیے

"یہ روم خالی کیوں ہے منزل"

تعبیر کو ایک بار پھر تجسس ہوا تو وہ سے سوال کر بیٹھی

www.urdu novelsmania.com

"اس لیے کہ اس روم میں شفٹ ہونے والا مہمان ابھی اس گھر میں نہیں آیا"

ار ترضیٰ نے ہونٹوں سے اسکے گال چھوتے ہوئے کہا

"اووو تو یہ گیسٹ روم ہے"

تباہی نے اندازہ لگاتے ہوئے کہا

"غلط یہ ہمارے بے بی کا روم ہوگا"

بولنے کے ساتھ ہی ارتضیٰ نے اس کا رخ اپنی طرف موڑا تو تعبیر اس کی بات سمجھ کر پلکیں جھکا گئی

"سنو چاہے ہمارے ہاں بے بی گرل ہو یا بے بی بوائے وہ بالکل تمہاری طرح نہیں ہونا چاہیے"

ارتضیٰ کی بات پر ایک دم تعبیر نے حیرت سے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا

"کیوں"

تعبیر کی حیرت پر ارتضیٰ نے مسکرا کر اس کا چہرہ تھاما

"اگر ہمارا بے بی تم پر جائے گا تو مجھے دن رات اس پر پیار آیا کرے گا پھر آگے چل کر تمہیں ہی شکوہ

ہونا ہے کہ اب تمہیں مجھ سے پہلے جیسا پیار نہیں رہا"

ارتضیٰ کے کہنے پر تعبیر کے چہرے پر خوبصورت مسکان آئی جسے تعبیر نے ارتضیٰ کے سینے پر سر رکھ کر اس سے چھپالی ارتضیٰ نے اس کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھے

"یہاں آؤ"

ارتضیٰ اس کا ہاتھ تھام کر اسے کچن میں لے آیا جو کہ بہت کشادہ اور جدید اسٹائل کا بنا ہوا تھا

"ایک منٹ مزمل یہاں پر تو ایک صحن ہونا چاہیے تھا اس میں تخت اور دو کرسیاں" تعبیر کے بولنے پر ارتضیٰ چونکا کیونکہ یاور کے زمانے میں اس جگہ پر ایک بڑا سا صحن تھا جس میں ایک تخت اور دو بانس کی کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔۔۔ عائشہ اور مریم وہاں پر اکثر شام میں بیٹھا کرتی تعبیر وہی ننھے ننھے قدم اٹھا کر چلتی اور ارتضیٰ اپنی سائیکل چلاتا مگر یہ بات تعبیر کو کیسے یاد ہوگی اس وقت تو وہ ڈیڑھ سال کی تھی شاید دماغ میں کچھ چیزیں نقش رہ جاتی ہوں ارتضیٰ نے سوچا۔۔۔ تعبیر کو کھویا ہوا دیکھ کر اسکے چہرے کے آگے چٹکی بجائی

"کہاں کھو گئی مزمل کی جان کو تو دوبارہ گھر توڑ کر یہاں پر صحن بنوادو" ارتضیٰ کی بات پر وہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی اور اس کو گھور کر دیکھا

"اچھا اب میری بات غور سے سنو، مجھے ابھی یہاں سے جانا ہوگا میں آج رات کو یا پھر کل صبح تک واپس آ جاؤں گا تمہارے پاس،،، چند گھنٹوں کے لئے تمہیں اپنے اس گھر میں اکیلے رہنا ہے۔۔۔ فریج میں کھانے پینے کا سارا سامان موجود ہے رات کا کھانا کھا لینا اور باہر نہیں نکلنا پلیز مانو گی نہ میری بات"

ارتضیٰ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر اسے بچوں کی طرح سمجھا رہا تھا

"مگر تم مجھے یہاں چھوڑ کر کیوں جا رہے ہو مزمل اور اگر چھوڑ کر جانا ہی تھا تو مجھے یہاں کیوں لے کر

آئے۔۔۔ بابا بھی پریشان ہوں گے ایسے تو"

تعبیر اس کی باتوں پر ایک دفعہ پھر الجھ گئی

"کہہ تو رہا ہوں آ جاؤں گا بلکہ جلد آنے کی کوشش کروں گا تمہیں اعتبار ہے نا اپنے مزمل پر"

ارتضیٰ نے اس کا چہرہ تھام کر اس سے پوچھا تو تعبیر نے اثبات میں سر ہلایا

"اوکے کھانا کھا لینا اور اپنا خیال رکھنا"

ارتضیٰ اس کو سمجھا کر وہاں سے چلا گیا زیادہ دیر اس کا وہاں پر روکنا و ہاج کو شک میں مبتلا کر سکتا تھا مگر وہ

وہاں سے جاتے ہوئے وہ دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا

اریش اور مشعل نے ہانی کا ایڈیشن کروا دیا تھا اس کو دو ہفتے اسکول جاتے ہوئے ہو گئے تھے۔۔۔

اسکول میں وہ جلد ایڈجسٹ ہو گیا تھا اور مزے مزے کی اسکول کی باتیں وہ اریش اور مشعل کو

بتاتا۔۔۔

مشعل کی اکا سے ویڈیو کال پر ڈیلی بات ہو جاتی اور وہ انہیں اپنے پاس آنے کو کہتی،،، مگر ابھی بھی اکا کا

موڈ فرید کے پاس رکنے کا تھا 'مہینے بعد آؤں گی' اکا یہ کہہ کر ٹال دیتیں

صبح اریش آفس اور ہانی کے اسکول کے جانے کے بعد مشعل کا دن گھر میں گزرتا اس لئے نوکروں کی آئے دن شامت آتی رہتی،، وہ ایک ایک کو ناخود کھڑے ہو کر وہ اپنے سامنے صاف کراتی اسی وجہ سے نوکر بھی ہر دوسرے دن اکا کو یاد کرتے

جب سے ہانی نے اسکول میں جانا شروع کیا تھا مشعل نے اس کارات کو جلدی سونے کی روٹین بنا دیا تھا،، کل اسکول آف تھا اس وجہ سے آج اریش دو ہفتے کی ٹف روٹین کے باعث ہانی کو انجوائے کرانے ڈائینورلڈ لے آیا تھا جہاں پلے ایریا میں ہانی خوب انجوائے کر رہا تھا۔۔۔۔ جبکہ مشعل تھوڑی دور موجود کیفے ٹیریا میں پیٹھی میجک کارن کھانے میں مصروف تھی

"یار میں دو دن سے نوٹ کر رہا ہوں تم گھٹا اور مرچوں والی چیزیں بڑے شوق سے کھا رہی ہو"

اریش ابھی ہانی کے پاس سے آیا تھا مشعل کو میجک کارن سے انصاف کرتے دیکھ کر معنی خیزی سے بولا

"تو اب آپ ساس بن کر میرے کھانے پینے پر نظر رکھیں گے اریش"

مشعل نے بڑا سانیوالا منہ میں بھر کر بولا

"یا اللہ میری بیوی کو خوبصورتی کے ساتھ ساتھ تھوڑا سا حس مزاح بھی عطا کر دیتا"
اریش نے ہاتھ اوپر کر کے اللہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس پر مشعل نے اریش کو گھور کر دیکھا

"اب آپ کی اس بات کو میں تعریف میں لو یا برائی میں"
مشعل نے دائیں ہاتھ کی کہنی ٹیبل پر ٹکا کر بند مٹھی گال پر رکھتے ہوئے بولی

"چند اس بات کو دل پر لینے کی بجائے میری پہلی بات پر غور کرو کہیں کھٹا کھانے کی وجہ یہ تو نہیں ہے
کہ ہانی کی بن آنے والی ہے"
اریش نے مشعل کے آگے سے میچ کارن اٹھا کر کھاتے ہوئے کہا

"اریش آپ دونوں باپ بیٹے بالکل ایک جیسے ہیں وہ بھی اسکول سے آ کر آج پوچھ رہا تھا کہ ہانی کے
پاس بن یا بھائی کیوں نہیں ہے"
مشعل اریش کی بات پر جھینپی پھر آج دوپہر والی ہانی کی بات یاد کر کے بتانے لگی

"تو پھر کیوں نہ سیریس ہو کر عمل کیا جائے اس بات پر،،، ویسے بھی چار دن ہو گئے ہیں تم نے مجھے
بتانے کا موقع ہی نہیں دیا ہے کہ تم مجھے کتنی اچھی لگ رہی ہو۔۔۔ ہانی کو جلدی سلانے کا بھی کوئی فائدہ
نہیں ہوتا تم خود بھی جلدی سو جاتی ہو"

اریش اس سے جتنا سیریس ہو کر بول رہا تھا اس کی آنکھیں اتنی شرارت پر آمادہ تھی

"ویسے اریش آپ شادی سے پہلے مجھے ایک نہایت شریف انسان لگتے تھے" مشعل نے اسکی بات پر مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"ڈیروائف میں ابھی بھی ایک شریف انسان ہی ہو مگر تمہارے لئے بالکل نہیں،،، یہ میری شرافت ہی ہے کہ میں تمہیں نیند سے جگاتا نہیں مگر آج رات مجھ سے شرافت کی کوئی توقع مت رکھنا" اریش نے معنی خیزی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا جس پر مشعل اچھی طرح ہلش ہو گئی

"اف اریش یہاں تو ایسے نہیں دیکھے" مشعل اس کے دیکھنے کے انداز پر ہی سٹٹا گئی

www.urdu novelsmania.com

"او کے بیڈروم میں تو اجازت ہے نا ہانی کے سونے کے بعد ایسے دیکھنے کی" اریش اسے مسلسل تنگ کرنے میں لگا ہوا تھا کیونکہ ایسی باتوں سے جو مشعل کے چہرے پر ایکسپریشن آرہے تھے وہ اریش کو بہت مزہ دے رہے تھے

"میں جا رہی ہوں ہانی کے پاس"

مشعل اس کو گھور کر اٹھنے لگی تو اریش نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بلالیا

"او کے یا ر ایسے ہی چھیڑ رہا تھا اب یہاں کسی اور کو تو چھیڑنے سے رہا۔۔۔ ہانی کو لے کر آتا ہو پھر ڈز کرنے چلتے ہیں،،، اس کے بعد گھر"

اریش اس کو کہتا ہوں اٹھ کھڑا ہوا اور پلے ایریا کی طرف ہانی کو لینے چلا گیا۔۔۔ مشعل منزا بوتل اٹھا کر پانی پینے لگی

"مشعل"

اپنے نام کی پکار پر اس نے مڑ کر دیکھا اور اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ ایک لمحے کے لیے پتھر کی بن گئی پانی کا گھونٹ اس کے حلق میں اٹک گیا

یہ وہ چہرہ تھا جسے چار سال بعد وہ اپنے سامنے دیکھ رہی تھی مگر اب وہ اس چہرے کو کبھی بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی

"کیسی ہو"

اس کی آواز پر دوبارہ چونکی اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہاں سے بھاگتی ہوئی اریش کے پاس جانے لگی مسلسل آنکھوں میں آئے ہوئے آنسو صاف کر کے وہ اریش سے بری طرح ٹکرائی

"ارے آتو رہا تھا ہانی کو لے کر"
اریش نے اس کو دیکھ کر کہا

"اریش چلیں یہاں سے پلیز جلدی چلیں"
مشعل نے آنکھوں میں آنی ہوئی نمی صاف کی

"کیا ہوا مشعل تم ٹھیک ہو، کیا ہو گیا ہے"
اریش نے اس کے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھ کر فکر سے پوچھا

"ہاں میں ٹھیک ہوں مگر آپ پلیز گھر چلیں"
مشعل کو دوبارہ رونا آنے لگا

"مما آپ کو کیا ہو گیا،،، ہانی اب دیر نہیں لگائے گا ہم گھر چل رہے ہیں نا"
ہانی بھی مشعل کو روتا دیکھ کر پریشان ہو گیا

"مشعل کیا تمہیں کسی نے کچھ کہا ہے مجھے چل کر بتاؤں"

اریش کی سمجھ میں یہی آیا شاید اسے اکیلا دیکھ کر کسی نے کچھ کہا ہو،، ورنہ تھوڑی دیر پہلے تو وہ اس کو اچھا بھلا چھوڑ کر گیا تھا

"نہیں مجھے کسی نے کچھ نہیں کہا میں آپ سے کہہ رہی ہوں نہ گھر جانا ہے مجھے"
مشعل نے روتے ہوئے بے بسی سے کہا

"اوکے چلتے ہیں مگر تم پہلے چپ کرو ہانی پریشان ہو رہا ہے"
اریش نے ہانی کو گود میں لیتے ہوئے کہا اور مشعل کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکل گیا

"بیگ کہاں ہے تمہارا"
اریش نے گاڑی میں بیٹھ کر مشعل سے پوچھا
www.urdu novelsmania.com

"شاید وہی رہ گیا" مشعل نے پریشان نظروں سے اریش کو دیکھ کر کہا

"کوئی بات نہیں میں لے کر آتا ہوں"
اریش کار سے نکل کر دوبارہ کیفے ٹیریا کی طرف گیا بیگ ٹیبل پر ہی رکھا ہوا تھا اور مشعل کا موبائل بھی۔۔۔ اریش نے چاروں طرف نظر دوڑائی اور سوچ میں پڑ گیا آخر ایسا کیا ہوا ہوگا جو مشعل اتنی

حواس باختہ ہو کر اپنا بیگ اور موبائل چھوڑ گئی اور اسے گھر جانے کی جلدی ہو گئی۔۔۔ مشعل کا رویہ ارایش کی سمجھ سے بالاتر تھا وہ بیگ اور موبائل لے کر واپس اپنی کار کی طرف آیا تو مشعل ہانی کو اپنے سینے سے لگائے خود کار کی سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی

"ڈنر کا کیا پروگرام ہے"
ارایش نے مشعل کو دیکھ کر پوچھا

"میں تھک گئی ہوں گھر جا کر ریسٹ شریف کرنا چاہتی ہوں"
مشعل نے آنکھیں کھول کر ارایش کو دیکھا تو ارایش نے کار اسٹارٹ کر دی

راستے میں ریسٹورنٹ سے کھانا پیک کروا کے وہ لوگ گھر آ گئے مشعل بیڈروم میں چلی آئی

www.urdu novelsmania.com

"آؤ مشعل کھانا کھا لو"

ارایش نے اسے بلایا

"میرا دل نہیں چاہ رہا ارایش اب دونوں کھالیں"

مشعل نے ارایش کو دیکھ کر کہا

"او کے مگر تھوڑی دیر میرے اور ہانی کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھ جاو"
 اریش نے اس کا ہاتھ تمام کر کہا تو مشعل کو اٹھنا پڑا وہ دونوں ڈائینگ ٹیبل پر آئے جہاں ہانی پہلے ہی
 بیٹھا تھا

"آج ڈیڈ کس کو اپنے ہاتھ سے کھانا کھلائے ہانی کو یا پھر ہانی کی ماما کو"
 اریش نے پلیٹ میں کھانا نکالتے ہوئے پوچھا اور پلیٹ مشعل کے پاس رکھی
 "ڈیڈ ہانی کے ہیں،،، تو ہانی ڈیڈ کے ہاتھ سے کھانا کھائے گا"
 ہانی جھٹ سے بولا

"آج اوپر جلدی سے ڈیڈ کے پاس آٹھ کر۔۔۔ مشعل کھانا شروع کرو"
 اب اریش ہانی کو اپنے پاس بٹھا کر اپنے اور ہانی کے لیے کھانا نکال رہا تھا

اریش کے کہنے پر مشعل نے دل مار کر تھوڑا سا کھانا کھایا اریش نے ہانی کو کھانا کھلایا اور خود بھی کھایا اس
 کے بعد سرونٹ سے کہہ کر برتن اٹھوائے۔۔۔

مشعل دوبارہ بیڈ روم میں جا چکی تھی جبکہ اس کا روٹین ایسا ہو گیا تھا کہ وہ رات کے کھانے کے برتن اپنے سامنے واش کروا کر گھر کے سارے دروازے چیک کر کے روم میں آتی

اریش سارے دروازے چیک کر کے روم میں آیا تو مشعل بیڈ پر لیٹی ہوئی جاگ رہی تھی اور اس کے برابر میں ہانی سوچکا تھا

سوتے ہوئے ہانی کو اریش نے اٹھا کر اس کے بیڈ پر لٹایا اور خود مشعل کے پاس آکر لیٹا تو مشعل نے اریش کے سینے پر سر رکھا

"اریش آپ بہت اچھے شوہر ہیں"

اریش کو مشعل کی آواز سنائی دی

www.urdu novels mania.com


"میں بہت اچھا دوست بھی ہو تم مجھ سے شیر کر سکتی ہو جو بھی پراہم ہے"

اریش نے اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے ہوئے کہا

"بس میں سونا چاہتی ہوں"

مشعل نے آنکھوں میں آنی نمی کو ایک بار پھر صاف کرتے ہوئے کہا

"تو پھر اپنے دماغ سے ساری سوچیں نکال دو اور سونے کی کوشش کرو"
 اریش نے اس کے بالوں پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا اور لیمپ کی مدھم روشنی بن کر کے وہ خود
 سونے کی کوشش کرنے لگا مگر مشعل اریش کے سینے پر سر رکھے ابھی بھی جاگ رہی تھی نیند اس کی
 آنکھوں سے کوسوں دور تھی # یو آرمائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 31

گھڑی رات کے 3 بج رہی تھی مگر ولی ابھی تک جاگ رہا تھا آج اس کو شاید نیند آنی بھی نہیں
 تھی۔۔۔ وہ کمرے میں موجود ٹیرس میں جا کر کھڑا ہو گیا یوں ہی بے سبب باہر دیکھنے لگا

www.urdu novelsmania.com

آج اس نے اسے دیکھا جس سے وہ کبھی بھولا ہی نہیں تھا۔۔۔ اپنی زندگی سے نکالنے کے بعد بھی وہ
 سے اپنے دل سے نہیں نکال سکا تھا،،، غصے اور جذبات میں اپنے کیے گئے فیصلے پر وہ جتنا پچھتا تا کم
 تھا حالات سے تنگ آ کر اس نے کیسے اپنی ہی زندگی کو اپنے آپ سے دور کر دیا تھا اور آج اسے کسی
 اجنبی کے ساتھ بیٹھا دے کر ایک لمحے کے لیے وہ بالکل ساکت ہو گیا

وہ مشعل تھی اس کی مشعل۔۔۔ وہ خوش شکل نوجوان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں مسکرا کر باتیں کر رہے تھے

اس نوجوان کی آنکھوں میں مشعل کے لیے چھلکتی محبت وہ صاف دیکھ سکتا تھا اور مشعل کا بار بار مصنوعی غصے میں ہنسی کو چھپاتے ہوئے اس نوجوان کو گھورنا ولی کو اندر تک خالی کر گیا تھا

پھر مشعل چنیر سے اٹھنے لگی تو اس شخص نے مشعل کا ہاتھ پکڑ کر اسے دوبارہ بٹھا دیا اور خود اٹھ کر وہاں سے چلا گیا جب ولی نے مشعل کو پکارا ایک لمحے کو وہ ولی کو دیکھ کر بالکل ساکت ہو گئی جیسے تھوڑی دیر پہلے مشعل کو دیکھ کر وہ ساکت ہوا تھا وہ مشعل کی آنکھوں میں حیرانی صاف دیکھ سکتا تھا ولی نے اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو جیسے وہ ہوش میں آئی اور وہاں سے بھاگ گئی ولی اس کو ایک بار پھر اپنے سے دور جاتا دیکھتا رہا

www.urdu novelsmania.com

مگر وہ اپنا بیگ اور موبائل وہی چھوڑ گئی تھی یقیناً بیگ اور موبائل لینے کے لیے کوئی تھوڑی دیر میں واپس آتا ولی نے جلدی سے مشعل کا موبائل اٹھایا اور اس کے موبائل سے اپنے موبائل پر بیل دی اور پھر مشعل کا موبائل دوبارہ ویسے ہی رکھ دیا

تھوڑی دیر بعد ولی نے مشعل کو اور اس شخص کو باہر جاتے دیکھا اس شخص کی گود میں بچہ تھا

"ہانی"

ولی کے منہ سے بے ساختہ نکلا ہاں وہ ہانی تھا اس کا بیٹا اس کا اپنا خون ہانی کو دیکھ کر ولی کا دل ایک بار پھر تڑپ اٹھا اور ولی نے قدم بے ساختہ ان لوگوں کی طرف بڑھائے

اس کو اپنے اندر سے آواز آئی 'کس حق سے' ولی کے قدم وہی تھم گئے

پھر وہ شخص دوبارہ اس ٹیبل پر آیا جہاں تھوڑی دیر پہلے مشعل اور وہ بیٹھے تھے وہاں پر موجود مشعل کا بیگ اور موبائل اٹھا کر وہ چاروں طرف نظر دوڑانے لگا پھر دوبارہ وہاں سے چلا گیا

ولی نے اپنی کار سے ان کی کار کا پیچھا کیا۔۔۔ کار ایک خوبصورت گھر کے اندر کار داخل ہوئی ولی نے گھر نوٹ کر کے اپنے گھر کا رخ کیا۔۔۔ کافی دیر یونہی بے سبب ٹیس میں کھڑے رہنے کے بعد وہ واپس آ کر بیڈ پر لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگا

تباہی کو چھوڑ کر گئے ار ترضی کو ایک گھنٹہ گزر چکا تھا وہ پورے گھر کا دوبار جائزہ لے چکی تھی۔۔۔ اس کو خوشی کا احساس اور اطمینان اندر سے سرشار کر گیا تھا۔۔۔ یہ اس کا اپنا گھر تھا اور خالی روم کو دوبارہ دیکھ کر اس کے لبوں پر خوبصورت سی مسکان آٹھری

کچھ کرنے کو نہیں تھا تو اس نے اپنے بیڈ روم میں آکر وارڈروب کھول کر اپنا بیگ نکالا اور اپنے کپڑوں کو وارڈروب میں ہینگ کرنے لگی۔۔۔ اس کی نظر ایک بار پھر وارڈروب کے دوسرے حصے پر گئی جس کا دروازہ لاک تھا۔۔۔

تھوڑی دیر پہلے وہ ارتضیٰ سے اس میں لاک کی وجہ پوچھ رہی تھی جس پر ارتضیٰ نے اس کو بتایا تھا کہ اس میں سارا سامان اسی کا ہے جو وہ اسے بعد میں دکھائے گا۔۔۔

"پتہ نہیں آخر کیا ہے اس میں جو مزمل میرے لئے لے کر آیا ہے"

ایک بار دوبارہ سوچتے ہوئے تعبیر نے کپڑے وارڈروب میں رکھے اور وارڈروب کا دروازہ بند کیا

وارڈروب کا تیسرا ڈور کھولا تھا اس میں ترتیب سے ارتضیٰ کے کپڑے ہینگ ہوئے تھے ارتضیٰ نے فی الحال اپنے کپڑوں کے علاوہ بیڈ روم میں اپنی کوئی ایسی چیز یا ڈاکو منٹس نہیں رکھے تھی جو تعبیر کو شک میں مبتلا کرتی یہاں تک کہ مریم کے بیڈ روم کے لیے بھی اس نے یاور اور مریم کی ایک خوبصورت تصویر کو انلارج کروایا تھا وہ بھی ابھی دیوار پر نہیں لگائی تھی

جب تک وہ تعبیر کے پاس نہیں آجاتا وہ نہیں چاہتا تھا کہ تعبیر کسی قسم کا شک و شبہات میں پڑے۔

۔۔۔ ارتضیٰ کی وارڈروب کا ڈور بند کر کے تعبیر نے روم میں موجود ایل ای ڈی آن کی مگر اسے یہ

دیکھ کر اسے مایوسی ہوئی کہ اس میں کوئی چنل موجود نہیں ہے شاید نیو گھر لینے کی وجہ سے ابھی تک

کیبل نہ لگایا ہو تعبیر سوچا اور ایل ای ڈی بن کیا

اس کے وہم و گمان میں بھی یہ نہیں تھا کہ آج رات کو نیوز چینل پر جو خبر نشر ہوئی تھی اس کی وجہ سے ارتضیٰ نے باکس نکالا ہوا تھا۔۔۔۔۔ تعبیر کو بھوک کا احساس ہوا تو وہ کچن میں آگئی، فریج میں سارے فروزن اشیاء پیسٹ کی صورت رکھی ہوئی تھی چپاتی اور پراٹھوں کے پیسٹ بھی فریج میں موجود تھے۔۔۔ وہی سامنے رکھی فروٹ باسکٹ پر تعبیر کی نظر گئی جس میں سب فروٹ موجود تھے

"تو میرا بڑی گارڈ اپنی میڈم کے لئے سب انتظام کر کے گیا ہے"

تعبیر سوچ کر مسکرائی اور فروٹ باسکٹ میں سے سیب نکال کر کھانے لگی

ارتضیٰ جو کہ وہاں صدیقی کے دوستوں میں گھرا ہوا تھا عماد کے میسج پر ایک دم الرٹ ہو گیا عماد اپنی پوری ٹیم کے ساتھ دس منٹ بعد وہاں پر پہنچنے والے تھا۔۔۔۔۔ گودام سے سارا اسلحہ جو کہ تھوڑی دیر پہلے ہال میں رکھا گیا تھا اور اب دوبارہ واپس گودام میں رکھوا دیا گیا تھا

گودام سے ہی ایک خفیہ راستہ گھر سے باہر کی طرف نکلتا تھا ممکن تھا پولیس کے آتے ہی ہلچل مچ جاتی اور سب لوگ اس راستے سے فرار ہو جاتے اس وجہ سے ارتضیٰ کے کہنے کے مطابق ادھی پولیس کی نفری اس راستے پر بھی تعینات کر دی جاتی تاکہ کہیں سے کوئی بھی نکل نہ سکے

"مزل تابی کہاں ہے"

ارتضیٰ جو کہ عماد کے میج پر الرٹ ہو کر وہاں سے باہر نکلنے کا ارادہ رکھتا تھا اچانک وہاں کی آواز پر اسے رکتا پڑا

"اسے میں نشا کے گھر چھوڑ آیا ہوں" جس انداز میں وہاں نے اس سے تعبیر کا پوچھا تھا اس سے ارتضیٰ کو اندازہ ہو گیا کہ تعبیر اپنے بیڈ روم میں موجود نہیں ہے یہ بات وہاں کو معلوم ہو چکی ہے

"کس کی اجازت سے تم اسے نشا کے گھر لے گئے"

تھوڑی دیر پہلے اسے شوکت نے بتایا تھا کہ منزل شام کو ہی تعبیر بی بی کو گھر سے باہر لے گئے ہیں اس بات پر وہاں کو بہت غصہ آیا کیونکہ اسے ابھی بھی خطرہ تھا کہ تعبیر کسی کو کچھ نہ بول دے

"اس کو کہیں بھی لے جانے کے لیے مجھے کسی کی بھی اجازت درکار نہیں ہوئی ہے وہ میری"

ارتضیٰ نے صاف جتانے آنے والے انداز میں وہاں کو دیکھ کر کہا

"پہلے بیٹی ہے وہ میری"

وہاں کو ارتضیٰ پر غصہ آیا

"سرنکاح ہونے کے بعد لڑکی کا حقدار بدل جاتا ہے اب آپ تعبیر کی فکر کرنا چھوڑ دیں اور اپنی فکر کریں"

ارتضیٰ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہاں سے نکل کر باہر چلا گیا وہاں کو اس کے انداز و اطوار، بات کرنے کا لہجہ عجیب لگا

"اپنی بیٹی کیا دے دی میں نے اسے،، یہ تو اوقات ہی بھول گیا ہے ابھی سب لوگ یہاں سے چلے جائیں اس کے بعد اسے اچھی طرح بتاتا ہوں"

وہاں نے پیشانی پر بل سجائے سوچا

مگر اس کو یہ خبر نہیں تھی اس وقت اسے واقعی اپنی فکر کرنی چاہیے تھی

تھوڑی دیر میں وہاں موجود سب لوگوں میں ہلچل مچ گئی پولیس نے اس کے گھر کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے وہاں نے پریشان ہو کر ڈی ایس پی کو کال ملائی مگر اسے وہاں سے کوئی رسپانس نہیں ملا وہاں پر موجود لوگوں نے جب دوسرے راستے سے باہر نکلنا شروع کیا تو پولیس نے انہیں حراست میں لے لیا۔۔۔ ہر طرف افراتفری کا عالم تھا وہاں کو ابھی بھی اصل منہر سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر کس نے یہ حرکت کی ہے

جو لوگ اب گھر میں بچے تھے پولیس نے گھر میں آکر وہاں سمیت انہیں بھی گرفتار کر لیا اب پولیس کی ٹیم کے ساتھ میڈیا کی ٹیم بھی گھر کے اندر داخل ہو چکی تھی اور گھر میں موجود خفیہ گودام سے برآمد ہونے والے اسلحے کی ویڈیو بنائی جا رہی تھی پولیس نے میڈیا والوں کو ہٹا کر اسلحہ بھی قبضے میں لے لیا

ارتضیٰ وہاں سے نکل کر کرنل سرفراز کے پاس پہنچا انہوں نے خوش ہو کر اسے گلے لگایا اور اس کے مشن کی کامیابی کی مبارکباد دی۔۔۔ وہاں پر ارتضیٰ نے اپنے پرانی سم کارڈ کو ضائع کر کے نئے نمبر سے مریم کو فون کیا اپنی خیریت کی اطلاع اور تھوڑی سی ہدایت دے کر فون بند کر دیا۔۔۔ مریم سے بات کرنے کے بعد اسے تعبیر کی فکر ہونے لگی مگر حالات ابھی گرما گرمی میں تھے اس وقت وہ نہیں نکل سکتا تھا ہر نیوز چینل پر بریکنگ نیوز میں وہاں صدیقی کے متعلق خبریں نشر ہو رہی تھی

تعبیر کو اپنا سر کسی سخت چیز پر رکھا ہوا محسوس ہوا نیند میں ہونے کی وجہ سے وہ صرف سوچ سکتی تھی کہ رات کو نرم اور گدا اس تکیے پر سوئی تھی پھر وہ اس وقت کہاں موجود تھی اسے سمجھ میں نہیں آیا نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھوں کو کھول کر دیکھا

"مزل"

زیر لب اس کے منہ سے نام نکلا ارتضیٰ کے سینے سے سر ہٹا کر اس نے واپس اپنے تکیے پر رکھا دیوار پر لگی وال کلاک میں ٹائم دیکھا تو صبح کے 8 بج رہے تھے اسے خبر ہی نہیں ہوئی کہ ارتضیٰ کب آیا تعبیر

نے سوچتے ہوئے آنکھیں موند لیں مگر اب اس کو نیند نہیں آرہی تھی کیونکہ رات کو بھی ہو جلدی سو گئی تھی آہستہ قدم اٹھاتی ہوئی اپنے بیڈروم سے باہر نکل کر اس نے کچن کا رخ کیا فریج میں سے دودھ نکال کر اس نے پورا گلاس دودھ سے بھرا

۲۲۲۲

ارتضیٰ جو کہ 4 گھنٹے پہلے گھر آیا تھا اور بہت گہری نیند میں سو رہا تھا مگر چیخ کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی اپنے برابر میں تعبیر کو نہ پا کر وہ بیڈروم سے بھاگتا ہوا کچن میں پہنچا کیونکہ کچن کی لائٹ آن تھی

"اف تعبیر جان نکال دی تم نے میری،، یہ اوپر چڑھی ہوئی کیا کر رہی ہو تم"

تعبیر کی چیخ سن کر ارتضیٰ واقعی ڈر گیا تھا اور کچن میں آ کر تعبیر کو شیلف پر چڑھے دیکھ کر حیرت سے پوچھا

"مزل و۔۔۔ وہ وہاں چو۔۔۔ چوہا تھا میں نے دیکھا ابھی"

تعبیر نے ڈر سے ہکلاتے ہوئے کہا جس پر ارتضیٰ ہنسا

"یا تم ایک چوہے سے ڈر کر اوپر چڑھ گئی اترو نیچے"

ارتضیٰ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا

"نہیں جب تک وہ چوہا کچن میں موجود ہے میں نیچے نہیں اترؤں گی"
تعبیر نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا

"تمہارے پاس جب یہ شیر موجود ہے تو پھر چوہے سے ڈرنے کی کیا ضرورت"
ارتضیٰ اس کو گود میں اٹھا کر بیڈ روم میں لے آیا

"تم کب آنے گھر" ارتضیٰ نے تعبیر کو بیڈ پر لٹایا تو تعبیر نے اس سے پوچھا
"رات میں ہی آگیا تھا مگر تھوڑا لیٹ ہو گیا تھا۔۔۔ یہ بتاؤ تمہیں نیند آگئی تھی"
ارتضیٰ نے اس کے برابر میں لیٹتے ہوئے پوچھا

ہاں نیند تو اچھے سے آگئی تھی جبھی تو جلدی انکھ کھل گئی،،، بابا نے میرے بارے میں پوچھا"
تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھ کر پوچھا

"ہاں پوچھا تھا میں نے انہیں بتا دیا کہ تم میرے ساتھ میرے گھر پر ہوں اور اب یہی رہوں گی"
ارتضیٰ اس کے گال پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہنے لگا وہ سوچ میں پڑ گیا کہ تعبیر کو وہاں کے
بارے میں ابھی بتائے یا نہیں

"بابا ناراض ہو رہے ہو گے منزل مجھ سے،، میں مل کر بھی نہیں گئی ان سے۔۔ کیا ہم آج شام بابا سے
ملنے چلیں"

تعبیر کو ایک دم وہاں کی فکر ہونے لگی
"آج نہیں مگر پھر کبھی لے جاؤں گا یہ بتاؤ کہ کچن میں کیا کر رہی تھی"

ارتضیٰ نے اس کو کسی دوسرے وقت بتانے کا سوچا مگر وہ زیادہ دن اس بات کو ٹال بھی نہیں سکتا تھا حقیقت تو ایک نہ ایک دن سامنے آنی تھی۔۔ وہاج کے بارے میں معلوم ہونے کا مطلب اس کو مزمل کی حقیقت کا بھی معلوم ہونا تھا ارتضیٰ صرف اس بات کو سوچ کر الجھن کا شکار ہو رہا تھا کہ تعبیر کو سب معلوم ہونے کے بعد اس کا رمی ایکشن کیا ہوتا ہے

"ہست زور کی بھوک لگ رہی تھی اس لیے ناشتہ کرنے جا رہی تھی"

تعبیر نے منہ بناتے ہوئے کہا

"رات کو کھانا کھایا تھا"

وہ اس کی انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسا لے تعبیر کا ہاتھ اپنے ہونٹوں پر رکھ کر پوچھ رہا تھا

"رات کو کچھ بنانے کا موڈ ہی نہیں ہوا اس لیے فروٹ سے ہی کام چلایا"

اب وہ اپنے پھوہڑ پن کا اظہار کیسے کرتی اس لیے آہستہ سے بتانے لگی۔۔۔ تعبیر کی بات سن کر ارتضیٰ نے حیرت سے اس کو دیکھا اور اٹھ کر بیٹھا

"تم نے کل رات سے کچھ نہیں کھایا کمال کرتی ہو تعبیر تم بھی"

ارتضیٰ کو افسوس ہوا اس کے بھوکے رہنے پر یقیناً اس نے کچن کا کوئی کام کبھی کیا ہی نہیں ہوگا۔۔ اس لئے وہ اٹھ کر کچن میں چلا آیا

"تم کیا کر رہے ہو منزل"

تعبیر اس کے پیچھے آئی مگر اس کی آنکھیں نیچے فرش پر یہاں وہاں طواف کرتی یقیناً چوہے کو ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔ ارتضیٰ نے فرائی پین میں تیل ڈال کر چولے جلایا تعبیر کے پاس آ کر اسے گود میں اٹھا کر کچن میں موجود کاؤنٹر کے اوپر بٹھایا

"ناشتہ بنا رہا ہوں میڈم،، آپ کی باڈی کی حفاظت آخر کو آپ کے باڈی گارڈ کی ہی ذمہ داری ہے"

ارتضیٰ نے کیٹل میں چائے کا پانی چڑاتے ہوئے کہا جس پر تعبیر جھینپ گئی

"بہت بد تمیز ہو تم" اس کی بات پر تعبیر نے گھور کر اسے کہا

"ایسا ویسا ابھی بد تمیزیاں دیکھی کہاں ہیں تم نے میری" ارتضیٰ نے انڈا ہلکے سے اس کے ماتھے پر مارا جس سے انڈا چٹ گیا انڈے کو فرائی پین میں ڈالا

تعبیر اس کی بات پر اسے گھور کر رہ گئی ساری بد تمیزیاں تو وہ اسے دکھا چکا تھا اب بھلا اور کیا رہتا تھا

تعبیر سوچتے ہوئے اسے دیکھنے لگی جو بڑے مگر انداز میں انڈا تیار کر کے پلیٹ میں نکال رہا تھا اس کے بعد ٹوسٹر سے اس نے بریڈ کے پیس نکال کر پلیٹ میں رکھے۔۔۔ کیٹل میں موجود چائے کو دو کپڑوں میں نکالنے لگا دس منٹ کے اندر ناشتہ تیار کرنے کے بعد وہ ٹرے میں ساری چیزیں ترتیب سے سیٹ کر چکا تھا

"منزل ویسے تم کافی سگھر ہو"

تعبیر نے کانٹر پر بیٹھے اس کو سراہتے ہوئے کہا کیونکہ ناشتہ بنانے کے دوران اس نے کچن ذرا بھی نہیں پھیلا یا تھا انڈے کی چھلکے ڈسٹ بن کو پیارے ہو چکے تھے جبکہ ڈسٹر سے شیلف صاف کر کے ڈسٹر دوبارہ اپنے مقام پر پہنچ چکا تھا

"ہاں میری جان اکثر پھوہڑ لڑکیوں کو سگھڑ شوہر ہی ملتے ہیں"

ارتضیٰ سنجیدگی سے کہتا ہوا ٹرے ڈائنگ ٹیبل پر لے جا چکا تھا اور اپنے بارے میں تازہ ترین انکشاف سن کر تعبیر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا

"چلئے میڈم ناشتہ ریڈی ہے"

ارتضیٰ واپس کچن میں آیا اور تعبیر کو بھی کاؤنٹر سے اٹھانے لگا

"ابھی شاید تم نے مجھے پھوہڑ کہا میرے کانوں نے ایسا سنا"

تعبیر نے اس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کرتے ہوئے کہا

"تمہارے کانوں نے بالکل ٹھیک سنا میں نے شاید نہیں 100% ایسا ہی کہا ہے"

وہ مسکراتی آنکھوں کے ساتھ تعبیر کو چھیڑ رہا تھا اس کے بعد اسے اپنے کندھے پر ڈال کر ڈائنگ ٹیبل

لے آیا

"اور اب تمہیں لگ رہا ہے کہ یہ میں ناشتہ کرو گی"

تعبیر نے اپنی کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا

"آف کورس کروگی میری جان، ورنہ ابھی جو تھوڑی دیر بعد میں کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس میں خالی پیٹ تمہارے ہی ہوش اڑ جانے میں"

ارتضیٰ نے بیڈ پر انڈارکھ کر دوسرا بیڈ کا پیس انڈے پر رکھا اور تعبیر کے منہ کے قریب لے گیا "تم مجھے ڈرا رہے ہو"

تعبیر نے ڈرتے ہوئے اس کی سیریس ایکسپریشن کو دیکھتے ہوئے کہا "نہیں میں تمہیں بہت پیار سے سمجھا رہا ہوں"

تعبیر نے چھوٹے چھوٹے نیوالے ارتضیٰ کے ہاتھ سے لیتے ہوئے اپنا ناشتہ مکمل کیا اس کے بعد ارتضیٰ نے ناشتہ کیا اور برتن واش کر کے بیڈروم میں آیا تو تعبیر بیڈ پر بیٹھی ہوئی مسلسل اپنی انگلیاں پچٹانے میں مصروف تھی۔۔۔ ارتضیٰ بیڈروم کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس کے پاس آیا تعبیر اس کو دیکھ کر پھر زروس ہو رہی تھی

"نیند پوری ہو گئی نا تمہاری"

بالوں سے کپ اتار کر وہ اسے بیڈ پر لٹاتا ہوا پوچھنے لگا

"ہاں مگر تمہیں سونا چاہیے تمہاری نیند پوری نہیں ہوئی"

تعبیر اس کی لودیتی ہوئی آنکھوں کی تپش محسوس کر کے لڑکھڑاتے ہوئے بولی

"نہیں میری ایک بار اڑ جائے تو واپس اتنی جلدی نہیں آتی"

ارتضیٰ تعبیر پر جھگڑتے ہوئے بولا اور اس کے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو اپنی ہاتھوں کی انگلیوں میں پھنسا

"مزل پورا دن نکل چکا ہے"

تعبیر کو کچھ سمجھ میں نہیں آیا تو یوں ہی بول دیا

"تو کیا سورج ماما برامانے گے میرے ایسا کرنے سے"

ارتضیٰ نے نرمی سے اس سے پوچھا اور تعبیر کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس نے اپنے ہونٹ تابی کے ہونٹوں پر رکھ دیئے

"مزل مجھے لگ رہا ہے باہر کا دروازہ بج رہا ہے"

جیسے ہی تعبیر کے ہونٹ آزاد ہوئے تعبیر نے پھولی ہوئی سانسوں کے درمیان کہا۔۔۔ اسے چند دن پہلے والی ہوٹل میں گزار دی ہوئی وہ رات یاد آگئی

"جان تم کیوں نہیں چاہتی ہوں کہ ہمارا تیسرا بیڈروم بھی جلد سے جلد سیٹ ہو جائے"

اب کے ارتضیٰ کی بات پر اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا اور ارتضیٰ بھی اس کے جواب کا انتظار کئے بغیر اس کی گردن پر جھگ گیا تھا تعبیر نے اسی ہوٹل والی رات کی طرح دوبارہ اپنے آپ کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا۔۔ جس کا ارتضیٰ نے بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی چلائی

یو آرمائن

زینبہ شرجیل



قسط 32

مشعل کی آنکھ کھلی تو سامنے دیوار پر لگی ہوئی وال کلاک پر ٹائم دیکھ کر اس کی آنکھیں پوری کھلی کی کھلی رہ گئی

www.urdu novels mania.com

"یا اللہ میں اتنی دیر کیسے سو گئی" مشعل نے ہانی کے بیڈ پر دیکھا تو وہاں بیڈ پر نہ ہانی موجود تھا نہ ہی برابر میں ایش جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر وہ ہال میں آئی تو دونوں باپ بیٹے سامنے ٹی وی پر میچ دیکھنے میں مصروف تھے

"واو ہانی کی مہاجگ گئی، ماما آپ گندے بچوں کی طرح بہت دیر تک سوئی۔۔۔ ہانی اچھا بچہ ہے اپنے ٹائم پر اٹھ گیا"

ہانی مشعل کے آگے ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا تو اس نے ہانی کو گود میں لیا اور ایش کے برابر بیٹھ گئی

"ہوگی نیند پوری" ایش نے ٹی وی کا وایوم سلو کرتے ہوئے پوچھا

"آپ نے اٹھایا کیوں نہیں مجھے"

مشعل نے ایش کو دیکھ کر پوچھا ہانی اب مشعل کی گود سے اتر کر ایش کا موبائل ہاتھ میں لیے

دوسرے صوفے پر بیٹھ چکا تھا

"کل رات تمہاری کروٹیں بدلنے سے مجھے لگ رہا تھا جیسے تم کافی دیر تک جاتی رہی ہو۔۔۔ اس لیے صبح

نہیں اٹھایا اب کیسا فیل کر رہی ہوں"

ایش کے لہجے میں اپنے لئے فکر دیکھ کر مشعل کو اپنی قسمت پر رشک آنے لگا یقیناً مشعل کے کروٹیں

بدلنے کے باعث وہ خود بھی نہیں سو سکا ہوگا مگر اس کے آرام کی خاطر ایش نے صبح سے ہانی کو ٹائم

دیا تاکہ ہانی مشعل کو ڈسٹرب نہ کرے

"جس کا آپ جیسا شوہر ہو وہ کیسا فیل کر سکتی ہے"

مشعل نے ایش کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے کہا وہ کل رات سے بلا وجہ میں خود بھی پریشان ہو رہی

تھی اور اپنی وجہ سے اپنے شوہر کو بھی پریشان کر رہی تھی اس لیے اپنا موڈ فریش کرتے ہوئے بولی

"ڈیڈ کے رائٹ بینڈ والے شولڈر پر ہانی اپنا سر رکھتا ہے آپ اپنا سر لیفٹ شولڈر پر رکھیں"

ہانی موبائل میں مصروف ضرور تھا مگر اتنا بھی نہیں کہ وہ اپنی ماما کی حرکت نوٹ نہیں کر سکا اس کی بات پر جہاں آریش ہنسا وہی مشعل نے ہانی کو گھور کر دیکھا اور آریش سے دور ہو کر بیٹھی

"ناشتہ کیا آپ دونوں باپ بیٹوں نے"

مشعل نے اس سے پوچھا مگر جواب ہانی کی طرف سے آیا

"آج کک انکل نے چھٹی کر لی تھی ڈیڈ نے ہانی کو بھی اپنے ہاتھ سے ناشتہ کرایا اور خود بھی اپنے ہی ہاتھ سے ناشتہ کیا"

ہانی نے پوری رپورٹ مشعل کو دی

مشعل کو ایک بار پھر افسوس ہوا یقیناً وہ دونوں باپ بیٹے کچھ لائٹ سا کھاپی کر بیٹھے ہوں گے اور اب تو دن کے 12 بج رہے ہیں

"مما ہانی کے لئے اور ہانی کے ڈیڈ کے لئے یہی سی اسپیکلٹیز بنا کر لاتی ہیں تھوڑی دیر میں"

مشعل نے اٹھتے ہوئے کہا

"اور اسپیکلٹیز کھا کر ہانی سوپر مین بن جائے گا"

ہانی بولنے کے ساتھ ہی پورے گھر میں سپر مین کی طرح دوڑتا ہوا چکر کھانے لگا

مشعل کچن میں آئی تو اس کے پیچھے آریش بھی آگیا

"میری کچھ ہیلپ کی ضرورت ہے" مشعل کٹنگ بورڈ پر سبزیاں کاٹ رہی تھی تب اریش نے اس کے پشت پر کھڑے ہو کر اسکے گرد ہاتھ حائل کرتے ہوئے پوچھا

"آپ بنا کچھ کسے ہی اتنا کر دیتے ہیں بھلا اور کیا ہیلپ مانگو آپ سے" مشعل نے مسکرا کر چہرے کا رخ اریش کی طرف کیا تو اریش نے اس کے گال کو ہونٹوں سے چھوا

"یار ایسا بھی کیا کر دیا میں نے ہر مرد ہی اپنے بیوی بچوں کی فکر کرتا ہے، ان سے محبت کرتا ہے میں تو بس اچھا ہزبنڈ اور اچھا فادر بننے کی کوشش کرتا ہوں"

اریش کی بات پر مشعل نے مڑ کر اپنا رخ اریش کی طرف کیا

"اریش آپ اچھے ہسبنڈ اور اچھے فادر ہیں اور وہ اس لیے کیونکہ آپ ایک اچھے انسان ہیں" مشعل کے اعتراف پر اریش نے اسے بانٹوں میں لیا

www.urdu novelsmania.com

"اور اس اچھے انسان کو ہانی کی ممانعت اچھی لگتی ہیں"

آپ کے اریش کے اعتراف پر مشعل مسکرا دی اور دوبارہ سبزیاں کٹنگ کرنے لگ گئی

"کیا ہوا آج کافی لیٹ سو کر اٹھے تم"

ولی ابھی فریش ہو کر اپنے روم سے نکل آتا تو شہناز نے اپنے بیٹے کو دیکھ کر پوچھا

"جی آنکھ کافی لیٹ لگی تھی رات میں۔۔۔۔ اس لئے دیر تک سوتا رہا"

ولی نے صوفے پر ابراہیم کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا جو کہ اخبار پڑھنے میں مصروف تھے

"ناشتے میں کیا لو گے" شہناز نے ولی سے پوچھا۔۔ اس کے سب بچوں میں وہ سب سے لاڈلاتا تھا جو چند سالوں پہلے بھٹک گیا تھا مگر اللہ کے کرم سے اب اسے اپنی غلطی پر پکھتاوا تھا اور وہ جلد اس کے پاس آ گیا تھا

"ناشتہ نہیں کرنا ماما، مجھے بس ایک کپ اسٹرونگ سی چائے بھجوادیں"

ولی کی آنکھوں سے سامنے کل رات والا منظر بار بار کسی فلم کی طرح چل رہا تھا۔۔۔۔ مشعل ہانی اور وہ اجنبی جس کی جگہ یقیناً ولی کو ہونا چاہیے تھا

"اور بر خوردار سارے ڈاکو منٹس تیار کروالے کب تک کینیڈا جانے کا ارادہ ہے" ابراہیم نے اخبار طے کرتے ہوئے ولی کو مخاطب کیا تو اس نے چونک کر باپ کو دیکھا

"بابا فی الحال تھوڑے عرصے کے لیے پروگرام پوسٹونڈ کیا ہے کینیڈا جانے کا،،، ایک بہت ضروری کام آ گیا ہے اس کو نبھانے کے بعد سوچنا ہے کہ آگے کیا کرنا ہے"

ولی ابراہیم صاحب کو بتا رہا تھا مگر اس کی نظر اپنے سیل فون کی اسکرین پر تھی جس میں مشعل کا نمبر سیو تھا

مشعل کا موبائل کب سے بچ رہا تھا مگر ایش کے آفس اور ہانی کے اسکول کے جانے کے بعد یہ ٹائم اس کے نوکروں سے صفائی کروانے کا ہوتا تھا

"صوفے کے نیچے سے جھاڑو کا ہاتھ مارو،، ابھی آکر چیک کرو گی "سعیدہ سے کہتی ہوئی مشعل اپنے روم میں آئی تو موبائل پر لینڈ لائن نمبر دیکھ کر کال ریسیو کی

"کہاں بڑی تھی ہانی کی ماما۔۔۔ کہیں ہانی کے ڈیڈ تو یاد نہیں آرہے تھے"

کال ریسیو کرتے ہی ایش کی شوخی بھری آواز مشعل کے کانوں سے ٹکرائی

"ایش آپ کو معلوم ہے نایہ ٹائم میرا کتنا بڑی ہوتا ہے۔۔۔ سعیدہ اسے صفائی کروا رہی تھی۔۔۔ ہانی بھی آتا ہی ہوگا اسکول سے اور اب بھی آج جلدی آجانا ماہرہ کا گھر آنے کا پروگرام ہے۔۔۔۔۔ مجھے مینو بھی بتا دیے گا کیا بنواؤرس ملائی تو تھوڑی دیر میں خود بنا لو گی"

مشعل نے ایک کے بعد ایک باتیں جو جو اس کے ذہن میں چلتی رہی سب کی سب ایک سانس میں بول دیں

"ہانی کی ماما تو بس نان اسٹاپ ہی شروع ہو جاتی ہیں فون پر۔۔۔۔۔ اب بریک لگاؤ اور میری بات غور سے سنو۔۔۔۔۔ گھر تو میں جلدی آ جاؤں گا مگر آج ماہرہ کے آنے کا پروگرام کینسل ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ میرا فرینڈ ہے مصطفیٰ، اس کی بارات ہے آج، ہم وہاں انوائٹڈ ہیں"

ابھی اریش اس کو بتا ہی رہا تھا مشعل بول پڑی

"اریش میں کیا کروں گی وہاں جا کر، بور ہو جاؤ گی۔۔۔۔۔ بس مارہ کو آنے دیں،، آپ چلیں جائیں اپنے فرینڈ کی شادی میں"

مشعل نے منہ بناتے ہوئے کہا یقیناً وہاں اریش اپنے دوستوں میں مصروف ہو جاتا اور مشعل نے بور ہو جانا تھا

"کیوں ہو گی بور وہاں پر جیسا بھی ہو گئیں۔۔۔۔۔ جب معاویہ کے ساتھ ہمارے گھر پہ آئے تھی تب تو تم نے ان کی کمپنی کو بہت انجوائے کیا تھا"

www.urdu novelsmania.com

اریش کی باتوں سے مشعل کو فیل ہوا اس کا آج فکشن اٹینڈ کرنے کا پورا ارادہ ہے اور جیسا کہ نام سن کر مشعل کی بھی بوریت دور ہو گئی

"اچھا تو آپ پوری بات بتائے نہ جیسا ہو گی تو پھر ٹھیک ہے"

مشعل کا بھی جیسا کہ سن کر فوراً فکشن میں جانے کا مائنڈ بن گیا

"ہانی کی ماما آج میری پسند کا ڈریس پہن لیے گا ہمارے نکاح والا"
مشعل کے راضی ہو جانے کے بعد ایش نے نئی فرمائش کر دی

"او کے جناب اور کچھ حکم کریں" مشعل نے مسکرا کر اپنے نکاح والا ڈریس نکالا تاکہ ابھی سے پریس کر لے

"حکم تو آپ کیا کریں بیگم صاحبہ ہم تو غلام ہیں آپ کے۔۔۔ بس کبھی کبھی اپنی چھوٹی موٹی فرمائشیں پوری کروا لیتے ہیں،، ورنہ مالکن تو آپ ہیں ہماری"
ایش کی بات پر مشعل زور سے ہنسی

"ایش ابھی اگر ماہرہ آپ کی باتیں سن لے ناں تو وہ آپ کو صحیح کا جو رو کا غلام بولے گی"
مشعل کی بات پر اب کے ایش ہنسا

"نہیں وہ ایسا بالکل نہیں بولے گی کیونکہ شیراز خود اس کے تھلے لگا ہوا ہے۔۔۔ اچھا ہانی اسکول سے آئے تو اس کو کھانا کھلا کر دوپہر میں سلا دینا،، تاکہ وہ رات میں ڈل فیل نہ کرے"

اریش نے گھڑی میں ٹائم دیکھ کر کہا اور خدا حافظ کہہ کر مشعل نے فون رکھ دیا۔۔۔ اپنا ڈریس ہینگر سمیت وہ ہال میں آگئی ہانی بیگ اٹھاتا ہوا گھر کے اندر داخل ہوا

"آگیا میرا بیٹا"

مشعل نے ہانی کا بیگ اتار کر رکھا اور اسے چیلنج کرانے لے گئی

"مما یہ اصلی اور نقلی کیا ہوتا ہے" مشعل ہانی کو کھانا کھلا رہی تھی تب ہانی نے مشعل سے پوچھا

"آپ نے کس سے سن لیا ہے اصلی اور نقلی مشعل نے نیوالا بنا کر اس کے منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا

"آج اسکول میں ہانی سے ملنے اس کے اصلی ڈیڈ آئے تھے ناں"

www.urdu-novelsmania.com

ہانی کی بات سن کر مشعل جو دوسرا نیوالا بنا رہی وہ پلیٹ میں ہی گر گیا

"اصلی ڈیڈ"

مشعل نے زیر لب بڑبڑایا۔۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے ولی کا چہرہ لہرایا

"کون ملنے آیا تھا آپ سے اور کیا کر رہا تھا وہ"
مشعل نے ہانی کو دونوں کندھوں سے پکڑ کر پوچھا

"اسکول سے چھٹی کے ٹائم ہانی سے انکل ملنے آئے تھے ہانی کو بہت پیار کیا،،، بولے میں تمہارا اصلی
ڈیڈ ہو جو گھر میں ہوتے ہیں وہ نقلی ڈیڈ ہیں"
ہانی نے مشعل کو پوری بات بتائی تو وہ بے یقینی سے ہانی کو دیکھے گئی

"ہانی ماما کی بات غور سے سنو اصلی نقلی کچھ بھی نہیں ہوتا میری جان۔۔۔ آپ کے صرف ایک ہی ڈیڈ
ہیں جن کے ساتھ ہم رہتے ہیں وہی آپ کے ڈیڈ ہیں اور آپ آئندہ کسی کی بھی بات نہیں سنو گے بلکہ
کسی سے بھی اس طرح نہیں ملو گے"
مشعل نے ہانی کو سمجھاتے ہوئے گلے لگایا

www.urdu novels mania.com

اسے اسکول والوں پر بھی غصہ آیا اور وہ ارادہ رکھتی تھی ہانی کو سسلانے کے بعد اس کی پرنسپل سے بات
کرے کیسے کوئی اجنبی اگر ہانی سے مل سکتا ہے

اس طرح ولی کا اس کی اور ہانی کی زندگی میں واپس آنا ٹھیک نہیں تھا وہ اس بات کو لے کر کافی پریشان ہو گئی۔۔۔۔

"آؤ کوئی مووی دیکھتے ہیں"

ارتضیٰ نے تعبیر کو دیکھ کر کہا

تعبیر تھوڑی دیر پہلے ہی شاور لے کر نکلی تھی اور اس سے پہلے میڈ پورے گھر کی صفائی کر کے جا چکی تھی

"اگر تمہارا کل رات کی طرح مووی دیکھنے کا ارادہ ہے تو مجھے اس ٹائم مووی بالکل بھی نہیں دیکھنی"

تعبیر کے گھور کر کہنے پر ارتضیٰ زور سے ہنسا

کل رات کو کھانا ارتضیٰ نے بنایا اور تعبیر کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا اس کے بعد اس نے ڈی وی ڈی پر کوئی انگلش مووی لگائی

مووی میں جب جب کوئی فضول سین آتا ارتضیٰ اس سے زیادہ فضول حرکتوں پر اتر آتا۔۔۔ تعبیر نے مووی تو کیا ہی دیکھی وہ بس ارتضیٰ کے رومانس پر ہی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔۔۔ اور آخر کار جب مووی میں ہیرو صاحب اپنے آپ سے باہر آئے تو ارتضیٰ نے شرافت سے مووی بند کر دی۔۔۔ جس پر

تعبیر نے سکون کا سانس لیا تھوڑی دیر ان دونوں نے اپنی چھت پرواک کی مگر جب سونے کا ٹائم آیا تو ارتضیٰ نے خود ہیر و والے کام شروع کر دیئے

"چلو ناں اب کی بار سیریس ہو کر دیکھیں گے"
ارتضیٰ نے تعبیر کو بہلاتے ہوئے کہا

"مجھے تم سے کسی قسم کی شرافت کی امید نہیں ہے اس لیے رات ہونے تک تم مجھ سے دور رہو"
تعبیر ہیر برش سے اپنے بال سلجھاتے ہوئے بولی ارتضیٰ نے ایک جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف موڑا

"صرف محبت کرنے کا حوصلہ ہے آپ میں میڈم مگر آپ کا باڈی گارڈ صرف محبت کرتا ہی نہیں
محبت جتانے کے فن سے بھی واقف ہے"

ارتضیٰ اس کی گردن پر جھٹکا ہوا اس کے باڈی اسپرے کی خوشبو اپنے اندر اتارنے لگا
"میں اپنے اس باڈی گارڈ کی تین دن سے ساری فکاریاں دیکھ رہی ہو۔۔۔ تم محبت جتاتے ہوئے
میری شامت لے آتے ہو دور ہٹو اور لگاؤ مووی"

تعبیر نے اس کو دور ہٹاتے ہوئے احسان کرنے والے انداز میں کہا۔۔۔ جس پر ارتضیٰ مسکرا کر ڈی وی
ڈی پلئیر میں سی ڈی ڈالنے لگا

"کل کوئی بہت ہی فضول قسم کا ہیر و تھا،،، خدا راکسی ڈھنگ کے انسان کی مووی لگانا"

تعبیر نے کہنے کے ساتھ ہی بیڈ پر رکھا ہوا دوپٹہ اوڑھا۔۔۔ مووی ان کر کے ارتضیٰ اسکے پاس آیا

"تو تم مووی کے ہیر و کی بجائے اپنے ہیر و پر کونسٹریٹ کیا کروناں میری جان"

ارتضیٰ نے اسکی کمر کے گرد ہاتھ حائل کیے

"ایک منٹ یہ مووی میں اس شرط پر دیکھ رہی ہوں مووی بیڈ پر بیٹھ کر دیکھو گے اور میں صوفے پر"

تعبیر اس کو فری ہوتا دیکھ کر صوفے پر بیٹھ کر کہنے لگی ارتضیٰ اس کو گھورتا ہوا روم کی لائٹ بند کر کے

بیڈ پر بیٹھ گیا

"یہ لائٹ بند کرنے کی کیا ضرورت ہے اب"

تعبیر نے اس کو دیکھ کر پوچھا

www.urdu novelsmania.com

"کیونکہ ہارر موویز میں اندھیرے میں دیکھنا پسند کرتا ہوں اور اب چپ کر کے مووی دیکھو مووی کے

درمیان مجھے باتیں کرنا اچھا نہیں لگتا"

ارتضیٰ کے کہنے پر وہ اسے گھور کر رہ گئی

"مووی کے درمیان باتیں کرنا پسند نہیں ہے مگر رومینس کرنا پسند ہے"

تعبیر نے دل میں سوچا

"وہ الگ بات ہے بیوی پاس ہو تو بندہ رونٹک ہو ہی جاتا ہے مووی کے درمیان"
ارتضیٰ کے بولنے پر تعبیر نے اسے حیرت سے دیکھا یہ تو اس نے دل میں سوچا وہ بھلا کیسے جان گیا
اس کے دل کی بات

"کیا ہوا بیوی ہو تم میری تمہارے دل کی بات نہیں جانوں گا کہ کیا سوچ رہی ہو تم اس وقت میرے
بارے میں"

ارتضیٰ نے اپنی مسکراہٹ چھپاتے ہوئے تعبیر کو دیکھ کر کہا جو حیرت سے منہ کھولے اسی کو دیکھ
رہی تھی

"اف کتنا خطرناک انسان ہے یہ اندر سے"

تعبیر نے اسکرین پر نظریں جماتے ہوئے سوچا

"یہ بھی ٹھیک ہے میں واقعی بہت خطرناک ہو تم بچ کے رہا کرو مجھ سے"

ارتضیٰ کے بولنے کی دیر تھی تعبیر اٹھ کر آئی اور بیڈ پر رکھا تکیہ اٹھا کر اسے مارنے لگی جبے ارتضیٰ نے پکڑ
کر دوسری طرف پھینکا اور تعبیر کو کھینچ کر بیڈ پر گرا لیا

"کل رونٹک مووی دیکھ کر میں نے رومینس کیا تھا آج وہ پیار والی مووی ہے اب ذرا بچ کر دکھاؤ مجھ
سے"

وہ اسکی شہ رگ پر جھکتا ہوا کہنے لگا تعبیر کو لگا جیسے اس کے ویپاڑ کی طرح دولبہ دانت نکل آئے گے جو وہ اس کی گردن میں گرہا دے گا

"مزل مجھے اس وقت واقعی تم سے خوف آ رہا ہے"

تعبیر کے ڈرنے پر ارتضیٰ ہنسا اور شرافت سے اس کے ساتھ مووی دیکھنے لگا مگر جب جب ہار سین آتا ارتضیٰ کی جگہ وہ ہی اس سے چپک کر رہ جاتی

"بند کرو یہ واہیات فلم مجھے نہیں دیکھنی، تھک چکی ہو میں ڈر ڈر کے"

تعبیر نے روم کی لائٹ کھولتے ہوئے کہا تو ارتضیٰ نے ٹی وی سوچ آف کیا

"میرا بھی یہی خیال ہے فلم چھوڑو ہم اپنی فلم میں انجوائے کر لیتے ہیں"

ارتضیٰ نے اسے ہانہوں میں لیتے ہوئے کہا

"اپنا اتنا عادی بنا رہے ہو مجھے، اگر تمہارا مجھ سے دل بھر گیا تو"

ارتضیٰ کی شدتیں دیکھ کر تعبیر نے اپنا خدشہ ظاہر کیا

"کچھ عادتیں وقت کے ساتھ ساتھ پختہ ہو جاتی ہیں اور پختہ عادتوں سے انسان پہچھا نہیں چھڑا سکتا

تمہارے ساتھ بھی میرا کچھ ایسا ہی معاملہ ہے بے فکر رہو میرا دل تم سے کبھی بھی نہیں بھرنے والا"

ارتضیٰ نے دونوں ہاتھوں میں اس کا چہرہ تھام کر اسے یقین دلایا ارتضیٰ کے بولنے پر تعبیر نے اس کے سینے پر اپنا سر رکھا ارتضیٰ کے موبائل پر کال آنے لگی

ارتضیٰ نے موبائل پر کرنل سرفراز کا نمبر دیکھا تعبیر پیچھے ہو کر بیٹھی
 "السلام علیکم سر" ارتضیٰ نے کال ریسیو کر کے کہا۔۔۔ تعبیر اٹھ کر روم سے جانے لگی مگر ارتضیٰ
 نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے واپس بیٹھا دیا

"الحمد للہ سر آپ سنا لے۔۔۔۔۔ جی میں نے نیوز میں دیکھا تھا اور انسپکٹر عداد سے بھی معلوم ہوا تھا وہاج صدیقی کا کیس عدالت میں جا چکا ہے اور پہلی پیشی اگلے ہفتے کو ممکن ہے"

ارتضیٰ موبائل پر ایسے بات کر رہا تھا جیسے اس وقت کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی موجود نہ ہو جبکہ تعبیر آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی سمائے اس کے ایک ایک لفظ پر غور کر رہی تھی # یو۔آ۔مان

novels mania
www.urdu novelsmania.com

#زینبیہ۔ شرجیل

قسط 33

سریہ تو میری جاب تھی اور میرا فرض تھا اس کو لے کر آپ فکر نہیں کریں۔۔۔ وہاج صدیقی اور ستار میمن کے خلاف ثبوت اتنے پکے ہیں وہ کتنا بھی مہنگا وکیل کر لیں ان کے لیے اب جیل سے باہر آنا ممکن نہیں"

تعبیر کو اپنے کانوں پر یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا وہ منزل کے منہ سے یہ سب سن رہی ہے اس کا ہاتھ اب بھی منزل کے ہاتھ میں تھا

"بابا جیل میں ہیں" یہ سوچ آتے ہی تعبیر کا دماغ سن ہونے لگا

ارتضیٰ کال بند کر چکا تھا اس نے تعبیر کو سنجیدگی سے دیکھا۔۔۔ تعبیر نے اس کے چہرے پر کوئی مذاق کی رنگ ڈھونڈنی چاہی کہ شاید وہ ابھی زور سے ہنس دے گا اور کہے گا میں تو مذاق کر رہا تھا تم کتنی بے وقوف ہوں مگر ایسا کچھ نہیں ہوا وہ اب بھی سنجیدگی سے اسے دیکھ رہا تھا

"کون ہو تم"

تعبیر نے بولنے کے ساتھ ہی ارتضیٰ کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

"ابھی بھی بتانے کی ضرورت ہے کہ کون ہو میں"

ارتضیٰ نے ایک نظر اپنے خالی ہاتھ کی طرف دیکھا ابھی تو تعبیر کو بہت کچھ بتانا تھا اور تعبیر نے ابھی سے اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

مگر ایک نہ ایک دن تو اسے یہ سب بتانا ہی تھا آخر وہ کب تک اس سے چھپا کے رکھتا اس لیے ارتضیٰ نے جان بوجھ کر کرنل سرفراز کی کال تعبیر کے سامنے ریسو کر کے بات کی

"تم پولیس کے کوئی انفارمر ہو یا پھر کوئی جاسوس"

تعبیر نے دھڑکتے دل کے ساتھ اس کی باتوں سے اپنا نتیجہ اخذ کرتے ہوئے کہا

یس انی ایم اسپے

ارتضیٰ نے اپنے چہرے پر سنجیدگی برقرار رکھتے ہوئے کہا تعبیر پلک جھپکائے بناء ارتضیٰ کو دیکھے گئی۔۔۔

اسے یہ مزمل نہیں لگا جسے وہ جانتی تھی تو کوئی اور ہی تھا

"اوو تو اس کا مطلب ہے تمہارا ہمارے گھر میں جاب کرنا بابا کے ساتھ ان کے کاروبار میں انوالو ہونا یہ سب سوچے سمجھے پلان کے مطابق تھا تاکہ تم انہیں اریسٹ کروا سکو" تعبیر نے ارتضیٰ کو دیکھتے ہوئے کہا

"تعبیر یہ سب میری جاب کا حصہ ہے میں اپنی جاب سے مخلص ہو۔۔۔ میری کوئی ذاتی دشمنی نہیں ہے نہ وہاج صدیقی سے نہ ہی ستار میمن سے اور نہ ہی کسی اور سے۔۔۔ یہ ملک کے دشمن ہیں جو یوں ہی کھلے عام گھوم رہے ہیں میں نے اور میرے جیسے کئی دوسرے لوگوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا ہے،، ان ملک کے غداروں کو ان کے انجام تک پہنچانے تاکہ دوسرے لوگ آرام سے اس ملک میں رہ سکیں۔۔۔ اس وقت تمہارے بابا اریسٹ ہیں ان پر مقدمہ دائر ہو چکا ہے ناجائز اسلحہ کی

خرید اور فروخت کا 98% چانس یہی تمہارے بابا کو سزا ہو جائے۔۔۔ میں اس بات سے تمہیں زیادہ دیر تک بے خبر نہیں رکھ سکتا تھا"

ارتضیٰ بہت دھیمے لہجے میں تعبیر کو بتا رہا تھا اور تعبیر کی آنکھوں سے لڑی کی صورت آنسو گر رہے تھے یہ آنسو مزمل کے اسے نکلنے کے ہرگز نہیں تھے بلکہ یہ آنسو وہاں صدیقی کے لیے تھے۔۔۔ جو بھی تھا وہ اس کا باپ تھا تعبیر کو دکھ ہو رہا تھا مگر برے کام کا برا انجام ہوتا ہے ایک نایک دن ایسا ہونا تھا تعبیر روتے ہوئے سوچنے لگی۔۔۔

ارتضیٰ نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کے آنسو صاف کیے اس کی انگلیوں پر لمس اپنے گالوں پر محسوس کر کے تعبیر سوچوں کے بھنور سے آزاد ہوئی

"یہ سب تمہیں آج نہیں تو کل پتہ چلنا تھا حقیقت کو زیادہ دیر تک نہیں چھپایا جا سکتا اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ میں تمہیں تمہارے بابا کے بارے میں باخبر کر دوں"

اس کو روتا دیکھ کر ارتضیٰ کو دکھ ہو رہا تھا اسے معلوم تھا وہ وہاں صدیقی کے لئے رورہی ہے

"بابا نے ایک دفعہ بھی نہیں سوچا یہ سب کرنے کے بعد،، اگر وہ پکڑے گئے تو میرا کیا ہوگا میرا کون ہے بھلا اس دنیا میں ان کے سوا"

وہاج کے انجام کے بعد اب اسے اپنے اوپر رونا آنے لگا اس بھری دنیا میں اپنا آپ اکیلا محسوس ہونے لگا

"ایسے کیوں کہہ رہی ہوں نا تمہارے ساتھ اپنی آخری سانس تک"
ارتضیٰ اس کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر بولنے لگا تو تعبیر اس کا چہرہ غور سے دیکھنے لگی

"تمہارا پلان کامیاب ہو گیا ناں،، تو اب یہ ڈراما بھی بند کرو۔۔۔ تم وہاج صدیقی کو ٹریپ کر کے پکڑوا چکے ہو،، تو اب اس کی بیٹی سے جھوٹی بھردی کرنے کی ضرورت نہیں ہے"
تابی نے اپنے چہرے سے اس کے ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا حقیقت جاننے کے بعد وہ ایک دم بدظن ہونے لگی۔۔۔ یقیناً وہاج صدیقی کو پکڑنے کے لیے اس نے پلان بنایا تھا تو اس کی بیٹی بھی اس پلان کا حصہ تھی تاکہ وہ وہاج صدیقی کا اعتماد جیت سکے یہ سوچ آتے ہی تعبیر بیڈ سے اٹھ کر وارڈروب سے اپنے کپڑے نکال کر بیگ میں ڈالنے لگی

"یہ کیا کر رہی ہو تم"
ارتضیٰ بیڈ سے اتر کر دونوں ہاتھ باندھ کر اس کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

"جارہی ہوں واپس اپنے گھر"

تعبیر اسے بنا دیکھے بولی

"کون سا گھر۔۔۔ تمہارے بابا کا گھر اور پراپرٹی قانون نے ضبط کر لی ہے وہ سب کچھ بھی الیگ تھا" ار ترضی کے بتانے پر تعبیر کے بیگ میں کپڑے ڈالتے ہاتھ ایک لمحے کے لئے تجھے مگر دوسرے ہی پل وہ ڈریسر سے اپنی دوسری چیزیں اٹھا کر بیگ میں ڈالنے لگی

"پراپرٹی ضبط ہوئی ہے ناں۔۔۔ دنیا میں سارے ہو سٹلز ختم نہیں ہوئے ہیں۔۔۔ دارالامان ایدھی سینٹر بہت سے آپشنز ہے میرے پاس"

تعبیر نے ایک نظر ار ترضی کو دیکھا ار ترضی نے آگے بڑھ کر اس کے بیگ سے دوبارہ کپڑے نکالے بیگ اچھال کر دور پھینکا اور اس کے دونوں بازو تھام کر اس کا رخ اپنی طرف کیا

"ایک بات اپنے دماغ میں بٹھا لو تعبیر۔۔۔ تمہارے بابا کے ساتھ منزل کا ایکٹ وہ میرے پلان کا حصہ تھا مگر تم سے میری محبت سچی ہے کسی بھی سوچے سمجھے پلان کے بغیر،،، ہاں اس میں اوپر والے کا کیا پلان ہے جو میرے دل میں تمہارے لئے اتنی محبت ڈالی وہ میں نہیں جانتا۔۔۔ صرف میرا پلان اتنا تھا کہ تم کو اپنے گھر میں لانا ہے اور میری سچی محبت کا منہ بولتا ثبوت یہ ہے کہ تم میری بیوی بن کر میرے گھر میں موجود ہو اس لیے اب تم یہ گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتی میں ایسا ہرگز نہیں چاہوں گا اور نہ ایسا ہونے دوں گا"

ارتضیٰ کی بات مکمل ہوئی تو تعبیر نے اس سے اپنے بازو پھڑپھڑائے

"کیا اور بھی کوئی ایسا سچ ہے جس سے میں بے خبر ہوا فیسریا جو میرے علم میں نہیں کیونکہ مزمل تو تمہارے خود کے تخلیق کردہ ایک فرضی کردار ہے جس سے تعبیر صدیقی کا نکاح ہوا۔۔۔ کیا میں اس شخص کا اصلی نام جان سکتی ہوں جس سے میرا نقلی نکاح ہوا"

تعبیر کا اب آہستہ آہستہ دماغ چلنے لگا وہ اپنے دونوں ہاتھ باندھنے اور تضحیٰ کو دیکھ کر پوچھنے لگی

"میرا تم سے نقلی نکاح نہیں ہوا ہے اصلی ہوا ہے بیوی ہو تو میری"

ارتضیٰ اسی لمحے سے تو ڈرتا تھا مگر یہ سب بھی اسے فیس کرنا تھا تو آج ہی سہی۔۔۔ اس نے تعبیر کو بولنے کے ساتھ ہی خود سے قریب کیا تعبیر نے اسے پیچھے ہٹانا چاہا تو اس نے گرفت اور مضبوط کی جھگ کر تعبیر کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا وہ آواز بدل کر مخصوص لہجے میں بولا

"یو آرمائن"

بولتے ہوئے ارتضیٰ کے ہونٹ تعبیر کے کان کی لو کو چھو رہے تھے

تعبیر اس انداز کو،، اس آواز کو،، اس لہجے کو ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔ اس کی سانس رکھنے لگی اس نے ایک جھٹکے سے ارتضیٰ کو خود سے دور کیا اور خود الماری سے جا لگی وہ خوف کے

مارے پھٹی پھٹی آنکھوں سے ارتضیٰ کو دیکھ رہی تھی یعنی اس کی زندگی کا بھیانک باب ابھی تک ختم نہیں ہوا تھا۔۔۔۔ پھر وہ سب کیا تھا

اسے اریش کا ملنا ڈائیورس دینا یاد آیا اسے اس وقت ارتضیٰ میں کچھ عجیب لگا تھا جب وہ اسے پیپرز دے رہا تھا مگر تعبیر کو تو ڈائیورس سے مطلب تھا اور اب اسے سمجھ میں آیا یہ سب،،، اس کے سامنے کھڑے اس شخص کا ڈرامہ تھا

کتنا بڑا بہرہ و پیا تھا یہ شخص،، جو اس وقت اس کے سامنے کھڑا تھا یہ اس کی محبت ہرگز نہیں تھا تعبیر اسے نہیں جانتی تھی یہ کوئی اور تھا بلکہ یہ تو وہی شخص تھا جس سے تعبیر خوف کھاتی تھی جس کی قربت سے اسے اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوتی تھی تعبیر قدم پیچھے کی طرف اٹھاتی آہستہ آہستہ اس سے مزید دور ہونے لگی اس کا پورا وجود پسینے میں بھیگ چکا تھا

www.urdu novels mania.com

ارتضیٰ نے جب مخصوص آواز اور لہجے میں اسے اپنی اصلی شناخت بتائی۔۔۔ تو سب سے پہلے تعبیر نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا یہ اسے معلوم تھا وہ ایسا ہی کرے گی۔۔۔ تعبیر کی آنکھوں میں حیرت اور بے یقینی کا تاثر ابھر ارتضیٰ کو علم تھا ایسا ہی ہونا ہے۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں اپنے لئے اجنبیت دیکھ کر ارتضیٰ کا دل ایک لمحے کے لئے ٹوٹا مگر نہیں،،، اسے خود کو مضبوط رکھنا تھا اپنی اسنووائٹ کو سنبھالنے کے لیے۔۔۔ اب وہ تعبیر کی آنکھوں میں اپنے لئے خوف دیکھ رہا تھا ارتضیٰ

کے ایک قدم آگے بڑھانے سے وہ آہستہ آہستہ قدم پیچھے کر کے سرک رہی تھی ار ترضیٰ دیکھ سکتا تھا اس وقت وہ خوف سے پسینے میں نہا چکی ہے

"تعبیر میری بات سنو پلیز"
ار ترضیٰ اس کی کیفیت سمجھتا ہوا اس کے پاس آیا

"نہیں پیچھے ہٹو دور رہو مجھ سے"
تعبیر اس کو اپنے قریب آتا دیکھ کر ایک دم چیخی اور دیوار کے کونے سے لگ کر اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا لیا جیسے ایسا کرنے سے ار ترضیٰ اس کمرے غائب ہو جائے گا
"تعبیر پلیز اس طرح نہیں کرو میں بہت پیار کرتا ہوں تم سے"
ار ترضیٰ نے بولنے کے ساتھ ہی آگے بڑھ کر تعبیر کو اپنی بانہوں میں لینا چاہا تاکہ اس کے ڈر کی کیفیت کم ہو جائے مگر یہ اس کی بھول تھی

"چھوڑو مجھے ار ترضیٰ،، پلیز مجھے چھوڑ دو"
تعبیر اس کی بانہوں میں مچلتی ہوئی زور زور سے چیخنے لگی

"تعبیر میری بات سنو"

ارتضیٰ نے نرمی سے بولتے ہوئے اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس وقت وہ کچھ نہیں سننا چاہتی تھی وہ ارتضیٰ سے اپنا آپ چھڑا کر روم سے باہر بھاگی۔۔۔۔۔ ارتضیٰ اپنا سر تھام کر رہ گیا

ارتضیٰ تعبیر کے پیچھے کچن میں گیا تو تعبیر کے ہاتھ میں سب سے بڑی نوک دار چھری دیکھ کر اس کا دماغ ایک لمحے کے لیے جھک سے اڑ گیا۔۔۔۔۔ ارتضیٰ کو اندازہ تھا کہ حقیقت کا علم ہونے کے بعد تعبیر کا ری ایکشن مختلف نہیں ہوگا جیسے وہاں صدیقی کی حقیقت کا علم ہونے کے بعد اس نے ری ایکٹ کیا تھا۔۔۔۔۔ مگر وہ یہ توقع بھی نہیں کر رہا تھا کہ وہ بے وقوفی کی انتہا کرتے ہوئے چھری ہی نکال لے گی

"اگر تم مزمل نہیں ارتضیٰ ہوئے تو میں خودکشی کرنا پسند کروں گی"

تعبیر کے جملے یاد کر کے ارتضیٰ کو غصہ آیا لب بپچ کر وہ تعبیر کے پاس پہنچا اور چھری جس سے وہ اپنے ہاتھ کی نس کاٹنے والی تھی اس کے ہاتھ سے چھین کر دور پھینکی۔۔۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی تعبیر کی حرکت پر اس کا ہاتھ اٹھا

"کیا کرنے لگی تھی تم بولو۔۔۔۔۔ حرام موت مرنے کا دل چاہ رہا ہے تمہارا،،،،، اگلی بار اگر ایسی حرکت کی نا۔۔۔۔۔ تو اپنے ہاتھوں سے قتل کر کے تمہاری مرنے کی خواہش پوری کر دوں گا"

ارتضیٰ کی تیز آواز کے آگے اس کے رونے کی آواز کم ہو گئی

"چلو بیڈروم میں"

ارتضیٰ نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اس کا بازو پکڑا اور اسے بیڈروم میں لے جانے لگا تعبیر کا رونا اب ختم ہو گیا تھا مگر سسکیوں لیتے ہوئے وہ اس کے ساتھ چلنے پر مجبور تھی

ارتضیٰ کے روم سے پہلے مریم کے بیڈروم تھا جس کا دروازہ کھلا ہوا تھا تعبیر اچانک اس سے ہاتھ چھڑا کر مریم کے بیڈروم میں چلی گئی اور دروازہ بند کر لیا

"یہ کیا حرکت ہے تعبیر دروازہ کھولو"

ارتضیٰ نے دروازہ بجاتے ہوئے کہا دوسری طرف دروازے کے تعبیر دروازے سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی چلی گئی

www.urdu novelsmania.com

کیا مذاق ہوا تھا اس کے ساتھ ایک طرف منزل کا پیار بھرا انداز ہو دوسری طرف ارتضیٰ کا چہرہ چھپا کر اس کے قریب آنا اور اسے بتانا کہ وہ اس کی ہے۔۔۔

تعبیر منزل اور ارتضیٰ دونوں کے لمحات یاد کر کے ایک بار پھر سسکنے لگی

"ہانی۔۔۔ روکو اسے وہ ہانی کو لے جائے گا پلیز اسے روکو"

مشعل نیند میں مسلسل بڑبڑائے جا رہی تھی اچانک زور سے چیخنے پر برابر میں سوتے ہوئے اریش کی آنکھ کھلی

"مشعل کیا ہوا"

اریش نے اٹھ کر اس کا کندھا ہلایا تو مشعل اٹھ کر بیٹھی اریش کو غور سے دیکھ کر بیڈ سے اترنے لگی

"کیا کر رہی ہو مشعل۔۔۔۔ وہ سو رہا ہے نیند خراب ہوگی اس کی"

اریش نے مشعل کا ارادہ بھانپا اس کا ہاتھ پکڑ کر ہانی کے پاس جانے سے روکا تو وہ بے بسی سے اریش کو دیکھنے لگی

"کیا ہو گیا کوئی برا خواب دیکھا ہے"

اریش مشعل کو غور سے دیکھ کر پوچھنے لگا

"ہاں میں ڈر گئی تھی بہت زیادہ۔۔۔ اگر ہانی ہم سے دور چلا گیا تو یہ کوئی اسے چھین کر لے گیا تو"

مشعل چاہ کر بھی اپنا خواب اریش سے شیر نہیں کر پائی مگر اپنا خدشہ ظاہر کرتے ہوئے بولی

"اللہ نہ کرے ہانی کیوں ہم سے دور جانے لگا۔۔۔ کوئی ایسے ہی چھین کر لے جائے گا ہمارے بیٹے

کو۔۔۔ پتہ نہیں کیا فضول میں بول رہی ہو چلوں تھوڑی دیر لیٹ جاؤ ابھی ٹائم ہے اٹھنے میں" اریش

نے اسے لیٹانا چاہا

"نہیں ایک گھنٹے بعد تو اٹھنا ہے اب مجھے نیند نہیں آئے گی آپ سو جائیں پلیز"

مشعل نے اریش کو دیکھتے ہوئے کہا

"تم میرے پاس ہوگی تو نیند آئے گی مجھے"

اریش کے کہنے پر مشعل اس کے برابر میں لیٹ گئی

"کیوں آگئے ہو تم ولی میری زندگی میں دوبارہ، کسی برے خواب کی طرح۔۔۔ میں اپنا ماضی بھول کر خوش رہنا چاہتی ہوں مگر تم۔۔۔۔۔ پتہ نہیں میری زندگی سے آزمائش ختم ہوگی بھی کہ نہیں"

مشعل چھت کو گھور کر سوچنے لگی تھوڑی دیر بعد ایک نظر اریش کو دیکھا شاید اریش کی آنکھ دوبارہ لگ چکی تھی۔۔۔۔۔

اچانک مشعل کا موبائل بجنے لگا، اریش کی نیند خراب نہ ہو اس نے جلدی سے کال کاٹی اور سیل فون لے کر روم سے باہر نکل گئی۔۔۔ ہال میں آکر وہ صوفے پر بیٹھی اور موبائل اپنے برابر میں رکھا۔۔۔

موبائل ایک دفعہ پھر بج اٹھا، تو مشعل نے کال ریسیو کی

"ہیلو کون بول رہا ہے"

مشعل نے کال ریسیو کرتے ہوئے کہا کیونکہ یہ نمبر اس کے موبائل میں سیو نہیں تھا

"کافی کم عرصہ لگا تمہیں اپنے پہلی محبت اور پہلے شوہر کو بھولنے میں"

ولی کی آواز سن کر مشعل سن ہو کر رہ گئی اس کے دماغ میں یہ بات کیوں نہیں آتی کہ وہ ہانی کے اسکول میں پہنچ سکتا ہے تو اس کو کال کیوں نہیں کر سکتا انون نمبر اسے اٹھانا ہی نہیں چاہیے تھا مشعل نے فوراً کال کاٹی۔۔۔ ایک دفعہ پھر موبائل بجنے لگا اس نے اپنا موبائل آف کر دیا

"اریش کو بتانا چاہیے مجھے شاید،، اس طرح تو میں پاگل ہوں جاوگی"

مشعل سوچنے لگی

"ہانی کی ماما اٹھ کر یہاں آگئی"

مشعل کو اپنے پیچھے سے اریش کی آواز سنائی دی اس نے مڑ کر دیکھا تو اریش آفس کے لئے تیار ہو کر اس کے پاس آیا

"تیار بھی ہو گئے آپ"

مشعل نے اریش کو دیکھ کر صوفے سے اٹھتے ہوئے پوچھا

"ہاں یار 20 منٹ کے لئے آنکھ لگی تھی دوبارہ کھل گئی تو سوچا ریڈی ہو جاؤ"

اریش مشعل کو بتانے لگا

"میری وجہ سے نیند ڈسٹرب ہو گئی آپکی،، میں بہت پریشان کرتی ہوں ناں آپ کو"

مشعل کو افسوس ہونے لگا تو اریش نے مسکرا کر اسے اپنے حصار میں لیا

"ایسا ویسا۔۔ ہانی کی ماما تو جب کو ارٹر میں شفٹ ہوئی تھی تبھی سے ڈسٹرب کرنے لگ گئی تھیں ہانی کے ڈیڈ کو"

اریش کے کہنے پر مشعل ہلکا سا مسکرائی اس وقت وہ اسے بالکل لوونگ ہزبینڈ لگا

"اریش مجھے کچھ کہنا ہے آپ سے"

مشعل نے ہمت باندھتے ہوئے اریش کو بتانے کا ارادہ کیا

"جو بھی کہنا ہے وہ میں بھوکے پیٹ بالکل نہیں سن سکتا جلدی سے ناشتہ ریڈی کرو ورنہ آفس کے لیے لیٹ ہو جاؤں گا اور ہانی کو بھی اسکول کے لئے ریڈی کرو"

اریش نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ اب وہ لوونگ ہسبینڈ سے ایک رسپانسل بزنس مین بن گیا تھا

"آپ ٹیبل پر چلیں ناشتہ میں خود بناتی ہوں آپ کے لئے۔۔۔ ہانی کو آج اسکول نہیں بھیجوں گی،،،"

ایکٹیویٹیز چل رہی ہیں اس کی"

مشعل کچن میں جانے لگی

"ایکٹیویٹیز بھی تو بچوں کے لئے کرائی جاتی ہیں مشعل،، اس طرح چھٹی کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

اب وہ ایک ذمہ دار باپ کی طرح مشعل سے مخاطب تھا

"اوکے ہانی کے ڈیڈ جیسے آپ کہہ رہے ہیں ویسے ہی کروں گی مگر پلےز آج اسے میرے پاس رہنے دیں۔۔۔ دل عجیب سا ہو رہا ہے"

کل شادی کے فکشن میں تھوڑی دیر کے لئے اس کا دماغ ولی کی طرف سے ہٹ گیا تھا مگر ابھی خواب میں ولی کو دیکھ کر وہ دوبارہ ڈر گئی تھی

"اوکے صرف آج چھٹی کی اجازت ہیں مگر یہ روز روز نہیں چلے گا اور تمہارے اس دل کا بھی علاج میں آفس سے آنے کے بعد کرتا ہوں"

اریش بولتا ہوا ڈاننگ ہال میں چلا گیا اور مشعل مسکرا کر کچن میں #یو آرمائن

#زینبہ شرجیل

قسط 34

تعبیر کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو، اپنے اور ارتضیٰ کے بیڈروم میں لیٹا ہوا پایا وہ شاید مریم کے بیڈروم میں روتے روتے بے ہوش ہو گئی تھی اس کے بعد اسے یاد نہیں وہ یہاں کیسے آئی۔۔۔ اپنے برابر میں سوتے ہوئے ارتضیٰ کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھی مگر اسے اپنا پورا بدن ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا اس کی آنکھیں بھی جل رہی تھی تعبیر نے اندازہ لگایا شاید اسے بخار ہو گیا تھا

وہ بیڈ سے اتر کر بیڈ روم سے باہر نکل گئی۔۔۔ اس وقت ملگجاسا اندھیرا تھا صبح ہونے میں تھوڑا سا ٹائم باقی تھا۔۔۔ باہر پانی گرنے کی آواز سے اس نے اندازہ لگایا کہ بارش ہو رہی ہے لانچ کا دروازہ کھول کر وہ باہر نکلی۔۔۔ مین گیٹ توقع کے مطابق لاگڈ تھا برابر میں موجود گرل کھول کر سیڑھیاں چڑھتی ہوئی وہ چھت پر چلی گئی

مینہ اپنے عروج پر برس رہا تھا بادل زور و شور سے گرج برس کر کے نہ جانے کس بات کا سوگ منا رہے تھے۔۔۔ بارش ہمیشہ اسے خوشی کا پتہ دیتی تھی مگر آج وہ اداس تھی،،، اس لئے یہ موسم اسے مزید اداس کر گیا چند منٹ میں ہی وہ پوری بھیگ چکی تھی اب بخار کے باعث اسے ٹھنڈ لگنے لگی اور آہستہ آہستہ جسم کا نپنے لگا مگر تعبیر نیچے جانے کا ارادہ ترک کر کے وہی بیٹھ گئی۔۔۔ شاید اس طرح خود کو اذیت دینے کا اس نے نیا طریقہ ڈھونڈا تھا

ارتضیٰ نے سوتے ہوئے کروٹ لی، اپنا دایاں ہاتھ تعبیر کے اوپر رکھا تو اس کے دماغ نے تعبیر کی غیر موجودگی کا الارم دیا۔۔۔ ارتضیٰ نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور اٹھ کر بیٹھ گیا کل جب تعبیر نے مریم کے بیڈ روم کا دروازہ بند کر لیا تھا تو کافی دیر تک ارتضیٰ اس کے رونے کی آواز دروازے کے دوسری طرف کھڑا سنتا رہا تعبیر کے آنسو اس کے دل کو تکلیف دے رہے تھے اس کے پاس روم کی چابی موجود تھی وہ چاہتا تو اسی وقت دروازہ کھول کر اندر جاسکتا تھا مگر ارتضیٰ نے ایسا نہیں کیا وہ چاہتا تھا تعبیر رو کر اپنے آنسو کے ذریعے اپنا غم، غصہ، غبار، خوف سب نکال دے

جب اس کی سسکیاں آنا بند ہو گئی اور کمرے میں سکوت چھایا تو ارتضیٰ نے آہستہ سے روم کا دروازہ کھولا تعبیر نیچے فرش پر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹی تھی اندر سے پشیمان ہوتے ہوئے اس نے تعبیر کو اٹھایا اور اپنے بیڈ روم میں لے آیا

اسے رات سے ہی ہلکی سی حرارت تھی ارتضیٰ اٹھ کر کچن میں گیا تعبیر کو دیکھا پھر مریم کے بیڈ روم میں

"تعبیر"

ارتضیٰ نے پکارا مگر وہ گھر میں موجود نہیں تھی۔۔۔ ارتضیٰ باہر کا دروازہ دیکھا تو وہ لاک تھا اس کی نظر گرل کی کندھی پر گئی۔۔۔ وہ سیڑھیاں پھیلانگتا ہوا اوپر پہنچا۔۔۔ بارش برسنے کی وجہ سے چھت پر پانی جمع ہو چکا تھا اور تعبیر فرش پر نیچے گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی ارتضیٰ فوراً اس کے پاس آیا

"تعبیر آنکھیں کھولو"

www.urdu novels mania.com

ارتضیٰ اس کا سر اٹھاتے ہوئے اس کے گال تھپتھپانے لگا اسے اٹھا کر نیچے لایا معلوم نہیں کب سے وہ بارش میں بھیگتی رہی ہوگی معمولی حرارت اب تیز بخار میں بدل گئی تھی ارتضیٰ نے اسے روم میں لا کر اس کے کپڑے چینج کیے جو بری طرح بھیگ چکے تھے کپڑے چینج کرنے کے دوران دوبار تعبیر نے آنکھیں کھولی مگر کمزوری اور نفاہت کے باعث دوبارہ بند کر لی ٹاول سے بال خشک کرتے ہوئے ارتضیٰ کو اب اس کے اوپر غصہ آنے لگا

"اپنے آپ کو اذیت میں مبتلا کر کے صحیح بدلہ لے رہی ہے یہ مجھ سے"
 ارتضیٰ سوچتا ہوا اس کو کمفرٹ اڑھانے کے بعد کچن میں آیا اس کے لیے کارن فلیکس بنانے لگا کل
 رات بھی اس نے کچھ نہیں کھایا تھا

"تعبیر اٹھو"

باول ساندپر رکھتے ہوئے وہ اسے اٹھنے میں مدد دینے لگا اور تکیہ کے سہارے، بٹھایا کارن فلیکس چچا
 اس کے منہ میں ڈالنا چاہا

"جلدی کھاو اس کے بعد تمہیں میڈیسن دینی ہے"
 ارتضیٰ نے سنجیدگی سے اسکو دیکھ کر کہا مگر تعبیر اس کی بات پر عمل کیے بغیر آنکھوں میں ناراضگی لیے
 نیم وا آنکھوں سے ارتضیٰ کو دیکھنے لگی

"منہ کھولو فوراً" ارتضیٰ کے لہجے میں سختی، آنکھوں میں غصہ تھا اور تعبیر میں اتنی سخت نہیں تھی کہ وہ
 اس کے غصے کا مقابلہ کر سکے اس لیے آہستہ سے منہ کھولا ارتضیٰ اسے غصے میں دیکھتے ہوئے کھلانے
 لگا اور وہ چپ کر کے کھانے لگی

"تمہیں اس طرح مجھے تکلیف دینے کا کوئی حق نہیں ہے"
اس کو کھلانے کے بعد وہ میڈیسن لے کر تعبیر کے پاس آیا پانی دیتے ہوئے اس سے کہنے لگا

"اور تمہیں کس نے حق دیا ہے کہ تم میرے ساتھ اس طرح کرتے"
اب تعبیر میں بھی اتنی سکت آگئی کہ وہ اسے سنا سکے تبھی وہ بولی
ارتضیٰ نے میڈیسن اور پانی کا گلاس سائڈ میں رکھا اس کے پاس بیٹھا

"تم ارتضیٰ سے خوف کھاتی تھی اس لیے منزل تمہارے قریب آگیا۔۔۔ تعبیر منزل ایک فرضی کردار سمجھ لو، جو میری جاب کا ایک حصہ تھا۔۔۔ ارتضیٰ ایک حقیقی کردار ہے اور اس کی سب سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارا شوہر ہے لیکن منزل ہو یا ارتضیٰ ان دونوں نے ہی تعبیر کو چاہا ہے۔۔۔ میں ماننا ہوں جو کچھ تمہارے ساتھ ہوا وہ کسی شک سے کم نہیں مگر میں یہ تو شکوہ نہیں کر رہا تم سے،،،
ارتضیٰ اپنے رشتے کی حقیقت جاننے کے باوجود تمہیں ارتضیٰ سے ڈائیورس چاہیے تھی منزل کے لیے۔۔۔۔۔ تعبیر ہم دونوں اپنی زندگی کا آغاز ان سب باتوں کو بھلا کر بھی کر سکتے ہیں" ارتضیٰ نے
تعبیر کو رسانیت سے سمجھاتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ تھا منا چاہا جسے تعبیر نے بے دردی سے جھٹک دیا

"میں نے مزمل سے پیار کیا تھا مگر اس نے مجھے دھوکا دیا جبکہ ارتضیٰ کو تو میں سرے سے ہی پسند نہیں کرتی۔۔۔ اور تمہارے ساتھ زندگی گزارنے کی باتیں رہنے دو تم میری شوہر ہوں یہ سب سے بڑی حقیقت کے ساتھ ساتھ میرے لئے ایک تلخ حقیقت بھی ہے،، نہیں قائم رکھنا مجھے تم سے کوئی رشتہ" تعبیر بولتے ہوئے اٹھنے لگی ارتضیٰ نے اس کا بازو پکڑ کر واپس بٹھا دیا

"حقیقت تلخ اور سچ کڑوا ہوتا ہے تم میرے نکاح میں ہو،، شوہر ہو میں تمہارا اس حقیقت کو بدلا نہیں جا سکتا نہ جھٹلایا جاسکتا ہے میں اس رشتے سے کبھی دستبرار نہیں ہوگا تعبیر یہ بات اپنے دماغ میں اچھی طرح بھٹا لو تم مزمل کی محبت کے ساتھ ساتھ ارتضیٰ کی دیوانگی سے بھی واقف ہو"

ارتضیٰ نے اس کو سنجیدگی سے دیکھتے ہوئے کہا اور میڈیسن اس کے منہ میں ڈال کر اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھمایا

ارتضیٰ کی آنکھوں میں سنجیدگی کے ساتھ ساتھ ایسا کچھ تھا وہ گولی اپنے منہ سے نکال نہ سکی چپ کر کے پانی کے دو گھونٹ لے کر گولی اندر کو نگلی مگر وہ حلق میں اٹکتی ہوئی محسوس ہوئی بالکل اس کڑوے سچ کی طرح جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اس شخص نے اس کے کانوں میں انڈیلا تھا

"گڈ اور ابھی جو تم نے آخری بات بولی ہے رشتہ قائم نہ رکھنے والی۔۔۔ میں امید کرتا ہوں دوبارہ تمہارے منہ سے ایسی بات نہ سنو ورنہ اس کی ذمہ دار تم خود ہوگی" ارتضیٰ اسے وارن کرتا ہوا پانی کا گلاس اس کے ہاتھ سے لے کر روم سے چلا گیا۔۔۔ تعبیر چپ کر کے واپس لیٹ گئی

"مما ہانی کو آپ نے کل مارنگ میں بھی اسکول نہیں بھیجا تھا اور ہانی آج مارنگ میں بھی اسکول نہیں گیا ہانی کے سارے فرینڈ ہانی کو مس کر رہے ہو گے کیونکہ ہانی بھی ان کو مس کر رہا ہے" ہانی نے مشعل سے شکوہ کرتے ہوئے کہا

"مما کی جان آج ہانی اسکول کیسے جاتا آج صبح سے ہی بارش ہو رہی تھی۔۔۔ کل پکا آپ کو اسکول بھیجو گی"

آج صبح سے ہی تیز بارش ہو رہی تھی جس کی وجہ سے مشعل نے ہانی کو اسکول نہیں بھیجا کل وہ خود بھی ہانی کے ساتھ اسکول جانے کا ارادہ رکھتی تھی تاکہ اس کی پرنسپل سے ملکر انہیں سختی سے تاکید کرے کہ ہانی کو کسی غیر سے نہ ملنے دیا جائے

"اسکول تو ہانی کل جائے گا مگر ابھی تو ہانی بور ہو رہا ہے اس وقت ہانی کیا کرے" ہانی نے اپنی بوریت کا اظہار کرتے ہوئے کہا

دوپہر کا وقت تھا نوکر بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر کوارٹر میں چلے گئے تھے

"تو ابھی ہانی نے ممابانی کی بوریت دور کر دیتی ہیں" مشعل نے اپنا ڈوپٹہ اتار کر اپنی آنکھوں پر باندھا جس پر ہانی نے تالیاں بجائی

"ہانی بس یہی رہنا باہر نہیں جانا" مشعل کہتے ہوئے آگے ہاتھ بڑھا کر ہانی کو ڈھونڈنے لگی تھوڑی دیر اسے ہانی کی تالیاں بجانے کی آواز آئی مگر اسے پھر احساس ہوا جیسے ہانی دوسرے روم میں چلا گیا

"ہانی میں نے کہا تھا نا اسی روم میں رہنا"

مشعل آنکھوں سے دوپٹہ باندھے بول رہی تھی اسے محسوس ہوا جیسے اریش آگیا ہے اس نے اپنے سامنے کھڑے اریش کو شولڈر اور سینے پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولا اور مسکرا کر آنکھوں سے دوپٹہ اتارنے لگی

"آج کیسے اتنی جلدی۔۔۔۔۔"

ادھا جملہ آنکھوں سے دوپٹہ اتارتے ہوئے منہ میں ہی رہ گیا اور ساتھ ہی مشعل کے ہونٹوں کی ہنسی بھی غائب ہو گئی

"شاید تم اپنے ہسبند کو اسپیکٹ کر رہی تھی، مگر کوئی بات نہیں میں بھی تمہارا ہسبند ہی ہو"

ولی نے مسکراتے ہوئے مشعل کو دیکھ کر کہا

"اپنا جملہ درست کرو تم میرے ہسبند ہو نہیں تھے"
مشعل نے دوپٹہ اوڑھتے ہوئے اس کے جملے کی تصدیق کی

"پھر سے دوبارہ ہونے میں کتنا ٹائم لگتا ہے ویسے پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو گئی ہو تم"
ولی نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے آگے ہاتھ بڑا کر اس کا گال چھونا چاہا تو مشعل کرنٹ کھا کر پیچھے
ہٹی

"اپنی حد میں رہو ولی اور یاد رکھو میں تمہاری بیوی نہیں ہو اور اس خوش فہمی کو بھی دور کر لو ایسا کچھ
دوبارہ کبھی ہو سکتا۔۔۔ کیوں آئے ہو تم یہاں پر"
مشعل نے لہجے میں سختی لائے اس سے پوچھا

"تمہاری ناراضگی برحق ہے میں بالکل بھی برا نہیں مانو گا،، بس ہانی کے ساتھ تمہیں بھی دیکھنے کا دل چاہا
تو سوچا تمہارے گھر ہی آ جاؤ۔۔۔ دودن سے تم ہانی کو اسکول نہیں بھیج رہی ہوں نہ ہی میری کال ریسپو
نڈ کر رہی ہو۔۔۔ کیا ہوا ڈر تو نہیں گئی مجھ سے،، ویسے ہے کہاں پر میرا بیٹا"
ولی نے ڈھیٹ پن سے نظریں دوڑاتے ہوئے پورے ہال کا جائزہ لیا

"اپنی اس خوش فہمی کو دور کر لو کہ میں تم سے ڈر گئی ہو، تمہارے منہ سے میرا بیٹا یہ لفظ بالکل سوٹ نہیں کرتا ولی۔۔۔ باپ ایسا نہیں ہوتا جو حالات کا رونا رو کر رشتہ ہی توڑ جائے اس لیے ہانی سے دور رہو اور اور میرے گھر دوبارہ آنے کی زحمت مت کرنا"

مشعل نے لہجے میں بغیر کسی نرمی یا لچک کے ولی کو مخاطب کیا

"مشعل مجھے اپنی غلطی کا اندازہ ہے پلیز مجھے میری غلطی سدھارنے کا ایک موقع چاہیے" ولی نے منت بھرے لہجے میں مشعل سے کہا اسے یقین تھا تھوڑا بہت ناراض ہونے کے بعد وہ وہ مان جائے گی کیونکہ وہ اس سے محبت کرتی ہے

"کچھ غلطیاں ایسی ہوتی ہیں جن کا ازالہ عمر بھر ممکن نہیں یہاں سے چلے جاؤ ولی"

اب کے مشعل نے غصے سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

www.urdu novelsmania.com

"میں اپنی غلطی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں اور کروں گا فی الحال میں یہاں سے جا رہا ہوں اور اب میں نہیں تم آؤ گی میرے پاس"

ولی نے ایک کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس میں اس کا ایڈریس موجودہ مشعل نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں موجود کارڈ کو دیکھا اس سے لے کر سامنے ڈسٹ بن میں پھینک دیا

"ایسا ممکن نہیں ہے تم جاسکتے ہو میرے گھر سے"
مشعل نے سنجیدگی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا

"چلو دیکھتے ہیں ایسا کب تک ممکن نہیں ہے"
ولی ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا

مشعل کو رہ کر ولی کے اوپر غصہ آ رہا تھا شکر ہے گھر میں کوئی نوکر موجود نہیں تھا اور ہانی بھی دوسرے روم میں تھا مشعل نے واچ مین کو سختی سے تاکید کری کہ اب یہ صاحب دوبارہ اس کے گھر میں نہ آئے ابھی وہ اپنے ہاتھوں میں سر تھام کر صوفے پر بیٹھی سوچ ہی رہی تھی کہ کریم (ڈرائیور) مشعل کے پاس آیا

بی بی جی مجھے چند دنوں کے لیے چھٹی چاہیے گاؤں جانا ہے اپنے"
کریم نے افسردہ چہرہ لئے مشعل سے اجازت لی

"اوکے میں ایریش سے بات کر لوں گی خیریت ہے ویسے" مشعل نے کریم کے افسردہ چہرے کو دیکھ کر یوں ہی پوچھ لیا

"بس بی بی جی غریب انسان کی کیا خیر ہونی ہے۔۔۔ چند دن پہلے ہی بیٹی کی دوسری شادی کری تھی کہ اچھا ہے اپنے گھر کی ہو جانے کی مگر اس کے پہلے شوہر اور سسرال والوں نے اس کا قبر تک پہنچا نہ چھوڑنے کا سوچا ہے۔۔ ہر روز میری بیٹی کے سسرال پہنچ جاتے ہیں اسے پریشان کرنے۔۔ اب دوسرا شوہر بھی اس پر شک کرنے لگا ہے اور اسے مار پیٹ کر گھر سے نکال دیا اس لئے میری بیوی نے مجھے بلایا ہے"

کریم نے اپنی بیٹی کی داستان سنائی جو کہ مشعل اپنی کہانی جیسی لگی

"ٹھیک ہے آپ چلے جائیے میں امیش کو بتا دوں گی اور یہ رکھ لیں"

مشعل نے پاس رکھے اپنے کچ سے کچھ پیسے دیے وہ شکریہ ادا کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

میڈیسن لینے کے بعد تعبیر تھوڑی دیر کے لئے سو چکی تھی تو ارتضیٰ مریم کو لینے چلا گیا وہ واپس آیا تو تعبیر کو جاگا ہوا پایا صبح کی بانسبت اس کی طبیعت اب کافی بہتر لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ مریم تعبیر کو دیکھ کر اس کے پاس آئی تعبیر پہلی نظر میں ہی اسے پہچان چکی تھی مریم نے تعبیر کے پاس آ کر اسے گلے لگایا

"میری دعا۔۔۔ بہت یاد کیا ہے میں نے تمہیں"

مریم اس کا چہرہ تھامے اسے پیار کرتے ہوئے بولی تعبیر چاہ کر بھی مریم کو ہٹا کر پیچھے نہیں کر سکی

جب سے ہوش سنبھالا تھا تب سے ماں کا لمس اس نے محسوس نہیں کیا تھا مریم نے گلے لگایا تو تعبیر کو عجیب سا سکون ملا اسے اپنی کیفیت سمجھ میں نہیں آئی

"بخار کیوں ہو گیا تمہیں۔۔۔ ارتضیٰ تم نے خیال نہیں رکھا میری بیٹی کا"

مریم نے اپنا لے بھرے لہجے میں پہلے تعبیر سے پوچھا اور پھر مڑ کر ارتضیٰ سے شکوہ کرنے لگی جو کہ دروازے کے پاس کھڑا ان دونوں کو دیکھ رہا تھا

"مما میں جب سے اسے یہاں لے کر آیا ہوں تب سے میں ہی اس کا خیال رکھ رہا ہوں اور طبیعت خراب بھی اس نے خود اپنی الٹی حرکتوں کی وجہ سے کی ہے۔۔۔۔۔ پہلے سے ہی محترمہ کو بخار چڑھا ہوا تھا اور

سے بارش میں انجوائے کرنے چلی گئی اب صبح سے مجھ سے خدمت لے رہی ہے"

ارتضیٰ نے شکایتی نظر تعبیر پر ڈال کر مریم کو اس کا کارنامہ بتایا

www.urdu novelsmania.com

"اگر خدمت کر رہے ہو تو کونسا احسان کر رہے ہو اس کے اوپر بیوی ہے وہ تمہاری،، جس طرح بیوی کا فرض بنتا ہے کہ وہ شوہر کا خیال رکھے ویسے ہی شوہر کا بھی فرض بنتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی کیئر کرے اور کونسا تم کوئی پہلی دفعہ اس کی کیئر کر رہے ہو بچپن میں اس کا خیال تم ہی رکھتے آ رہے ہو مجھے یا عائشہ کو تو ہاتھ نہیں لگانے دے دیتے تھے"

مریم نے ارتضیٰ کی اچھی طرح خبر لی تعبیر خاموشی سے دونوں ماں بیٹی کی نوک جھوک دیکھ رہی تھی

"صحیح ہے بھی لوگ تو بہو کے گھر آنے سے اپنی پارٹی بدل گئے"
ارتضیٰ نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے افسوس سے کہا

"میں نے تمہیں پہلے بھی بتایا تھا یہ ہو نہیں میری بیٹی ہے اور میرا ووٹ ہمیشہ میری بیٹی کی طرف
رہے گا"

مریم نے مسکراتے ہوئے تعبیر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تو ارتضیٰ بھی مسکرا کر لگا

"تعبیر بھوک تو نہیں لگ رہی بیٹا"
مریم کو اس کی فکر ہوئی تو پوچھ بیٹھی

"جی تھوڑی تھوڑی" تعبیر نے جھجھکتے ہوئے سچ بولا وہ جب سے سوکراٹھی تھی اسے بھوک ہی لگ رہی
تھی

"اف اتنی دیر سے بتا کیوں نہیں رہی میں جلدی سے تمہارے لیے کھچڑی بنا دیتی ہوں ابھی لائٹ سی
ڈائٹ لے لو تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں"
مریم اٹھنے لگی

"آپ چھوڑیں آتے ہی گھر کے کاموں میں لگے گئیں کیا۔۔۔ ویسے بھی ان محترمہ کو کچھری پسند نہیں آئے گی میں باہر سے کچھ لائٹ سے لے کر آجاتا ہوں"

ارتضیٰ بھی اٹھ کھڑا ہوا

"میں کچھری بنانے لگی ہو وہ کھا لے گی،، تم بھی چپ کر کے بیٹھو کسی جانے کی ضرورت نہیں"

مریم بولتی ہوئی روم سے چلی گئی مریم کے جانے کے بعد ارتضیٰ تعبیر کے پاس آکر بیڈ پر اس کے برابر میں بیٹھا

"کیسی طبیعت ہے اب"

اس نے تعبیر کا ماتھا چھو کر دیکھا تعبیر کچھ بھی نہیں بولی بخار اس کا اتر چکا تھا ارتضیٰ نے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے ہونٹوں سے لگایا

"پلیز میں ریسٹ چاہتی ہوں" تعبیر نے اسے بغیر دیکھے کہا یہ اس کی ناراضگی کا اظہار تھا

"اوکے اسنووائٹ پھر میں تنگ نہیں کروں گا جلدی جلدی سے طبیعت ٹھیک کرلو"

ارتضیٰ نے اس کو لٹاتے ہوئے کہا اس کے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھے تو تعبیر نے فوراً اپنے چہرے کا رخ دوسری طرف کر لیا تھوڑی دیر وہ اسے دیکھتا رہا پھر اس کے لئے سینڈوچ لینے باہر چلا گیا اسے اندازہ تھا وہ کچھڑی نہیں کھا پائے گی

"کیسا رہا آج کا دن" سب کاموں سے فارغ ہو کر مشعل بیڈروم میں آئی سوتے ہوئے ہانی پر نظر ڈال کر اریش کے سینے پر سر رکھ کر لیٹ گئی تو اریش نے اس سے پوچھا

"اچھا گزر گیا،، آپ بتائیں اتنا لیٹ کیوں آئے آج"

مشعل میں اریش سے پوچھا

"بس آج آفس کے کلاسٹس کے ساتھ میٹنگ تھی اس لیے آتے آتے دیر ہو گئی تم بتاؤ گھر پر کوئی آیا تھا"

اریش نے اچانک مشعل سے پوچھا مشعل فوراً بولی

"نہیں تو ایسا کیوں پوچھ رہے ہیں" مشعل نے اریش سے پوچھا اسے لگا جب ہانی نے ولی کو نہیں دیکھا اور وایچ مین کو اس نے منع کر دیا تو بلا وجہ میں ایسی بات بتانے کی کیا ضرورت جس سے اریش پریشان ہوں ویسے بھی وہ آج کافی لیٹ آفس سے آیا تھا


"ویسے ہی پوچھا تھا ہانی کی ماں، یہ بتاؤ اکا سے بات ہوئی کب تک آرہی ہیں وہ"

اریش نے مسکرا کر کہا

"اکا سے آج سارا دن بات نہیں ہو سکی کال کروں گی۔۔۔ ارے ہاں کریم کچھ دنوں کے لیے چھٹی پر اپنے گاؤں گیا ہے" مشعل ایش کو بتانے لگی مگر جواب نہ پا کر سر اٹھا کر ایش کو دیکھا تو سوچا تھا شاید زیادہ تھک گیا تھا، مشعل نے اس کو دیکھ کر سوچا اور پھر تکیہ پر لیٹ کر کروٹ دوسری طرف لے کر خود بھی سونے کی کوشش کرنے لگی سوتے ہوئے ایش نے ایک نظر آنکھ کھول کر مشعل کو دیکھا

آج وہ آفس سے کافی لیٹ آیا تھا ڈنر کے بعد معمول کے مطابق ہانی کو تھوڑی دیر کے لئے باہر لے کر گیا ہانی روزمرہ کی طرح نان اسٹاپ اسے پورے دن کی روداد سناتے جا رہا تھا تب اس نے بتایا کہ ہانی کے گھر وہی انکل آئے تھے جو ہانی کو اسکول میں بھی ملنے آئے تھے تب ایش چونکا ایسا کون ہے جو ہانی کو اسکول ملنے آیا تھا اور یہ کب کی بات تھی اور آج کون اس کے گھر آیا تھا مشعل نے اس کو خود سے کیوں نہیں بتایا یہ سب سوال اس کے ذہن میں آئے

یہ نہیں تھا کہ وہ مشعل پر شک کر رہا تھا یا اس سے ناراض تھا۔۔۔ وہ ابھی بھی چاہتا تو مشعل سے پوچھ سکتا تھا مگر وہ چاہتا تھا کہ اگر کوئی بات ہے تو مشعل اس سے خود شیر کرے۔۔۔ وہ واقعی آج بہت تھکا ہوا تھا اس لئے آنکھیں بند کر کے سو گیا # یو آرمائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 35

رات کو مریم نے تعبیر کے لیے کچڑی بنائی کھانے کی ٹیبل پر ارتضیٰ کے لئے ہوئے سینڈوچ رکھے تھے مگر تعبیر کو وہ کچڑی بہت اچھی لگی اور اس نے سینڈوچ کو ہاتھ لگائے بغیر کچڑی بہت رغبت سے کھائی ارتضیٰ کو یہ بھی اس کی ناراضگی کا اظہار لگا مگر اسے خوشی ہوئی کہ تعبیر نے مریم سے روڈی ہیو نہیں کیا جو کہ وہ ایکسپیکٹ کر رہا تھا اس بات سے اسے اندر سے تھوڑا اطمینان ہوا وہ اسے جلد منالے گا مگر جب رات کو سونے کے لئے روم میں آیا تو تعبیر کو اپنے روم میں نہ پا کر مریم کے پاس پہنچا تعبیر وہی بیڈ پر مریم کے پاس برجمان تھی

"کیا ہوا سونے کا ارادہ نہیں ہے آپ دونوں کا"
تعبیر پر ایک نظر ڈال کر اس نے مریم کو مخاطب کیا

"نہیں ابھی ہمارا بہت ساری باتیں کرنے کا ارادہ ہے"
مریم نے ارتضیٰ کو جواب دیا

"کل کے لیے بھی کچھ باتیں بچا کر رکھ لیں۔۔۔ آپ زیادہ دیر تک جاگے گی تو آپ کا بلڈ پریشر ہائی ہوگا"
ارتضیٰ نے مریم کو دیکھتے ہوئے کہا

"تعبیر مجھے انیس سال بعد ملی ہے میرے پاس اتنی سالوں کی ڈھیر ساری باتیں جمع ہیں جو کل تک تو کیا اگلے چند دنوں تک ختم نہیں ہوگیں اور اب تم میری فکر نہیں کرو میرا بلڈ پریشر بھی نارمل رہے گا اور شوگر بھی کیونکہ میرے پاس میری پیٹی آگئی ہے"
مریم نے محبت سے تعبیر کو دیکھتے ہوئے کہا تو تعبیر اس کو دیکھ کر مسکرائی۔۔۔۔۔ چند گھنٹوں میں ہی ان دونوں کی بہت اچھی دوستی ہو گئی تھی اور اس دوستی میں سب سے بڑا ہاتھ مریم کا تھا۔۔۔۔۔ مریم اس سے ایسے باتیں کر رہی تھی جیسے وہ شروع سے ہی مریم کے پاس رہتی ہو

"یہ تو ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ،، عورتوں کی باتیں بھلا کبھی ختم ہوتی ہیں مگر آپ کی پیٹی کی بھی تو طبیعت ٹھیک نہیں ہے"

مریم سے کہتا ہوا وہ تعبیر کو دیکھ رہا تھا تعبیر کو صاف اندازہ ہو رہا تھا وہ لفظوں میں نہیں کہہ پا رہا مگر نظروں سے اسے اپنے بیڈ روم میں چلنے کے لئے کہہ رہا ہے تعبیر نے اسکی نظروں کا مفہوم سمجھ کر نو لفٹ کا بورڈ اپنے منہ پر لگائے اپنی نظروں کا زاویہ دوسری سمت کیا

"تو تمہارے کمرے میں جانے سے اس کی طبیعت ٹھیک ہو جائے گی یا تم اس کا علاج کرو گے" مریم نے سیریس انداز اپناتے ہوئے ارتضیٰ سے کہا اس کی بات پر ارتضیٰ ایک دم سٹپٹا گیا

"ایسا کب کہہ دیا میں نے میں تو آپ دونوں کو سونے کے لئے کہہ رہا ہوں بس" ارتضیٰ نے مریم کو وضاحت دیتے ہوئے خارجی بھاری نظر تعبیر پر ڈالی،،، تعبیر نے اس کی نظریں اپنے اوپر محسوس کر کے بلا مقصد اپنے ہاتھ کے ناخنوں کو دیکھنے لگی

"تم اپنے روم میں جا کر آرام سے سو جاؤ جب تعبیر کو نیند آئے گی تو وہ میرے پاس سو جائے گی" مریم نے ارتضیٰ کو پریشان دیکھ کر اس کو سلوشن بتایا

"یعنی اس بیڈ پر آپ دونوں آرام سے سو جائیں گے" ارتضیٰ نے آخری بار کوشش کی

"یہ بیڈ اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے کہ ہم دونوں یہاں ایڈجسٹ نہ کر سکے کیوں تعبیر"
مریم نے اب کی بار تعبیر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا

"نہیں مجھے کوئی پرابلم نہیں میں تو یہاں آرام سے سو جاؤں گی"
تعبیر نے پہلی بار گفتگو میں حصہ لیا اور ساتھ ہی بیڈ پر رکھی ہوئی چادر اوڑھ کر لیٹ گئی

"ٹھیک ہے جب آپ دونوں کو پرابلم نہیں تو پھر مجھے کیا پرابلم ہے"
ارتضیٰ مریم کو دیکھ کر مسکرا کر کہنے لگا اور نظروں ہی نظروں میں تعبیر کو وارن کرتا ہوا روم سے باہر
نکل گیا

اسے اچھی طرح اندازہ تھا مریم تعبیر کے کہنے پر ہی ایسا بول رہی ہے اپنے بیڈ پر آکر لیٹا تو کافی دیر تک
کروٹیں بدلتا رہا کیونکہ پانچ دنوں سے تعبیر اس کے برابر میں سو رہی تھی اور ان پانچ دنوں میں ہی اسے
اسنوائٹ کو اپنے قریب دیکھنے کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔ آنکھیں بند کر کے وہ سونے کی کوشش
کرنے لگا

ارتضیٰ مریم کے بیڈ روم میں یا اور مریم کی انلارج تصویر لگا رہا تھا۔۔۔ تعبیر مریم کے ساتھ کچن میں موجود
تھی مریم کھانا بناتے ہوئے اسے اپنے اور عائشہ کے اسکول اور کالج کے قصے سنارہی تھی جو تعبیر

بہت غور اور دلچسپی سے سن رہی تھی کیونکہ اس میں اس کی ماں کا ذکر تھا تعبیر کسی کسی بات پر مسکرا کر اس سے چھوٹے موٹے سوال بھی پوچھ لیتی اجنبیت کی دیوار توکل ہی گر گئی تھی اب اس کی اور مریم کی اچھی خاصی دوستی ہو گئی تھی

"ایسے کھڑے کھڑے تھک جاؤ گی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے تمہاری لیٹ جاؤ جا کے تھوڑی دیر" مریم نے تعبیر کے خیال سے بولا

"نہیں میں بالکل نہیں تھکی کل سے تو اب کافی بہتر ہے طبیعت میری۔۔۔۔۔ آپ کی اور ماں کی باتیں سن کر بہت اچھا لگ رہا ہے،،،،، آپ بہت اچھی ہیں آنٹی" تعبیر نے سچے دل سے مریم کی تعریف کی کل سے ہی وہ تعبیر کا اتنا خیال رکھ رہی تھی اس سے باتیں کر کے اس کا دل بہلا رہی تھی تعبیر کو مریم بہت اچھی لگی

"یہ آنٹی کون ہے خبر دار جو مجھے آنٹی کہا تو،،،،، ماما بولوار ترضی کی طرح مجھے خوشی ہو گی" مریم اس کے پاس آ کر بولی تو وہ نظریں جھکا گئی

"کھانا چڑھا دیا ہے تھوڑی دیر بعد ریڈی ہو جائے گا چلو روم میں چلتے ہیں" مریم کے ساتھ وہ بھی کچن سے باہر نکل گئی

"دیکھ لیں ماما تصویر ٹھیک لگی ہے"

ارتضیٰ ہاتھ میں ہیسر پکڑے مریم کے بیڈروم سے نکلا مریم کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا

"ٹھیک ہی لگی ہوگی تم کوئی کام غلط نہیں کرتے"

مریم نے اس کو دیکھ کر مسکرا کر کہا اور اپنے بیڈروم میں چلی گئی تعبیر بھی مریم کی پیروی کرتے ہوئے بیڈروم میں اس کے پیچھے جانے لگی مگر اگلے ہی پل اس کا بازو ارتضیٰ کے ہاتھ میں تھا جسے تمام کروہ اپنے بیڈروم میں لے آیا

"چھوڑو مجھے یہ کیا بد تمیزی ہے" تعبیر نے اپنا ہاتھ چھڑاتے ہوئے کہا ارتضیٰ نے روم کا دروازہ بند کیا

"یہی تو میں پوچھنے والا ہوں کہ کیا بد تمیزی ہے"

قدم اٹھاتا ہوا وہ تعبیر کے پاس آیا اور سنجیدگی سے بولا

"کیا مطلب ہے تمہارا میں نے کیا بد تمیزی کی ہے"

تعبیر نے حیرت سے اس کو دیکھا تو ارتضیٰ نے اس کا بازو تمام کر اسے اپنے سے قریب کیا

"کل رات ماما کے بیڈروم میں کیوں سوئی یہ تو سراسر بے ایمانی ہے نہ میرے ساتھ نرم لہجے میں شکوہ کرتے ہوئے اس نے تعبیر کو اپنے حصار میں لیا

"اور تم منزل بن کر جو میرے ساتھ کرتے رہے کیا وہ بے ایمانی نہیں تھی" تعبیر ناراضگی برقرار رکھتے ہوئے اس سے گویا ہوئی

"کونسا تم ارتضیٰ کو اپنے پاس بھٹکنے دیتی تھی مجبوراً منزل کو ہی چھوٹی موٹی گستاخیوں سے کام چلانا پڑتا تھا"

چہرے پر اس کے ابھی بھی سنجیدگی تھی مگر آنکھیں اس کے سنجیدہ ہونے کی صاف چغلی کھا رہی تھی

"چھوڑو مجھے ماما ویٹ کر رہی ہیں میرا" تعبیر نے اس کے حصار سے نکلنے کی کوشش کی

"اور جو ماما بیٹا کل رات سے ویٹ کر رہا ہے اس کا کیا"

اس کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے وہ مزید اپنی گرفت مضبوط کرتا ہوا بولا مگر تعبیر کا مریم کو ماما کہنا اسے بہت اچھا لگا جس کا مطلب تھا اس کی ناراضگی صرف ارتضیٰ سے ہے مگر وہ یہ رشتہ قائم رکھنا چاہتی ہے

"تمہارے اوپر ابھی بہت سے حساب نکلتے ہیں جو اتنی آسانی سے تو ہر گز بے باک نہیں ہو گے" تعبیر نے اس کو ایک دفعہ پھر پیچھے ہٹانا چاہا

"آج رات میں سارے حساب کتاب بے باک کر دوں گا ایک موقع دے کر دیکھو" وہ بولتا ہوا تعبیر کی گردن پر جھکنے لگا

"حساب بے باک کرنے ہے تو دور رہو مجھ سے" تعبیر ارتضیٰ کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے ہٹانے لگی

"اوکے جب تک تمہاری ناراضگی ختم نہیں ہو جاتی میں اپنے دل کو سمجھا لیتا ہوں مگر اپنے بیڈروم میں تو واپس آ جاؤ تھوڑا سا ترس کھاؤ یا اپنے باڈی گارڈ پر" ارتضیٰ نے اس کو اپنے حصار سے آزاد کرتے ہوئے معصوم سی شکل بنا کر کہا

"تم ترس کھانے والی شے ہو ہی نہیں اور یہ معصوم شکل بنا کر کسی اور کو دکھانا اچھا خاصا بیوقوف بنایا ہے تم نے مجھے میں اتنی جلدی تمہیں معاف کرنے والی ہر گز نہیں"

تعبیر اسے باتیں سنا کر کمرے سے باہر نکل گئی اور ارتضیٰ منہ لٹکا کر وہی بیٹھ گیا

آج مشعل کی برتھ ڈے تھی کل رات 12 بجے اریش نے اسے وش کیا۔۔۔ مشعل کو خبر نہیں ہوئی وہ کب کیک لے کر آیا۔۔۔ ہانی کو جگا کر ان تینوں نے مل کر برتھ ڈے سیلبریٹ کی۔۔۔ بارہ بجے کے ٹائم ہی مشعل کے موبائل پر ولی کی کال آنے لگی تو اس نے موبائل سوچ آف کر دیا۔۔۔ اس وقت اپنے بیٹے اور شوہر کے علاوہ کسی تیسرے کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی

شام میں آفس سے فون کر کے اریش نے مشعل اور ہانی کو تیار ہونے کا کہا مشعل نے پروگرام کا پوچھا تو اس نے سر پرانز کہہ کے ٹال دیا

اریش آفس سے ابھی تک نہیں آیا تھا مشعل ہانی کو تیار کر کے اور خود تیار ہو کر ہال میں بیٹھی ہوئی اریش کا انتظار کر رہی تھی گاڑی کے ہارن پر وہ دونوں الرٹ ہو گئے مگر گھر کے اندر داخل ہونے والے شخص کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے مشعل پتھر کی بن گئی اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا وہ کسی ٹرانس کی کیفیت میں چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور گلے لگ کے رونے لگی

"ارے مٹی میری جان کیا ہو گیا"

اربازا اس کو روتا ہوا دیکھ کر بولا

"بھائی مجھے یقین نہیں آ رہا آپ میرے سامنے۔۔۔ بھائی پلیز مجھے معاف کر دیں"

مشعل نے ایک بار پھر ہاتھ جوڑ کر ارباز کے آگے رونا شروع کر دیا ارباز نے اس کے دونوں ہاتھ تھام کے اسے دوبارہ گلے لگایا

"اچھا بس اب چپ ہو جاؤ بار بار معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں سب پرانی باتوں کو بھول کر یہاں آیا ہوں بلکہ یہ کہنا صحیح ہو گا کہ ایش مجھے یہاں لایا ہے"

ارباز کے بتانے پر مشعل نے دروازے پر کھڑے ایش کو دیکھا جو اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

اب مشعل فوزیہ کے گلے لگی ہوئی تھی مگر دیکھ اپنے سامنے کھڑے ایش کو رہی تھی بغیر آواز کے ایش کو دیکھتے ہوئے مشعل نے "آئی لویو" کہا جس پر ایش نے آنکھیں بند کر کے ہلکا سا سر خم کیا

www.urdu novelsmania.com

"آپ سے تو ہمیشہ زیادتی کرتی آئی ہوں کس کس بات کی معافی مانگو"

مشعل نے فوزیہ کو دیکھ کر کہا

"کسی بھی بات کی کوئی معافی مانگنے کی ضرورت نہیں ہے اس عرصے میں میرا دل ہمیشہ تمہارے لئے پریشان رہا ہے۔۔۔ مگر آج تمہارا شوہر تمہارا گھر تمہارا بیٹا دیکھ کر دل کو اطمینان ہو گیا"

فوزیہ نے مسکراتے ہوئے مشعل سے کہا

"بھابھی یہ اعزاز ہے ناکتنا بڑا ہو گیا ماشاء اللہ"
مشعل اب اپنے بھتیجے کو پیار کرتی ہوئی بولی

ارباب اور فوزیہ اب ہانی کو پیار کر رہے تھے۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر بعد مارہ بھی اپنے ہزبینڈ اور بچوں کے ساتھ وہاں پہنچ گئی خوشگوار ماحول میں مشعل نے کیک کاٹا ایش نے پہلے ہی کھانا باہر سے آرڈر کر دیا تھا۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ خوبصورت برتھڈے اور سر پرانز مشعل کے لیے کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا

آنکھوں میں تشکر کے جذبات لیے وہ ایک بار پھر ایش کو دیکھنے لگی جو ارباب اور شیراز کے ساتھ باتیں کر رہا تھا

سب کے جانے کے بعد گھر سمیٹ کر مشعل میں ہانی کو سلایا آج سارے کام شیڈیول سے ہٹ کر تھوڑا لیٹ ہوئے تھے۔۔۔۔۔ ایش دوسرے روم میں فائل میں سر دیے آفس کے کسی کام میں بزی تھا۔۔۔۔۔ مشعل اپنے کپڑے چبچ کر کے روم میں موجود کھڑکی کے پاس آ کر کھڑی ہوئی

آج وہ بہت خوش تھی اب اس کی زندگی کا کوئی خلاح نہیں تھا آج اس کے بھائی بھابی نے اسے معاف کر دیا تھا اور یہ سب ایک شخص کے باعث ہوا تھا

"کیسا لگا برتھ ڈے سر پرانز"
مشعل کو خبر ہی نہیں ہوئی وہ کب روم میں آیا مشعل نے مڑ کر دیکھا تو اریش اس کے بالکل نزدیک کھڑا مسکرا رہا تھا

"اس سے اچھا بھلا کوئی برتھ ڈے گفٹ ہو سکتا تھا میرے لیے"
مشعل نے اسے دیکھ کر کہا

"نہیں یہ سر پرانز تھا برتھ ڈے گفٹ تو یہ رہا"
اریش نے پاکٹ سے گولڈ کی چین نکالی اور مشعل کے گلے میں پہنانے لگا

"اب بتاؤ کیسا لگا یہ گفٹ"
اریش نے مشعل کو دیکھ کر پوچھا

"مجھے سب سے اچھا گفٹ اللہ پاک نے آپ کی صورت دیا ہے، اس کا میں جتنا شکر ادا کروں وہ کم ہے۔۔۔۔۔ مجھے نہیں لگتا تھا کہ مجھے آپ سے اتنی جلدی محبت ہو جائے گی آئی لو یو" مشعل نے اریش کے گلے لگتے ہوئے کہا

"آئی لو یو ٹوہانی کی ما"

اریش نے اس کی کمر کے گرد اپنے ہاتھ حائل کرتے ہوئے کہا

"میاں بیوی کے رشتے کو پیار تو مضبوط کرتا ہی ہے مشعل۔۔۔ مگر اعتبار بھی اس رشتے کو مضبوط بنانے کی اہم کڑی ہے اور میں چاہوں گا تم پیار کے ساتھ ساتھ مجھ پر اعتبار بھی کرو" اریش نے اس کا چہرہ تھام کر کہا اور انتظار کرنے لگا کہ وہ اسے کچھ بتائے گی

"آپ صحیح کہہ رہے ہیں اریش مجھے معلوم ہے آپ اتنے اچھے ہیں کہ مجھے سے پیار کے ساتھ ساتھ میرا اعتبار بھی کریں گے اور میں آپ کے اعتبار کو کبھی ٹھیس نہیں پہنچاؤں گی۔۔۔ اکا نے بالکل ٹھیک کہا تھا میں اچھی ماں تو ہوں ہی اب دیکھیے گا میں ایک اچھی بیوی بھی ثابت ہوگی"

اس کی بات کو مشعل نے کس معنوں میں لیا۔۔۔۔۔ یا وہ نہیں سمجھ پائی یا سمجھ کر بھی انجان بن گئی اریش اس کا اندازہ نہیں لگا سکا۔۔۔۔۔ ہو سکتا ہے کوئی ایسی بات ہی نہ ہو وہ کچھ زیادہ ہی سوچ رہا ہوں اپنے ذہن سے ساری سوچیں نکال کر اس نے سر جھٹکا۔۔۔

"تمہیں معلوم ہے آج تم کتنی پیاری لگ رہی ہو"

اریش اسے بانوں میں اٹھاتا ہوا بیڈ پر لایا جس پر مشعل مسکرائی

"مجھے یقین ہے اگر میں ماسی کے حلیہ میں بھی آپ کے سامنے آؤں گی تو آپ کو اچھی ہی لگوگی"

مشعل کے بولنے پر ایش مسکرایا اور اب وہ محبت بھرے انداز میں مشعل کو یقین دلارہا تھا کہ ہانی کی ماما اسے کتنی اچھی لگتی ہے

تعبیر وارڈروب سے اپنے کپڑے نکالنے لگی تاکہ ارتضیٰ کے آنے سے پہلے شاور لے کر روم سے نکل جائے وہ ارتضیٰ کی موجودگی میں بیڈ روم میں قدم نہیں رکھ رہی تھی بلکہ جب سے مریم آئی تھی وہ مریم کے بیڈ روم میں اسکے ساتھ ہی سو رہی تھی۔۔۔۔

مریم کا سنگل بیڈ اتنا بھی چھوٹا نہیں تھا کہ وہ دونوں آرام سے سونا سکے اس نے اپنے کپڑے نکال کر بیڈ کر رکھے اس کی نظر وارڈروٹ کے دوسرے پورشن پر پڑی غیر ارادی طور پر اس نے دروازہ کھولنا چاہا،،، ارتضیٰ نے اسے پہلے یہی بتایا تھا کہ اس پورشن میں اس کے لیے کچھ موجود ہے پتہ نہیں یہ انسان اور کیا کیا بم پھوڑے گا یہ میرے سر پر

اُس پورشن کو لاکڈ دیکھ کر بے دلی سے سوچتی ہوئی وہ پلٹی تو اپنے قریب ارتضیٰ کو دیکھ کر ڈر گئی ارتضیٰ نے اپنے دونوں ہاتھوں میں موجود شاپر زوہی کھڑے بیڈ پر اچھالے

"زہے نصیب آج تین دن بعد اسنووائٹ نے اپنے بیڈروم کو اپنا دیدار کراہی دیا" وہ مزید قریب آ کر بولا تو تعبیر وارڈروب سے جا لگی اس نے دونوں ہاتھ وارڈروب پر رکھ کر اس کا راستہ بند کیا

"مجھے شاور لینے جانا ہے ارتضیٰ پیچھے ہٹو" اسکی شوخ بھری نظروں کو انگور کرتے ہوئے وہ سنجیدگی سے بولی

"ایک شرط پر تم شاور لے کر میرا لایا ہوا ڈریس پہنو گی" ارتضیٰ نے اسے دیکھتے ہوئے اپنا نیت سے کہا اور شاپنگ بیگز کی طرف اشارہ کیا یعنی وہ یہ ڈھیر ساری شاپنگ اس کیلئے کر کے لایا تھا

"اور تمہیں یہ خوش فہمی کیوں ہو گئی کہ میں ایسا کروں گی" تعبیر نے طنزیہ انداز میں اس سے پوچھا

"خوش فہمی نہیں مجھے پورا یقین ہے کہ تم ایسا کرو گی،، میری لائی ہوئی ایک ایک چیز آج استعمال میں لاو گی"

ارتضیٰ نے اس کو دیکھ کر کانفیڈنس سے کہا

"میں تو ایسا خود سے کچھ بھی نہیں کرنے والی،، تم میں اگر ہمت ہے تو مجھ سے کروا کے دیکھ لو"

اس کا کانفیڈنس دیکھ کر تعبیر کو آگ ہی لگ گئی تھی اس لئے تپ کر بولی

"او کے اگر میں نے ایسا تم سے کرادیا تو آج ہم دونوں رونٹک مووی دیکھیں گے"

ارتضیٰ اس کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ لا کر بولا تعبیر کے دوسری سائیڈ رخ کرنے پر ارتضیٰ کے ہونٹ اس کے گال پر ٹچ ہوئے وہ اس کو پیچھے دھکیلتی ہوئی اس کی ہونی کمرے سے نکل گئی

"ابھی تک شاور نہیں لیا تم نے تم تو کہہ رہی تھی کہ دس منٹ میں آتی ہوں"

مریم نے تعبیر کو اسی حلیے میں دیکھ کر پوچھا

"بہت خنزے ہیں ماما کی بیٹی کے،، میں اتنی محبت سے اس کے لئے شاپنگ کر کے لایا اور کہہ رہی ہے تمہارے لائے ہوئے کپڑے نہیں پہنوں گی میں اس برانڈ کے کپڑے زیب تن نہیں کرتی اور نہ ہی ایسا میرا ٹیسٹ ہے"

اچانک روم میں آکر ار ترضی کے بولنے پر تعبیر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔۔ تعبیر کو ار ترضی سے اتنی بد تمیزی کی توقع ہرگز نہیں تھی کیسے منہ پھاڑ کر وہ مریم کے سامنے جھوٹ بول رہا تھا براؤنڈ کا تو اس نے ذکر ہی نہیں کیا تھا

"تعبیر ایسے نہیں کہتے بیٹا ار ترضی تمہارے لیے دل سے وہ کپڑے لے کر آیا ہے صرف تھوڑی دیر کے لئے اس کا دل رکھنے کے لیے پہن لو، کل میں خود چل کر تمہیں تمہاری پسند کے کپڑے دلا دو گی"

مریم کے اس طرح سمجھانے پر وہ اچھی خاصی شرمندہ ہی ہو گئی

"اسے رہنے دے مایہ دوڈریس میں آپ کے لئے بھی لے کر آیا تھا اپنی پسند سے۔۔۔ آپ پہننے لگیں تو میں خوش ہو جاؤں گا"

معصوم سی شکل بنا کر ار ترضی نے مریم سے کہا جس پر تعبیر کو شدید غصہ آیا

"میں بھی پہنوں گی اور تمہاری اسنووائٹ بھی پہنے گی۔۔۔ جاؤ بیٹا تعبیر"

مریم نے پیار سے تعبیر کو دیکھتے ہوئے کہا

"جی ما"

تعبیر نے مریم کو کہتے ہوئے ارتضیٰ کو دیکھا جو اسے آنکھ مار کر مسکرا رہا تھا # یو آرمائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 36

تعبیر روم میں انی وارڈروب کھولا تو اس کے وہ سارے کپڑے غائب تھے جو وہ بیگ میں رکھ کر اپنے گھر سے لائی تھی۔۔۔۔۔ بلکہ سارے ارتضیٰ کے لائے ہوئے ڈریس ترتیب سے ہینگ ہوئے تھے کپڑوں کے علاوہ دوسری بہت ساری چیزوں سے وارڈروب بھری ہوئی تھی۔۔۔۔۔ سارے ڈریس ہی پیارے تھے اس نے اپنے لئے ایک ڈریس منتخب کیا اور شاو رلینے چلی گئی۔۔۔۔۔

شاو رلے کر نکلی تو ارتضیٰ روم میں ہی موجود تھا فاتحانہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر سجی ہوئی وہ تعبیر کو ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ تعبیر اس کو انور کرتی ہوئی ہے دریسر کے سامنے کھڑے اپنے بال سلجھانے لگی "اندر باہر سب سائز پر فیکٹ ہے نا"

اس کے پیچھے کھڑے ہو کر شیشے میں سے تعبیر کو دیکھتا ہوا انتہائی سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا جیسے کوئی بہت ہی سیریس بات ہو تعبیر منہ سے کچھ نہیں بولی مگر دل میں سوچنے لگی

"اگر یہ شخص شوہر نہیں ہوتا تو میں اسے کمینہ ضرور کہتی"

"تمہارے فیس ایکسپریشن سے کچھ ایسا سا ونڈ آ رہا ہے جیسے تم مجھے کمینہ کہہ رہی ہو"

ارتضیٰ کے بولنے کی دیر تھی تعبیر نے پلٹ کر اپنے ہاتھوں سے اسے سینے اور کندھے پر مارنا شروع کر دیا

"یار کیا کر رہی ہو، شوہر ہوں تمہارا" اپنا بچاؤ کرتے ہوئے ارتضیٰ نے تعبیر کو کہا
"تعبیر"

مریم جو کے ارتضیٰ کی آواز سن کر، ان کے بیڈروم کا دروازہ کھلا دیکھ کر اندر روم میں آئی اور اپنے لال کی پٹائی ہوتے دیکھی تو حیرت سے تعبیر کو پکارا

"مایہ مجھے پتہ نہیں کب سے تنگ کر رہا ہے میں نے کوئی برانڈ ورائنڈ کی بات نہیں کی تھی اس نے فضول میں آپ سے جھوٹ بولا۔۔۔ اگر میرا ٹیسٹ ایسا ہوتا تو میں اسے کبھی منہ نہ لگاتی۔۔۔ ابھی بھی چھچھورے سوالات پوچھ کر مجھے تنگ کر رہا ہے"

تعبیر مریم کے گلے لگ کر اپنی صفائی دیتے ہوئے رونے لگی۔۔۔ جبکہ اس کی آخری دو باتوں پر جہاں مریم سٹیٹائی وہی ارتضیٰ اچھا خاصہ شرمندہ ہو گیا اسے بالکل توقع نہیں تھی کہ اس کی اسنووائٹ اتنی بے وقوف ہے وہ مریم کے سامنے منہ پھاڑ کر ایسے باتیں بتائے گی

"اف میری بچی رونے کی کیا بات ہے وہ تمہیں ایسے ہی تنگ کر رہا ہوگا۔۔۔ ار تفضی اب تم بری طرح پٹو گے میرے ہاتھوں سے اگر اب تم نے تعبیر کو تنگ کیا۔۔۔ چلو ہم اپنے روم میں چلتے ہیں" مریم ار تفضی کو ڈانٹ کر تعبیر کو چپ کراتی ہوئی اپنے روم میں لے گئی

رات بارش کی وجہ سے ہلکی ہلکی ہو گئی تھی تعبیر اور مریم رات کا کھانے سے فارغ ہو کر اپنے روم میں آگئی مریم بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ تعبیر برابر میں چادر اوڑھے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ ارتضیٰ مریم کے بیڈ روم میں داخل ہوا ایک نظر تعبیر پر ڈال کر چہرے سے ہنسی چھپاتا ہوا مریم سے مخاطب ہوا

"آئے ماما مووی دیکھتے ہیں"

بولنے کے ساتھ ہی وہ ڈی وی ڈی میں سی ڈی ڈالنے لگا
"کون سی مووی ہے"

مریم نے یونہی ارتضیٰ سے پوچھا
"فل ایکشن سے بھرپور ہے ماما"

ایک نظر تعبیر کے چہرے پر ڈال کر اس نے مریم کو جواب دیا جس پر تعبیر تو تپ گئی جبکہ مریم ارتضیٰ کو آنکھیں دکھانے لگی مووی لگا کر ارتضیٰ بھی بیڈ پر آ کر مریم کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا اس کے برابر میں لیٹتے ہی تعبیر اٹھ کر بیٹھ گئی

"لیٹ جاؤ تم بھی سردی لگ رہی ہے تمہیں"

تعبیر کو اٹھتا دے کر مریم اس سے مخاطب ہوئی تو اس نے نفی میں سر ہلایا

"نازک مزاج لوگوں کے کیا کہنے دوسروں کو مار کر ٹھنڈ نہیں پڑتی بلکہ خود انہیں ٹھنڈ لگ جاتی ہے"

ارتضیٰ اسکرین پر نظریں جماتے ہوئے بولا

"ارتضیٰ منہ بند بالکل"

مریم کی تنہبی پر وہ خاموش ہو گیا اور چادر کا سرہ کھینچ کر اپنے سینے پر بھی ڈال لیا

تھوڑی دیر بعد جب تعبیر مووی میں مشغول ہو گئی کافی دیر ٹانگیں سمیٹ کر بیٹھنے سے اس کی ٹانگیں شل ہو گئی۔۔۔ اس نے ٹانگیں پھیلانی،، تھوڑی ہی دیر گزری تھی جب اسے اپنی پنڈلیوں پر ارتضیٰ کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا اس نے ارتضیٰ پر نظر ڈالی تو وہ بڑے انہماک سے اسکرین کی طرف نظریں جمائے مووی دیکھنے میں مشغول تھا اب تعبیر مریم کو اس کے معصوم بیٹے کے بارے میں کیا بتاتی کہ وہ چادر کی آڑ میں کیا چھچھور پن میں مشغول ہے تعبیر نے اپنے پاؤں سمیٹ کر اوپر کرنے چاہے تو ارتضیٰ نے اس کا پاؤں پکڑ کر کوشش ناکام کر دی

"مما ویسے میرے لائے ہوئے ڈریس میں آپ بہت پیاری لگ رہی ہیں"

ارتضیٰ نے اسکرین پر نظریں جمائے مریم کو مخاطب کیا

"ماں کی آڑھ میں بیوی کی تعریف کر کے مجھے بیوقوف بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ صاف کہو اسنووائٹ اچھی لگ رہی ہے تمہیں"

مریم کی بات پر ارتضیٰ نے قہقہہ مارا وہی تعبیر جھینپ گئی

"پر اس وقت مجھے آپ کی ہاتھ کی کافی پینے کا موڈ ہو رہا ہے اس لیے آپ کی تعریف کی ہے"

ارتضیٰ نے شرارت سے ہنستے ہوئے مریم کو دیکھ کر کہا

"بد معاش"

مریم اس کے کندھے پر چپٹ لگاتے ہوئے کافی بنانے کی غرض سے کچن میں چلی گئی

"چھوڑو میرا پاؤں" مریم کے روم سے جانے کے بعد تعبیر نے غرا کر کہا ارتضیٰ نے اس کو دیکھا اور جھٹکے سے اس کا پاؤں نیچے کھینچا تو وہ پھسلتی ہوئی ارتضیٰ کے برابر میں جا لیٹی

"بیچھے ہو ورنہ ابھی ماما کو بلالوں گی"

تعبیر نے اسے اپنے اوپر جھٹکا دیکھتے ہوئے دھمکی دی

"میری ماما اتنی بیوقوف ہر گز نہیں ہے کہ تمہارے بلانے سے آجائے گئیں کچھ سوچ کر ہی وہ میرے ایک دفعہ کہنے پر کافی بنانے چلی گئی یقین نہیں آتا تو آواز دے کر دیکھ لو"

ارتضیٰ نے اس کی تھوڑی کے خم پر اپنے ہونٹ رکھتے ہوئے کہا

"تم ایسا ہر گز نہیں کر سکتے میرے ساتھ"

تعبیر نے اس سے شکوہ کرتے ہوئے کہا

"دوپہر میں تمہارے ایکشن آن تھے تو اب رات میں میرے ایکشن میں آنے کا موڈ ہے"

وہ اس کی گردن پر جھگٹا ہوا بولا

"تم مجھے اس طرح بے بس نہیں کر سکتے"

تعبیر اسے پیچھے ہٹانے لگی

"بس بھی کر دو تعبیر اب"

ارتضیٰ نے اٹھ کر بیچارگی سے کہا وہ اسے پیار سے منانا چاہتا تھا زبردستی اس پر حق جتا کر نہیں

"پیار کیا ہے تو برداشت بھی کرو" تعبیر اسے بولتی ہوئی خود بھی کچن میں چلی آئی

مشعل تھوڑی دیر پہلے ہی پاسٹا بنا کر فارغ ہوئی تھی ہانی اسکول سے آنے کے بعد دو دن سے اسے کھانے میں بہت تنگ کر رہا تھا اس لئے آج اس نے اس کے من پسند پاسٹا بنایا ایش کو بھی اس کے ہاتھ کا پاسٹا بہت پسند تھا۔۔۔ ہانی اسکول سے آنے ہی والا تو اس سے پہلے وہ شاو رلینا چاہتی تھی اتنے میں مشعل کے موبائل پر کال آئی

"ہیلو کون"

مشعل نے مگن انداز میں کال ریسیو کرتے ہوئے کہا

"تمہیں بتانے کے لیے کال کی ہے کہ ہانی کی اسکول سے چھٹی ہوتے ہی میں اسے اپنے ساتھ لے کر آ گیا ہو۔۔۔ تمہیں ہانی کے ساتھ رہنا ہے تو اب اس کے اصلی باپ کے ساتھ رہنا ہوگا میرے گھر کے اور دل کے دروازے کھلے ہیں میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں"

ولی اپنی بات مکمل کر کے کال کاٹ چکا تھا مگر مشعل وہی صوفے پر بیٹھ گئی لیکن یہ وقت اس طرح بیٹھنے کا بھی نہیں تھا وہ فیصلہ کرتی ہوئی اٹھی

"سعیدہ ڈرائیور سے کہو گاڑی نکالے میں دس منٹ میں چیلنج کر کے آتی ہوں"

مشعل سعیدہ سے بولتی ہوئی اپنی روم میں چلی گئی

"انکل ہانی کو ماما اور ڈیڈ کے پاس جانا ہے"

ہانی کو وہ انکل اچھے لگے تھے اسے پیار کر رہے تھے ڈھیر سارے ٹوائز اور چاکلیٹز بھی اس کے لئے لائے تھے مگر اب اسے اپنے ماما اور ڈیڈ یاد آنے لگے

"تمہاری ماما بھی آجائے گیں تھوڑی دیر میں، لیکن ڈیڈ تو تمہارا میں ہوں وہ ڈیڈ تھوڑی ہے بیٹا اب تم مجھے ڈیڈ بولا کرو"

ولی نے پیار سے ہانی کو سمجھاتے ہوئے کہا

"نہیں ہانی کے ڈیڈ صرف ایک ہیں اس کے گھر پر۔۔۔ آپ اچھے ہو پر ڈیڈ نہیں ہو آپ ہانی کے۔۔۔
ہانی کو اپنے ڈیڈ چاہیے اپنی ماما چاہیے ہانی کو اپنے گھر جانا ہے اب"
ہانی کو برا لگا انکل نے اسکے ڈیڈ کو اس طرح کہا

"میں نے کہا ہے نہ میں ہوں تمہارا ڈیڈ وہ نہیں ہے تمہارا ڈیڈ سمجھ میں نہیں آتی تمہیں۔۔۔ اب یہی
تمہارا گھر ہے یہی رہوں گے تم بھی اور تمہاری ماما بھی"
ولی کے سخت لہجے پر ہانی سہم گیا
"ما"

مشعل دروازہ کھول کر اس کے گھر کے اندر آئی تو ہانی بھاگتا ہوا اس سے لپٹ گیا ولی نے مڑ کر مشعل کو
دیکھا اسٹائلش سے ڈریس میں ہلکے میک اپ کیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ ولی خیر مقدم
والے انداز میں مسکراتا ہوا اس کے قریب آیا

"مجھے پورا یقین تھا تم میرے پاس ضرور آؤ گی میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا،،، مشعل تم شاید یقین نہیں
کرو میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں دیکھو ابھی تک اکیلا ہوں مگر مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔ تم
نے مجھے سزا دی دوسری شادی کر لی میں نے بھی تو غصے میں بہت غلط کیا تھا تمہارے ساتھ مگر پلزز
اب میری سزا ختم کر کے مجھے معاف کر دو میں تمہیں اور ہانی کو بہت خوش رکھوں گا میرا یقین کرو"

ولی نے اس کو یقین دلانے کے لیے آخر میں اس کا ہاتھ تھامنا چاہا مشعل جو چپ کر کے اس کی ساری بات سن رہی تھی ولی کے ہاتھ تھامنے پر اس نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا جس سے ولی سکتے میں آگیا

"میں نے چند دن پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ تم اپنی حد میں رہو میں تمہاری بیوی نہیں ہو جو تم مجھے بار بار چھونے کی غلطی کرتے ہو اور کیا کہہ رہے تھے تم تمہیں یقین تھا کہ میں تمہارے پاس ضرور آؤ گی"

مشعل نے طنزیہ ہنستے ہوئے اسے دیکھا ولی اب بھی چپ کر کے اسے دیکھ رہا تھا

"وقت گزرنے کے ساتھ تم کافی خوش فہم نہیں ہو گئے ولی۔۔۔ میں آج یہاں تمہاری خوش فہمی دور کرنے آئی ہو۔۔۔ تم مجھے یقین دلا رہے تھے کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو تم ایک خود غرض اور بے حس انسان ہو تم صرف اپنے آپ سے محبت کرتے ہو ولی۔۔۔ اگر تمہیں مجھ سے محبت ہوتی تو تم کبھی بھی میرا ساتھ چھوڑ کر نہیں جاتے بے حس انسان ہو تم کیونکہ جس وقت تم نے مجھے طلاق دی تمہیں اپنی اولاد کا بھی خیال نہیں آیا تمہیں یہ بھی احساس نہیں ہوا کہ تمہارے جانے کے بعد ہم دونوں کا کیا ہوگا۔۔۔ میں اکیلی لڑکی جو کہ پہلے ہی اپنے بھائی کا گھر تمہارے بھروسے چھوڑ کر آئی تھی تم نے سوچا کہ تمہارے جانے کے بعد میں تمہاری اولاد کو لے کر کہاں جاؤں گی اور تم ہوتے کون ہو میری دوسری شادی پر مجھ سے شکوہ کرنے والے میں نے شادی کر کے تمہیں سزا نہیں دی تم جیسے کمزور مرد کو میں کیا سزا دوں گی کبھی اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھو تو تمہیں خود اپنی مردانگی کا پتہ چلے گا مرد ایسا نہیں ہوتا ولی جو پریشانیوں میں برے حالات میں اپنی بیوی اور بچے قطعی تعلق کر کے اسے بے

رحم دنیا میں اکیلا چھوڑ جائے کبھی تم نے سوچا تمہارے پیچھے میں تمہارے بچے کو کیسے پالوں گی آج تمہیں ہمیں دیکھ کر ہماری محبت جاگ اٹھی ہے"

مشل سانس لینے کے لیے رکی مگر اس کی باتیں سن کر ولی کو اپنی سانس بند ہوتی لگی

"اگر میں تمہارا موازنہ ایش سے کرو نا ولی تو تم اس کے سامنے بہت چھوٹے لگو گے بلکہ تمہارا تو میرے شوہر کے ساتھ کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے تم نے حالات سے تنگ آ کر مجھے اور اپنے بچے کو چھوڑا تھا ایش نے میرے ساتھ تمہاری اولاد کو بھی ایکسپٹ کیا ہمیں اپنے گھر میں ہی نہیں اپنے دل میں بھی جگہ دی پیار دیا عزت دی۔۔۔ میرے آنے سے پہلے جس لہجے میں تم ہانی سے بات کر رہے تھے نا میرے شوہر کو ذرا پسند نہیں ہے کہ کوئی اس لہجے میں اس کے بیٹے سے بات بھی کرے۔۔۔ یہ تمہارا خون ضرور ہے مگر تمہیں رشتے بنانا نہیں آتے نبھانا تو بہت دور کی بات جبکہ ایش ہونہ صرف رشتے نبھانے آتے ہیں بلکہ دوسرے کے دل میں اپنی محبت کیسے پیدا کرنی ہے یہ فن بھی اسے آتا ہے اور تمہیں کیا لگ رہا ہے اگر تم مجھ سے ہانی کو چھین کر مجھے مجبور کرو گے کہ میں تمہارے پاس آ جاؤں تو یہ تمہاری بھول ہے تم بے شک ہانی کو اپنے پاس رکھ سکتے ہو مگر میں ایش کو تب بھی نہیں چھوڑوں گی"

مشعل بول کر رکی نہیں جانے لگی

"ماما"

ہانی جواتنی دیر سے سما ہوا کھڑا تھا مشعل کے پیچھے بھاگا ولی وہی کھڑا ان دونوں کو جاتا دیکھتا رہا

مگر سامنے دروازے پر ایش کو کھڑا دیکھ کر مشعل کے قدم وہی تھم گئے

"ڈیڈ"

ہانی دوڑتا ہوا ایش طرف بھاگا اور اس سے لپٹ گیا ایش نے ہانی کو گود میں اٹھایا اور چلتا ہوا مشعل کے پاس آیا مشعل یک ٹک ایش کو دیکھے جا رہی تھی۔۔۔

"چلیں گھر"

ایش نے مشعل کا ہاتھ پکڑ کر کہا اور جاتی ہوئی نظر ولی پر ڈالی۔۔۔۔۔ ولی وہ منظر خاموشی سے دیکھتا رہا ایش کی آنکھوں میں ایسا کچھ کہ وہ آگے بڑھ کر ہانی کو اس سے نہیں لے سکا مشعل کو روکنا تو دور کی بات ایش مشعل کا ہاتھ تھا متا ہوا ہانی کو گود میں لیے وہاں سے نکل گیا

گھر آنے کے بعد ایش دوبارہ آفس نہیں گیا جس وقت مشعل سعیدہ سے ڈرائیور کو ریڈی ہونے کا کہہ کر چیخ کرنے گئی لینڈ لائن پر اس وقت ایش کی مشعل سے بات کرنے کے لئے کال آئی کیونکہ اس کا موبائل بزی جا رہا تھا وہ کال سعیدہ نے اٹھائی اور اس نے ایش کو بتایا مشعل باجی کو کہیں جانا ہے

ڈرائیور کے ساتھ۔۔۔۔ ایش نے ڈرائیور سے کال کر کے پوچھا کہاں جانا ہے تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔۔۔ جب مشعل نے کار میں بیٹھ کر ولی کا ایڈریس ڈرائیور کو بتایا تو ڈرائیور نے میسج ارش کو سینڈ کر دیا

مشعل اسے بتائے بغیر کہیں جا رہی تھی جبکہ ہانی کے اسکول سے گھر آنے کا ٹائم تھا کچھ گڑبڑ دیکھ کر وہ بھی اس کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچا راستے میں اسے اسکول میں فون کر کے معلوم ہوا ہانی اسکول سے کب کا نکل چکا ہے مگر وہ گھر نہیں پہنچا تھا ایریش کو ہانی کی فخر ہوئی اس ایڈریس پر پہنچ کر ایریش نے مشعل کی ساری باتیں سنی باتیں سن کر اسے سچویشن کا اندازہ ہو گیا اور یہ بھی کہ اندر کون ہے

جب اس نے ہانی کو گود میں اٹھایا اور مشعل کا ہاتھ تھاما تو ولی کو نظروں ہی میں یہ باور کرانا نہیں بھولا کہ وہ اتنی آسانی سے اس کی بیوی اور بیٹا اسے نہیں لے سکتا

"اریش آپ ناراض ہیں مجھ سے"

سارا دن وہ بیڈروم میں نہیں آیا تھوڑا بہت لپٹاپ یوزر کر کے ہانی کو لے کر باہر چلا گیا رات کا کھانا بھی خاموشی سے کھایا ہانی کی چھوٹی موٹی باتوں کا جواب دیتا رہا مشعل نے بات کرنی چاہی تو ہاں اور نہیں میں جواب دے کر چپ ہو گیا تھوڑی دیر پہلے ہی مشعل نے ہانی کو سلایا تھا سارے دروازے چیک

کر کے وہ روم میں ایش کے پاس آئی جہاں پر وہ چلیز پر بیٹھا ہوا لیپ ٹاپ میں مصروف تھا مشعل کی بات سن کر ایش نے لیپ ٹاپ سائیڈ میں رکھا

"تم آج ہانی کے ساتھ کیا کرنے والی تھی"

ایش نے سنجیدگی سے مشعل کو مخاطب کیا مشعل چلتی ہوئی اس کے پاس آئی اور فرش پر اس کے قدموں میں بیٹھ گئی بیٹھ گئی بیٹھ گئی

"تم نے آج مجھے یہ باور کرا دیا کہ ہانی صرف تمہارا بیٹا ہے مجھ سے پوچھے بغیر تم اتنا بڑا قدم اٹھانے والی تھی ہانی کے لئے۔۔۔ اگر آج میں وہاں پر نہیں پہنچتا اور تم ہانی کو اس کے پاس چھوڑ کر آ جاتی نہ تم میں تمہیں زندگی بھر معاف نہیں کرتا مشعل"

اس سے پہلے آج تک اس نے ایش کا اتنا سخت لہجہ اپنے لیے نہیں دیکھا تھا مشعل اس کے گھٹنے پر سر رکھ کر رونے لگی

www.urdu novels mania.com

"ہانی میں میری بھی جان بستی ہے ایش۔۔۔ میں نے اپنے کمزور دل کو بہت مشکل سے مضبوط کر کے ایسا کیا تھا۔۔۔ ایش کیونکہ میں آپ کو بھی نہیں چھوڑ سکتی"

مشعل رونے کے درمیان کہنے لگی۔۔۔ ایش سے مشعل کا رونا دیکھا نہیں گیا اس کا بازو تھام کر اسے اٹھایا اور آنسو صاف کیے

"یہ سب کچھ تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا مشعل" اب اریش کا لہجہ نرم تھا مگر وہ ابھی بھی اس سے شکوہ کر رہا تھا

"ڈرگئی تھی کہیں آپ مجھ سے بدگمان نا ہو جائے آپ کی ناراضگی سے خوف آتا ہے مجھے" مشعل اس کے سینے میں منہ چھپائے اپنا خدشہ ظاہر کرنے لگی

"بہت افسوس کی بات ہے یہ تو تم نے اتنا ہی سمجھا ہے مجھے میں کبھی بھی کسی بات کو لے کر تم سے یا ہانی سے ناراض نہیں ہو سکتا بدگمان ہونا تو بہت دور کی بات مگر تمہاری سوچ پر مجھے بہت افسوس ہو رہا ہے"

اریش نے کہتے ہوئے اسے اپنے آپ سے الگ کرنا چاہا تو مشعل تیار نہیں ہوئی

www.urdu novelsmania.com

"اب آپ اس طرح خود سے الگ کریں گے تو میں روگی"

مشعل نے واقعی رونا شروع کر دیا جس پر اریش نے اس کے گرد بازوؤں کا حصار باندھا

"خود سے الگ کر کے ہانی کے ڈیڈ کا بھی کہاں گزارا ہوگا چلو بیڈ روم میں چلیں ہانی نہ ڈر جائے"

اریش کے کہنے پر مشعل نے اریش کو دیکھا

"آگے زندگی میں کبھی بھی کچھ بھی مجھ سے نہیں چھپانا"
اریش نے مشعل کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے کہا اور اس کو بیڈروم میں لے گیا # یو آرمائن

زینبہ۔ شرجیل 

قسط 37 سیکنڈ لاسٹ

"ارے واہ یہ آپ اور مما ہیں ناں"
تعبیر نے البم میں تصویر دیکھتے ہوئے مریم سے کہا

"ہاں یہ جب کی تصویر ہے جب میرا اور عائشہ کا کالج میں ایڈیشن ہوا تھا"
مریم نے مسکرا کر پچھلا وقت یاد کرتے ہوئے کہا

"یہ والی تصویر دیکھیں ایسا لگ رہا ہے جیسے کہ میری تصویر ہے یہ"
تعبیر عائشہ کی تصویر پر انگلی رکھتے ہوئے حیران ہو کر بولی

"ہاں اس دور میں تو عائشہ بالکل تم سے ملتی تھی اس دن میری بات کچی ہوئی تھی تو میرے پاس آئی تھی"

مریم نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔ ار ترضیٰ مریم کے روم میں آیا تو مریم سامنے ہی بیٹھی تھی اس لیے اس کی نظر ار ترضیٰ پر لگ گئی مگر تعبیر کی پشت ہونے کی وجہ سے وہ ار ترضیٰ کو نہیں دیکھ پائی ار ترضیٰ بھی چپ کر کے وہی کرسی پر بیٹھ گیا

"اور یہ گبلو سا بچہ کون ہے"

تعبیر نے آٹھ ماہ کے صحت مند بچے کی تصویر کو دیکھ کر پوچھا تو مریم دوبارہ مسکرا دی

"کیا تم نے واقعی نہیں پہچانا اس گبلو کو"

مریم نے جس انداز میں تعبیر کو دیکھ کر پوچھا وہ فوراً ہے پہچان گئی یہ کس کی تصویر ہے

www.urdu novelsmania.com

"اوو تو یہ ار ترضیٰ کی تصویر ہے میں سمجھی آپ کے کسی بھانجے بھتیجے کی تصویر ہوگی۔۔۔۔۔ ویسے بچپن میں کتنا کیوٹ تھا ار ترضیٰ"

تعبیر کی بات پر مریم ہنسی وہی ار ترضیٰ کو بھی اپنی اسنووائٹ کے خیالات جاننے کا موقع ملا

"کیوں تمہیں اب کیوٹ نہیں لگتا میرا بیٹا"

مریم نے شرارت سے تعبیر کو دیکھ کر پوچھا

"اب کہاں کیوٹنس بچی ہے اس کے چہرے پر۔۔۔ اچھی خاصی کرخنگی چھائی رہتی ہے ہر وقت"

اب بھلا وہ مریم کے سامنے اس کے بیٹے کی کیا تعریف کرتی اس لیے گھما کر جواب دیا مگر وہ بھول گئی کہ وہ ارتضیٰ کی ماں کے سامنے بیٹھی تھی

"کرخنگی کہاں چھائی ہوتی ہے اتنے پیارے تو نقش ہیں میرے بیٹے کے"

مریم کے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہوئی اور تاثرات بالکل سنجیدہ ہوئے

"ارے نہیں ماما کیوٹ تو وہ اب بھی بہت ہے مگر کبھی کبھی سیریس ہو جائے تو ڈر لگتا ہے اس لیے میں نے کہا"

تعبیر ڈر گئی کہیں مریم کو برا ہی نہ لگ جائے اس لئے فوراً بات بنا کر بولی

"کیا تمہیں ارتضیٰ ڈراتا بھی ہے مجھے بتاؤ ذرا،،، ابھی اس کے کمرے میں جا کر اس کے کان کھینچتی ہوں"

مریم بولتے ہوئے اٹھنے لگی تو فوراً تعبیر نے اس کا ہاتھ پکڑا

"ارے نہیں ماما اب تو بالکل بھی نہیں ڈراتا بس پہلے کبھی موقع دیکھ کر تھوڑا تھوڑا ڈراتا تھا"

بوکھلاہٹ میں تعبیر کے منہ سے کیا کیا نکل رہا تھا وہ خود بھی پچھتا رہی تھی دوسری طرف اس کی بات پر ارتضیٰ کا بھی دل چاہا وہ اپنا سر پیٹ لے ایک مریم ہی تھی جو ساری سپویشن کو بہت انجوائے کر رہی تھی

"وہ ڈراتا نہیں ہوگا تم پر اپنا حق جتنا ہوگا کیونکہ اسے بچپن سے یہی معلوم تھا کہ اسنو اٹ صرف اسی کی ہے۔۔۔ تمہیں معلوم ہے تعبیر، جب عائشہ اور تم یہاں ہمارے پاس آئے تھے ارتضیٰ ہر وقت تمہیں گود میں اٹھائے پھرتا تھا اسکول سے آنے کے بعد بس اسے اپنی اسنو اٹ چاہیے ہوتی تھی اور تم بھی تو سب سے زیادہ اسی سے اٹیچ تھی تمہیں تو یاد بھی نہیں ہوگا، تم مجھ سے یا عائشہ سے کھانا کھانے میں اتنے نخرے کرتی تھی صرف ارتضیٰ ہی تھا جو تمہیں اپنے ہاتھ سے کھانا کھلاتا تھا اور تم آرام سے اس سے کھا لیتی تھی"

مریم کی باتیں وہ دونوں بہت غور سے سن رہے تھے ارتضیٰ کو تو یہ ساری باتیں یاد تھیں مگر تعبیر کو ان باتوں کو علم نہیں تھا یہ سب سننا اسے بہت اچھا لگ رہا تھا

"رک کیوں گئیں ماما اور بھی بتائے"

مریم جیسے ہی چپ ہوئی تعبیر فوراً بول اٹھی

"اور یہ کہ جس دن تمہاری تھوڑی پرچوٹ لگی تھی ارتضیٰ اس دن بہت رویا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ چوٹ تمہیں نہیں بلکہ اسے لگی ہوں"

مریم کی بات پر تعبیر کا ہاتھ بے اختیار اپنی تھوڑی کے خم پر گیا جہاں اکثر ارتضیٰ اپنے ہونٹ رکھتا تھا

"پھر"

تعبیر کسی ٹرانس کی کیفیت میں بولی

"پھر اسی رات وہاج بھائی تمہیں اپنے ساتھ لے گئے۔۔۔۔۔ ارتضیٰ اس رات بہت رویا بہت چیخا چلایا اور کتنے دنوں تک اسے بخار رہا میں اور یا تو بہت پریشان ہو گئے تھے"

مریم بتاتے بناتے خود بھی کہیں کھو گئی تھی

"پھر اس کے بعد کیا ہوا"

تعبیر نے کھوئے کھوئے انداز میں پوچھا جس پر مریم چونکی

"اس کے بعد کی ساری بات اپنے شوہر سے پوچھو وہ تمہیں بتائے گا" مریم جب سے گھر آئے تھی تب سے تعبیر اس کے پاس سو رہی تھی۔۔۔ مریم نے تعبیر کو کچھ کہا نہیں کچھ پوچھا نہیں مگر اس بات کا اندازہ لگایا اس کے اور ارتضیٰ کے درمیان ناراضگی ہے

مریم بولتی ہوئی اٹھ کر بیڈ روم سے چلی گئی تعبیر نے مڑ کر مریم کو دیکھا تو اس کی نظر سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے ارتضیٰ پر پڑی وہ اٹھ کر کھڑی ہوئی تو البم اس کی گود سے نیچے گر گیا۔۔۔ وہ اسی کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا کرسی سے اٹھ کر وہ اس کے پاس آیا

"جس دن نو سالہ ارتضیٰ کے پاس سے ایک انکل اسکی اسنووائٹ کو دور لے گئے اس دن ارتضیٰ اپنے اسنووائٹ کے دور جانے سے بہت رویا اتنا کہ اگلے دن اس کو بخار چڑھ گیا۔۔۔ بخار تو اس کا تھوڑے دنوں بعد اتر گیا مگر ہر گزرتے دن کے ساتھ وہ اپنی اسنووائٹ کو بہت یاد کرتا اور اکثر اسے رونا بھی آجاتا پھر اس نے خود اپنے آپ سے وعدہ کیا وہ کیسے بھی کہیں سے بھی اپنی اسنووائٹ کو ڈھونڈنے گا اور ان انکل سے، جو اسکی اسنووائٹ کو اس سے چھین کر لے گئے ہیں۔۔۔ واپس ان سے چھین کر اپنے اس گھر میں لے آئے گا۔۔۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اکثر بچپن کی یادیں دھوندلی ہو جاتی ہیں۔۔۔ مگر ارتضیٰ کے ساتھ ایسا نہیں ہوا وقت گزرا،، ارتضیٰ بڑا ہوا مگر اسے اپنی اسنووائٹ ابھی بھی یاد آتی لیکن اب وہ روتا نہیں تھا اس نے ہر ممکن کوشش کی کہ اسے کہیں سے اپنی اسنووائٹ مل جائے۔۔۔ کبھی کبھی وہ تھک جاتا مگر مایوس نہیں ہوتا کیونکہ ارتضیٰ اور اسکی اسنووائٹ کے بیچ ایک مضبوط رشتہ قائم تھا اس لیے اسے یقین تھا کہ ایک دن ایسا آئے گا جب وہ اپنی اسنووائٹ کو پالے گا اور پھر ایک دن اس نے اپنی اسنووائٹ کو ڈھونڈ لیا اسکی اسنووائٹ بھی اب بڑی ہو گئی تھی مگر وہ ارتضیٰ کو نہیں پہچانتی تھی بلکہ وہ ارتضیٰ کو دیکھ کر خوفزدہ ہونے لگی پھر ارتضیٰ

اپنا بھیس بدل کر آہستہ آہستہ اپنی اسنووائٹ کے قریب آیا۔۔۔۔۔ ار ترضی کا دل اپنی اسنووائٹ کو دیکھ کر چاہتا وہ اب بھی اپنی اسنووائٹ کو پہلے کی طرح پیار کرے۔۔۔۔۔ اس کے بعد ار ترضی نے اپنی اسنووائٹ کو آہستہ آہستہ اپنا عادی بنایا تاکہ حقیقت معلوم ہونے پر اس کی اسنووائٹ ار ترضی کو چھوڑنے کا سوچے بھی نہیں پھر ار ترضی کو جو ٹھیک لگتا گیا وہ کرتا گیا۔۔۔۔۔ جانے انجانے میں اسکی اسنووائٹ کا دل بھی اس سے دکھا۔۔۔۔۔ مگر ار ترضی بھی کیا کرتا اسے تو بچپن سے یہی بتایا گیا تھا کہ اسنووائٹ اسی کی ہے۔۔۔۔۔ اس لئے تھوڑی سی اپنی من مانی کر کے بغیر اسنووائٹ کو اپنی سچائی بتائے اس نے اسنووائٹ پر اپنا حق جتاتے ہوئے کراہتی شدتوں کو ظاہر کیا۔۔۔۔۔ شاید ار ترضی کو اندر سے یہ ڈر تھا کہ سچائی جانے کے بعد اس کی اسنووائٹ اس سے دور نہ چلی جائے۔۔۔۔۔ ار ترضی اپنی محبت کے لیے اپنی اسنووائٹ کے لئے بہت خود غرض ہے،، اسے ہمیشہ اپنے قریب اپنے پاس دیکھنا چاہتا ہے "

ار ترضی اس کے قریب آ کر اس کا ہاتھ تھام کر آہستہ آہستہ اسے ساری باتیں بتائے جا رہا تھا اور تعبیر پلک بھپکائے بنا اسے دیکھ کر اس کی باتیں سن رہی تھی

ار ترضی اس سے محبت کرتا ہے اسے اس بات کا توازن تھا مگر بچپن سے اتنی شدت سے،،، یہ اندازہ اسے آج ہوا تھا شاید یہی وجہ دی کی ساری حقیقت کھلنے کے بعد اس کا دل تو دکھا مگر پھر بھی وہ اس سے بدل نہیں ہو سکی اور وہ خود بھی اس سے بھلا کیسے دور جاسکتی تھی اس کے پاس ایک باپ کے رشتے کے علاوہ اور تھا ہی کیا۔۔۔۔۔ رشتوں کے معاملے میں تو وہ شروع سے ہی اپنے آپ کو کمتر

سمجھتی تھی مگر آج ارتضیٰ کے منہ سے یہ ساری باتیں سننے کے بعد اسے اندازہ ہوا وہ رشتوں کے معاملے میں بھی خوش قسمت ہے شوہر بیوی کا کتنا قریبی رشتہ ہوتا ہے اور اس کا شوہر کتنی شدت سے اسے چاہتا ہے ابھی سے نہیں بچپن سے ارتضیٰ اب خاموش ہو چکا تھا اور تعبیر کا ہاتھ تھامے اسے دیکھ رہا تھا

"اتنی محبت کیسے کر لی تو میں اسنو وائٹ سے"

تعبیر نے کہنے کے ساتھ ہی اس کے سینے پر اپنا سر رکھا ارتضیٰ نے دونوں ہاتھ اسکی کمر کے گرد حائل کر کے اسے بانہوں میں لیا

"تمہیں معلوم ہے جب مجھے اسکول سے دیر ہو جاتی یا مجھے ہوم ورک کرنے میں ٹائم لگ جاتا جس کی وجہ سے میں تمہیں وقت نہیں دے پاتا تو تم میرے پاس نہیں آتی تھی یہ تمہاری مجھ سے ناراضگی کا اظہار ہوتا تھا"

www.urdu novelsmania.com

ارتضیٰ اپنے اور اسکے بچپن کی بات یاد کر کے اسے بتانے لگا جس پر تعبیر کے چہرے پر مسکراہٹ آئی۔۔۔ وہ ارتضیٰ کے سینے سے سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی تو وہ اسی کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا

"پھر تم مجھے منانے کے لیے کیا کرتے"

تعبیر نے مسکراتے ہوئے ارتضیٰ سے پوچھا تو وہ خود بھی ہنسا

"جب تم چھوٹی سی تھی ایک چاکلیٹ اور ایک کس kiss پر مان جاتی تھی" وہ ابھی بھی اسے بانہوں میں لیے کھڑا تھا اسے دیکھتے ہوئے مسکرا کر اسے بتانے لگا

"پر اب مجھے چاکلیٹ خاص پسند نہیں" تعبیر نے اتر کر کہا

"اب تم بڑی ہو گئی ہو چاکلیٹ تمہیں اب خاص پسند نہیں ناراض تم ابھی بھی مجھ سے ہو۔۔۔ اب تو منانے کے لیے صرف ایک کس سے بھی کام نہیں چل سکتا" وہ اس کو بانہوں کے حصار میں لیے بیڈ پر گرا

"ارتضیٰ کیا بد تمیزی ہے مما آجائگی" اس کی حرکت پر تعبیر نے دروازے کو دیکھتے ہوئے کہا جو کہ آدھا کھلا ہوا تھا

"نہیں آئے گیں انہیں معلوم ہے ان کا بیٹا اپنی اسنووائٹ کو منا رہا ہے" ارتضیٰ اس کی تھوڑی پر ہونٹ رکھتے ہوئے گردن پر جھکا

"دور ہٹو اس وقت بچپن میں تم معصوم بچے رہے ہوں گے مگر اب بالکل چھپھورے ہو چکے ہو" تعبیر نے اس کے شولڈر پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کی طرف دھکا دیا

"معصوم تو میں بچپن میں بھی نہیں تھا جب ہمارا نکاح ہوا تھا میں یہی سوچتا تھا اب اسنووائٹ میرے پاس سویا کرے گی جیسے ماما بابا کے پاس سوتی ہیں،،، مگر اس وقت میرے معصوم جذبات تھے جو لاعلم تھے محبت کے باقی تقاضوں سے مگر تمہاری جدائی سے اور وقت کے ساتھ ساتھ ان میں شدت آ چکی ہے۔۔۔۔۔ تمہیں ہفتہ بھر ہو چکا ہے ماما کے بیڈروم میں ڈیرہ جمائے ہوئے آج رات شرافت سے اپنے بیڈروم میں آ جانا"

وہ اسے بہت سنجیدگی سے وارننگ دیتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہوا

"مجھے بہت اچھا لگتا ہے ماما کے پاس سونا ممتا کا احساس کیا ہوتا ہے اسے میں اب بانبر ہوئی ہوں۔۔۔۔۔ اس لیے میرا بھی مزید دو ہفتے تک ایسا کوئی ارادہ نہیں" وہ بھی کھڑی ہوئی اپنا دوپٹہ ٹھیک کر کے چڑانے والے انداز میں بولی

"اگر اب تم نے دوریوں کے عذاب مجھ پر مسلط کیئے اور آج رات تم بیڈروم میں نہیں آئی تو پھر دیکھنا کتنا پچھتاوگی تم" وہ اسے دھمکاتا ہوا رووم سے باہر نکل گیا تعبیر کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"یعنی اچھی زبردستی ہے یہ"

وہ بھی روم سے نکل کر کچن میں چلی گئی جہاں مریم کھانا بنا رہی تھی

"مما وہ میں سوچ رہی تھی آپ کو سونے میں پراہلم ہوگی ہفتہ بھر سے آپ میری وجہ سے ڈسٹرب ہو رہی ہوگی سونے میں" تعبیر کو کوئی اور بہانہ نہیں سوچا تو اس نے ہچکچاتے ہوئے کہا اب وہ بھلا خود سے کہہ دیتی وہ خود بھی ارتضیٰ کے پاس جانا چاہتی ہے

"تمہیں ایسا کیوں سوچتی ہوں مجھے تو کوئی پراہلم نہیں ہے تمہارے پاس سونے سے ہاں ارتضیٰ کو تھوڑی پراہلم ہو رہی ہوگی تو وہ الگ بات ہے" مریم نے ہنسی چھپاتے ہوئے تعبیر کو دیکھ کر کہا

"ارے نہیں اسے کیا پراہلم ہو رہی ہوگی میں تو ایسے ہی آپ کی آرام کے خیال سے بول رہی تھی" مریم کی آخری بات پر تعبیر نے جھینپ کر کہا

www.urdu novelsmania.com

"اگر اسے پراہلم نہیں ہو رہی پھر تو یہ اور بھی غلط بات ہے ابھی جا کر اس کے کان کھینچتی ہو پہلے تو بڑا دماغ کھاتا رہتا تھا میری اسنووائٹ میری اسنووائٹ اور اب اپنی اسنووائٹ کو اماں کے بیڈ روم میں چھوڑا ہوا ہے کوئی پروا ہی نہیں ہے اسنووائٹ کی"

مریم نے مصنوعی غصہ دکھاتے ہوئے کہا اور ارتضیٰ کے روم میں جانے کے لیے کھڑی ہو گئی

"نہیں ماما کی پلیر آپ اسے کچھ مت کہیں ورنہ وہ الٹا مجھ پر غصہ کرے گا"
تعبیر نے گھبرا کر اٹھتے ہوئے مریم کو روکا

"غصہ کرے گا تم پر زرا کر کے تو دکھائے گھر سے باہر نکال دوں گی میں اسے۔۔۔ آج میں جا کر اس
کی خبر لی ہی لیتی ہو"
مریم کے خطرناک ارادے دیکھ کر تعبیر اور زیادہ گھبرا گئی

"ماسنیں میرا وہ مطلب ہرگز نہیں تھا۔۔۔ میرا مطلب ہے وہ کہہ رہا تھا اگر میں آج اپنے بیڈروم میں
نہیں آئی تو وہ اچھا خاصا ناراض ہو جائے گا"
تعبیر تو اچھا خاصہ پھنس گئی تھی ان دونوں ماں بیٹوں کے درمیان

"اووو تو یوں کہو کہ تمہیں اپنے بیڈروم میں جا کر سونا ہے تاکہ ار ترضی ناراض نہ ہو"

مریم نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے مسکرانے پر تعبیر اچھی خاصی شرمندہ ہو گئی اور نظریں نیچے
جھکا لی

"مجھے خوشی ہے کہ میری بیٹی ایک اچھی بیوی ہے جو اپنے شوہر کی ناراضگی کا احساس رکھتی ہے جاو شاہاش اپنے بیڈروم میں اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میری - - - - میاں بیوی کا ایسا رشتہ ہوتا ہے جس میں چھوٹی موٹی ناراضگیاں چلتی رہتی ہیں مگر بڑی ناراضگیوں پر بھی اپنا بیڈروم الگ نہیں کرنا چاہیے"

مریم نے اس کو پیار سے سمجھایا تعبیر اثبات میں سر ہلا کر مریم کے بیڈروم سے نکل گئی

تعبیر بیڈروم کا دروازہ کھول کر اندر آئی تو اتنی بیڈ پر لیٹا ہوا فون پر بات کر رہا تھا

"چل رکھ اب میری والی آگئی"

موبائل سائڈ پر رکھتے ہوئے وہ تعبیر کے پاس آیا

"مما سے کیا بہانہ بنا کر آئی ہوں"

وہ چہرے پر مسکراہٹ لائے تعبیر سے پوچھنے لگا

"یہی کہ آپ کے بیٹے کا دل اس کی اسنووائٹ کے بنا کیلے بیڈروم میں نہیں لگ رہا"

تعبیر کے بتانے پر اتنی زور سے ہنسا

"اور انسوائٹ کا دل کافی لگ گیا تھا اپنے بوڑھی کارڈ کے بنا"

ارتضیٰ اس کا ہاتھ کھینچ کر اپنی بانہوں میں لیتا ہوا بولا

"کیوں نہیں لگتا دل برابر والا بیڈروم سمجھو میرا میکہ ہے اگر تم نے مجھ سے کوئی بھی بد تمیزی کی تو تمہاری شکایت اپنی ماسے کر دوں گی"

تعبیر نے اسے دھمکی دی

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے یہ دھمکی مجھے اکسانے پر دی جا رہی ہے تاکہ میں کوئی بد تمیزی کر ہی دوں"

ارتضیٰ کہنے کے ساتھ ہی اسے بانہوں میں اٹھایا اور وارڈروب تک لایا

"ایسی کوئی بات نہیں ہے ارتضیٰ نیچے اتارو مجھے"

تعبیر نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا تو ارتضیٰ نے اسے وارڈروب کے پاس آکر نیچے اتارا

"میں نے اس دن کہا تھا نہ کہ اس میں تمہارے لیے کچھ ہے"

وہ کہتے ہوئے وارڈروب کا دروازہ کھولنے لگا تعبیر نے دیکھا وارڈروب میں بہت سارے گفٹ پیک اور ٹوائیز موجود تھے۔۔۔ اس نے نا سمجھی سے ارتضیٰ کی طرف دیکھا

"میں ہر سال اسنووائٹ کی برتھ ڈے پر اس کے لئے گفٹ لیتا تھا اور اسے پیک کروا کر اپنے پاس رکھ لیتا تھا یہی سوچا تھا جب تم میرے پاس آؤ گی یہ سارے گفٹ تب تم کو دو گا"

ارتضیٰ مسکراتا ہوا اسے بتا رہا تھا تعبیر اس کو غور سے دیکھنے لگی

"تمہیں یقین تھا کہ میں تمہیں دوبارہ مل جاؤ گی"

تعبیر نے ارتضیٰ کے سینے پر سر رکھ کر اس سے سوال کیا

"مجھے یقین تھا کہ میں تمہیں ڈھونڈ لوں گا"

ارتضیٰ کی آواز پر سر اٹھا کر تعبیر نے اسے دیکھا ارتضیٰ کی آنکھوں میں اسے اپنے لئے ڈھیر سا راپیار نظر آیا

"میں بابا سے ملنا چاہتی ہوں ارتضیٰ انہیں دیکھنا چاہتی ہوں"

تعبیر نے دوبارہ ارتضیٰ کے سینے پر سر رکھ کر اس سے فرمائش کی

"کل لے چلوں گا" ارتضیٰ نے کہنے کے ساتھ اپنے ہونٹ اس کے ماتھے پر رکھ دیئے

تعبیر نے اپنے سارے گفٹ کھولے جسے دیکھ کر اس کے چہرے پر حسین مسکراہٹ بکھرنے لگی اس کے بعد ارتضیٰ نے اسے اپنے اور اسکی بچپن کی بہت سی باتیں اور قصے شینر کیے جو تعبیر بہت غور سے سن رہی تھی ایک خوبصورت مسکراہٹ مسلسل اس کے چہرے پر رقصاں تھی یوں ایک حسین رات کا اختتام ہوا # یو آرمائن

زینبیہ۔ شرجیل

قسط 38 آخری

عبیر کی آواز پر وہاں صدیقی بے قراری سے اٹھ کر اس کے پاس آیا

"تابی میری بچی" اپنے سامنے تعبیر کو صحیح سلامت دیکھ کر وہاں کو اطمینان ہوا

www.urdu novelsmania.com

پندرہ دن سے وہ جیل میں تھا ان 15 دنوں میں اس نے صرف منزل کو ہی سوچا۔۔۔ کیسے وہ اس کل کے لڑکے کے ہاتھوں بے وقوف بن گیا

جب وہاں اور باقی لوگ پکڑے گئے ان میں منزل نہیں تھا اس کو تبھی شک ہوا یہ سب کچھ اسی کا کیا دھرا ہوگا جیسی وہ خود فرار ہو گیا اس نے کتنی آرام سے نہ صرف وہاں کا اعتماد جیتا بلکہ پولیس کو اطلاع دے

کر اس کا اسلحہ پکڑوایا۔۔۔ فضل یقیناً حقیقت جان گیا تھا اس لیے منزل نے اس کو مار دیا اور اس کی بیٹی سے بھی شادی کر لی ان پندرہ دنوں میں وہ ساری گڑیاں جوڑنے کے بعد اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا

"معلوم نہیں تابی کے ساتھ کتنا برا سلوک کیا ہوگا اس نے"
وہاج کو جب یہ خیال آتا تو ٹرپ اٹھتا لیکن اس وقت تابی کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اس کے دل کو اطمینان سا اثر گیا

"بابا آپ کیسے ہیں" چاہ کر بھی وہ اپنے آپ کو مضبوط نہیں رکھ سکی آنسوؤں کے درمیان وہاج سے پوچھنے لگی۔۔۔

"میں ٹھیک ہوں میری جان تم ٹھیک ہو منزل نے تمہارے ساتھ کچھ برا تو نہیں کیا وہ کہاں پر ہے"
ایک کے بعد ایک سوال وہاج کے دماغ میں آنے لگا

"میں بھی یہی ہو سر"
ارتضیٰ کی آواز پر وہ اس نے تعبیر کے پیچھے ارتضیٰ کو آتے دیکھا اگر یہ سلاخیں درمیان میں نہیں ہوتی تو وہ لازمی اس کا گلا دبا دیتا

"دھوکے باز غدار یقیناً تم کوئی پولیس کے مخبر ہو۔۔۔ میں تمہیں اتنی آسانی سے نہیں چھوڑوں گا ایک دفعہ یہاں سے باہر آ جاؤ"

وہاج چاہ کر بھی اپنا غصہ کنٹرول نہیں کر سکا

یعنی مزمل کوئی پیشہ ور مجرم نہیں تھا ورنہ وہ یوں حوالات میں اتنی آسانی سے نہیں آتا بلکہ اب تک کہیں روپوش ہو چکا ہوتا۔۔۔ وہاج کو کسی سے بھی ملنے کی اجازت نہیں تھی پھر مزمل کا تعبیر کے ساتھ آنا وہ یقیناً کوئی خاص پولیس کا بندہ ہو گا یا اس کی بیک پر کوئی بھاری سپورٹ ہوگی۔۔۔۔۔ وہاج نے اس کو دیکھ کر سوچا

"دھوکے باز، غدار، پولیس کا مخبر میں ان سب کے علاوہ آپ کا داماد بھی ہوسر"

ارتضیٰ نے وہاج کو اپنا اور اس کا رشتہ یاد دلایا

www.urdu novelsmania.com

وہاج اس کی بات سن کر اپنے جبرٹے بھیجتا رہ گیا کس طرح اس نے تابانی سے زبردستی نکاح نامے پر بلیک میل کر کے سائن کروائے تھے

"اور آپ یہ خوش فہمی بھی دور کر لیں یہاں سے اب آپ کبھی بھی باہر نہیں نکل سکتے۔۔۔ جیل سے بھاگے ہوئے مجرموں پر تو اور بھی سخت نظر رکھی جاتی ہے۔۔۔ دوبارہ ایسی کوشش کریں گے تو ضروری نہیں قسمت ہر بار آپ کا ساتھ دے"

ارتضیٰ نے بہت مذہب انداز سے وہاج کو سمجھایا

"دعا ملے گی تم اپنے بابا سے چلو اب گھر ماماویٹ کر رہی ہو گئیں ہمارا"

ارتضیٰ نے جان بوجھ کر تعبیر کو دعا کہہ کر مخاطب کیا

"دعا"

وہاج ایک دم چونکا



"اوو وہاں آپ کو تو بتانا ہی بھول گیا سر۔۔۔ آپ کا تو حق بنتا ہے میرا اصل نام جاننے کا۔۔۔"

ارتضیٰ، ارتضیٰ نام ہے میرا یا اور حسین کا بیٹا دعا کا شوہر کچھ یاد آیا"

ارتضیٰ کے اپنی اصلی شناخت بتانے پر وہاج صدیقی کے چہرے پر زلزلوں کے آثار نمایاں تھے کتنا بڑا گیم کھیل گیا تھا یہ لڑکا اس کے ساتھ وہاج صدیقی اس کو دیکھ کر سوچنے لگا

"ایک دفعہ آپ نے منزل سے کہا تھا کی تابانی میں آپ کی جان بستی ہے تو میرا آپ سے یہ وعدہ ہے آپ کی جان کی حفاظت میں اپنی جان سے زیادہ کروں گا دعا کے لئے آپ بے فکر ہو جائیں اور شاید دوبارہ اتنی جلدی ملوانے نہ لاسکو"

ارتضیٰ نے وہاج صدیقی کی بجائے ایک باپ وہ اس کی بیٹی کی طرف سے اطمینان دلایا

"باہر آ جاؤ میں ویٹ کر رہا ہوں"

ارتضیٰ تعبیر کے آنسو پہنچتا ہوا اس سے مخاطب ہوا اور باہر چلا گیا

"اپنا بہت خیال رکھنا"

وہاج صدیقی نے اپنے دونوں ہاتھ سلاخوں سے باہر نکال کر تعبیر کا چہرہ تھامتے ہوئے کہا۔۔۔ تعبیر افسردہ دل کے ساتھ وہاں سے باہر نکل گئی

"اب بس بھی کر دیں آپ دونوں جلدی آ جائے چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے" اریش اور ہانی کرکٹ کھیلنے میں مصروف تھے مشعل وہی چائے اور باقی لوازمات کے ساتھ لان میں آئی اور ان کو مخاطب کر کے کہنے لگی

"ڈیڈ ہانی کی مٹاؤ بے بائے ڈے بہت بورنگ ہوتی جا رہی ہیں خود بھی انجوائے نہیں کرتی ہمیں بھی نہیں کرنے دیتی"

ہانی منہ بناتا ہوا ٹیبل پر آیا

"میری جان میں تمہاری بات سے اس وقت اتفاق نہیں کر سکتا۔۔۔ بورنگ والی بات کا برا مان کر ہانی کی ماما میری سیٹر ڈے نائٹ بورنہ کر دیں"

اریش نے مشعل کو دیکھ کر معنی خیزی سے کہا

"اریش کبھی تو سیریس ہو جایا کریں"

مشعل نے اسے گھورتے ہوئے کہا ہانی چیر پر بیٹھا ہوا ڈونٹ سے انصاف کرنے لگا

"میں تو سیریس ہوں آج رات بس تم مجھے سیریس لینا پچھلی سیٹر ڈے نائٹ کی طرح بہانے مت بنانا"

مشعل جو کہ اریش کے لیے اسپیکٹیکلر نکال رہی تھی اس کی بات سن کر ہاتھ میں پکڑا ہوا فورک اس کے ہاتھ پر چھبویا

"ہانی کی مٹاؤ بے بائے ڈے کافی ڈیجربھی ہوتی جا رہی ہیں"

اریش نے مظلومیت سے کہا جس پر ہانی ہنسنے لگا

"اریش بی سیریز، کل ارباز بھائی کی طرف چلتے ہیں ہانی آپ کے بنا روکے گا نہیں کم از کم میں تین چار گھنٹے تو اپنے بھائی کے پاس گزار لو"

مشعل ہانی کی وجہ سے صرف دوبار ارباز کے گھر گئی تھی اور دونوں دفعہ اسے تھوڑی دیر بعد ڈیڈا آنے لگے

"یار اب کل کا پروگرام تو کینسل کر دو کل ارتضیٰ نے بلایا ہے اپنے گھر اور ہم دونوں کو ڈرپر۔۔۔۔۔ میں اسے ڈن کر چکا ہوں ارباز کی طرف نیکسٹ ویک اینڈ کا رکھ لو"

اریش نے التجائی انداز میں اسے دیکھ کر کہا

"آپ تو ایسے منتیں کر رہے ہیں جیسے میں آپ کی بات نہیں مانو گی ٹھیک ہے ارباز بھائی کی طرف نیکسٹ ویک اینڈ پر چلے جائے گی"

مشعل نے مسکرا کر چائے پیتے ہوئے اچھی بیوی ہونے کا ثبوت دیا

"اور آج سیٹرڈے نانٹ کا پروگرام ڈن ہے"

اریش نے پھر سے معنی خیزی سے بولتے ہوئے اسے چھیرا

"سدر جانیں اریش اس کے کان یہی لگے ہوں گے ہمیشہ آپکی ہی تو چلتی ہے بلاوجہ میں تنگ مت کریں"

مشعل نے انکھیں دکھاتے ہوئے اس سے کہا

"بات دراصل یہ ہے میں سوچ رہا ہوں اب ہانی کی بہن کو آجانا چاہیے اس لیے اس مسئلے پر سیریس ہو کر عمل کرنا چاہیے ہمیں"

اریش کی بات سن کر مشعل نے اپنا سر پکڑ لیا

خوشگوار ماحول میں وہ تینوں چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے تبھی ولی گیٹ سے اندر آتا دکھائی دیا وہ انہی کی طرف آ رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

"مما ڈیڈیہ وہی انکل ہیں اصلی نقلی کرنے والے"

ہانی نے ولی کو دیکھ کر انہیں یاد دلایا وہ دونوں اسی کو آتا دیکھ رہے تھے مشعل کے چہرے پر ایک دم سنجیدگی چھا گئی

"ہانی اندر چلو" مشعل ہانی کو مخاطب کر کے خود بھی کھڑی ہو گئی اور ہانی کو لے کر اندر چلی گئی جبکہ اریش نظروں میں اس کے آنے کا مقصد پوچھنے لگا

"میں یہاں کوئی رنگ میں بھنگ ڈالنے نہیں آیا ہوں کل میری فلائٹ ہے میں کینیڈا جا رہا ہوں آخری بار ہانی کو دیکھنا چاہتا ہوں اور مشعل سے معافی مانگنا چاہتا ہوں وہ بھی اگر تمہاری اجازت ہو تو" ولی نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا

"معلوم نہیں آخر یہ شخص چاہتا کیا ہے پیچھا کیوں نہیں چھوڑ دیتا میرا" مشعل ہانی کے ساتھ صوفے پر پیٹھی تلخی سے سوچ رہی تھی جبھی اس کی نظر اریش پر پڑی مگر اس کے پیچھے ولی کو آتا دیکھ کر وہ حیرانی سے اریش کو دیکھنے لگی ولی چلتا ہوا ہانی کے پاس آیا

"کیسے ہو بیٹا"

ولی نیچے جھک کر ہانی سے پوچھنے لگا

"ہانی صرف ڈیڈ اور ماما کا بیٹا ہے۔۔۔ اصلی نقلی کچھ نہیں ہوتا انکل" ہانی ولی کو سمجھانے لگا

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔ اصلی نقلی کچھ نہیں ہوتا یہ بات انکل کو بھی دو دن پہلے سمجھ میں آئی ہے۔۔۔ اس دن انکل تمہیں اپنے ساتھ لے گئے تھے تمہیں ڈانٹا اس کے لیے سوری کہنے آیا ہوں اور اب انکل جا رہے ہیں ہمیشہ کے لئے۔۔۔ تم اپنے ماما اور ڈیڈ کے ساتھ خوش رہنا"

ولی نے ہانی کے گالوں کو چومے ہوئے کہا کھڑا ہو کر مشعل کے پاس آیا

"میں نے تمہیں ہرٹ کیا اس کے لئے میں شرمندہ ہوں۔۔۔ تم نے اسے ٹھیک کہا میں نے تم سے رشتہ تو بنالیا مگر مجھے اس رشتے کو نبھانا نہیں آیا ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا"

ولی باہر جانے سے پہلے اریش کے پاس آیا

"مشعل نے بالکل ٹھیک کہا تم واقعی ایک اچھے انسان ہو بالکل پرفیکٹ۔۔۔ تم مشعل اور ہانی کو ڈیزرو کرتے ہو تم ہی ہانی کے فادر ہو۔۔۔ مجھے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ تم ہانی کا خیال رکھنا مجھے یقین ہے کہ تم ہمیشہ اس کا خیال رکھو گے"

ولی اریش سے بوتا ہوا گھر سے نکل گیا

"کب تک اس طرح اداس رہو گی"

تعبیر جب سے وہاج صدیقی سے مل کر آئی تھی خاموش خاموش تھی مریم کافی دیر تک اسے ادھر ادھر کی باتیں کر کے اس کا دل بہلاتی رہی رات کا کھانا کھانے کے بعد مریم اپنے روم میں چلی گئی تاکہ عشاء کی نماز ادا کر سکے تو ارتضیٰ تعبیر کے پاس آ کر بولا

"ارتضیٰ تمہیں اندر سے گلٹ فیل نہیں ہوتا کہ ایک مجرم کی بیٹی تمہاری بیوی ہے" تعبیر نے اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھ کر اس سے کہا

"بس ہو گئی تم فضول قسم کے احساس کمتری میں مبتلا، اب میری بات غور سے سنو تمہارا سیکنڈ انیر اسٹارٹ ہو چکا ہے کل چل کر میرے ساتھ اپنے کورس کی بکسز لے کر آؤ اور یونیورسٹی جانا اسٹارٹ کرو"

ارتضیٰ نے سنجیدگی سے اس کو مشورہ دیا وہ آنکھوں میں آنسو لیے ارتضیٰ کو دیکھنے لگی تو ارتضیٰ نے اس کا چہرہ تھاما

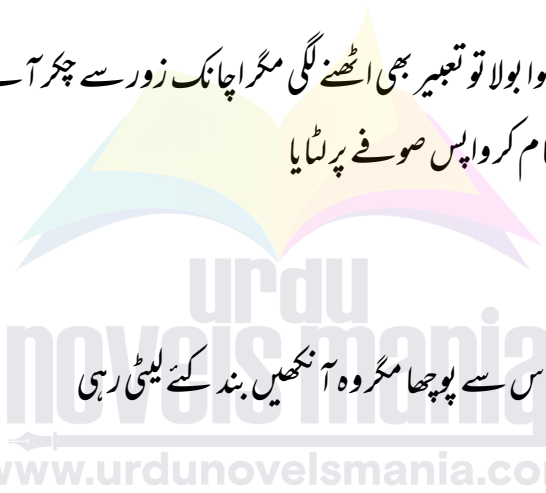
www.urdu novelsmania.com

"مجھے کسی بھی قسم کا گلٹ فیل نہیں ہوتا۔۔۔ تعبیر تم وہاج صدیقی کے ساتھ ساتھ عائشہ آنٹی کی بھی بیٹی ہو جس کو میں بچپن سے بہت پسند کرتا تھا جس دن ہمارا نکاح ہوا تھا انہوں نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ میں تمہارا ہمیشہ خیال رکھوں گا اور تمہیں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھوں گا مگر میں صرف اس وعدے کو

نبھانے کے لیے تمہارا خیال نہیں رکھتا بلکہ تمہیں پا کر میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں مجھے بچپن سے ایک اسنووائٹ پسند تھی جواب ہمیشہ کے لئے میری ہے " اپنی باتوں سے ارتضیٰ اس کو کافی حد تک بہلانے میں کامیاب ہو گیا

"چلو چل کر بیڈ پر لیٹو کل ڈنر پر ایش اور مشعل بجابی کو انوائٹ کیا ہے تمہیں مشعل بجابی سے مل کر اچھا لگے گا"

ارتضیٰ صوفے سے اٹھتا ہوا بولا تو تعبیر بھی اٹھنے لگی مگر اچانک زور سے چکر آنے پر اس سے پہلے وہ گرتی ارتضیٰ نے اس کو تھام کر واپس صوفے پر لٹایا



"تعبیر کیا ہوا تمہیں"

ارتضیٰ نے پریشان ہو کر اس سے پوچھا مگر وہ آنکھیں بند کئے لیٹی رہی

www.urdu novels mania.com

"کیا ہوا ارتضیٰ" ارتضیٰ کے زور سے بولنے پر نماز پڑھتی ہوئی مریم اس کے روم میں آگئی

"شاید بی بی لو ہو گیا ہے اس کا"

وہ تعبیر کے ہاتھ سہلاتے ہوئے بولنے لگا

"جاو پانی لے کرو میں دیکھتی ہوں مریم نے ارتضیٰ سے کہا اور تعبیر کا سراہنی گود میں رکھ کر تعبیر کو آواز دینے لگی۔۔۔۔۔ مریم کی مدد سے ارتضیٰ نے اسے پانی پلایا تو تعبیر نے آنکھیں کھولی

"آج صبح بھی تو تمہیں چکر آ رہے تھے نہ تعبیر"

مریم نے کچھ سوچتے ہوئے تعبیر کو مخاطب کیا

"جی مابس ویسے ہی ویک نیس فیل ہو رہی تھی"

تعبیر نے آہستہ آوازیں بولا وہ ان دونوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی

"ویسے ہی کچھ نہیں ہوتا کھانا ڈھنگ سے کھایا کرو تم"

ارتضیٰ نے اس کو دیکھ کر کہا

www.urdu novels mania.com

"اچھا پریشان نہیں ہوں ایک منٹ کے لئے روم سے باہر جاؤ تم"

مریم نے ارتضیٰ کو دیکھ کر کہا مریم کی بات اسے سمجھ تو نہیں آئی مگر وہ روم سے باہر نکل گیا

"کل ہی یونیورسٹی کا چکر لگا کر معلوم کروں گا کہ کلاسز کب سے اسٹارٹ ہیں۔۔۔۔۔ ورنہ تو پتہ نہیں کیا

کیا الٹی سیدھی باتیں سوچتی رہے گی"

ارتضیٰ لانچ میں ٹھلتا ہوا سوچ رہا تھا تو مریم مسکراتی ہوئی اس کے روم سے نکلی

"کیا ہوا"

اس کے مسکرانے پر ارتضیٰ نے سنجیدگی سے مریم کو دیکھ کر پوچھا تو مریم مسکراہٹ مزید گہری ہوئی

"کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے خیال رکھا کرو اپنی اسنووائٹ کا"

وہ ارتضیٰ کے پاس آکر اسے پیار کرتے ہوئے بولی اور اپنے روم میں چلی گئی

"تو اس میں اتنا خوش ہونے والی کونسی بات ہے آخر" وہ سوچتا ہوا اپنے روم میں آیا مگر روم میں آکر

اس نے تعبیر کے چہرے پر بھی شرمیلی سی مسکان دیکھی وہ اب بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔۔۔۔ ایک

خیال سا اس کے ذہن میں آیا ارتضیٰ نے بیڈ روم کا دروازہ بند کیا اور چلتا ہوا تعبیر کے پاس آیا

www.urdu novelsmania.com

"ہہہہ۔۔۔۔ تو کیا ہوا ہے تمہیں"

وہ اپنی مسکراہٹ چھپائے بیڈ پر اس کے پاس بیٹھتا ہوا گہری نگاہوں سے اس دیکھ کر بولا

"ویسے تو بغیر بولے میری دل کی ہر بات جان لیتے ہو"

تعبیر نے اس کو دیکھ کر کہا سارا دن کی چھائی ہوئی اداسی اب کہیں غائب ہو چکی تھی اب تعبیر کی چہرے پر ایک الگ ہی چمک تھی تعبیر کی بات پر وہ مسکرایا

"دیکھا تمہیں لگتا تھا صرف کس کرنے سے بے بی آجائے گا"
ارتضیٰ نے شرارتی انداز اپناتے ہوئے کہا جھک کر اس کی تھوڑی پر اپنے لب رکھے

"کل میں نے تمہیں ڈھیر سارے گفٹ دیئے جو میں نے بچپن سے تمہارے لیے اب تک لے کر رکھے تھے مگر تم نے مجھے ایک ہی گفٹ آج ایسا دیا ہے جو ان سب پر بھاری ہے"
ارتضیٰ کے کہنے پر تعبیر نے اس کو دیکھا

"تم خوش ہو"
خوشی ارتضیٰ کے چہرے سے چھلک رہی تھی پھر بھی تعبیر نے پوچھا

"بہت زیادہ"
ارتضیٰ نے اس کو بانہوں میں لیتے ہوئے کہا

’اوہو اسنووائٹ تم بہت اچھی لگ رہی ہو آپ ہٹو آئینے کے سامنے سے ایش اپنی فیملی کے ساتھ آتا ہی ہوگا اور پہلے ہی بتا رہا ہوں اس نے جو کچھ کیا وہ میرے کہنے پر کیا۔۔۔ اس لیے نو بد تمیزی،‘ ایک ہی دوست ہے میرا وہ بھی بہت اچھا“

ارتضیٰ پیچھے سے آتے ہوئے اسے اپنے حصار میں لے کر کہا

”معلوم ہے مجھے ایک تم اچھے ہو اور ایک تمہارا دوست اور تم دونوں نے مل کر مجھے بےوقوف بنایا ہے“

تعبیر اس کی بات پر اسے کاٹ کھانے کو دوڑی

”افو غصہ نہیں میری جان،، بے بی کی صحت پر برا اثر پڑے گا اسے ہمیں محبت بانٹنے والا بنانا ہے“

ارتضیٰ نے اس کو آئینے میں سے دیکھ کر مخاطب کیا

www.urdu novelsmania.com

”یہ تمہاری اولاد ہے بے فکر رہو تم پر ہی جائے گی اور خوب محبت بانٹیں گی“

تعبیر نے اس کا ہاتھ اپنے پیٹ سے ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کو گھورتی ہوئی روم سے نکل گئی۔۔۔

کچن میں جا کر سارے ارتجمنٹ دیکھنے لگی

"اور سننا کیسا ہے" اریش ار ترضی کے گلے لگ کر مخاطب ہوا اس کے بعد مریم سے ملنے لگا جبکہ ار ترضی مشعل سے سلام دعا کرنے لگا

"انٹی میں آپ سے ناراض ہوں آپ مجھے ار ترضی کی طرح اپنا بیٹا سمجھتی ہیں مگر بیٹے کی شادی میں نہیں آئی"

اریش نے صوفے پر بیٹھ کر مریم کو مخاطب کیا جبکہ مشعل جب مریم سے ملی تو مریم اس سے بہت اچھے طریقے سے ملی مشعل سوچ میں پڑھ گئی انہیں پہلے کہا دیکھا ہے وہ سوچتے ہوئے اریش کے برابر میں بیٹھی۔۔۔ ہانی ار ترضی کی گود میں بیٹھا ہوا اس کی باتوں کا جواب دے رہا تھا

"اس کے لئے تو مجھے واقعی افسوس ہے مگر میں نے تمہیں فون پر بتایا تھا اپنی طبیعت کا بی بی بہت ہانی تھا اس دن میرا اور دوسرا ار ترضی کا بھی تو تمہیں معلوم ہے وہ میرے پاس موجود نہیں تھا۔۔۔ مگر تم کیوں نہیں آئے بعد میں اپنی بیوی اور بیٹی کو لے کر میرے پاس"

مریم نے وجہ بتاتے ہوئے آخر میں اس کی خبر لی

"ماسی سے کلاس لیں اس کی یہ ابھی بھی خنزے دکھا رہا تھا بہت مشکلوں سے یہاں آنے پر راضی ہوا ہے"

ار ترضی نے بیچ میں بولنا فرض سمجھا

"یہ تو ٹھیک کہا آپ نے مجھے آنا چاہیے تھا مگر کچھ افس کی مصروفیت ہی ایسی تھی کہ ٹائم نہیں نکال پایا"

اب اریش انکو کیا بتاتا اصل وجہ تعبیر ہے جس کا سامنا کرنے سے وہ کتر رہا تھا یہی جواز رضی کے پوچھنے پر اسے بتایا تو اس نے سیدھی سیدھی دھمکی دی

"اگر تو نہ آیا تو میں اپنی والی کو تیری والی کے پاس بھیج دوں گا پھر میری والی تیری والی ہو تیرے سارے کارنامے بتائے گی"

"یاد آگیا آنٹی آپ عائشہ پھوپھی کی دوست ہیں نا میں کب سے سوچ رہی ہوں میں نے آپ کو کہا دیکھا ہے اور یہ وہی گھر ہے جہاں میں اور ارباز بھائی امی ابو کے ساتھ عائشہ پھوپھی کی ڈیوٹی پر آئے تھے مشعل کے ایک دم بولنے پر ڈرائنگ روم میں سناٹا چھا گیا وہی ڈرائنگ روم میں داخل ہوتی تعبیر بھی چونکی

"تم مشعل ہو انوار بھائی اور زہت بھابی کی بیٹی اور عائشہ کی بھتیجی مریم کو 5 سالہ مشعل یاد آتی جب وہ عائشہ سے ملنے آتی تو اکثر وہ بچی سلام کرنے اس کے پاس آتی اور عائشہ کے انتقال پر بھی تو وہ انوار بھابی اور بھابی کے ساتھ ہو یہاں آتی تھی

"آہ نئی دعا کہاں ہے وہ تو آپ لوگوں کے پاس کی نا"
مشعل کو آپ اپنی چھوٹی سی ایک کزن یاد آئی تو مریم سے بے قراری سے پوچھا

ارتضیٰ کی نظر روم کے دروازے پر گھڑی تعبیر پر پڑی وہ اٹھ کر اس کے پاس آیا اور اسے لے کر
مشعل کے پاس

"یہ ہے دعا آپ کی کزن اور میری بیوی"
ارتضیٰ کے بتانے پر مشعل اور تعبیر دونوں ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھ رہی تھی مشعل نے
مسکرا کر تعبیر کو گلے لگایا تو تعبیر کی آنکھوں میں پہلے بے یقینی اور اب انسوا گئے

نہیں تھا تو کوئی رشتہ نہیں تھا اب اچانک ایک ساتھ کتنے رشتے مل گئے اور دوسری طرف مشعل کو اپنی
پچھڑی ہوئی کزن کی صورت میں بہن مل گئی ان دونوں کو گلے لگا دیکھ کر مریم ارتضیٰ اور اریش خوش
ہو گئے

ختم شد